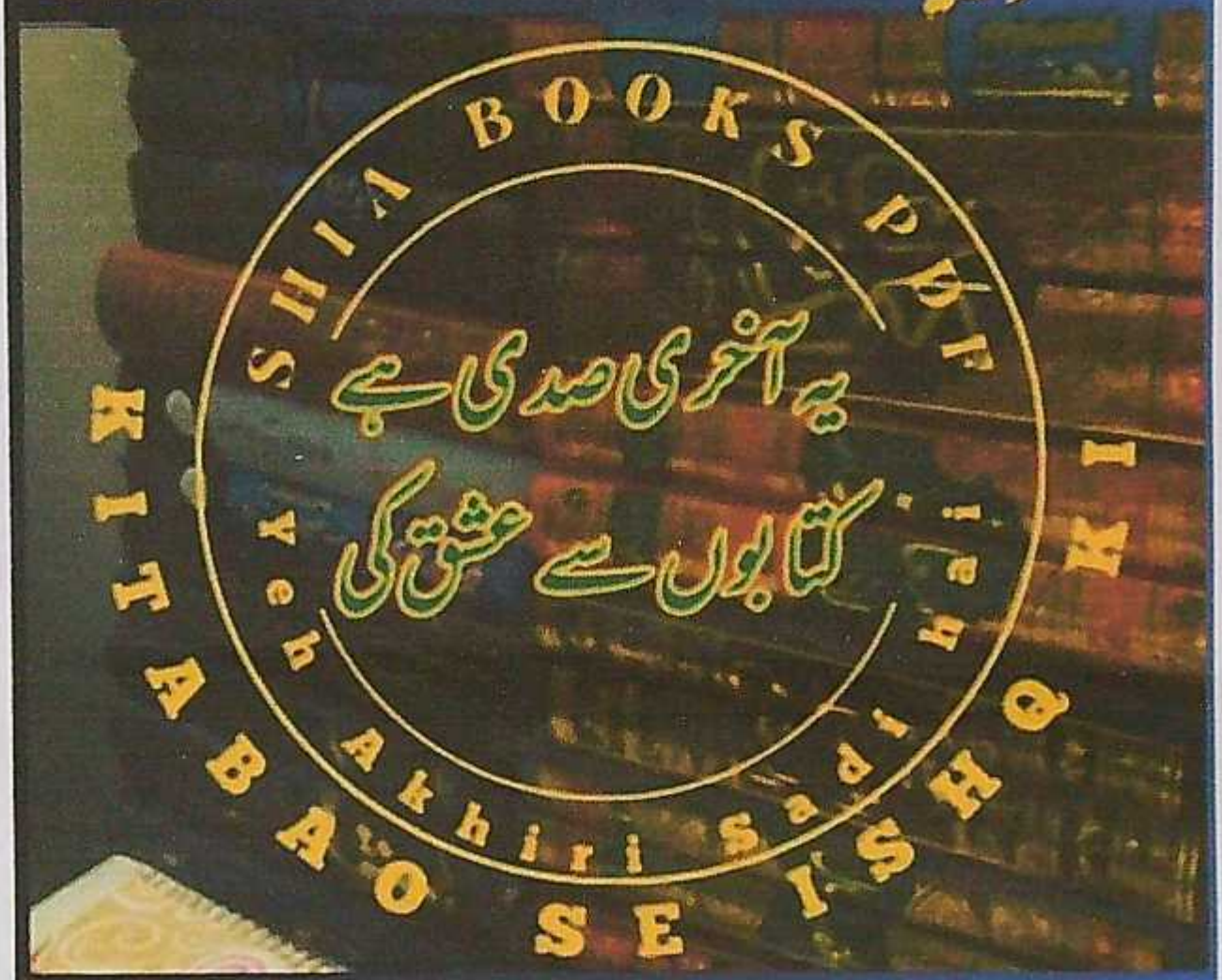
بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

Shia Books PDF منظر ایلیاء



MANZAR AELIYA
9391287881
HYDERABAD INDIA

اقوال المعصومین
فی
رد المقصرین

مسمیٰ بہ

ھدیٰ للمومنین الی صراط المستقیم



WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR ALIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

جلد اوّل

تالیف:
وکیل سادات مولوی قاضی غلام شبیر
تلمیذ مبلغ اعظمؒ
(سابق دیوبندی)

اقوال المعصومین
فی
رَدِّ المقصرین

مسمیٰ بہ

ھدیٰ للمومنین الیٰ صراط المستقیم

تالیف مولوی قاضی غلام شبیر وکیل سادات

تلمیذ مبلغ اعظمؒ

(سابق دیوبندی)

سلطان الفاضل جامع المنتظر لاہور

جمیع الحقوق محفوظ: بمحسلۃ عند الناشر قاضی تلمیذ مبلغ اعظمؒ

الطبعۃ الاولیٰ

(جلد اول)

بمطابق ۱۴۲۴ھ شہر ذی الحج تاریخ ۱۸ یوم غدیر، شمسی وقمری ۱۲ فروری ۲۰۰۴ء

هدية الكتاب

الكتاب ..... اقوال المعصومين فی ردّ المقصرين
هدیٰ للمومنین إلیٰ صراط المستقیم

المؤلف ..... وکیل سادات مولوی قاضی غلام شبیر
تلمیذ مبلغ اعظمؒ محمد اسماعیلؒ

الطبع ..... اولی

العدد ..... ۱۰۰۰ آٹھ

جزء ..... اول

تاریخ الطبع ... بمطابق ۱۴۲۳ھ شہر ذی الحج تاریخ ۱۸ یوم جمعہ شمسی وقمری ۲۲ فروری ۲۰۰۳ء

عنوان | صفحہ نمبر

تقریظ	
مقدمہ	
مقصر کسے کہتے ہیں؟	۳۵
محبت باعث مدد	۳۶
علیؑ کی محبت	۴۲
والایت علیؑ کا منکر منافق ہے	۴۳
والایت علیؑ اور حضرت صدیقہ دختر رسولؐ فقط ایک ہے	۴۹
تاریخ کربلا مسخ کرنے والا	۵۴
شبیر و حضرت قلندر شہباز	۵۷
دیکھو تمہارے عزاداری رونگاہ مرجعیت شیعہ صفحہ ۱۰۶	۶۱
نمازوں کا ساقط کرنا	۶۵
ماتم داری رسولؐ خون لگانے والے کی شان	۶۵
امام حسینؑ کے سوئی ماتم دار کی شان	۶۶
جس علمی تعزیت کی تنقید احتیاط میں جانتا ہوں دیکھئے گا جلد دوئم میں	۷۰
مقصرین کے تین اصول دین	۷۲
تحریر علامہ محمد حسین وضو رکیس المقصرین	۷۵
سوالات اور آئمہ اطہارؑ مشکل کشاء ہیں	۸۹
صحابہ کا روزہ افطار کرنے کا وقت	۹۰
حضرت عمر نے کہا	۹۱
صحابہ کرام کس فکر پر تھے؟	۹۱

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

بسم اللہ کا چور	۹۲
اخی یعنی بھائی۔ قرآن نے چچازاد بھائیوں کو بھائی کہا ہے	۹۵
موسیٰ تندور میں نہ جلے دربار میں ہاتھ بھی جلا منہ بھی جلا	۹۶
شان واتحان جناب ذوالنسبین ؑ بنت امیر المومنین ؑ	۹۶
شجرہ طیبہ امیر المومنین ؑ	۹۷
والدین انبیاء کیسے ہوتے ہیں از روئے قرآنی	۹۹
رزق اللہ کا بھی ہے اور رسول کا بھی ہے دلیل قرآنی	۱۰۰
تعجب بر حالت مقصرین	۱۰۳
اعلان علامہ حسین بخش جاڑا صاحب	۱۰۶
مقصر عند المعصوم شراب خوروں سے بھی بدتر ہیں	۱۰۶
مقصرین لشکر یزید سے بھی بدتر ہیں	۱۰۸
مقصرین کے اعمال باطل ہیں	۱۰۸
مقصرین بقول امیر المومنین ؑ جہنمی ہیں	۱۰۸
مقصرین کے دس عقائد	۱۰۹
تقلید واجب کی جارہی ہے	۱۱۳
غیر معصوم کی اطاعت خطا سے خالی نہیں ہوتی اس میں غلطی کا امکان ہے	
وہابیت سے بچو خالص مومن ہو	۱۱۵
قول امیر المومنین ؑ	۱۱۵
مقصرین جہنمی ہے	۱۲۱
بغیر علم فتویٰ کی ممانعت	۱۲۳
فتویٰ کون دے سکتا ہے	۱۲۳

نماز وتر اور تشہد میں پڑھنے کے فتاویٰ	۱۳۲
نماز کے تشہد میں شہادت ثالثہ کا جواز	۱۳۳
مقصرین کے بارے میں امام حسن عسکری ؑ کا حکم	۱۶۶
یہ ہے حقیقت دیکھیے	۱۷۳
یہ ہے حقیقت جو امام بتا رہے ہیں	۱۷۳
مہری طرف سے عریضہ (از مؤلف)	۱۷۶
اضافیات نسب یوشع بن نون	۱۷۶
سادات مستور کا غیر سادات مرد کے ساتھ نکاح کے متعلق حتمی فیصلہ	۱۷۷
اب اضافیات نسب غلو و نبی ؐ سمجھو ہاشمیوں کا غیر ہاشمی کفو نہیں	۱۷۸
قریشی تو بنی ہاشم کا کفو بھی نہیں	۱۷۸
کفو شرط ہے	۱۷۹
سادات کون ہیں؟	۱۷۹
فتویٰ مولوی محمد قاسم مشوری سندھی آف لاڑکانہ عالم اہلسنت والجماعت	۱۸۰
غیر سید مرد کا سید زادی سے نکاح جائز نہیں	۱۸۱
امام حسین ؑ سے مروان کا یزید کے لئے رشتہ طلب کرنا	۱۸۶
صادق آل محمد سے خارجی نے رشتہ طلب کیا	۱۸۸
حضور کا قول	۱۹۰
دربار یزید میں سید زادی کا فتویٰ	۱۹۰
زندگانی معصومہ پڑھو	۱۹۱
خوشیوں میں ڈھول یا تمبورے طنبورے بجانے کی اجازت ہے	۱۹۳
بعد حج و خوشی حاصل ہونے پر نقارے بجتے ہیں	۱۹۳

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

زنا اور نکاح میں فرق کرنے والا دف	۱۹۴
زمانہ رسولؐ خدا سے باب عیدین میں مسلمانوں کا طریقہ کیا ہے بحوالہ صحیح بخاری	۱۹۵
حضورؐ کے استقبال پر اہل مدینہ نے بوقت ہجرت دف بجائے اور گایا	۱۹۶
واقعہ حضرت قاسم بن امام موسیٰ کاظمؑ	۱۹۷
حضرت ابو یحییٰ عیسیٰ بن زید بن علی زین العابدینؑ	۱۹۹
حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے رشتہ زہراؑ رسولؐ سے طلب کیا تھا	۲۰۰
حکم خدا سے جناب زہراؑ کا نکاح جناب علیؑ سے کرادیا	۲۰۱
حضرت عمر کا زندگی بھر رشک کرنا	۲۰۲
حضرت علی مرتضیٰؑ و محمد مصطفیٰ ﷺ عام آدمی نہ تھے	۲۰۲
حضورؐ کی طرح سیدہ زہراؑ بھی عام عورت نہ تھیں	۲۰۲
ہر سال یاد منانے کا ثبوت یہ سنت رسولؐ ہے	۲۰۳
محبت اہلبیتؑ رسول واجب ہے	۲۰۴
اہلبیتؑ رسول پاک ہیں	۲۰۴
فرمانِ رسولؐ۔ میں اور علی ایک شجر سے ہیں	۲۰۵
علیؑ سردار ہے (قول رسولؐ) علیؑ سید ہے	۲۰۵
حیثیت ولایت حضرت علیؑ حضرت عمر کی نظر میں	۲۰۶
فرمانِ امام دور حاضر سے ملاؤ ۲۰۰۳ء	۲۰۸
تقلید کس کی کرنی ہے؟	۲۰۹
تقلید کس کی نہیں کرنی چاہئے؟	۲۰۹
ناصبی فقیہ بھی ہیں اُن سے بچو	۲۱۰
جھوٹے فقیہ مفتی فتویٰ دیتے ہیں جو لشکرِ یزید سے بھی بدتر ہیں	۲۱۰

علماءِ سُو کو پہچانو اور ان سے دور رہو	۲۱۱
علماءِ سُو کو ایک عام مومن مومنین میں سے جس کی مدد خدا کرتا ہے وہ منافق مولوی	
یعنی مقصر عالم سُو کو ذلیل کرتا ہے۔	۲۱۲
شریر علماء کی نشانیاں غور سے پڑھو	۲۱۲
قاتل کے لئے فتویٰ از روئے قرآن	۲۱۳
مقصر علماء اسادی معصومین کے فرمانات چھپاتے ہیں اس میں ملاوٹ کرتے ہیں	۲۱۳
شانِ امامت میں علیؑ کا خطبہ	۲۱۶
خطبہ طارق کی توثیق	۲۱۷
خطبہ طارق	۲۱۹
امام کون ہوتا ہے اور کن صفات کا مالک ہوتا ہے	۲۲۳
ہر شئے پر توحید، نبوت، امامت کا کلمہ لکھا ہے عرش پر لکھا ہے۔	۲۲۹
پانی پر لکھا ہے۔ کرسی کے پایوں پر لکھا ہے۔ لوح پر لکھا ہے۔ پیشانی اسرافیلؑ پر	
لکھا ہے۔ جبرئیلؑ کے پروں پر لکھا ہے۔	۲۳۰
آسمان کے کناروں پر لکھا ہے۔ زمین کے طبقات پر لکھا۔ جنوں کے سروں پر	
لکھا ہے۔ سورج پر لکھا ہے۔ چاند پر لکھا ہے	۲۳۱
منقوش تحریر علی ولی اللہ تک کلمہ جنت کے دروازوں پر	۲۳۲
جنت کے آٹھوں دروازوں پر لکھا ہوا کلمہ یہ ہے	۲۳۲
علیؑ سب سے امیر المومنین ہے	۲۳۳
ہر فرد کے نامہ اعمال کا علم آئمہ علیہم السلام کو ہے	۲۳۴
قرآن مجید کی روشنی میں محمدؐ و آل محمدؐ کی خلقتِ نوری	۲۳۵
محمدؐ و آل محمدؐ والدین کیوں لے کر آئے	۲۳۲

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

آنحضرتؐ اور آئمہ معصومینؑ لاہوتی، نورانی مخلوق ہیں	۲۴۳
نور کا نور سے نکاح بھی ہوتا ہے	۲۴۷
خداوند کریم کا آئمہ معصومین سے تعلق	۲۴۷
حقیقت محمدؐ و آل محمدؐ جب جبرئیل امین بھی نہ سمجھ سکا تو باقیوں کی کیا حقیقت	
محمد حسین ڈھکو جیسے المقصرین خود معترف	۲۴۷
محمدؐ و آل محمدؐ بھی نور اور ملائکہ بھی نور، تو ان میں افضل کون؟	۲۵۰
حضورؐ نور تھے اور آپ کا سایہ نہ تھا	۲۵۲
آئمہ معصومینؑ نور تھے ان کا بھی سایہ نہ تھا	۲۵۳
محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کی روح اور نور الگ الگ خلق کیے گئے روح اور انوار دونوں ایک ہی شے نہیں ہیں	۲۵۲
محمدؐ و آل محمدؐ نور تھے بشری صورت میں نمودار ہوئے	۲۵۷
رسولؐ خدا اور آئمہؑ زیر عرش نور تھے	۲۵۸
نور اور روح الگ الگ شے ہیں علماء اعلام کا نظریہ	۲۶۰
آنحضرتؐ آئمہ معصومینؑ کی حقیقت ادراک بشری سے بالاتر ہے ان کو کوئی نہیں سمجھ سکتا	۲۶۱
امامؑ کے ساتھ روح القدس وہ ملائکہ بھی تھے وہی معبود ہے جس سے اعمال امت دیکھتا ہے	۲۶۳
امامؑ کے ساتھ پانچ روحیں ہیں	۲۶۳
مومن کے ساتھ چار ۴ روحیں ہیں	۲۶۳
کافر کے ساتھ تین ۳ روحیں ہیں	۲۶۳
امام کے ساتھ روح القدس کا ہونا	۲۶۳
قبولیت اعمال کے لیے شرط	۲۶۵
مقصرین اس کے بھی منکر ہیں	۲۶۷

معافی نامہ عبدالحمید چاٹگیو	۲۶۸
حضورؐ کے لیے لکھنوی کا رد؟	۲۷۲
پیچھے کی طرف سے حضورؐ کا دیکھنا، حضورؐ کس طرح دیکھتے تھے	۲۷۳
اہم نوٹ: ۱۵ شعبان کا عریضہ وفات پانچلنے والا معتمد دنیا بھر سے درخواستیں وصول کر سکتا ہے	۲۷۴
امامت کے پہچان کی تیس (۳۰) نشانیاں	۲۷۵
مولا علیؑ بیک وقت کئی جگہ حاضر و ناظر واقعہ خندق واقعہ صفین	۲۷۶
امام بیک وقت لاکھ، متعدد عوالم میں حاضر ہو سکتا ہے امام ایک ہی وقت میں کئی جہانوں میں ہو کے آجانے والوں میں ہوتا ہے	۲۷۷
آل محمدؐ ہر وقت ہر مومن کے ساتھ مشرق و مغرب میں ہیں	۲۷۸
آئمہ بھی ارواح قبض کر سکتے ہیں	۲۷۹
امتحان ہر ایک کا ہوگا	۲۷۹
معجزہ امیرؑ	۲۸۳
پچھور بار میں ڈستے نہیں.....دیوار کو گھوڑا ہاتھی فولو مسلک ہے	
مومن کی قبر میں امیرؑ کا آنا معجزہ امیرؑ لڑکانہ ڈسٹرکٹ تحصیل نصیر آباد	
اور صاحب قبر کی شان	۲۸۵
قبر میں مردے کے آنے کا ثبوت کتب اسلامیہ سے سنئے	۲۹۰
حدیث نبوی کے تحت قبر جناب فاطمہ بنت اسد والدہ امیر المومنین میں جناب امیرؑ کا آنا	۲۹۱
مقصروں کا رد امام مردے کی قبر میں اٹھا کر زندہ کر کے پوچھ گچھ کر سکتا ہے	۲۹۵
مقصروں کا رد امام بیماروں کو شفا (مبروص) کوڑھی کو شفا (اندھوں کو بینا)	

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

(مردوں کو زندہ) کر سکتے ہیں	۲۹۶
معجزہ امام	۲۹۷
شیعہ مقصر یا شیعہ وہابی کو چیلنج کہ اس معجزہ کا انکار کرے یہ امام معصوم نے دکھایا	
یا خدا کا معجزہ ہے	۲۹۷
معجزہ واقع شق القمر	۲۹۹
کل شیٔ احصیناہ فی امام مبین. کس کی شان میں نازل ہوئی (مراد علیؑ ہیں)	۲۹۹
فرمان امام جعفر صادقؑ یہ عقیدہ رکھو	۳۰۱
امام کا علم	۳۰۳
مقام امام علوم الٰہی کا خازن ہوتا ہے	۳۰۳
امام کا علم عطائی ہے۔ امام ہمارے اعمال ہر وقت دیکھ سکتا ہے	۳۰۵
امیر المومنین علیؑ آئمہ معصومینؑ ہی جانتے ہیں نزول قرآن کو بالترتیب	۳۰۸
آئمہؑ کو علم عطائی ہے	۳۰۹
آئمہؑ تمام علوم جانتے ہیں	۳۱۰
قرآن مجید میں پانچ قل شریف ہیں	۳۱۱
آئمہؑ کے پاس گذشتہ اور آئندہ کا علم علیہ خدا ہے	۳۱۱
مقصرین کو جیسا امام کہ ہمارے پاس سب علوم ہیں	۳۱۳
آقائے سید علی خامنہ ای اور تشہد کے لئے نص قرآنی	۳۱۵
یہ ہے نص قرآنی	۳۱۵
درود شریف پڑھنے کا حکم ہے	۳۱۷
اللہ کی توحید تا محمدؐ کی رسالت اور حوالہ اللہ کی طرف علیؑ کی امامت کی اطاعت فرض کی گئی ہے	
اور اس کی اولاد کی یہ ہے دین اللہ دو دین ملائکہ	۳۲۳

ایمان داخل ہوتا ہے قلب میں	۳۲۳
ایمان کے رہنے کی جگہ	۳۲۴
غدار نجیدہ سخت لہجے میں ایمان کے لئے پکارے گا	۳۲۵
جو ایمان کا انکار کردے گا اس اک مشرکیا ہوگا	۳۲۵
اقرار کریں گے کہ ہمیں ایمان کے بلایا گیا تھا ہم نے سنا تھا	۳۲۵
ایمان نام علیؑ کا ہے	۳۲۶
بحکم امام رضاؑ تشہد میں ولایت علیؑ واجب ہوگئی ہے مستحب واجب جیسا حکم رکھتی	۳۲۶
ذکر آئمہ قنوت میں کریں	۳۲۷
تیسری گواہی قبولیت عبادت کے لئے ہے	۳۲۷
احد دین تین گواہیوں میں سمایا ہوا ہے	۳۲۷
امام کی اجازت با آواز بلند یا دل میں پڑھو	۳۲۸
تفسیر برہان	۳۳۰
تفسیر صافی و	۳۳۲
توثیق احسن الفوائد رئیس المقصرین محمد حسین ڈھکو کی طرف سے تفسیر صافی کی	
تائید کر رہا ہے اس کو مانتا ہے	۳۳۵
ثبوت مروج الذہب سعودی	۳۳۶
ولایت علیؑ سے دین کامل ہوا تو نماز تو فروع دین ہے وہ ولایت علیؑ کے بغیر کیسے مکمل ہوگی	۳۳۸
ولی نص علی سے علیؑ ہے	۳۳۹
رفع یدین اور اسال یدین	۳۴۰
دعائے توجہ قبل سورۂ فاتحہ	۳۴۰
بحوالہ کتب شیعہ دعائے توجہ قبل سورۂ فاتحہ	۳۴۱

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

تشہد میں کیا ملایا جاسکتا ہے بقول اہلسنت والجماعت	۳۳۲
تقلید کس کو کرنی ہے	۳۳۳
اہم بات	۳۳۴
ولایت علیؑ ولایت اللہ ہے	۳۳۵
اسلام کی بنیاد ۵ چیزوں پر ہے	۳۳۶
ولایت علیؑ کے بغیر خود رسولؐ خدا کے اعمال حبط ہو رہے تھے	۳۳۷
آپ ہر امام سے نماز میں آئمہؑ کے نام لے سکتے ہیں	۳۳۷
مولا کی اجازت ہے کہ تشہد میں جو تم جانتے ہو پڑھو	۳۳۹
فرمان امام تشہد اور قنوت میں حسین تر ذکر کرو ہم مقرر کریں گے تو تم مارے جاؤ گے	۳۵۰
رسولؐ خدا کا نماز میں جہراً یا بددعا کرنا	۳۵۰
مزید اطمینان کے لئے حضورؐ نماز میں جہراً کرتے تھے پڑھو صحیح بخاری	۳۵۱
خالد بن ولید عمر بن خطاب کا سالا تھا	۳۵۲
دو قبیلوں پر لعنت دعائے قنوت کا کتب اہلسنت سے ثبوت	۳۵۲
دعائے قنوت کا کتب شیعہ سے ثبوت	۳۵۳
(یہ مسئلہ گویا متفق علیہ ہو گیا)	۳۵۳
یہ دعائے قنوت ہے	۳۵۵
دعائے قنوت میں جہراً سنت امام حسن مجتبیٰؑ قاتلان اولیاء پر لعنت دعائے قنوت میں کرتے تھے	۳۵۶
دعائے قنوت میں جہراً سنت زہراؑ	۳۵۶
نماز میں دعائے قنوت میں صحابہ کا جہراً کرنا۔ جو جہراً نہ کرتا ہو وہ مسلمان ہی نہیں	۳۵۸
نماز کے اوقات	۳۶۱

جمع بین الصلاتین	۳۶۴
نماز باجماعت کھول کر پڑھنے کے دلائل قرآنی آیات سے ثابت ہیں	۳۶۵
ہاتھ کھول کی دلیل قرآنی	۳۶۸
ذکر رکوع فرمان معصومؑ	۳۶۹
سجدہ میں جانے کا طریقہ	۳۷۰
دعا سے قبل قبل سورہ فاتحہ	۳۷۱
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم صحابہ کرام کے نزدیک	۳۷۲
کیا کوئی امام معصومؑ پر فتویٰ دے سکتا ہے	۳۷۳
اذان نماز در کتب اہلسنت والجماعت	۳۷۴
نماز تمام ہوتی تھی حضورؐ کی ساتھ تکبیر کے	۳۷۴
حضورؐ سجدہ گاہ پر نماز پڑھتے تھے	۳۷۵
ساری زندگی حضورؐ خمرے پر نماز پڑھتے رہے	۳۸۰
خمرہ کیا چیز ہے اور خمرہ کس کو کہتے ہیں	۳۸۰
حضورؐ کا رفع یدین کرنا	۳۸۲
ارسال یدین: نماز میں ہاتھ کھولنا	۳۸۴
جو نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں	۳۸۶
حضرات شیخین باآواز بلند بسم اللہ پڑھتے تھے	۳۸۶
ارسال یدین	۳۸۷
سورہ فاتحہ سے پہلے نماز میں وجہت وجہی حضورؐ پڑھتے تھے	۳۸۸
حضورؐ بسم اللہ پڑھ کر نماز شروع کرتے تھے	۳۸۹
حضورؐ کا سجدہ میں جانا	۳۸۹

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

امام جعفر صادقؑ کا دعائے توجہ پڑھ کر دکھانا	۳۹۰
عمداً قنوت ترک کرنے سے نماز نہیں ہوتی	۳۹۱
سات ہڈیوں پر سجدہ	۳۹۲
کالے کپڑے سے نماز	۳۹۲
نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا شیطانی جھپٹ ہے	۳۹۲
حضورؐ کے نماز کا انتظام	۳۹۳
ہم آلِ محمدؐ کو کیا مانتے ہیں؟	۳۹۳
نماز جمعہ و عیدین امام سجادؑ کی نظر میں	۳۹۴
آئمہؑ کی اطاعت واجب فرمانِ سجادؑ	۳۹۵
تینوں گواہیاں واجب بفرمانِ امام سجادؑ	۳۹۵
نماز جمعہ کی امامت کا حق بھی امامؑ یا اس شخص کے علاوہ جسے امام مامور فرمائیں	
کسی دوسرے کو نہیں پہنچتا	۳۹۶
کتب اہلسنت والجماعت سے تشہد (متفق علیہ)	۳۹۸
مقصر واب حضورؐ اور علیؑ کی نماز پر فتویٰ دے دو تعصب کا چشما اتار کر پڑھئے اور دیکھئے	۴۰۴
صاف سنئے	۴۰۸
جلوس امام حسینؑ کو یا جلوس رسولؐ کو چھوڑ کر تم چلے جاتے ہو اور جا کر نماز پڑھتے ہو	
آج کیا نماز قضا نہیں پڑھ سکتے تھے	۴۱۲
مجلس امام حسینؑ افضل ہے نماز سے۔ کسی کو نہ مجلس بند کروانے کا نہ جلوس	
امام حسینؑ کسی کو رد کرنے کا حق ہے	۴۱۷
قرآن کے پارے کس نے کروائے	۴۲۰
کیا دین کو امامؑ سے تم (ملاں مقصر) زیادہ سمجھ سکتے ہو	۴۲۳

یا صاحب الزمان آقائے شیخ	۴۳۳
مومنین کو کون سے نگینے پہننے چاہئے	۴۳۶
مومنین کو ۵ چیزیں سفر میں رکھنی چاہیں	۴۳۷
شہروں کی حقیقت	۴۳۷
انصاف چاہتے ہیں	۴۳۸
حضرت عمر اور امام مالک کے شہروں کا ثبوت	۴۳۹
شہر مائلی کی خصوصیت اور حقیقت	۴۴۰
ثبوت کتب شیعہ سے امام حسن مجتبیٰؑ کے شہر	۴۴۲
ثبوت امام حسینؑ کے شہر	۴۴۳
ثبوت امام زمانہؑ کے شہر	۴۴۳
ثبوت علیؑ کے مقرر کردہ عامل بصرہ کے شہر	۴۴۳
علم نجوم اور اس کی حقیقت	۴۴۴
کہروہ کی حقیقت	۴۴۷
کیسے نماز پڑھ سکتے ہو	۴۴۸
عمامہ کس کو کہتے ہیں	۴۴۹
پانچ اصول دین	۴۴۹
انصاف اور عدل میں فرق	۴۵۰
صحابہ کرام وقت بیعت کیا کلمہ پڑھتے تھے	۴۵۷
مولا علیؑ سب سے امیر المومنین ہیں	۴۶۰
مخالفت قرآن شہادت مت چھپاؤ	۴۶۱
فروع دین یعنی دین کی شاخیں	۴۶۲

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

صحابہ کرام روزہ کس وقت افطار کرتے تھے	۴۶۴
نماز سے پہلے وضو نماز	۴۶۵
از روئے قرآن جو قرآن کے خلاف کرے گا وہ ظالم فاسق کافر ہے	۴۶۶
قرآن مجید میں وضو کرنے کا طریقہ اس طرح بیان ہے	۴۶۷
منہ کس طرح دھونا چاہئے	۴۷۱
مسح کرنا چاہئے	۴۷۱
لباس مصلی (نمازی کا لباس)	۴۷۲
کانی کملی والے پہ لاکھوں سلام)	۴۷۳
حضرت عمر کا اعلان ولایت کی خوشی کرنا	۴۷۶
بی بی زینب عالیہ کا سیاہ لباس پہننا	۴۷۷
ماتم امام حسینؑ میں خون نکالنے کا ثبوت	۴۷۷
نوحہ و مرثیہ کا ثبوت	۴۷۸
علم پر پنجہ لگا کر اٹھانا جائز ہے	۴۷۹
مقصرین کبھی اذان میں کبھی تشہد میں کبھی درود میں علیؑ کو شامل نہیں کرتے	۴۸۴
باب الآذان	۴۸۷
آج کل آذان اہلسنت والجماعت	۴۹۰
اذان واقامت	۴۹۱
نص قرآن۔اذان میں نام علی	۴۹۳
اذان میں نام علیؑ واجب ہو گیا	۴۹۵
اذان کے فصل کتنے ہیں؟	۴۹۶
تشہد کے لئے نص قرآنی	۵۰۱

شہادت، شہادتین اور شہادات میں کیا فرق ہے؟	۵۰۳
ان کی اطاعت واجب ہو گئی	۵۰۴
ان ولی ہیں	۵۰۴
ان کو عزت ہے	۵۰۵
ان ای تمہارے اعمال دیکھیں گے	۵۰۵
ان جیسے کلمہ	۵۰۵
ان پہ ایمان لاؤ	۵۰۵
ان نوروں کی اطاعت	۵۰۶
ان کا درود میں ذکر	۵۰۶
ان کے لئے جنت الفردوس پر مکتوب تھے	۵۰۶
ان کا خدا نے وعدہ میثاق انبیاء سے لیا	۵۰۶
ان نے اپنی ولایت بتلائی	۵۰۷
ان کی حصہ کلمہ طیبہ ہیں	۵۰۷
توحید۔نبوت۔ولایت	۵۰۸
حضورؐ کے نماز کا انتظام	۵۱۰
اقسام علم	۵۱۱
دیکھو اور معصوم	۵۱۷
مقصر علیؑ کو درود میں نہیں مانتا اب اس کا اس طرح ثبوت لو	۵۲۰
وہابی اور آل میں فرق یہ ہے	۵۲۱
کسی عالم کے خلاف بے لگام زبان چلانا مناسب نہیں جب تک	
اس کے تمام کتب کا مطالعہ نہ کرو	۵۲۱

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

پل صراط سے گذرنے کی راہداری دے گا کون	۵۲۶
مندرجہ بالا حدیث کے ثبوت میں آیت عرض کرتا ہوں	۵۲۷
فتویٰ امام شافعی	۵۲۸
لفظ اگر سمجھنا چاہئے کہ اس کا مطلب کیا ہے	۵۲۹
جناب یونس نے کیوں کہا انی کنت من الظالمین	۵۳۱
حضورؐ کا فرمان۔ حضورؐ کی رسالت کو خطرہ	۵۳۳
تشہد اس طرح پڑھو	۵۴۰
جو حضرات تقلید کرتے ہیں آغا صبوب الدین رشتکاری کی دو بہ پڑھیں	۵۴۳
مودت لازم ہے واجب ہے	۵۴۳
پہلا سوال محبت اہلبیتؑ کا ہوگا	۵۴۵
پانچوں فرائض میں ولایت کی کیا حیثیت ہے	۵۴۶
ولایت علیؑ واجب ہے	۵۴۷
لوگوں نے ولایت علیؑ چھوڑ دی	۵۴۸
ولایت علیؑ کسی بھی حال میں نہیں چھوڑ سکتے باقی چھوڑ سکتے ہیں	۵۴۸
تمہاری مرضی آہستہ یا با آواز بلند رکوع، سجود، قنوت و تشہد پڑھو	۵۴۹
نماز جنازہ میں شہادت ولایت علیؑ دیتا ہم نے دیکھا	۵۵۷
یہ تسبیح فاطمہ زہراؑ پڑھنے کی وضاحت ہے	۵۶۰
اسی لئے تسبیح فاطمہ زہراؑ واجب ہوگئی جیسے نماز واجب ہے	۵۶۱
دین کیا ہے	۵۶۶
اسلام کا فروعی نام شیعہ ہے	۵۶۷
فرمان رسولؐ خدا شیعہ کہاں جائیں گے	۵۶۸

یارانِ دین شیعہ تھے	۵۷۱
امام علی کا مذہب	۵۷۱
امام حسینؑ کے کربلا میں شیعہ ساتھی تھے	۵۷۲
قول معصومؑ شیعہ کس کو کہتے ہیں	۵۷۴
جافری۔ جعفری۔ JAFRI or JA FREE	۵۷۵
[illegible] کا ہمیں برا بھلا کہنے کا سبب	۵۷۵
[illegible]	۵۷۷

☆☆☆

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM



بسم الله الرحمن الرحيم

سند الفراغ

الحمد لله الذي اعز العلم والاسلام في الاعصار واكرم اصحابها في الغرّى والابصار والصلاة والسلام على رسوله محمد المختار وعلى آله الاطهار واصحابه الاخيار اما بعد فان

الاخ الصالح البار المولوى الفاضل

ابن

المشهود الفرع قاضي

عن مدرستنا العربية دار العلوم الاسلامية اركانه سندها الله تعالى وما قرّ في مدرستنا من علوم عقلية ونقلية المراجعة المشهورة بنصاب درس نظامي في بلادنا كعلم الصرف والنحو والمنطق والادب والفقه واصوله والتفسير واصوله والحديث واصوله والمعقولات والمحاسن والمنازل والفلسفة وغيرها في اكتساب العلوم بالجهد. فجاء فيها بفضله تعالى فيها وفطنا نادرا في الامعان على مرقاة عالية ودرجة جيدة وفاق على اقرانه بسيرة مرضية فلما وجدناه اهلا للتدريس للعلوم اجزناه وكتبنا سنده الوثيقة ليكون سندا عند الحاجة وذخيرا وايمانا بتقوى الله في السر والعلانية. والاعتصام بالكتاب والسنة واجماع الامة. وان لا ينساناني دعواته الصالحة. الاقصر افضل علمه وعلمه بما يقتضيه مثابرته على الصالحات وفقه الله تعالى وترضى. وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا ورسولنا محمد وعلى آله وصحابه اجمعين. في اليوم ... من شهر ... سنة ... الموافق ... ١٩٨٢ء

خادم القوم ابو الفضل محمد رفيق قادري الحنفي

المدرس الثالث

المدرس الثاني

المدرس الاول

بسم الله الرحمن الرحيم

سلطان الافاضل

وفاق المدارس الشيعة پاكستان

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم الانبياء والمرسلين وآله الطيبين الطاهرين واصحابه المنتجبين اما بعد فان الهيئة المديرية لوفاق المدارس الشيعة پاكستان تشهد وتوثق بان قاضي غلام شبير حسن

ابن قاضي محمد مقيم حسن ـ تاريخ ميلاده / ميلادها ٢٢-١١-١٩٣٨ء ـ من سكان

ـ قد اتم بنجاح الدراسة النهائية وفاز

في امتحاناتها النهائي المنعقد تحت اشراف وفاق المدارس الشيعة

پاكستان في الدرجة الاولى

وبناء على ذلك فقد استحق الشهادة العالمية في العلوم العربية

والاسلامية السلطان الافاضل

نوصيه / نوصيها بتقوى الله تعالى

فان خير الزاد التقوى والعمل الصالح والاعتصام بالله العزيز هو نعم

المولى ونعم النصير

تاريخ الاصدار ١٩٩٢ء

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

فقہ الاسلامی الجامعہ شبیر الاسلام

صدر مجلس پاکستان

میوزیم روڈ، ٹیکسلا

نمبر 456

فزیز محترم سعید مولوی قاضی غلام شبیر صاحب سلمہ اللہ کو
اجازت دیتا ہوں کہ مذہب جعفری حق کی حمایت
اور اشاعت میں سعی مشکور کرتے رہیں اور
نصاریٰ کی طرح اختلاف نہ ہونے پائے اور کسی
فرمائے ہیں، اور مصائب جو امت نے ظلم و
جور ان دولت مقدسہ پر کئے ہیں وہ دور
افتادہ کم علم لوگوں تک پہونچائیں جنکو حضرات
محمد و آل محمد علیہم السلام نے یتیمان آل محمد کہا ہے کونکہ
ائمہ اطہار سے دور ہیں اللہ تعالیٰ آپکو توفیقات
عطا فرمائے کہ بقوق شیعان علی کا تحفظ کرتے رہیں
مومنین کو چاہیئے انکے ساتھ تعاون کریں فقط

محمد شبیر الانصاری القمی

از نظر خود کو لاڑکانہ سندھ

AZAM TIBBIA COLLEGE, HYDERABAD.

Recognized by Government of Pakistan

Provisional Certificate

BACHELOR OF UNANI MEDICINE & SURGERY
(B. U. M. S.)
فاضل طب و جراحت

1. Seat No. 11864.
2. Name of Student HAKIM Qazi Ghulam Shabbir Sahib.
3. Father's Name Hakim Qazi Muhammad Maqbool Sahib.
4. Caste Sahib.
5. Board of Examination National Council for Tibb Islamabad.
6. Examination Passed Fazil-e-Tibb-wal-Jarahat.
7. (Year) 1991.
8. (Division) Class-A.
9. He was Examin ation in the following subjects

(1) Anatomy (2) Physiology (3) History of Tibb (4) Chemistry (5) Physics (6) Biology (7) Thermeology (8) Materia Medica Unani and Allopathic (9) Hygiene (10) Practice of Medicine (11) Principle of Tibb (12) Surgery (13) Pathology (14) Bacteriology (15) Disease of Eye (16) Medical Jurisprudence (17) Clinic in Diagnosis (18) Midwifery (20) Toxicology

Issued this day under the Seal of the Principal of AZAM TIBBIA COLLEGE, HYDERABAD.

Principal,

Registration No. 492

Date 11-12-1991

AZAM TIBBIA COLLEGE, HYD.

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

مرکزی دفتر

مجلس عمل شیعہ علماء پاکستان

۲۸ - بی ایسپرس روڈ ○ لاہور۔

باسمہ سبحانہ

تاریخ

آج بروز [illegible] جناب قاضی غلام شبیر صاحب ساکن [illegible] ضلع لاڑکانہ
[illegible] ۱۲ - سال سول ناظم [illegible] ۱۳ - سال [illegible]
[illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] اور [illegible] کی سیاہ [illegible]
[illegible] ان کے [illegible]
[illegible] ہیں۔

میری دعا ہے کہ خداوند عالم انہیں مزید توفیقات عطا فرمائے۔

والسلام

مرزا یوسف حسین

سرپرست اعلیٰ مجلس علماء شیعہ پاکستان

سید رضی جعفر نقوی

11 - 36, Rizvia Society,
KARACHI-38.

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا
ونبینا محمد وآلہ الطاہرین واللعنۃ علی اعدائہم اجمعین۔

[illegible] مولانا قاضی غلام شبیر صاحب قبلہ (تلمیذ رشید علام)
[illegible] درس [illegible] محمد [illegible]
[illegible] اور لائبریری دیکھے گا آج بتاریخ ۲۸ مئی ۱۹۸۲ء مطابق ۱۷ ستمبر ۱۴۰۲ھ
بروز جمعۃ المبارک، محمد ڈوکٹ میں اتفاق ہوا

قاضی صاحب موصوف حضرت سلف اعلم کے انداز پر علمائے اہلسنت
کی کتابیں بدوران تقریر پیش کرتے ہیں اور مناظرانہ انداز میں خدمت
مسلک اہلبیت کرام انجام دے رہے ہیں۔

یہاں موصوف کے بچوں کو بھی آپ نے دین کی بنیادی معلومات سے آشنا
کرنے کی [illegible] فرمائی ہے اور چھوٹے چھوٹے طالب علموں کو اصول دین و
فروع دین سے آشنا کرکے ان کی دینی بنیادوں کو مستحکم کرنے کی کوشش
کی ہے۔ تاکہ ان جانثاروں کے ذریعہ آگے چل کر ایک بڑا دینی ادارہ قائم ہو سکے۔

میری دعا ہے کہ پروردگار عالم انہیں مزید توفیقات عطا فرمائے، میری
خواہش اور تمنا ہے کہ ان کے ذریعہ دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت انجام پائے
غیبوں تک پیغام محمد و آل محمد صحیح انداز میں پہونچے، اور انہوں میں سیرت و
[illegible] محمد اپنانے کا جذبہ پیدا ہو خاص طور پر نماز جماعت و ماہ رمضان کے
[illegible] حیثیت اللہ، خمس کی ادائیگی اور دیگر احکام شریعت کی پابندی
معاشرہ پیدا ہو۔ کیونکہ یہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ والسلام

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM





WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وفاق مدارس الشیعہ پاکستان

WAFAQ MADARIS SHIA
PAKISTAN

مکتب الرئیس الدوزۃ العلمیہ جامعۃ المنتظر ماڈل ٹاؤن لاہور

تاریخ 1-1-1999
حوالہ نمبر 1859

اطلاع نتیجہ امتحان

الشہادۃ العالمیہ فی العلوم الشرعیہ والاسلامیہ

سلطان الافاضل (ایم - اے) سال استحان 1996ء

رولنمبر 1559 رجسٹریشن نمبر [illegible]

جناب [illegible] ولد [illegible] تاریخ پیدائش [illegible]

ساکن [illegible] مدارس الشیعہ پاکستان کے تحت سلطان الافاضل کے سالانہ رسمی امتحان منعقدہ 1996ء بمقام [illegible] میں شرکت کی۔

اور یہ امتحان کلی / بالرجحان بطور پرائیویٹ امیدوار درجہ اول / ثانیہ میں پاس کر لیا ہے۔

حاصل کردہ نمبروں کی تفصیل درج ذیل ہے

نمبر شمار	کل نمبر	حاصل کردہ نمبر	تفصیلات
۱	۱۰۰	65	ادب / تاریخ
۲	۱۰۰	47	فقہ
۳	۱۰۰	87	اصول
۴	۱۰۰	76	تفسیر
۵	۱۰۰	34	حدیث
۶	۱۰۰	75	[illegible]
۷	۱۰۰	85	[illegible]
	۷۰۰	469	

دستخط دفتر انچارج

مہر و دستخط سیکرٹری

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

12/10/89

میں اہلِ حق جو ان قوم ابراہیم علیہ السلام شجرہ آھ
باقر مدلوی کجا الصافین در لکنڈر ساھیوال جاپان

لحظہ

آں مذہب شیخ خیر البریہ سان تقلہ برلہ، کلی تو دیان تہ
حضرت ابراہیم نبیہ نوح آں قرآن مجید براصلہ
جی تفاسیر ساں ثابت کندم۔ مناظرہ شیعہ اثنا عشری

12/10/89

سید قطب علی شاہ
بانی مناظرہ شیعہ اثنا عشری
صدر ثقافت جعفریہ لقلہ سیتی
ضلع راجہ

13 ابراھیم علیہ السلام نوح نبیہ عبد
نوح ممتاز النساء آھ

حاجی محمد خان جاپان

آں اہلِ حق جو ان عبدالرزق سوہنو کلی تو دیان تہ
لہ ہو ساھیوال جاپان چنڈ مورخہ 12/10/89 تی لکیل مناظرہ
جی شیعہ ابراھیم کہ شجرہ مجید باقی مورخہ 13/10/89
تی ان دستخط براہیں صحیح کری سنڈیا کہ ابراھیم
کا پیوں کہ نوح جو مجید

اسان تفکرہ جو نوع خوبیت
مناظرہ تان دستخط آھیوں۔ (اہلِ صادق سوہنو
ساھیوال جاپان

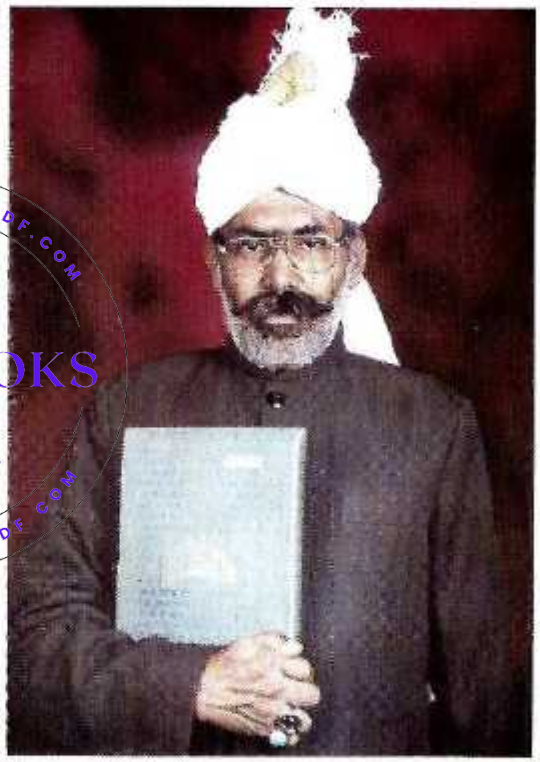
WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

بانی جماعت اہلحدیث سابق دیوبندی شیعہ مناظر اعظم
استاد مؤلف کتاب ھذا





میر ببر علی انیس، سید واجد علی شاہ، مرزا دبیر



وکیل سادات مولوی قاری غلام شبیر قبلہ مبلغ اعظم مؤلف کتاب ہذا

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM



مکتوب نبوی بنام کسری موجودہ عربی رسم الخط میں

بسم الله الرحمن الرحيم

من محمد رسول الله

الى كسرى عظيم فارس

سلام على من اتبع الهدى

وآمن بالله ورسوله

أدعوك بدعاية الله فإني

أنا رسول الله إلى الناس كافة

لأنذر من كان حياً ويحق القول على الكافرين

فاسلم تسلم فإن أبيت فإن إثم المجوس عليك .

(الله)

نشان مهر نبوی (رسول)

(محمد)

ماخوذ از "رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی" ص ۱۹۹

قبلہ شیخ احمد احسائی جس نے آئمہ معصومین کے فضائل دل کھول کر
بیان فرمائے، مقصرین کو برا لگا۔

دورانِ تعلیم صدارت جونیئر کلاس کا سپاس نامہ پڑھتے ہوئے

مکتوب نبوی بنام منذر بن ساوی موجودہ عربی رسم الخط میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من محمد رسول اللہ إلی
المنذر بن ساوی ، سلام علیك فإنی أحمد اللہ
إلیك الذی لا إلہ غیرہ وأشہد أن لا إلہ إلا
اللہ وأن محمداً عبدہ ورسولہ ، أما بعد فإنی أذکر
ك اللہ عزوجل فإنہ من ینصح فإنما ینصح لنفسہ وإنہ من
یطع رسلی
ویتبع إبراھیم فقد أطاعنی ، ومن نصح لھم فقد نصح لی .

وإن رسلی قد أثنوا علیك خیراً وإنی قد شفعتك فی
قومك فاترك للمسلمین ما أسلموا علیہ وعفوت عن أھل
الذنوب فاقبل منھم وإنك مھما تصلح فلم نعزلك عن عملك ومن
أقام علی یھودیتہ أو مجوسیتہ فعلیہ الجزیۃ .

نشان مہر
(للہ)
(رسول)
(محمد)

ماخوذ از "رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی" ڈاکٹر حمید اللہ ص۱۵۱

مکتوب نبوی بنام مقوقس موجودہ عربی رسم الخط میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من محمد عبد اللہ ور
سولہ إلی المقوقس عظیم القبط ، سلام علی
من اتبع الھدی ـ أما بعد ـ فإنی أد
عوك بدعایۃ الإسلام فأسلم
تسلم ـ یؤتك اللہ أجرك مرتین

فإن تولیت فعلیك إثم القبط

یآ أھل الکتاب ! تعالوا إلی کلمۃ
سواء بیننا وبینکم ألاّ نعبد إلا اللہ ،

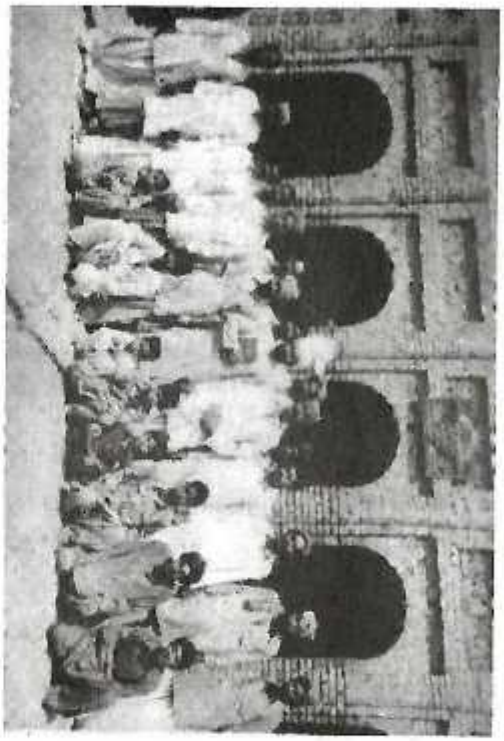
ولا نشرك بہ شیئاً ، ولا یتخذ بعضنا
بعضاً أرباباً من دون اللہ ، فإن
تولوا فقولوا اشھدوا بأنا مس
لمون .

نشان مہر
(اللہ)
(رسول)
(محمد)

ماخوذ از "رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی" ڈاکٹر حمید اللہ .



قبلہ مجتہد آغا غلام مہدی واگھر نگی میرپور خاص
یہ دیکھنے عموماً اس طرح بند ہتا ہے۔



دوران محفل اداکاروں کو سیٹ کرتے ہوئے
ہدایتکار قاسم قاضی



شیخ محمد خالصی ابوالمنتصرین عراقی مؤلف احیاء الشریعہ ہم عقیدہ رئیس
المنتصرین محمد حسین ٹاکو۔

مکتوب نبوی بنام نجاشی موجودہ عربی رسم الخط میں

بسم الله الرحمن الرحيم

من محمد رسول الله إلى النجا
شي ، عظيم الحبشة ، سلام على من
اتبع الهدى ، أما بعد ! فإني أحمد إلي
ك الله الذي لا إله إلا هو الملك
القدوس السلام المؤمن المهيمن

وأشهد أن عيسى بن مريم روح
الله وكلمة ألقاها إلى مريم البتو
ل العذبة الحصينة فحملت بعيسى من ر
وحه ونفخه كما خلق آدم بيده ، و
إني أدعوك إلى الله وحده لاشر
يك له ، والموالاة على طاعته وأن

تتبعني وتؤمن بالذي جاءني فإني ر
سول الله ، وإني أدعوك وجنو
دك إلى الله عزوجل وقد بلغ
ت ونصحت فاقبل ونصيحتي ، والسلام
على من اتبع الهدى .

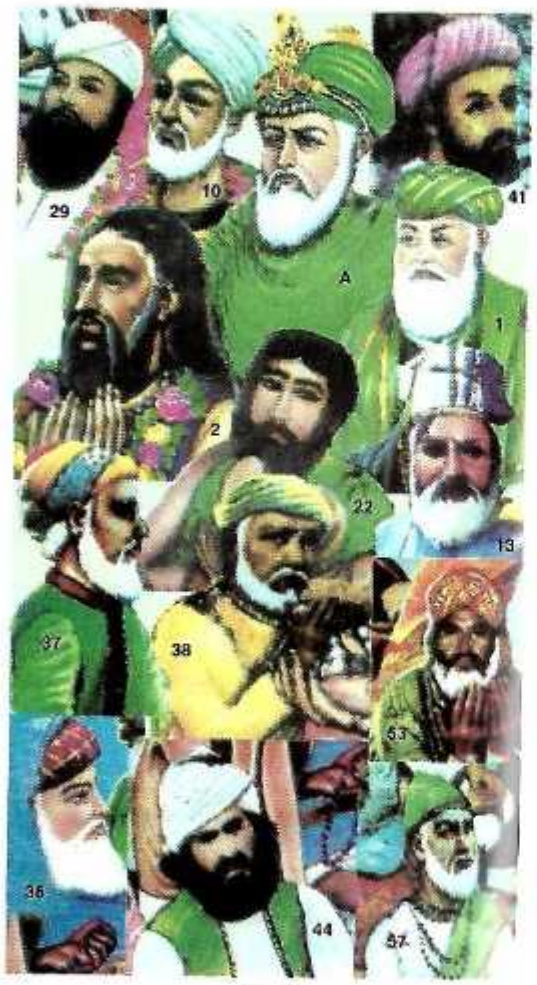
نشان مہر (الله / رسول / محمد)





شاہ ولایت کے دربار کا منظر پھولوں کا ہے

شاہ ولایت کا دیوار کو گھوڑا ہونا



یارانِ امیر



روضۂ حضرت زینب علیہا السلام امیر المومنین جس میں پہلے شیشہ نہیں لگا ہوا تھا
شبوت اب لگایا گیا ہے۔ کیوں؟

السلام علیٰ من اتبع الهدیٰ ویا علیؑ مدد

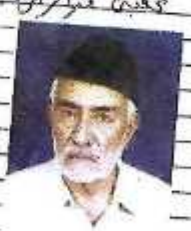
سلامتی ہو ان پر جنہوں نے ہدایت پائی اور پیروی کی یعنی ہادی برحق کی پیروی کی۔

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین و رسول الکریم واولادہ العظیم فاطمۃ الزہراء سیدۃ النساء العالمین والآئمۃ المعصومین المنتجبین المنتخبین الخلفاء الراشدین خصوصاً منہم علی امیر المومنین وخلیفتہٗ بلا فصل والسلام علی اصحابہ الصالحین وشیعتہم ومحبیہم وانصارہم واتباء ہم مستبصرین من الاولین والأخرین.

والعاقبۃ للمتقین والجنۃ للموحدین والنار للمعاندین ولعنۃ اللہ علیٰ اعدائہم وغاصبی حقوقہم والمقصری فضائلہم من یوم العداوۃ الی یوم الدین اما بعد فقد قال اللہ تبارک و تعالیٰ فی کتابہ المبین وھو اصدق القائلین و قولہ الحق.



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدیٰ من بعد بیناہ للناس فی الکتاب اولائک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللّٰعنون.

ترجمہ: تحقیق جو لوگ (عورتیں یا مرد) چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کیا اپنی خاص نشانیوں میں سے اور خاص ہدایتوں میں سے اس کے بعد ہم نے انسانوں کے کیلئے جو بیان کیا ہے سچی کتاب کے۔ ایسے لوگوں پر لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرتے ہیں لعنت کرنے والے۔

نوٹ: قرآن مجید میں حکم خداوندی ہے جو اپنی رائے دے وہ کتے کی طرح بھونکتا ہے۔

واتبع ھواہ فمثلہٗ کمثل الکلب.

(سورہ اعراف)

"اور جس نے اپنی خواہشات کی پیروی کی اس کی مثال کتے کی طرح ہے۔"

[مقصر کسے کہتے ہیں؟]

حضرات قارئین کرام میں نے اپنی کتاب کا نام اقوال المعصومین فی رد المقصرین رکھا ہے۔ سمی بہ ھدیٰ للمومنین الیٰ صراط المستقیم. مقصرین لفظ کا استعمال قرآن مجید میں پ ۲۶، سورہ الفتح میں موجود ہے جس کے معنی تراشنا، تھوڑا کاٹنا۔ اس لفظ قصر سے مراد کم کرنا، گھٹانا۔ (گھٹا کم کرنے والے کو مقصر کہتے ہیں) عرف عام میں محمدؐ و آل محمدؐ کی شان کو کاٹنے یا تراشنے یا کم کرنے والے کو مقصر کہتے ہیں۔ مقصر کی جمع مقصرین ہے یہ دشمنان اہلبیتؑ اور شیعیت میں (جن کی ظاہرداری سے شیعیت عیاں بھی ہو اور اندرونی طور پر وہ گھن کی طرح شیعیت میں اشوت کی مرض پھیلا رہے ہوں۔ یہ بڑے بے ادب ہیں ان سے بچو۔ ان کی بے ادبوں کی وجہ سے سارے شیعوں پر عذاب آجائے گا۔ جس سے آج کل اسلامی ملک لپیٹ میں ہیں، خاص کر پاکستان میں یہ بیماری بڑھ گئی ہے۔ عراق میں خامسی تھا، ایران میں برقعی اور پاکستان میں محمد حسین ڈھکو ہے اول اس کے حافظ سیف اللہ تھا۔ اس لئے میں نے مومنین مستبصرین کی خدمت میں آئمہ معصومین کے اقوال معصومین بظلم المقصرین کے رد میں عرض رکھے ہیں تاکہ مومنین ہدایت پاجائیں۔ صراط مستقیم کی طرف اور صراط مستقیم بحوالہ تفسیر قمی امام جعفر صادقؑ عن ابی عبد اللّٰہؑ فی قولہٗ الصراط المستقیم قال ھو امیر المومنینؑ. یعنی امام معصوم نے صراط المستقیم کے بارے میں فرمایا کہ امیر المومنین علی ابن ابیطالبؑ ہی صراط مستقیم ہیں۔ اس لئے المسمی بہ ھدیٰ للمومنین الیٰ صراط المستقیم رکھا اور احتجاج طبرسی میں امام زمانہؑ کا ارشاد ہے۔ مومنین کے لئے ہدایت ہے نائب امیر المومنینؑ کی طرف۔

فاما الحوادث الواقعه فارجعو فیها الی رواۃ احادیثنا فانهم حجتی علیکم و انا حجة الله علیهم. (صحیح راویانِ حدیث)

یعنی جب تمہاری رسائی امام معصومؑ تک ممکن نہ ہو تو ایسے زمانے میں ہماری احادیث روایت کرنے والوں کی طرف رجوع کرنا جو ہر مسئلے میں ہماری حدیث بطور سند پیش کریں اور یہی محدثین میری طرف سے تم سب پر حجت ہیں اور میں ان پر حجت ہوں۔

شعر عرض خدمت ہے:

علی امام من است منم غلام علیؑ ہزار جانِ گرامی فداء بنامِ علیؑ

یہ ہے میرا عقیدہ۔

[ثبوت یا علیؑ مدد]

بسم اللہ کا ترجمہ: مدد مانگتا ہوں اسم اللہ سے جو خاص رحمٰن اور خاص رحیم ہے۔

بسم اللہ کا ترجمہ: سے نام اللہ نہایت مہربان رحم کرنے والا۔

اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔ دیکھو اقرآن الکریم سلیس اردو میں لفظی اور بامحاورہ ترجمہ مترجم مولانا عبیداللہ عبید، عثمان ظفر پبلشرز اردو بازار گجرانوالہ۔

از نحوی ترکیب: ب = حرف جار = أنصر یعنی مدد۔ فعل با فاعل متعلق مدد۔

ب = یعنی الباء للاستمداد۔ ب برائے مدد کے لئے آتا ہے۔

سم = مضاف مجرور و ھو اسم = اور اس کو اسم کہتے ہیں وہ شناخت جس کے ذریعے یا جس کے وسیلے یا جس کے معرفت سے اسم والا پہچانا جاسکے۔

اللہ = موصوف مضاف الیہ۔

الرحمٰن = صفت اول۔ الرحیم = صفت ثانی

قرآن مجید میں بسم اللہ لکھا ہے باللہ نہیں لکھا۔ باللہ کی معنی ہے اللہ کی مدد، یعنی مدد اللہ اگر باللہ الرحمٰن الرحیم ہوتا تو مانا جاتا کہ مدد مانگتا ہوں اللہ سے مگر قرآن مجید کی ہر سورۃ کی ابتداء میں سوائے سورۃ برأت یا توبہ کے بسم اللہ لکھا ہے۔ اسی طرح کل ۱۱۳ سورۃ میں بسم اللہ لکھی ہے اور ایک خط حضرت سلیمانؑ کا از طرف حضرت بی بی بلقیس کو اس میں بسم اللہ اور ایک دفعہ حضرت نوحؑ جو بانی شریعت ہیں اس نے اپنی امت کو کشتی پر سوار ہونے کے لئے کہا، کہو بسم اللہ۔ یہ ہو گئے ایک سو چودہ مرتبہ۔

اسم اللہ کیا ہے؟ اسم کیا ہے؟ الاسم غیر المسمّٰی اسم یعنی نام غیر ہے اس کا جس کا نام لیا جاتا ہے۔ جیسے پانی نام ہے پینے والی چیز کا جو پیا جاتا ہے ماننا پڑے گا کہ نام اور ہے اور نام والا اور ہے۔ پانی جب تک نہیں پیو گے تب تک پیاس نہیں بجھے گی روٹی نام ہے کھانے والی چیز کا اس کو خبث کہتے ہیں جب تک کھائی نہ جائے پیٹ نہیں بھرے گا بھوک نہیں ختم ہوگی۔ مثلاً جیسے کسی بندے کا نام ہے غلام شبیر یہ نام ہے اس کا جو غلام شبیر پکارا جاتا ہے مگر جب وہ مر گیا تو اس کے جنازے کو دیکھ کر کہیں گے غلام شبیر مر گیا۔ حضرات جب اس کا جنازہ یعنی مردہ جسم جو پڑا ہے کہیں گے ہاں یہ اس کا جنازہ ہے غلام شبیر مر گیا یہ اس کی لاش ہے ٹانگ اس کی ہے پاؤں اس کے ہیں، ہاتھ اس کا ہے، سر اس کا ہے، سینہ اس کا ہے، چہرہ اس کا ہے مگر یہ نام کس کا ہے اور مر کون گیا؟

اس لئے جناب امیر المومنین علیؑ نے فرمایا ہے من عرف نفسهٗ فقد عرف ربهٗ. جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے رب کو پہچانا۔ اور قرآن مجید کی آیت کے تحت کُل نَفسٍ ذَائِقَةُ الْمَوت. ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ یہاں بھی نفس مر گیا یہ نام نفس کا تھا۔ اسی طرح حکم ہے: واذکر ربک فی نفسک. پہلے اس کو یعنی رب کو اپنے دل میں (نفس میں) اتارو پھر اس کو پکارو۔ اے شیعہ

مقصرو، اے شیعہ وہابیو نجف اشرف میں رہ کر آئے ہو یا جانا چاہتے ہو دیکھو مفاتیح الجنان جناب عباس قمی کی ہے جس کا ترجمہ جناب قبلہ اختر عباس صاحب پرنسپل جامعہ المنتظر لاہور نے کیا ہے زیارت مطلقہ میں جو جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کی زیارت ہے۔ اس میں لکھا ہے اسلام علی اسم اللہ رضی۔ سلام ہو اس پر جو اللہ کا نام ہے۔ جو اللہ کی شناخت کا ذریعہ ہے یعنی مولا علی علیہ السلام۔ مولا علی ہو گیا اسم اور "ب" ہو گیا مدد۔ اب جب پڑھو گے بسم اللہ تو ماننا پڑے گا "ب یعنی مدد مانگتا ہوں" اسم اللہ یعنی علی علیہ السلام سے یعنی یا علی مدد۔ قول معصوم حضرت صادق آل محمد (امام جعفر صادق علیہ السلام) ہے نَحْنُ اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا. ہم ہی ہیں اللہ کے حسین ترین نام۔ ہماری مدد سے یا ہمارے ہی ذریعے سے اللہ کو پکارو۔

دیکھو اصول کافی جلد اول صفحہ ۱۴۳۔ قال صادق علیہ السلام نَحْنُ وَ اللّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی الَّتِی لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الْعِبَادِ عَمَلاً اِلَّا بِمَعْرِفَتِنَا. امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم خدا کی قسم اللہ کے حسین تر اسماء ہیں۔ جن سے اللہ کو پکارنے کا حکم ہے، ہماری معرفت کے بغیر بندے کی اللہ عبادت قبول ہی نہیں کرتا۔

دیکھو تفسیر صافی جلد ۲ صفحہ ۲۵۵۔ تفسیر صافی جلد ۲ صفحہ ۴۲

اب سمجھنا آسان ہو گیا کہ بسم اللہ ہو گیا یا علی مدد۔ بانی شریعت حضرت نوح علیہ السلام نے بھی از روئے قرآن اپنی امت کو فرمایا وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ. دیکھو پارہ ۱۲ سورۃ ہود آیت ۴۱۔ ترجمہ: فرمایا (نوح علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کو) اسم اللہ سے مدد مانگو اسم تو ہوا یا علی مدد۔ یعنی جناب نوح علیہ السلام نے کہا یا علی مدد کہہ کر سوار ہو جاؤ۔

اسم کی جمع ہے اسماء۔ امام محمد تقی علیہ السلام کا فرمان ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ

الْاَسْمَاءَ فِی الْحُرُوْفِ. اللہ تعالیٰ نے تحقیق پیدا کیا ناموں (اسماء) کو حرفوں سے پھر فرماتے ہیں وَالْحُرُوْفَ بِالْاَصْوَاتِ اور حرفوں کو بنایا ہے آواز سے یعنی بولنے والے ناطق کے ذریعے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ناطق کو پہلے پیدا کیا اس سے بعد میں آواز یا حروف نکلیں گے اور حروف سے بنیں گے جملے اور جملوں سے بنیں گے کلمے اور کلمے سے بنے گا کلام، کلام سے بنے گی آیتیں اور آیتوں سے بنیں گے رکوع اور رکوع سے بنیں گی سورتیں اور یہ بنے گا قرآن۔ (قرآن کے معنی ہے پڑھا گیا) معلوم ہوا قرآن تو ناطق کا کلام ہے، ناطق نے بولا اور قرآن بنا اب دیکھئے اسماء، ناطق نے کیسے بنائے۔ ناطق نے بولا الف جو بولنے میں تین الف لام ف اور لکھنے میں ایک ا۔ مثال جیسے ل بولنے میں تین ل، ا، م اور لکھنے میں ایک ل۔ اسی طرح ناطق نے حرف بولے اور حرفوں سے بنایا کلمہ لا الہ الا اللہ۔ ل، ا، ل، ہ، ا، ل، ا، ل، ہ۔ اس سے بنا کلمہ یا ماننا پڑے گا کہ خدا جو اللہ ہے ذات اللہ موجود تھا (وہ واجب الوجود ہے) مگر اس کا کلمہ نہ تھا وہ رازق تو تھا مگر اس کا نام جب تک رازق نہ کہلوایا جب تک کسی نے رزق نہ کھایا۔ اور۔ ر، ا، ز، ق، یہ مرکب ہے چار لفظوں کا اس طرح خالق تو تھا مگر نام خالق نہ تھا جب اس نے خلق کیا تب کہلایا خالق۔ اور یہ مرکب ہے چار لفظوں کا خ، ا، ل، ق، یہ حروف ناطق اول نے بنائے۔

کو تھو کا گر کورنین ویلھو وجانیں مسُ
ڈورِ تیانیں ڈسُ اکھر جتانیں جُڑنا۔

معروف شعر شاہ عبداللطیفؒ بھٹائی کا ہے۔

ترجمہ: کیوں بیکار بیٹھا کاغذ کالے کر رہا ہے، اور سیاہی ضائع کر رہا ہے بس اپنی کوشش کر کے دیکھ تجھے معلوم ہو جائے گا اور دیکھ حروف کہاں سے بنے ہیں یہی ناطق

اول ہے اور وہی حروف بنانے والا ہے اللہ کا کلمہ بنانے والا، خدا کو خالق، مالک، رازق اس نے کہا وہ کہتا گیا یعنی اللہ جو تھا وہ تو تھا مگر اس کا پتا نہ تھا اس کی معرفت نہ تھی اس کی پہچان کرادی ناطق نے۔ جو بنا ناطق وہ ہے اسم محمدؐ وہ بھی ایسا کہ اَنَا اَحْمَد فِی السَّمَاءِ وَ مُحَمَّدٌ فِی الْاَرْضِ. میں آسمانوں میں تعریف کرنے والا ہوں اور زمینوں میں تعریف کیا گیا ہوں۔ محمدؐ کا مطلب تعریف کیا جانے والا اور احمد کا مطلب ہے تعریف کرنے والا۔ لوگ پریشان ہو گئے کہ جب ناطق اول احمد تعریف کرنے والا تھا تو محمدؐ کون تھا جس کی تعریف کی جا رہی تھی اور جب محمدؐ کی تعریف کی گئی زمین پر تو آسمان پر احمد یعنی تعریف کرنے والا کون تھا، کیا خوب کہنے والے نے کہا ہے۔

اَحَد اَحمد وچم مَنجھاں مِیم فَرق
آھے مُستغرق عالَم اِنھنی گالھ م

ترجمہ: احد اور احمد میں درمیان م کا فرق ہے۔ سارا عالم غرق ہو گیا اس بات کے ڈھونڈنے میں ان کو پتا نہ چل سکا۔

ماننا پڑے گا کہ جو کلمہ ہے، کلمہ وہ ناطق نے بنایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور ناطق جو ہے وہ ہے محمد ﷺ اس کا تعارف یا اس کی شناخت کروائی کہ یہ محمدؐ رَسُوْلُ اللّٰہ ناطق، اور اس کی شناخت کروانے والا ہے نقطہ، ورنہ پتا ہی نہ چلتا لہٰذا اسم اللہ کی شناخت کروائی نقطے نے جو بندے اور خالق کے درمیان وسیلہ بنا اور نقطہ وہ جو پردے کی مانند تھا وہ ہے علیؑ وَلِیُّ اللّٰہِ. مولا علیؑ نے خود فرمایا ہے اَنَا نُقْطَةُ الَّتِی تَحْتَ الْبَاءِ. دیکھو مشارق الانوار الیقین صفحہ ۱۴۔ تحقیق ب کے نیچے والا نقطہ میں علیؑ ہوں۔ اَلْبَاءِ الْحِجَابُ الرُّبُوْبِیَت. قال محی الدین طائی پردے کی مانند حجاب ہے ربوبیت کے درمیان وہ "ب" ہے۔ اور حضورؐ نے خود فرمایا ہے اَلْوَسِیْلَةُ حِجَابٌ

بَیْنَ عَبْدِہٖ وَ مَعْبُوْدُہٗ وَھُوَ عَلِیُّ ابن اَبِیْطَالِبؑ. دیکھو تفسیر عمدۃ البیان جلد اول صفحہ ۳۰۔ اور حضورؐ نے فرمایا ہے عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ اور علیؑ ہیں نقطہ اور نقطوں سے لکیر بنتی ہے اور الف کھڑی لکیر ہے اس سے کھڑا الف مراد ہے احد جس کا عدد واحد ہے احد ذات اللہ کی ہے۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (قرآن) کیونکہ ذات خدا ہے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ یعنی خدا کسی شے کی مثال نہیں ہے۔ اور ب لیٹا ہوا الف ہے بغیر نقطے کے جب نقطہ یعنی شناخت آ گئی لیٹے ہوئے الف کے نیچے نقطہ آ گیا تو "ب" ہو گیا اب اگر تین نقطے دیں گے تو قرآن سے باہر ہو جائے گا یعنی سندھی، پنجابی، اردو، فارسی، ہندی بن جائے گا۔ ب جس کا عدد دو ہے اس کے حصے آسانی سے ہو سکتے ہیں اور دوسری ذات محمد مصطفیٰؐ کی ہے۔ یہ ایک ہی نور کے دو حصے ہیں ایک محمدؐ ایک علیؑ۔ محمدؐ نبی ہے علیؑ ولی ہے۔ حضرات یہ جو حضورؐ نے فرمایا ہے اَنَا بَشَرٌ مِثْلُکُمْ الخ تو آپ نے کبھی غور فرمایا ہے کہ حضورؐ نے اپنی جنس کو کہا ہے یا غیر جنس ابوجہل، ابولہب، ابوسفیان کو تو نہیں کہا ہے کہ میں تم جیسا بشر ہوں؟ اگر حضورؐ ان جیسے ہیں تو ان کو بھی حضورؐ جیسا مانا جائے گا۔ یہ تو حضورؐ نے آیہ تطہیر کے نزول کے وقت جب مولا علیؑ، جناب سیدہ فاطمۃ الزہراؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ چادر تطہیر کے نیچے بیٹھے اور آیت اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا. نازل ہوئی اس وقت ان ہستیوں نے حضورؐ کا شکریہ ادا کیا کہ مولا آپ کے صدقے میں ہمیں یہ شرف ملا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا ایسی کوئی بات نہیں اے اہل بیت محمدؐ اَنَا بَشَرٌ مِثْلُکُمْ الخ میں بھی تمہاری مثل بشر ہوں۔

اس بات کو بیدل فقیر نے منقبت میں آشکار فرمایا ہے جو معرفت رسولؐ و اہل

بیت رسولؐ رکھنے کے لئے کافی ہے۔ دیکھو دیوان بیدل صفحہ ۳۸

افروختہ عشق شمع جمال محمدیؐ　　شد مرتعش ظہور کمال محمدیؐ
حضرت حسنؑ شعاع ہم آفتاب بود　　شبیرؑ شمس نور جلال محمدیؐ
زین العباد، باقرؑ جعفرؑ صفات اوست　　کاظمؑ رضاؑ است مظہر حال محمدیؐ
تقیؑ، نقیؑ و عسکری القاب بیشتر　　مہدیؑ است مآل کمال محمدیؐ
بگریم بیدلؔ ہمدم بگو بصدق　　صلوات بر محمدؐ و آل محمدیؐ

دیوان حافظ صفحہ ۲۸۶ پر حافظ شیرازی فرماتے ہیں:

در مذہب ما کلام حق ناطق است　　طاعت کہ قبول حق بود یا علی است
از جملۂ آفرینش کون و مکاں　　مقصود خدا علیؑ و اولاد علیؑ است

یعنی میرے مذہب میں ناطق حق کا کلام ہے، یعنی ناطق پڑھتا بھی ہوں اور وقت مشکل علی کو پکارتا بھی ہوں، خدا کا مقصد بھی علی اور اولاد علی سے مدد مانگنا ہے۔

[علیؑ کی محبت]

دیوان حافظ صفحہ ۴۲۱ پر فرماتے ہیں

آنرا کہ دوستی علی نیست کافر است　　گو زاہد زمانہ گو شیخ راہ باش
امروز زندہ ام بولای تو یا علی　　فردا بروہ پاک امامان گواہ باش
قبر امام مستم سلطان دین رضا　　از جاں ہوس برد رآں بارگاہ باش

ایران کے شہر شیراز میں دیوان حافظ شیرازی کی قبر پر یہ شعر مرقوم ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر علیؑ کی محبت نہیں ہے تو وہ کافر ہے چاہے کیسا ہی کیوں نہ عبادت گزار ہو۔

مولا علیؑ فرماتے ہیں میں الف بھی نہیں ہوں الف بھی خط ہے اور میں ب بھی نہیں ہوں ب بھی خط ہے الف کا عدد ایک ہے ایک ذات اللہ کی ہے ب کا عدد دو ہے

دوسری ذات محمدؐ کی ہے نہ میں اللہ ہوں نہ میں محمد مصطفیٰ ﷺ نبی آخر الزمان ہوں نہ میں ان کی ضد میں تیسرا طرف ہوں۔ پس میں ہوں نقطہ یعنی ان کے مقابلے میں چھوٹا اتنا ہوں جتنا نقطہ اور ضروری اتنا ہوں کہ اگر نقطہ مٹا دیا جائے تو الف اور ب کی شناخت ہی نہ ہو سکے۔ یعنی اللہ اور رسول کسی کی سمجھ میں ہی نہ آئیں کیونکہ الف کھڑا خط ہے ب لیٹا ہوا خط ہے اور ان کی شناخت کے لئے میں ہوں نقطہ اس لئے مجھے کہتے ہیں نقطہ۔ نقطہ کی کیا معنی ہے؟ یہ جسم طول عرض عمق کیا ہے؟ یہ مظہر تقسیم کرو تو خط، خطوں کو تقسیم کرو تو نقطہ۔ جسم تقسیم ہوگا، خط تقسیم ہوگا مگر جہاں تقسیم ختم ہو جائے وہ ہے نقطہ یعنی جو آگے تقسیم نہ ہو سکے۔ مولا علیؑ فرماتے ہیں الف بھی خط ہے ب بھی خط ہے الف مقام اللہ کا ہے ب مقام محمد کا ہے اس لئے الف تقسیم ہوگا ب تقسیم کیا جائے گا اس لئے کہ الف الا اللہ ہے جو دو فرقوں میں تقسیم ہوگا ب محمد رسول اللہ ہے جو دو فرقوں میں تقسیم ہوگا کیونکہ مولا علیؑ فرماتے ہیں میں ہوں نقطہ اور نقطہ وہ جو تقسیم نہ ہو جب آئے گا علی ولی اللہ کہیں مومن (شیعہ) رہ جائیں گے اور وہی پڑھیں گے علی ولی اللہ کیونکہ توحید اللہ کی ہے نبوت محمد ﷺ کی ہے اور ولایت علیؑ کی ہے۔ اطاعت توحید کا کلمہ ہے لا الہ الا اللہ، اطاعت رسالت کا کلمہ ہے محمد رسول اللہ، اطاعت اولی الامر کا کلمہ اور خاتم النبیین کا ثبوت ہے کلمہ ولایت علی وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بلا فصل۔ اللہ کو ہم وحدہ لاشریک مانتے ہیں اور حضورؐ کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور ان کا کلمہ محمد رسول اللہ پڑھ کر اس کے ساتھ بعد میں ثبوت ولایت علی کا دے کر علی ولی اللہ پڑھ کر اپنے اوپر سے مذہب اغیار کے دو الزامات مٹاتے ہیں کہ ہم نہ تو مولا علیؑ کو اللہ مانتے ہیں اور نہ مولا علیؑ کو نبی یا رسول مانتے ہیں بلکہ تیسری ہستی تو حید و نبوت کے بعد امامت و ولایت و وصایت و خلافت و اولی الامر مولا علیؑ کو بحکم خدا اس آیت کے تحت مانتے ہیں۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ الخ. اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور صاحبان امر کی جو تم میں سے ہیں۔ کیونکہ قرآن کہتا ہے امامکم منکم. رسلٌ منکم اولی الامر منکم. امام بھی تم میں سے، رسول بھی تم میں سے اور صاحبان امر بھی تم میں سے۔

مومنین سے گذارش ہے کہ نبی محمد مصطفی ﷺ کا کلمہ ہے لا الہ الا اللہ یعنی نبی صرف اللہ کا مطیع ہے اور وہ پڑھے گا لا الہ الا اللہ اور اولی الامر کا کلمہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی وہ دو کا مطیع ہے۔ اب جزوی نبی یعنی حضور کے علاوہ باقی انبیاء یا مومنین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ اولی الامر کا کلمہ بھی پڑھیں گے۔ اگر ہم مومن بننا چاہتے ہیں یعنی اگر مومنین کے زمرے میں داخل ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں تین اطاعتیں کرنی ہوں گی لہٰذا یہ کلمہ مومنین کا ہے از روئے قرآن نہ کہ صرف شیعوں کا وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى. ترجمہ: تم پر لازم کیا گیا ہے تقویٰ کا کلمہ۔ یعنی مومن کو کلمہ پڑھنا پڑے گا۔ (۱) لا الہ الا اللہ، (۲) محمد رسول اللہ، (۳) علیٌ ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفۃ بلافصل۔ یہ یاد رکھیں کہ یہ کلمہ جس نے بھی اسلام میں داخل ہونا ہے اس کو یہ کلمہ پڑھنا پڑے گا وہ جاہل ہے جو یہ کہے کہ یہ کلمہ شیعوں کا ہے بلکہ یہ کلمہ ہر امتی کا ہے خواہ جزوی نبی ہو یا جزوی ولی یا عام مومن۔

[ولایت علیؑ کا منکر منافق ہے]

منافق ولایت علیؑ کا انکار کرے گا کتب مسلمہ میں درج ہے حدیث كُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ (فِيْ زَمَنِ رَسُوْلُ اللّٰهِ) بِبغضهم على ابن ابی طالب. (صواعق محرقہ صفحہ ۷۴ اعلام ابن الجر الہیتمی المکی) وغیرہ

ترجمہ: ہم جانتے تھے منافقین کو (زمانہ رسول اللہ میں) ساتھ بغض علیؑ ابن ابی طالبؑ سے وہ لوگ نہیں پڑھیں گے۔ اس کا ثبوت آپ کو گاڑیوں میں سفر کرتے ہوئے ملے گا۔ جو لوگ ویسے کہتے پھرتے ہیں "او اللہ کے ولی" تم نہیں سمجھو گے یہ بات تیری سمجھ میں نہیں آئے گی۔ اس جملے کو عربی میں ترجمہ کرو تو ہوگا انت ولی اللہ. یعنی اے اللہ کے ولی تم نہیں سمجھو گے۔ اور بریلوی حضرات سے بھی دریافت کریں ان سے بھی پوچھ لیں بوعلی قلندر کون ہے، کہیں گے ولی اللہ، شمس تبریز کہیں گے ولی اللہ، قلندر سید حسین عرف عثمان مروندی آف سیہون شریف کہیں گے ولی اللہ، شاہ عبداللطیف بھٹائی" کہیں گے ولی اللہ، چل سرمست کہیں گے ولی اللہ، بابا بلھے شاہ کہیں گے ولی اللہ، غوث بہاؤل الحق کہیں گے ولی اللہ، شاہ رکن عالم کہیں گے ولی اللہ، شاہ معین الدین چشتی اجمیری کہیں گے ولی اللہ، سید حسین شرف الدین شاہ ولایت کہیں گے ولی اللہ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کہیں گے ولی اللہ۔ اب ان لفظوں کی عربی کرتے جاؤ تو ہر نام کے آگے ولی اللہ بنے گا۔ مگر افسوس اس بات کا ہے یہ لوگ دنیا کے ہر بندے کو تو ولی کہتے ہوئے گھبراتے نہیں مگر جب نام علیؑ آتا ہے تو اس وقت علیؑ ولی اللہ کہنا یعنی علی کو اللہ کا ولی ماننا ان کے لئے مشکل بن جاتا ہے۔ سچ کہا تھا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے کہ علیؑ کو منافق ولی نہیں مانے گا۔ جیسے حدیث گزر چکی۔

حضرات محترم قارئین پر یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ایک عرصہ دراز سے حضرات مومنین آپس میں دست و گریباں ہیں حالانکہ یہ ہنگامہ آرائی شیعہ امامیہ اثنا عشریہ خیر البریہ کہلانے والوں کو زیب نہیں دیتی جو معصوم رہبران دین حق کی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے یہ صورت انتہائی درجہ قابل افسوس ہے کہ اتحاد کے بجائے افتراق کا شیعہ مومنین شکار ہو رہے ہیں اور پھر ایک دوسرے کو سخت اور سست ناروا الفاظ سے

یاد کرتے ہیں اور ایک غلط مواد چھاپ کر مفت بانٹ رہے ہیں جس سے مذہب اہلبیتؑ پر زد آرہی ہے۔ شیعہ عقائد اور حقیقتاً آل محمد کی روح مجروح ہورہی ہے جس کی مثال آگے پیش کروں گا۔ یہ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا جارہا ہے تاکہ شیعان حیدر کرار میں پھوٹ پڑ جائے۔

حضرات مومنین گذارش ہے کہ کچھ مومنین کے اسرار پر جلدی لکھنے سے مضامین اگرچ آگے پیچھے ہوگئے ہیں ناچیز سے کوئی جملوں کی غلطی ہوگئی ہو تو معافی چاہتا ہوں مجھے امید ہے کہ مومنین معاف فرمائیں گے۔

اس تحریر میں حقیر نے تقریری انداز نہیں بلکہ تحریری انداز اپنانے کی کوشش کی ہے یہ ناچیز کی پہلی تحریر ہے۔ آئندہ اس کے حصے دوئم (جلد دوئم میں کافی مواد مقصرین کے اعتراضات کے جوابات پیش کروں گا۔ جیسے کہ معترضین (شیعہ وہابی یعنی شیعہ مقصرین) کہتے ہیں عزاداری میں ڈھول بجانا، خون نکالنا ماتم کرنا ماتم میں ہائے وائے کرنا زنجیر زنی کرنا اپنے کپڑے پھاڑنا سر اور منہ پیٹنا سر میں خاک ڈالنا زندہ بچہ مثلاً علی اصغر کی شبیہ بنانا، تابوت نکالنا ذوالجناح علم جھولے وغیرہ نکالنا نذر اللہ نیاز حسینؑ کہنا نادعلی پڑھنا سلام کے بعد یا علیؑ کہنا یا سلام سے پہلے یا علیؑ مدد کہنا، یا رسول اللہ کہنا تقیہ کرنا قبروں پر جانا قبروں پر زیارات پڑھنا یہ سب ناجائز ہے اور سید زادیوں کا غیر سادات سے نکاح کو جائز سمجھتے ہیں گویا کہ بہت ہی مسائل ہیں جو عرض کروں گا۔ کچھ اس جلد اول میں تحریر کررہا ہوں اگر اس وقت کچھ مسائل رہ جائیں تو معاف فرمایئے گا۔ باقی جلد دوئم میں۔

مسئلے تو ہیں ہزاروں کیا کیا بیاں کروں
زخم ہیں ہزاروں کیا کیا عیاں کروں

گویا آپ کے دلوں کے اندر پیدا ہونے والے سوالات کے جوابات قرآن و

حدیث یعنی معصوم کے قول "حدیث" قولی، فعلی یا تقریری ساتھ مراجع عظام کے فتوئی کے تحت پیش خدمت کروں گا۔ ساتھ میں متعہ وغیرہ کی حیثیت قرآنی آیات و حدیث کتب مسلمہ صحیح بخاری وغیرہ جیسی اہلسنت والجماعت بھائیوں کی کتاب سے اور دیوبندی حضرات کی کتب تفسیر مظہری قاضی ثناءاللہ پانی پتی دیوبندی سے اثبات پیش کروں گا انشاءاللہ چھوٹے بڑے مسائل حل ہوجائیں گے اور جناب امیر المومنینؑ کی ولایت کی اہمیت اور حیثیت از روئے قرآن و حدیث و اسلامی فرقہ کے عقائد کے تحت کتب اہلسنت والجماعت سے پیش کروں گا اور دیوبندی کتب سے حضرت علی کو علیہ السلام لکھنا اور کہنا ثابت کروں گا۔ اور ان کا گذشتہ انبیاء کی امداد کرنا۔ اور حضور ﷺ کی ظاہری مدد کرنا۔ اُن کی کتب اور قرآن مجید سے ثبوت پیش کروں گا۔ میری یہ کوشش ہے کہ باہمی اتحاد قائم رہے یہ کتاب سب کے لئے حقائق پر مبنی ہے نہ کہ دل آزاری کے لئے اور میری اس حقیر کوشش میں میرے استاد المکرم مرحوم مغفور قبلہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل سابق دیوبندی شیعہ مناظر الاثنا علی اللہ مقامہ اور مرحوم مغفور حجۃ الاسلام قبلہ محمد بشیر انصاری فاتح نیکسلا علی اللہ مقامہ اور مولوی حسنین سابق مرحوم پرنسپل اول درس آل محمد ائل پور (فیصل آباد)، اور پرنسپل ثانی آغا عبدالحسن سرحدی قبلہ کے اسباق شامل ہیں۔ خداوند کریم انہیں بصدق محمد و آل محمد اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

امام زمانہ حضرت حجۃ علیہ السلام کی غیبی امداد سے کافی کچھ مواد آئندہ کتاب کے لئے جمع کر رکھا ہے جسے پڑھ کر مومنین کے کافی عقائد کے مسائل حل ہوجائیں گے۔ اور اس سلسلے میں انشاءاللہ العزیز کافی الجھنیں ختم ہوجائیں گی۔

خداوند عالم قبلہ سید ناشر رشید نقوی صاحب امروہوی آف کراچی کی زندگی دراز کرے۔ (جواولاد سید حسین شرف الدین عرف شاہ ولایت ہیں جو صاحب معجزہ تھے

جن کی قبر پر آج بھی بچھو نہیں کاٹتے اور گھوڑے پھرتے ہیں اور انہوں نے سواری کے لئے دیوار کو گھوڑا بنایا تھا یہ دونوں تصویریں اس کتاب میں منسلک ہیں یہ مقصرین کے چہرے پر طمانچہ ہے کہ معجزہ صرف اللہ کی طرف سے نہیں بلکہ نبی اور امام کی طرف سے ہوتا اللہ کا عطیہ ہے اور سادات کی کرامت یا بزرگان دین کی کرامت نبی اور امام کے معجزے کا دلیل ہے کہ انہوں نے ان کو راضی کر رکھا ہے اور یہ طاقت پائی ہے۔ جنہوں نے میری اس حقیرانہ خدمت میں مالی امداد فرمائی جس کی وجہ سے آج یہ کتاب آپ مومنین کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ نقوی شاہ صاحب امروہوی موصوف کی مرہون منت ہے۔ خداوند عالم انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکپائے سادات و مومنین احقر العباد وکیل سادات
مولوی قاضی غلام شبیر تلمیذ مبلغ اعظم عرض گزار ہے

[جناب زہراؑ سیدہ دختر رسول فقط ایک ہے]

اب چند کتب کی مثالیں پیش کرتا ہوں جیسے ڈاکٹر علی شریعتی کی کتاب فاطمہؑ ہے فاطمہؑ۔ اس کے صفحہ نمبر ۱۵۱ پر لکھا ہے کہ جناب فاطمہؑ اسلام کے عظیم پیغمبر کی چوتھی اور سب سے چھوٹی بیٹی تھیں (مترجم یا ناشر) انڈر لائن دے کر لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر علی شریعتی نے تاریخی حوالوں کے انتخاب میں اہل تسنن کے قول کو ترجیح دی ہے گزارش ہے آخر کون سی مجبوری تھی ڈاکٹر علی شریعتی صاحب کی جب کہ کتب اہلسنت والجماعت کے معتبر کتاب کتب صحاح اور ترمذی شریف میں باب مناقب اہلبیت موجود ہیں تفسیر ابن کثیر میں بھی جو احادیث کی معروف تفسیر ہے اس میں بھی مناقب اہلبیت میں جناب فاطمۃ الزہراؑ واحد دختر رسولؐ اہلبیت رسولؐ میں داخل ہے اور مذکورہ تفسیر کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب میں باب مناقب اہلبیت موجود ہیں جن میں سوائے فاطمہ زہراؑ کے

کسی لڑکی کا نام باب مناقب اہلبیت میں لکھا ہی نہیں ہے۔ اگر کوئی دکھا دے تو میرا استاد ہوگا اور میں اس کو منہ مانگا انعام دوں گا۔ اور کتب صحاح، صحیح مسلم شریف، جلد دوئم صفحہ نمبر ۲۸۲ اور مشکوٰۃ المصابیح شریف صفحہ نمبر ۵۶۵ بروایت صحاح ستہ آیہ مباہلہ۔ آیہ تطہیر میں سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا نام صاف لکھا ہے اب صحاح ستہ کتب اہلسنت والجماعت یعنی صحیح بخاری شریف صحیح مسلم شریف، صحیح ترمذی شریف سنن نسائی شریف سنن ابی داؤد شریف ابن ماجہ شریف اور کتب اربعہ شیعہ اثنا عشریہ خیر البریہ کے اصول کافی آقائے کلینیؒ۔ استبصار۔ من لا یحضرہ الفقیہ۔ تہذیب الاحکام۔ یہ ہوئے جملہ دس کتب، مذکورہ کتابوں میں حضورؐ کی حدیث صحیح متواتر جس میں لفظ چار بیٹیاں رسول اللہ کی موجود ہوں تو دکھاؤ۔ ہمیں تو تحقیق کرنے پر نہیں ملا نہ مل سکتا ہے اور قرآن مجید لاریب فیہ۔ کتاب خدا سے آیت محکم چار بیٹیوں کی نہ مل سکتی ہے اور نہ ہے جب کہ کتب شیعہ سے بحار الانوار میں علامہ مجلسی نے حضرت امام علیؑ زین العابدینؑ ابن امام حسین علیہ الصلاۃ والسلام معصوم کے قول سے ثابت واحد دختر رسول "صرف "اکلوتی بیٹی" جناب فاطمۃ الزہراؑ ہیں۔ اسی سبب سے کتاب تفسیر اہلسنت والجماعت تفسیر کبیر جلد ۳۱ صفحہ نمبر ۲۲ طبع الثالثہ وروی انها نزلته حین صاحا النبی ﷺ علیٰ ولد خدیجة۔ سورۃ والضحیٰ پارہ ۳۰۔ واما الیتیم فلا تقهر۔ اے میرے حبیب یتیم کو نہ ڈانٹ ان پر مہربان ہو حضورؐ نے ان پر سختی کی تھی۔ اگر حضورؐ ان لڑکیوں کے باپ تھے تو بچیاں یتیم کیسی؟ یہ لڑکیاں عتبہ، عتیبہ ابولہب کے بیٹوں کافروں سے بیاہی ہوئی تھیں جب مسلمان ہوئیں تو ان کو طلاق دے کر انہوں نے ان دونوں کو اپنے گھر سے نکال دیا۔ تفسیر نیشاپوری میں ان بیٹیوں کا رہیہ یعنی رسولؐ اللہ کی پالتو بیٹیاں ہونا لکھا ہے۔ اب اگر کوئی مسلمان اس بات پر مصر ہے کہ رسولؐ اللہ نے اپنی بیٹیوں کا نکاح پہلے کافروں

سے کیا ہے پھر تو آپ لوگ بھی پہلے اپنی بیٹیوں کو کافروں سے بیاہ دو پھر مسلمانوں سے نکاح کرو۔ جیسے رسولؐ اللہ کے لئے کہتے ہو کہ بیٹیوں کو کافروں سے بیاہا تھا یہ سنت نبی قرار پائے گی۔ جب کہ تفسیر نشاپوری علی الحاشیہ تفسیر ابن جریر طبری صفحہ نمبر ۹ جلد ۵ طبع الثالثہ میں وربائبکم التی کما تقول بنات رسول اللہ۔ وہ پالتو بچیاں جنہیں بیٹیاں رسول کی لکھا ہے۔ برادران اہلسنت والجماعت کہ مستند تاریخ سیرت ابن ہشام میں لکھا ہے فولدت له هند ابن ابی هاله وزینب بنت ابی هاله زینب کے باپ کا نام ابو ہالہ تھا دوسری لڑکیوں کے باپ تحقیق ابن عمرو تھا اس کا صاف ثبوت سنیئے، دیکھو صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۲۳۳ فرزندان ابن عباس ابن عبد المطلب نے حضرت علیؑ کو کہا تھا لقد نلت صهر رسول اللہ۔ یا علیؑ آپؑ نے تو رسول اللہ کی مکمل دامادی کا شرف پایا ہے اور نہج البلاغہ صفحہ نمبر ۴۰۷ خطبہ نمبر ۱۹۲ دوسری کتاب رحمۃ العالمین جلد ۲ صفحہ نمبر ۱۰۵۔۱۰۶ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری میں حضرت علیؑ حضرت عثمان کو ہدایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں اے عثمان! جیسے تو نے رسول اللہ سے سنا ویسے میں نے سنا، جیسے تجھے رسول اللہ نے بتایا ویسے ہی مجھے بتایا جیسے تو نے رسول اللہ کو دیکھا ویسے ہی میں نے دیکھا۔ مگر اے عثمان لقد نلت من صهر رسول اللہ مالم ینالا۔ اے عثمان، رسول اللہ کی دامادی میں سے جو تو نے حصہ پایا ہے وہ ان دونوں یعنی "ابوبکر و عمر نے ہرگز نہیں پایا" ذرا کر عقل شریف سے کام کیوں نہ لیا اور تحقیق کیوں نہ کی کہ مولا علیؑ نے یوں کیوں نہیں فرمایا کہ اے عثمان جیسا تو داماد دیا میں داماد۔ بھلا اس جملے میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے تمثیل دینے کا کیا مطلب تھا یہی مطلب تو ہوا، کہ اے عثمانؓ رسول اللہ ﷺ کی دو پالی ہوئی بیٹیاں تیرے پاس ہیں جو تجھے رسول اللہ کی گھر کی پلی ہوئی بچیوں کا

شرف حاصل ہے وہ ان دونوں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو نہیں۔" یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ ہمیشہ مرتے دم تک کہتے رہے کاش تین چیزوں میں سے مجھے ایک چیز ملتی تو سرخ اونٹوں سے بہتر تھی علم خیبر، رشتہ زہراؑ، حالت جنابت میں مسجد میں جانا۔ (" کاش مجھے رسول کی دامادی کا شرف حاصل ہوتا") دیکھو کتاب اہلسنت والجماعت ینابیع المودۃ عربی صفحہ ۲۸۶۔ اس سے دو باتیں واضح ہوگئیں۔ پہلی بات کہ حضرت سرور کونینؐ کی پالتو بیٹیاں جو غیر حقیقی تھیں عثمان کے پاس تھیں اور اصل بیٹی مولا علیؑ کے پاس تھیں بلکہ پالی ہوئی بیٹی بھی حضرت عمرؓ کو نہیں ملی اور دوسری بات برادر رسولؐ جناب امیر المومنین علیؑ کی دامادی کا جو دنیا نے ڈھونگ رچا رکھا ہے کہ حضرت عمرؓ داماد علی ہیں اس کی حقیقت بھی کھل گئی کہ وہ بیٹی بنام ام کلثوم حضرت ابوبکرؓ کی اس زوجہ سے جس کا نام بی بی اسماء بنت عمیس تھا جو پہلے حضرت امیر المومنین علیؑ کے بھائی جعفر طیارؑ کی زوجیت میں تھیں اُن کی جنگ تسخیر میں شہادت پانے کے بعد حضرت اسماء بنت عمیس کے وارثوں نے بی بی اسماء بنت عمیس کی شادی حضرت ابوبکرؓ سے کر دی تھی جس سے ایک بیٹا محمد بن ابوبکر اور ایک بیٹی ام کلثوم پیدا ہوئی حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد جب بی بی اسماء نے حضرت علیؑ سے شادی کی تو یہ دو بہن بھائی اُسکے ساتھ تھے اُس وقت یہ بچی چھوٹی تھی۔ حضرت ام المومنین بی بی عائشہ نے اپنی بہن ام کلثوم کو علیؑ کے گھر میں دیکھ کر چاہا کے وہاں نہ رہے اس لئے حضرت عمرؓ کو انہوں نے اصرار کیا کہ آپ اپنے نکاح میں اُسے لے لیں مگر علیؑ کے گھر میں نہ ہونی چاہیئے اس لئے حضرت عمرؓ نے اُس بی بی ام کلثوم بنت ابوبکرؓ کے لئے بتایا کہ میں اس سے شادی کرتا ہوں اور تاریخ میں مشہور کر دیا گیا کہ عمرؓ داماد علیؑ ہیں۔ حضرت شہید ثالث نے اپنی کتاب احقاق الحق چھاپ ایران میں لکھا ہے کہ اگر رسولؐ خدا دختران داد بعثمان علی داد بعمر یعنی رسول خدا نے اگر اپنی دو

بیٹیاں عثمان کو دی ہیں تو علیؑ نے بھی اپنی بیٹی دی ہے۔ یہ متشابہ جملہ ہے اس کے معنی لفظ اگر میں آئے گا یعنی پہلے حضرت عثمان کو حقیقی داماد ثابت کرنا ہوگا نہ رسول خدا کی سگی بیٹیاں ثابت ہیں اور نہ حضرت علیؑ کی سگی بیٹی ثابت ہو سکتی ہے۔

کتاب احقاق الحق میں صفحہ نمبر ۳۳۹ مؤلف شہید ثالث علی اللہ مقامہ" قاضی نور اللہ شوستری محقق و مناظر نے لکھا ہے روی اھل العلم ان الآئمة اھلبیت وھاتان الا بنتان المنسوبتان الا رسول اللّٰہ زینب و رقیه لہٗ من امرأة الاخری.

ترجمہ: کہ اہل علم لوگوں نے ائمہ اہلبیت سے روایت کی ہے کہ یہ دونوں بیٹیاں جو جناب رسول خدا کی جانب منسوب ہیں یہ کسی دوسری عورت سے ہیں ہر محقق شیعہ و سنی کے پاس احتمال ہے یعنی شک برابر کا موجود ہے تو مسئلہ حل ہو گیا۔ بات اُڑائی بہت مگر اُڑ نہ سکی، جھوٹ بولا آخرت بھی خراب کی رسول خدا کو گالیاں بھی دیں بنی امیہ کی روح کو خوش بھی کیا تاریخ میں لکھ بھی دیا مگر بات بچی منہ سے نکل گئی۔ صد افسوس دور حاضر کے ایرانی ڈاکٹر علی شریعتی صاحب نے کتاب فاطمہ ہے فاطمہ میں سب سے چھوٹی بیٹی، چوتھی بیٹی فاطمہ کو کہ روح آل محمد کو مجروح کر دیا ساتھ میں مقصرین اور خارجیوں کے نظریہ کی تائید کر دی اور جھوٹی روایت تحریر کر کے لوگوں کے ذہنوں کو منتشر کر دیا ساتھ میں اپنے علم کا بھانڈا بھی پھوڑ دیا کہنا پڑتا ہے کہ کس نے ڈاکٹر کی سند دے دی ہے اس بھلے آدمی کو جو تحقیق کرنا بھی گوارا نہیں کرتا اور اس نے اتنی زحمت بھی گوارا نہیں کی کہ کتب تاریخ کی ورق گردانی کرتے اور حقیقت لکھتے۔

[تاریخ کربلا مسخ کرنے والا]

اب دیکھئے دوسری کتاب تحریفات عاشورہ حاج شیخ مرتضیٰ مطہری صاحب جو اس کتاب میں مقصرین کی زبان بول رہے ہیں۔ حضرات قارئین کرام مقصرین ایسے رائٹروں کو جو فتنہ سے پُر کتابیں جن کے حوالے عرض کرتا ہوں جنھوں نے مذہب شیعہ میں خلفشار پیدا کیا ہے ان کو امریکی ایجنٹ نہیں کہیں گے بجائے اس کے جو ہم ان مقصروں کے رئیسوں کو جوابی کاروائی کے طور پر یہ کتاب لکھ رہے ہیں تو کہیں گے کہ یہ امریکہ کے ایجنٹ ہیں مومنین خود فیصلہ فرمائیں۔

عزاداری کے خلاف صفحہ نمبر ۵۲۔۵۳، ۸۷، ۸۸ پر جناب زہراؑ کے اور معصوم آئمہؑ کے اقوال کے خلاف بولا ہے۔ صفحہ نمبر ۲۵ پر فوج اشقیا کا امام مظلوم کی فوج پر حملہ اور ان کی تعداد میں تردد پیدا کیا ہے، پھر معراج کی طرح معراج امام حسینؑ کا منکر کربلا کا یوم عاشور لمبا ہونے کا منکر ہو رہا ہے۔ صفحہ نمبر ۵۶ پر زعفر جن کے وجود کا منکر ہو رہا ہے۔ صفحہ نمبر ۵۹ پر ماتم و آہ و بکا نوحہ و عزاداری کا منکر ہو رہا ہے۔ گویا مطہری کی کتاب تحریفات عاشورہ اور رئیس المقصرین محمد حسین ڈھکو آف پنجاب کی کتاب اصلاح المجالس ایک ہی چیز ہے۔ انشاء اللہ اس کتاب کا بھی مکمل جواب دیا جائے گا۔

اور اس نے زیادہ زبان درازی حضرت امام علی زین العابدینؑ کے لئے لفظ (شور بااور امام) لکھا ہے۔ مکمل تاریخ کربلا کو مسخ کرنا چاہتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ کوئی ذکر کربلا کرے نہ واقعہ یاد رہے، لفظ ماہ محرم ہی بھول جائیں کہ محرم الحرام میں یوم عاشورہ میں کچھ بھی نہیں ہوا۔ یہ گروہ اس طرح کرنا چاہتا ہے کہ جیسے حضور کا یوم شہادت سبب شہادت دوا کے بہانے رسول اللہؐ کو زہر پلانے اور قاتل کو چھپایا گیا اور قاتل جناب زہراؑ کو چھپایا گیا اور شہادت امیر المومنینؑ کا واقعہ اور اصل قاتل کو چھپایا گیا اور امام حسن مجتبیٰؑ کا سبب شہادت شہید کرنے زہر دینے اور زہر

دلوانے والوں کو چھپایا گیا ٹھیک اسی طرح کربلا کے شہید اعظم کے واقعہ کربلا میں یہ مطہری ظلم یزید کو چھپانے کے لئے ناکام کوشش کر رہا ہے مگر یہ یاد رکھیں کہ امام حسینؑ نے کربلا میں واضح کر دیا کہ رسول کو کس نے زہر دیا اور دوا کس نے پلائی کون کون شامل تھے کس نے منصوبہ بنایا، قلم و دوات سے کس نے انکار کیا، رسولؐ کے دماغ پر کس نے حملہ کیا، رسولؐ کی وصیت لکھنے میں کون مانع ہوا، سقیفہ کو کس نے آباد کیا، رسولؐ کے جنازے کو کس نے چھوڑا، تجہیز و تکفین میں صحابہ کیوں شریک نہ ہو سکے یہاں تک کہ دفن میں بھی شریک نہ ہوئے، حقوق امیر المومنینؑ کو غصب کیا گیا، نکاحوں پر نکاح پڑھے گئے، مسلمانوں کو زندہ جلایا گیا۔ زانیوں کو زنا کی سزا نہ دی گئی۔ جناب زہراؑ کا پہلو کس نے زخمی کیا، مولا علیؑ کو کس نے شہید کروایا اور ان کے گلے میں کس نے رسی ڈالی، اور جناب محسن کو کس نے شہید کیا جناب زہراؑ کو کس نے بابا کے ساتھ دفن ہونے سے روک دیا، قرآن مجید کے کئی نسخوں کو نذر آتش کر دیا گیا، صحابہ رسول مقبول کو در بدر کیا گیا، امام حسن مجتبیٰؑ کو کس نے زہر دلوایا کس نے زہر دیا اور روضہ رسول میں دفن کرنے میں کون مانع ہوا اور جنازۂ امام حسن پر کس نے تیر برسائے جس کے نتیجے میں ستر تیر جنازے پر لگے اور کس نے خچر پر چڑھ کر مروانی فوج کی حوصلہ افزائی کی، امام مظلوم نے بالآخر بھائی کو اپنی ماں کے پہلو میں آپ کی وصیت کے تحت جنت البقیع میں دفن کر دیا۔ اور امام مظلوم کو نانا کا مدینہ چھوڑنے پر اور حج کا احرام توڑنے پر کس نے مجبور کیا، اور آپکو جنگلوں، بیابانوں اور صحراؤں کا راستہ کیوں اختیار کرنا پڑا۔ آخر میدان کربلا میں نہر یعنی برباد زمین کرب و بلا نامی شط الفرات، غنیوا، حاضریہ، ماردِ تھل (یہ سب کربلا کے نام ہیں) میں لا کر چھوڑا۔ نانا نے رات کو معراج کر کے عرش کو معلی بنا دیا تھا نواسے نے دن کو معراج کر کے سرزمین کربلا کو کربلا معلی بنا دیا۔ امام مظلومؑ نے سرزمین کربلا کو خرید کر فرزند جناب علی اکبر کے نام پر لکھوا کر اپنا

مسکن بنایا، اور چند شرائط لکھ کر بنی اسد یوں کو ھبہ کر دیا۔ یہاں آ کر نانا کا خون، ماں کا حق، بابا علیؑ کا خون، بھائی حسنؑ کا خون اور فدک کا مسئلہ صاف اور واضح کر دیا اور اپنے قاتلوں کو تشہیر کر دیا۔ امام حسینؑ نے اپنے دشمنوں کے درمیان ایسا خطبہ دیا کہ ہر ظلم کرنے والا خود بیان دینے لگا کہ میں نے تین دن تک ان کا پانی بند کر دیا اور ان کے تمام راستے میں نے بند کر دیے، اور شرائط میں نے نہیں مانیں، اور یہ کہا کہ میں پہلا ظالم ہوں کہ جس نے امام حسینؑ کو تیر مارا، کسی ظالم نے کہا میں نے پیشانی پر تیر مارا۔ کسی ظالم نے کہا میں نے پہلو پر تیر مارا، کسی ظالم نے کہا حسینؑ کی دستار میں نے اتار ی اور اس کی بے ادبی کی، کوئی ظالم بولنے لگا کہ میں نے امام حسینؑ کو زمین پر لٹایا، کسی ظالم نے اپنا نام بتا کر کہا کہ میں امام حسینؑ کے سینے پر چڑھ بیٹھا اور گستاخی کی، ۹ قاتل خود گواہی دینے لگے کہ ہم نے یہ کیا، ہم نے یہ کیا، ہم نے خیمے لوٹے، سیدانیوں کو تازیانے مارے، بالی سکینہ کے بندے میں نے اتارے، ان کو طمانچے میں نے مارے، کسی ظالم نے کہا انگوٹھی کے لئے امام حسینؑ کا ہاتھ میں نے قطع کیا، کسی ظالم نے کہا امام حسینؑ کے ازار بند کے لئے دوسرا ہاتھ میں نے قطع کیا، کسی ظالم نے کہا کہ امام حسینؑ کی قمیض میں نے اتاری، کسی ظالم نے کہا امام حسینؑ کی لاش برہنہ میں نے کی، کسی ظالم نے کہا میں نے بیبیوں کے ہاتھ پس گردن باندھے، سر سے دوپٹے اتارے، ان کی مقنع چھینے، ان کے پاؤں سے پاپوش اتارے، کسی نے کہا بے پالان اونٹوں پر ہم نے بٹھایا صرف لوہے کے کوچ لگے ہوئے تھے، ان کے بچوں کو اونٹوں کے پیٹ سے باندھ دیا، کسی ظالم نے کہا اونٹوں کو ہم نے دوڑایا بچے گرتے رہے اوپر سے گھوڑے بھگا دیے، کربلا سے کوفے تک چالیس بچوں کی قبریں بنا دیں، شہر بہ شہر ان کو تشہیر کیا، ان پر پتھروں کی بارش کی، دربار عسقلان میں آگ جلا کر ان انگاروں میں آل محمد کو جھونکا گیا۔ نوٹ: کربلا میں حارث بن وکیع ملعون چالیس اونٹوں پر ۸۰

بوریوں میں پتھر بھر کر لایا تھا شام غریباں میں سیدانیوں پر برسائے تھے۔

وضاحت: گورنر کوفہ ابن زیاد نے عسقلان کے حاکم کو لکھا تھا کہ سیدوں کے ساتھ برا سلوک کرنا تا کہ شام تک جانے کے قابل نہ ہوں اس نے جواباً کہا کہ آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ان قیدیوں کو زندہ ہی نہ رکھوں گا تو شام کون پہنچائے گا اس لئے اس نے ایک کھائی کھدوائی جس میں کربلا کے قیدیوں کو امام سجادؑ کی قیادت میں اس آگ میں جھونکا گیا تھا جس کی یاد سرکار قلندر شہباز سید شاہ حسین عرف سید عثمان مروندی آف سیہون شریف جن کے نانا بحوالہ تاریخ الانصاب سید سلطان شاہ جو مروند کے گورنر تھے انھوں نے آپ کا نام عرف سید عثمان رکھا تھا آپ کا نام سید حسین تھا علامہ حلی کے شاگرد تھے ساتویں صدی میں سیہون شریف میں تشریف لائے اپنے وزیر سید سعد علی سرمست کے ساتھ ایک اور مرید بوداله سکندر خاص تھے گیارہویں صدی میں حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی بھی آپ سے فیضیاب ہوئے آپ نے یعنی سرکار قلندر نے اس دربار عسقلان میں آل محمد کا آگ پر ماتم کرنے کا ثبوت دھمال کی صورت میں سکھایا اگر کوئی مومن دھمال کے وقت جائے تو اس کو جناب سکینہ سلام اللہ علیہا کا آگ پر اپنے بندوں میں ہاتھ ڈالے ہوئے ماتم کرنے کا تصور نظر آئے گا ایسا ہی شاہ نورانی لاہوت لامکاں میں بھی منظر نظر آتا ہے جو ان کا تنقیح درس ہے۔ قیدیوں کے آگ پر چلنے کے انداز کو دھمال کی صورت میں ظاہر کیا ہے۔

[شجرہ حضرت قلندر شہباز]

(حضرت سید شاہ حسین عرف سید عثمان قلندر مروندی بن سید ابراہیم کبیر الدین جوابی بن سید شمس الدین بن سید نور شاہ بن سید محمود بن سید احمد بن سید ہادی بن سید مہدی بن سید محمد بن سید احمد بن سید مہدی بن سید منتخب باللہ بن سید غالب الدین بن

سید عبدالمجید بن سید محمد بن سید منصور خاعانی بن سیدا سماعیل ثانی بن سید محمد عرجی بن سید اسماعیل عرج اکبر بن سید امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ بن امام علی زین العابدینؑ بن امام حسینؑ ابن امیر المومنین علی علیہ السلام ابن عمران بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف الخ)۔

امام حسینؑ مظلوم کی برہنہ لاش پر سے ان کی بہنوں کو گزارا گیا۔ یہ سب کچھ دشمنوں نے خود تاریخ میں لکھوایا۔ مگر مقصرین کو شاید یہ یوں نے اندھا کر دیا ہے کہ حق نہیں لکھتے حق لکھنے سے گھبراتے ہیں یا موت اُن کو یاد نہیں یہ لوگ غم حسینؑ چھپانے کی اور واقعات جو آل محمد اور شیعان آل محمد پر گذرے ہیں ان پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ ویسے خداوند عالم نے صرف مومنین سے نہیں بلکہ دشمنوں تک سے حق لکھوادیا ہے۔ ویسے تو ہر مومن پر حق ہے کہ حقیقت بیان کرتا رہے۔ الحق ما شهدت بها الاعداء۔ حق وہ ہے جس کی دشمن ہی خود گواہی دے۔

کیا خوب کہا ہے اہلسنت والجماعت کے شاعر جناب رضوان احمد رضوان صدیقی آف خیر پور میرس نے (یہ انجمن ارباب اخلاص خیر پور کی طرف سے جناب قمر عباس زیدی کے بیٹے کے انتقال پر ان کے چہلم کی ایصالی مجلس پڑھنے کے لئے قمر عباس صاحب کے خالہ زاد بھائی قبلہ سید اظہر حسن زیدی خطیب آل محمد تشریف لائے تھے اور اُس کے اس شعر پر دو دن مجالس پڑھی تھیں)۔ وہ شعر پیش خدمت ہے۔

وہ عالم جاودانی ہے، یہ دنیا دار فانی ہے
حقیقت پھر حقیقت ہے کہانی پھر کہانی ہے
بہاریں چند روزہ زندگانی ہے
رہو حق میں فنا ہونا حیات جاودانی ہے

کلیم اللہ کی بھی صرف دو حرفی کہانی ہے
سوال رب ارنی پر جواب لن ترانی ہے
یہ مانا داستان کربلا صدیوں پرانی ہے
غم شبیر پر لیکن جوانی ہی جوانی ہے
غم شبیر میں بہتے ہوئے آنسو نہ رکواؤ
انہی اشکوں سے آگ دوزخ کی بجھانی ہے
ہدایت کے تمہارے اے امام وقت کیا کہنا
نظر سے دور ہو لیکن دلوں پر حکمرانی ہے
سکون دہر کی خاطر یہ مانا آپ کا آنا
قیامت تو نہیں لیکن قیامت کی نشانی ہے
قیامت تک مہکتا ہی رہے گا گلشن زہرا
علی مرتضیٰ کی یہ کمال باغبانی ہے
اگر رضوانؔ جنت تم کو روکے تو کہہ دینا
تلاش ہادی برحق میں ہم نے خاک چھانی ہے

تحریفات عاشورہ کے صفحہ نمبر ۳۳ پر لکھا ہے کہ حضرت قاسم ابن امام حسنؑ کی لاش پامال نہیں ہوئی یہ کسی مغلون کی لاش پامال ہوئی ہے۔ افسوس صد افسوس ان محققین پر جن کو پیسے نے اتنا اندھا کر دیا ہے کہ تاریخ کا انکار کر رہے ہیں اور لکھ رہے ہیں کہ شب عاشور پانی موجود تھا امامؑ نے غسل کیا سوال یہ ہے کہ اگر پانی ہوتا تو امام معصوم بچے کے لئے دو گھونٹ پانی صبح کے لئے رکھ نہ لیتے پھر امت سے پانی مانگنے کی کیا ضرورت تھی؟ حالانکہ غسل اور غسل دو لفظ ہیں یہ غسل بتاتے ہیں (معاف کرنا پانی نہیں تھا بلکہ ہاتھوں سے ہاتھوں کو مسل کر میل اتارنے کو غسل کہتے ہیں) جب کہ یہ دو

عربی لفظ غُسل اور غَسل ایک معنی کے نہیں ہو سکتے۔ مزید دیکھئے گا جلد دوئم میں۔ غُسل ہے جس کے معنی ہیں میل کچیل اتارنا جو سارا دن یزیدی فوجیوں کی آمد سے گرد و غبار اٹھا تھا اور رُخِ انور امام پر گرد جمی تھی اس کو شبِ عاشورا اپنے کپڑوں اور ہاتھوں سے ہٹایا اور ایک رات عبادت کے لئے یزیدیوں سے مہلت مانگی اس میں مصلحت امام کی تھی۔

(۱) مصلحت یہ تھی کہ یکم محرم کو چھ ماہ کے پورے ہو رہے تھے اور قربانی بھی چھ ماہ کی قبول ہوتی ہے اس لئے ایک دن کی مہلت مانگی اور ان کو سوچنے کا موقعہ بھی دیا۔

نمبر۲۔ ۳۰ فوجی افواج یزید سے اور حضرت حُر بمعہ اہلِ خانہ فوجِ حسینی میں شامل ہو گئے۔ حاج شیخ مرتضیٰ مطہری صاحب کتاب لکھنے والے شبِ عاشور پانی کا موجود ہونا اور امام کا غسل ثابت کر کے پوری تاریخ غم کربلا کو بدلنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں تا کہ یزید لعنت و ملامت سے بچ جائے اب آپ مومنین اس سے بھی اندازہ لگائیں کہ ماہ رجب المرجب چل رہا ہے ستمبر ۲۰۰۳ ہے محرم الحرام بہت دور ہے اب کوئی مولوی صاحبان میں سے خون کا عطیہ کیوں نہیں مانگتے کیا اب مریض ختم ہو گئے ہیں کیا اب بلڈ بینک کو خون کے عطیہ کی ضرورت نہیں ہے یا صرف محرم میں ہی مریض بڑھ جاتے ہیں اور ان کو خون کی ضرورت پڑتی ہے جیسے ہی محرم آئے گا عزا خانے مکمل جائیں گے نوجوان خونی ماتم یا سینہ کوبی کریں گے اُس وقت مقصرین اُبھر آئیں گے کچھ اِدھر کے کچھ اُدھر کے یعنی کچھ اپنے کچھ پرائے کہنے لگیں گے کہ خون کا عطیہ دے دو ماتم نہیں کرنا چاہیئے ماتم حرام ہے قرآن پڑھ کر اہلبیت کو بخشو، کبھی کہیں گے علم کے نیچے نہ جانا نکاح ٹوٹ جائے گا، کبھی شیعہ ہو کر علامہ بن کر مجتہدین کرام کی مخالفت کرتے ہوئے خون نکالنا ناجائز قرار دیں گے۔ جب کہ مجتہدین نے ''عزاداری در نگاہ مرجعیت شیعہ'' میں خون نکالنے کی فتویٰ دے دی ہے۔

[دیکھو کتاب عزاداری در نگاہِ مرجعیت شیعہ صفحہ ۱۰۶]

جب کہ کتاب عزاداری در نگاہ مرجعت شیعہ میں خون نکالنا، گریبان چاک کرنا، ڈھول بجانا؛ صرف جائز بلکہ بہتر ہے اور دعوت حسینی کے وسائل میں سے ایک وسیلہ ہے، زنجیر زنی کرنا، ھیہیہ بنانا جائز لکھا ہے۔

نوٹ: اس کتاب کی دوسری جلد میں اس کی وضاحت ماتم پیش کروں گا اور مراجع عظام اور مرجع اعلیٰ کی فتاوؤں کو آپ کی خدمت میں پیش کروں گا جو تقریباً پچاس سے زیادہ ہیں اس لئے جلد اول میں لکھنے سے قاصر ہوں۔ قارئین یہ نہ سمجھئے گا کہ عزاداری در نگاہ مرجعت شیعہ کا فرضی نام دے کر قاضی نے اپنی جان چھڑائی ہے وہ میری مجبوری ہے کہ یہ کتاب تقریباً چھ سو صفحات سے زیادہ ہو گئی ہیں انشاء اللہ جلد دوئم میں باقی حقیقت عزاداری اور دیگر مسائل آشکار کروں گا۔ از مؤلف۔ مگر یہ دشمنِ دین منافق نما فرقہ شیعہ میں (مومنین جو شیعانِ آلِ محمد ہیں" جو اپنے امام سے دور ہیں اور امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کے دور میں علم سے بے بہرہ ہیں۔ ان پر امام کا سایہ فاسانہ ہے، ظاہر امام ہیں نہیں کہ جس کو یہ فریاد کریں کہ مولا آپ کے دین کے ساتھ یہ لبادی منافق کھیل رہا ہے) یہ وہابی شیعہ مقصر ملاں خود تو تیرا ماتم نہیں کرتا ہمیں بھی روکتا ہے جب کہ مجلسوں میں خود ہی بتاتا ہے اور مظلوما شریف کا حوالہ دیتا ہے کہ دسویں محرم کو بوقت شہادت امام مظلوم جناب ام المومنین حضرت ام سلمیٰ نے سرکار دو عالم کو خواب میں ننگے سر اور خاک آلودہ بالوں کو دیکھا اور عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ کو اس حال میں کس نے بنایا ہے آپؐ نے فرمایا آنفاً بارض کربلا قتل الحسین بارض کربلا۔ میں ابھی ابھی کربلا سے آرہا ہوں میرا بیٹا حسینؑ مارا گیا، شہید ہوا۔ حضرات یہ مقصرین رسولؐ پاک کے سر مبارک میں خاک تو بتا رہا ہے یہ لبادی ملاں خود سجا ہوا ہے نہ ماتم کرتا ہے نہ سر میں خاک ڈالتا

ہے صرف کہنا ہے خون کا عطیہ دے دو بیکار خون مت بہاؤ۔ یہ خون لوگوں کے کام آئے گا اور کیمپس لگوا دیتا ہے۔ حضرات یہ آپ نے سوچا ہے کہ یہ سارا سال کیوں خاموش رہا ہے محرم الحرام آیا اور اس کو خون کا عطیہ مانگنا پڑا۔ یہ خونی ماتم بند کروانے کے چکر میں ہے یہ صرف بہانہ ہے۔ کیا خداوند عالم نے حج کے موقع پر جب سے حج شروع ہوا ہے آج تک حاجیوں کی معرفت کتنے دنبے کٹوا دیئے غریبوں کی امداد کیوں نہ کروائی؟ بیواؤں اور یتیموں کی امداد کیوں نہ کی؟ یہ حج میں جا کر اتنے دنبے کیوں نہیں بچاتے؟ کیا یہ خدا کو مجرم نہیں ٹھہراتے ہیں؟ بھلا خدا کا دنبوں سے کون سا بیر ہے یا کوئی دشمنی ہے۔ اتنے دنبے ایک اسماعیلؑ کی یاد میں۔ ایک دو دنبہ ہونا چاہئے تھا اگر وہ جائز ہیں کٹوانے اور ان کا گوشت چاہے بیکار ہی جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا اللہ چاہتا ہی یہی ہے کہ یاد اسماعیلؑ قائم ہو۔ ٹھیک اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کی ذات کو بچا کر حضور گوہ دنیا میں لا کر اس قربانی کو ذبح عظیم میں تبدیل کر کے حضرت امام حسین علیہ السلام کا امتحان لیا جس میں وہ کامیاب ہوئے۔

جناب ابراہیم علیہ السلام نے خواب دیکھا اور اپنے بیٹے جناب اسماعیلؑ کو اکیلے لے جا کر حال دل وہ خواب اس طرح بتایا۔ یابنیّ انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تری قال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی انشاء اللّٰہ من الصابرین. تحقیق دیکھا ہے میں خواب کے کہ میں تجھ کو ذبح کر رہا ہوں۔ پھر نظر کر (پھر سوچ کر بتا) کیا ہے تیری رائے۔ جناب اسماعیلؑ نے کہا اے بابا یہ فعل (یہ ذبح کرنے کا کام) جس کا تجھے امر ملا ہے کر دے خدا نے چاہا تو مجھے آپ صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔ فلما اسلما وتلہ للجبین ..... وناديناہ ان قد صدقت رؤیا انا کذالک نجزی المحسنین۔ (قرآن)

ترجمہ: پھر جب دونوں اس بات پر راضی ہوئے (یعنی دونوں نے تسلیم کیا باپ

نے بیٹے کو ذبح کرنے کو اور بیٹے نے ذبح ہونے کو قبول کر لیا) اور پھر بیٹے کو لٹایا پیشانی کے بل (ابراہیمؑ نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھی، اور اسماعیل کے ہاتھ پاؤں باندھے اور اس کی گردن پر چھری رکھ کر چلا دی قدرت نے اس جگہ پر اسماعیل کو اٹھوا لیا اور دنبے کو بھیج دیا جو ذبح ہو گیا اور آواز قدرت آئی۔ بس بس اے ابراہیم ہم نے تمہیں آزما لیا تم امتحان میں پورے اترے تو نے بیشک خواب سچا کر دکھایا، ہم احسان کرنے والوں کو اچھا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ حضرات یہاں ایک بات واضح کر دوں کہ جناب اسماعیلؑ کو ان کے والد گرامی جناب خلیل خدا نے حسب دستور پانی پلا کر قربان کر رہے تھے اسماعیلؑ پیاسا نہیں تھا مگر وفدینا بذبح عظیم وترکنا علیہ فی الآخرین. (قرآن)

ہم نے اس فدیہ (میری قربانی کو بڑی قربانی کے ساتھ تبدیل کر دیا اور یہ چھوڑ دیا ہم نے آخری زمانے والوں پر (کربلا کی سرزمین میں امام حسینؑ ابن رسول کی قربانی پر) ذرا اس ذبح عظیم کے امتحانی پرچے پر بھی نظر کر لیجئے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع والنقص من الاموال والانفس وثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالو انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اولائک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولائک ہم المہتدون. (قرآن) ہم ان کو آزمائیں گے کچھ چیزوں میں خاص خوف اور خاص بھوک ان کے مال کے ضائع ہونے ان کی جانوں یعنی نفسوں ان کے میوے یعنی اولادوں کے ضائع ہونے (قتل ہونے میں اور بشارت دے صبر کرنے والوں کو ان کو جب ان پر مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں ہم آئے بھی اللہ کی طرف سے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ جانے والے ہیں۔ ایسوں پر تیرے رب کی صلواتیں، رحمتیں ہی

رحمتیں نعمتیں ہی نعمتیں ہیں اور یہی ہدایت یافتہ ہیں مگر ہائے افسوس امت جفا کار نے مظلوم کربلا کو تین دن کا بھوکا پیاسا تڑپتی ہوئی زمین پر سجدے کی حالت میں ذبح کر ڈالا مولا اپنے بیٹے ششماہہ معصوم کے لئے بھی پانی مانگتا رہا مگر اس نابکار امت بے حیا نے ایک گھونٹ پانی تک نہ دیا اس غرض سے یوم عاشورہ کو فاقہ کیا جاتا ہے نہ کہ روزہ رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ روزہ ہوتا تو پہلے امام روزہ رکھے ہوئے ہوتے اور اس سے بڑھ کر سنت رسول کا جاننے والا کوئی نہ تھا پھر پانی کیونکر مانگتے۔ یہی وجہ ہے حضرت ام المومنین بی بی عائشہ کا قول عرض کیا جاتا ہے وہ فرماتی ہیں کہ عاشور کا روزہ یہودیوں کے دور سے ہمارے زمانہ تک تھا یہ قوم موسیٰ کی سنت ہے مگر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشور کا روزہ امت مسلمہ پر سے اٹھا لیا گیا اس سے ثبوت ملا کہ حضرت امام حسینؑ سے بڑھ کر سنت جاننے والا کوئی نہیں وہ روزے سے نہ تھے بلکہ فاقے میں تھے۔ لہٰذا اسی طرح مومنین کا خدا نے امتحان لیا کہ تم لوگ ان کی یاد میں خون بہاؤ جیسے اسماعیلؑ کی یاد میں دنبوں کے خون بہائے گئے۔ اسماعیلؑ کا بچنا اور شہادت کا درجہ نہ ملنا بڑے دکھ کی بات ہونی چاہئے تھی مگر اس پر عید کی گئی کہ حضرت اسماعیلؑ بچ گئے۔ تو حضرت امام حسینؑ کا کربلا کے میدان میں شہید ہونا اور ان کا نہ بچنا اس کا کیوں نہ غم کیا جائے اگر ہم شہیدوں سے مدد مانگیں تو کہتے ہیں کہ مردوں سے نہیں کر سکتے اور اگر ماتم کرتے ہیں تو کہتے ہیں شہید زندہ ہے ان کا ماتم نہ ہونا چاہئے۔ دونوں باتیں ان کی کسی ایک بات پر تو مقرر کھڑے ہو جاتے قرآن مجید میں اٹھائیسویں پارے سورہ ممتحنہ کی آخری آیت تبارک ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْ لَا تَتَوَلَّوْ قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہ علیھم قد یَئِسُوْ مِنَ الْاٰخِرَۃِ کَمَا یَئِسَ الْکُفَّارِ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ۔

ترجمہ: اے ایمان والو نہ کرو محبت اس قوم سے اللہ کا ان پر غصہ ہے" یعنی

ناراضگی ہے" یہ اس طرح ناامید ہیں آخرت سے جیسے ناامید ہیں کافر صاحبان قبر (قبر والوں) سے۔ اس سے ثابت ہوا کہ قبر والوں سے ناامید ہونا کافروں کی نشانی ہے اگر لوگ یہ بتائیں کہ کافر لوگ قبر میں سے اٹھنے کے قائل نہیں ہیں تو ان کا یہ کہنا غلط ہے کیونکہ یہ لوگ "کافر" کہتے ہیں جو بندہ مر جاتا ہے اور ان کی جگہ اور ایک بچہ گھر میں پیدا ہوتا ہے تو کافر کہتے ہیں کہ یہ دوسری زندگی لے کر آیا ہے جو مر گیا تھا اصل مقصد اس آیت کا یہ ہے کہ اس قوم کا تعلق اسلام سے ہے (اور وہ قبر والوں سے جو قبر میں دفن ہیں) جو مسلمان ہیں ان کو اسلام سے تعلق رکھ کر بھی کہتے ہیں (جن پر اللہ ناراض ہے ان سے محبت کرنا اللہ نے منع فرمایا ہے وہ ہیں مسلمان کہلانے والے مگر ہیں (وہابی) وہ قبر والوں کو بیکار سمجھتے ہیں (کہ یہ کچھ نہیں کر سکتے) حالانکہ دعا بھی دے سکتے ہیں اور بددعا بھی دے سکتے ہیں، اللہ کی بارگاہ میں سے رزق بھی کھاتے ہیں مگر کسی کو شعور نہیں ہے ان کی زندگی کا۔ دیکھو کیمیائے سعادت امام غزالی صفحہ ۸۷۴ چھاپ لاہور ان حضرات کی اسی خصوصیت کے سبب سے مردوں کو ہماری خبر ہوتی ہے وہ ہمارے نیک اعمال سے شاد یعنی خوش اور ہمارے گناہوں سے غمگین ہوتے ہیں۔ جیسے حضرت حسین بن روح ۱۵ شعبان المبارک کو عریضے وصول کرتے ہیں بحکم امام زمانہؑ جب کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔ اس بات کا کوئی شیعہ عالم مجتہد یا مراجع الکار نہیں کر سکتا۔

[مُردوں کا سماعت کرنا]

یہ بات احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ درحقیقت ان کو ہماری خبر اور ان کی خبر ہم کو لوح محفوظ کے واسطے سے ہوتی ہے اور خواب میں مردوں کا حال لوح محفوظ کے ذریعے معلوم کرتا ہے جب مردے صاحب نسبت ہوں تو وہ ہمارا حال معلوم کرتے ہیں۔

[ماتم دار رسول خون نکالنے والے کی شان]

مقصر لوگ اس بہانے سے عزاداری بند کرواتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خون مت بہاؤ، ان کی نظر میں کیا حضرت اویس قرنی کا تیس دانت عشق رسولؐ میں ایک ایک کر کے توڑ ڈالنے کا ذکر نہیں ہے، دیکھو تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۳۶ احد کی خبر سنی کہ حضورؐ کے دامن مبارک شہید ہوئے ہیں اور حضرت اویسؓ نے اپنے دانت توڑے ہیں، کیا انہوں نے کب تاریخ میں نہیں پڑھا؟ ہاں پڑھا ہے اور یہ جانتے بھی ہیں مگر چھپاتے ہیں ان پر اللہ نے چھپانے کی وجہ سے لعنت کی ہے۔ یہ کیلا جو سب سے پہلے جنت سے بحکم خدا جناب جبرئیلؑ حضرت اویس قرنیؓ کے لئے لایا اور حضور نے قرن کی طرف رخ انور کر کے کوہ ابوقبیس پر چڑھ کر فرمایا تھا مجھے میرے عاشق کی قرن سے خوشبو آتی ہے بقول اہلسنت والجماعت کے کتاب تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۳۵ میں درج ہے کہ حضرت عمرؓ کو حضورؐ نے اپنا کرتا حضرت اویس قرنیؓ کے لئے تحفہ دیا اور کہا تھا کہ ان سے میری امت کے لئے دعا منگوا دیجئے گا۔ حضرت اویس قرنیؓ جب حضرت عمرؓ کے دور حکومت میں مدینے میں آئے حضرت عمرؓ نے حضرت اویس کے ہاتھوں پہ بوسہ دیا، ان کے ہاتھ پر سفید داغ تھا اور حضورؐ کا کرتا دے کر امت کی دعا کے لئے کہا کہ آپ کے لئے امت کی بخشش کی دعا مانگے کو حضورؐ نے حکم فرمایا ہے، حضرت اویس قرنی "حضورؐ کا حکم سنتے ہی پہاڑی سے نیچے اترے ہاتھ میں کرتۂ رسولؐ رکھا سر جھکا دیا اور بارگاہ ایزدی میں گڑگڑانا شروع کیا" یا اللہ اپنے حبیبؐ کے اس کرتے کا واسطہ اس امت گنہگار کو بخش دے"۔ کافی دیر ہو گئی حضرت عمر پہاڑی سے نیچے گئے، حضرت اویس قرنیؓ سے کہا اے اویسؓ اب تک امت بخشی گئی یا نہیں۔ اویس قرنیؓ نے جواباً کہا اے عمرؓ اس وقت تک قبیلہ بنی ربیعہ و بنی مزر کے بھیڑوں کے بالوں کے برابر امت محمدی بخشوا چکا ہوں۔ آپ "عمر" جلد باز ہیں اگر آپ جلدی نہ کرتے تو خدا کی قسم میں

تب تک سر نہ اٹھاتا جب تک کے کہ قیامت تک ہونے والی امت نہ بخشوا دیتا اب دیکھئے تذکرۃ الاولیاء جس کے صفحہ ۳۹ پر لکھا ہے کہ جناب اویس قرنیؓ جنگ صفین میں مولا علیؑ کی طرف سے شہید ہوئے۔ وہ جنگ جو معاویہ سے لڑی گئی ثابت ہوا کہ حضرت اویس قرنیؓ طرفدار علیؑ اور محب علیؑ تھے۔

[امام حسینؑ کے خونی ماتم دار کی شان]

حضرات قارئین سن لیا آپ نے خونی ماتم دار رسول کا مرتبہ کہ امت بخشوا رہا ہے، یقیناً حضورؐ کے قول کے مطابق حسین منی و انا من الحسین کے تحت کہ "حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں"۔ ثابت ہوا کہ حضرت امام حسینؑ کا ماتم دار بھی امت بخشوا سکتا ہے۔ ماتم میں خون نکالنے والا امام حسینؑ کا ماتم دار یا محمد مصطفیٰؐ کا ماتم دار دونوں ہی درست اور برابر شان والے ہیں۔

حضرات سادہ لوگ سمجھ نہیں سکتے کہ مقصرین نماز کے بہانے مجلس عزا بند کرواتے ہیں اور مجلس حسینؑ کی دشمنی میں حدیث رسولؐ کی مخالفت میں فقط درس رکھ دیتے ہیں۔ آج درس ہوگا جبکہ حدیث میں ہے۔ زَیِّنُوا مَجَالِسَکُمْ بِذِکْرِ علیؑ ابن ابیطالبؑ۔ زینت دو اپنی مجلسوں کو ساتھ ذکر علیؑ ابن ابیطالبؑ کے۔ تو اس مجلس کو کہتے ہیں کہ نماز کے بعد درس کا پروگرام ہے۔ کوئی بھی ایسا مومن شیعہ نہیں جو نماز کا منکر ہو یہ خواہ مخواہ منہ شکافی کی جاتی ہے اور یہ ماتم بند کروانے کا عجیب طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ کوئی بھی ایسا ماتم دار، مومن عزادار، حب دار امام مظلوم نہیں ہے جو نماز کا منکر ہو۔ البتہ جب جلوس روڈوں پر جا رہا ہو جس کی پرمٹ محدود وقت کے لئے حاصل کی گئی ہو وہ بھی صرف عزاداری کے لئے اور دور دور کی مخلوق ماتم ختم ہونے کے

بعد واپسی میں امام بارگاہ تک آکر نذر امام حاصل کر کے اپنے اپنے گھروں کو وقت پر پہنچنے کی کوشش کریں کیونکہ موجودہ دور دہشت گردی انواع برائے تاوان ہے، اس لیئے شہ، دن دھاڑے گھر پہنچنے کی کوشش کی جاتی ہے، اور مؤمنین عزاداری میں شرکت کرتے ہیں اور جلوس کو واپس امام بارگاہوں تک پہنچوا کر اور نیاز امام حسینؑ حصول کر کے اپنے گھروں کو سورج ہوتے ہوئے بخفاظت اپنے اہل وعیال کے پاس جانے کی کوشش کرتے ہیں۔

مگر یہ مقصر چند گھنٹوں کی ملی ہوئی پرمشہ عزاداری میں خلل ڈالتے ہیں جو آج سے پندرہ سال پہلے ایسا کبھی نہ ہوتا تھا کہ روڈوں پر تارکول پر جہاں حرام جانور گدھے گھوڑے پیشاب کرتے پھرے ہوں، جہاں گندی نالیاں بہتی ہوں جہاں پر نہ پرمٹ میں اجازت ہے نہ اس جگہ پر نماز جائز ہے۔ جس کو نماز پڑھنی ہوتی ہے وہ مسجدوں میں جا کر نماز پڑھ کر آتے ہیں باقی لوگ جلوس چلاتے رہتے ہیں اسی طرح کچھ جلوس میں آتے ہیں اور کچھ نماز کے لئے چلے جاتے ہیں باقی روڈ پر دکھاوے کے لئے نماز جائز نہیں ہے۔ ویل للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون. ترجمہ: جہنم ہے ان نمازیوں کے لئے جو دکھاوے کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔ باقی نماز کا منکر تو کوئی ملعون ہوگا۔ یہ ضروری نہیں کہ ماتم یا مجلس کو بند کر دیا جائے۔

آج کے دن قضا بھی تو ہو سکتی تھی۔ جس کی اللہ نے اجازت دی ہے اگر کسی مولوی صاحب کے بیٹے یا بیوی یا کسی عزیز کی میت جس کے پیٹ پھٹنے کا خوف ہو ڈاکٹر بتا دیں کہ اس کو جلدی دفن کرو اور ادھر نماز کا ٹائم ہو رہا ہے تو کیا پہلے میت دفن کیا جائے گا یا پہلے نماز پڑھی جائے گی؟ یہ ضمیر سے پوچھ کر جواب دو؟ آپ ضرور فیصلہ فرمائیں گے کہ یقیناً میت کا دفن کرنا واجب ہے۔ یہاں نماز کے قضاء کی اجازت

ہے۔ ٹھیک اسی طرح امام مظلومؑ کے جلوس کا اختتام کروانا لازم ہے اور یہاں نماز کی قضا کی اجازت ہے۔ کیا تم لوگ امام حسینؑ کا اس میت جتنا بھی قدر نہیں کرتے۔ کوئی مؤمن نماز کا منکر نہیں وہ ملعون ہوگا جو نماز کا منکر ہوگا۔ باقی یہ ذہن میں رکھیں کہ نماز فروع دین ہے اور امام حسینؑ اصول دین ہیں۔ فروع تبدیل ہو سکتا ہے اصول دین میں کبھی تبدیلی نہیں آتی۔ اور نہ آنی چاہئے یہ تبدیلی کوئی مقصر ہی کرے گا۔

مختصراً ایک بات جس کا ثبوت پیش کرنا چاہتا ہوں، درود شریف کی ادائیگی جس میں آل محمدؐ کو ذات محمدؐ سے جدا کیا جا رہا ہے۔ جب کہ درود اس طرح ہے اللّٰهم صلّ علىٰ محمدٍ وّ آلِ محمد. مگر مجالس میں درود کاٹ کر پڑھا جاتا ہے۔ جیسے اللّٰهم صلى علىٰ محمد خاموشی اختیار کرتے ہیں پھر تھوڑے وقفے کے بعد کہتے ہیں وّ آلِ محمد. جب کہ قرآن مجید میں منع ہے۔ الذين ينقضون عهد الله من بعد ميثاقه ويقطعون ما امر الله به ان يوصل ويفسدون في الارض اولئك هم الخاسرون.

ترجمہ: وہی تو لوگ ہیں جو وعدہ توڑتے ہیں جو اللہ نے میثاق میں لیا ہے اور قطع کرتے ہیں "اس کو کاٹتے ہیں" جس کا اللہ نے امر کیا ہے ملانے کا وہ ہیں آل محمدؐ جن کو رسول کے ساتھ ملانے کا حکم ہے۔ زمین میں فساد کرتے ہیں اور یہی نقصان اٹھانے والے لوگ ہیں۔ جب انہیں روکا جاتا ہے کہ فساد نہ کرو تو کہتے ہیں انما نحن مصلحون. تحقیق ہم تو اصلاح کرتے ہیں اور فساد کو اصلاح کہتے ہیں اور انہوں نے ایسی فساد کی کتابیں لکھ ڈالی ہیں جو فسادین الشیعہ ہیں۔ ان کو کتاب اصلاح شیعہ نام رکھ کر دے رہے ہیں۔ جیسے ڈاکٹر موسیٰ موسوی کی کتاب اصلاح شیعہ ایران سے

اور مولوی محمد حسین فاضل لکھنوی کی کتاب اصلاح شیعہ پاکستان سے۔ ان کا بھی جلد دوئم میں تفصیلاً جواب انشاء اللہ عرض کروں گا۔

حضرات میں شیعہ اثناء عشری ہوں عزادار حسین ماتم دار مظلوم کربلا خاکپائے مومنین ہوں وکیل۔ ادات ہوں میرے اصول دین پانچ ہیں توحید، عدل، نبوت، امامت، قیامت۔ اور فروع دین دس ہیں: نماز، روزہ، حج، زکواۃ، خمس، جہاد، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، تولا محمد و آل محمد، تبرا بر دشمنان خدا و رسول و اہل بیت و علماء حق، زیارت معصومین کا قائل ہوں طواف قبور ائمہ کا ایمان رکھتا ہوں اس سے روکنے والوں پر تبرا کرتا ہوں اذان میں، اقامت میں، نماز کے حالت قیام میں، دعائے قنوت میں، تشہد میں، سجدۂ شکر میں، شہادات کا قائل اور عامل ہوں یعنی تینوں شہادتوں کو پڑھتا ہوں بمعہ اولاد معصومین کے توحید و نبوت کے بعد متصل ولایت علیؑ کی گواہی واجب سمجھ کر دیتا ہوں۔ مزید دعائے قنوت میں سنت رسول ﷺ، سنت امام حسن مجتبیٰؑ اور سنت بنت رسول مقبول ﷺ ام الائمہ سمجھ کر دشمنان آل محمد پر تبرا کرتا ہوں۔ مجتہدین کرام کی عزت و توقیر مستحب سمجھتا ہوں۔

[میں محدثین حضرات کی تقلید احتیاطاً جانتا ہوں]

محدثین کی وضاحت جلد دوئم میں دیکھئے گا، کیونکہ میں مناظر ہوں اور مناظر کسی ایک مجتہد کی تقلید میں رہ کر مناظرہ نہیں کر سکتا، مناظر ہمیشہ اخباری ہوتا ہے جو احتیاط پر عمل کرتا ہے اور میں بھی اخباری ہوں اور احتیاط پر عمل کرتا ہوں۔ اصول دین میں تقلید حرام ہے آئمہ علیہم السلام کا ایک بھی لقب کسی کی طرف منسوب کرنا حرام سمجھتا ہوں، آیت اللہ صرف چودہ معصومینؑ ہیں امام بھی صرف بارہ ہیں اور کوئی نہیں وہ ہی دین اسلام پر حجت ہیں میں ناصبی کا صرف قائل ہی نہیں بلکہ پڑھتا ہوں وہ شیعہ ہے

نہیں جو ناصبی کا منکر ہو۔ جملہ آئمہ اثنا عشر کی امداد کا قائل ہوں علماء سوء جو مقصر ہیں ان سے بیزاری اختیار کرتا ہوں۔ ان میں چاہے مجتہد ہی کیوں نہ کہلاتے ہوں۔ جیسا کہ پاکستانی رئیس المقصرین محمد حسین ڈھکو اینڈ کو، ابو الفضل برقعی ایرانی اور شیخ محمد خالصی عراقی جس نے آقائے محسن الحکیم پر مشرک کا فتویٰ لگایا تھا ان تینوں سے مع ان کے حواریوں کے میں بریت کا اظہار کرتا ہوں۔ میں معصوم کے علم غیب کا قائل ہوں معجزہ ان کا اپنا ذاتی اللہ کا عطیہ سمجھتا ہوں، آل محمد کو نور مانتا ہوں ان کے دو جنسے مانتا ہوں ہماری طرف بشر ہیں اللہ کی طرف سے نور ہیں یہ ہمارے بھلانے کے لئے ہیں، آئمہ ہماری زندگی سنوار اور بگاڑ بھی سکتے ہیں، اور آئمہ ہماری عمریں گھٹا اور بڑھا بھی سکتے ہیں۔ ان کی حقیقت کو اللہ ہی جانتا ہے۔ وہ بشری حالت سے بلند ہیں ان کے ساتھ کسی فرشتے یا بندے کا قیاس کرنا حرام ہے۔ فرشتے ان کے نوکر ہیں، بعد خدا تو ہی بزرگ قصہ مختصر یہ ان کے شان میں ہے لفظ اللہ صرف ان کے لئے ہر گز نہیں کہتا اور نہ کہنا ہے باقی یہ ہستیاں بلند ہیں اور باقی ساری صفات ان میں ہیں۔ اور یہی عالمین ہیں جن کا سوال شیطان کے سجدے کا انکار کرتے وقت خدا نے کیا تھا۔ ام کنت من العالین؟ کیا تو عالمین میں سے ہے؟ معلوم ہوا کہ عالمین وہ ہیں جن کو آدم کو سجدہ کرنے کا حکم خدا نے دیا ہی نہیں بلکہ وہ ہیں عالمین (یعنی بلند اولی المرتبت) جن کا واسطہ دے کر آدم نے اپنی خطا معاف کرائی۔ اور جن سے ملائکہ نے عبادت سیکھی۔

میں آل محمد کو اللہ کے امر کا ولی جانتا ہوں، محمدؐ کے دین کا محافظ مانتا ہوں، خدا کی زمین پر خلیفہ مانتا ہوں، اللہ تک پہنچنے کا وسیلہ مانتا ہوں، جنت میں جانے کا ان کو راستہ جانتا ہوں۔ میں آل محمد کو اس طرح مانتا ہوں۔ ہم مرتے ہیں تو اہل بیتؑ کے لئے خوش ہوتے ہیں تو اہل بیتؑ کے لئے رنج ہوتے ہیں تو اہل بیتؑ کے لئے، کسی سے محبت کرتے ہیں تو اہل بیتؑ کے لئے اور کسی پر لعنت بھیجتے ہیں تو اہل بیتؑ کے لئے۔

میرے عقیدے میں دین ہے محمدؐ کا تو مذہب ہے آل محمدؐ کا۔

حضرات کتاب اصلاح شیعہ ایرانی ڈاکٹر موسیٰ الموسوی نے لکھی ہے اس کے ذیل موضوعات ہیں: امامت وخلافت، تقیہ، امام مہدی، غلو، قبور آئمہ، عاشورہ محرم کے روز ماتم، اذان میں تیسری شہادت کا انکار، متعہ عارضی نکاح کا انکار، خاک کربلا پر سجدے کا منکر، دہشت گردی، نماز جمعہ، تحریف القرآن، جمع بین الصلاتین، رجعت، مسئلہ بداء، تحریک اصلاح کا جائزہ۔ گویا سولہ باب پر مشتمل ہے جو کہ مقصر ڈاکٹر موسیٰ موسوی نے محمد حسین ڈھکو مقصر کے ذہن کی ترجمانی کی ہے گویا دونوں ایک ہی باپ کے سگے بیٹے ہیں۔ اسی طرح

ایک کتاب (۱) سعادۃ الدارین میں رئیس المقصرین محمد حسین ڈھکو مقصر صاحب نے غلط بیانی کی ہے۔

[رئیس المقصرین کے تین اصول دین]

(۲) قوانین شرعیہ میں رئیس المقصرین محمد حسین ڈھکو مقصر صاحب نے اسلام کے تین اصول دین لکھے ہیں اور شیعوں کے پانچ۔ جب کہ قرآن مجید میں پانچ اصول دین ہیں جواب آگے عرض کروں گا۔ بلکہ آیت قرآنی کے ساتھ پانچ اصول دین ثابت کروں گا۔ تو ڈھکو صاحب نے کس بنیاد پر شیعوں کے پانچ اصول دین لکھے ہیں؟ یہ اور بات تھی کہ لکھتا شیعہ ہی قرآن کو مانتے ہیں۔ اس لئے ان کے ۵ اصول دین قرآنی آیات کے مطابق ہیں اس نے تو شیعوں کو اسلام کا منکر ثابت کرنا چاہا ہے

(۳) رئیس المقصرین محمد حسین ڈھکو نے اصول شرعیہ ایڈیشن اول صفحہ نمبر ۶۴ پر جو کہ "شیخ محمد خالصی عراقی کی کتاب احیاء الشریعہ کا ترجمہ ہے، شیخ محمد خالصی کو آقائے خالصی لکھا ہے شیخ محمد خالصی وہ ہے جس نے آقائے محسن الحکیم کو مشرک کہا تھا۔ اسی

طرح رئیس المقصرین جو خود کو شیخ محمد حسین ڈھکو مجتہد و محقق کہلاتا ہے"۔ صفحہ نمبر ۶۴ پر لکھتا ہے کہ محمدؐ علی مرتضیٰ منی کی پیدائش ہیں اور اصول شرعیہ کے چوتھے ایڈیشن میں لکھا ہے کہ محمدؐ علی پانی کی پیدائش ہیں۔ اور جناب ڈوگر صاحب کو انٹرویو دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ میرا عقیدہ وہی ہے جو میری کتابوں میں موجود ہے۔ (اس کی تینوں کتابیں میرے پاس ثبوت کے طور پر موجود ہیں) معلوم ہوا کہ یہ تحریف کا بھی قائل ہے جو لکھ کر مکر جاتا ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ اتنا بڑا محقق کہلا کر اور اپنے کو مجتہد بتلا کر کہتا ہے کہ (حضورؐ علیؑ) پانی والا جملہ مولوی مقبول احمد نے تفسیر مقبول میں لکھا ہے اور منی والا لفظ مولوی فرمان علی نے تفسیر فرمان علی میں لکھا ہے یہ دونوں مفسروں کے قول ہیں تو میری گزارش ہے کہ اس مقصر محقق صاحب نے تحقیق کیا کی کوئی اللہ کا بندہ اس سے پوچھے کہ آپ محقق کس بات کے ہیں؟ کیا آپ کا عقیدہ وہی ہے جو آپ کی کتابوں میں ہے؟ آپ کی کتابوں میں تو دونوں باتیں ہیں، منی بھی پانی بھی۔ کیا مان لیا جائے کہ آپ کا کیا عقیدہ ہے۔ آیا جب سختی دیکھے گا کہ مومنین لڑیں گے یا لعنت کریں گے اس خطرہ کی جگہ تو ٹو پانی کہہ دے گا اور جب مومنین بے حس ہو جائیں گے تب ٹو منی کہہ دے گا۔ یہ آل محمد کی شان میں مقصری نہیں تو اور کیا ہے؟ مقصر مولویو آئمہ کو کیا منہ دکھاؤ گے خدا کا خوف کرو۔ ایسے ظالم کا ساتھ نہ دو بلکہ اس سے بیزاری اختیار کرو۔

نوٹ: حضرات مومنین ان مقصروں سے دوری اختیار کرو یہ بے ادب ہیں ان کی بے ادبیوں کے وجہ سے سارے شیعوں پر عذاب آجائے گا یا امجوت کی مرض ہے آل محمد بھی تم سے ناراض ہو جائیں گے۔ آپ کی آخرت بھی خراب ہو جائے گی۔ قوم موسیٰ کی طرح۔ گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جائے گا۔ مذہب آل محمد ہاتھوں سے نکل جائے گا۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب کسی نے رئیس المقصرین محمد حسین ڈھکو کو لکھ کر جواب

دیا ہے اس کو یہ امریکی ایجنٹ کہتے ہیں جب کہ وہ خود خالصی گروپ کا ایجنٹ ہے مگر ان کو کہا جاتا ہے جیسا کہ شیخ صدوقؒ کے دور میں اذان میں علی ولی اللہ پر فساد چل رہا تھا تو کیا اُس وقت بھی امریکہ کا وجود تھا جو آج کل امریکی ایجنٹ کہہ کر لوگوں کو دھوکا دیا جا رہا ہے کیا امریکا علیؑ ولی اللہ پڑھائے گا۔ آپ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ کی توقیع مبارک سے رد کیوں نہیں ثابت کرتے یا بطلات نماز کے شرائط میں کیوں نہیں دکھاتے۔

اصول الشریعہ ایڈیشن اول صفحہ ۲۲۱ پر لکھا ہے رسولؐ خدا اور آئمہ ہدیٰ ہمارے موت وحیات، رزق گھٹانے بڑھانے کی طاقت نہیں رکھتے، معجزہ ان کا اپنا فعل نہیں۔ وہ ہر جگہ حاضر ناظر نہیں، وہ علم غیب نہیں رکھتے۔ علیہ خدا بھی ان کو نہیں۔ ان کی جنس ہم سے الگ نہیں وہ ہم جیسے ہیں۔ باذن اللہ بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ صفحہ نمبر ۵۰ پر لکھا ہے کہ ان حضرات کو ہمارے نفع نقصان دینے کی طاقت نہیں۔ صفحہ نمبر ۲۰۶ پر لکھا ہے طی شب معراج حضور کے ساتھ گئے نہیں۔ یا محمدؐ یا علیؑ، یا علیؑ یا محمدؐ کہنا جائز نہیں۔ صفحہ نمبر ۱۴۶ اور ایڈیشن اول میں لکھا ہے کہ علیؑ کی نصرت انبیاء مرسلؑ و جبرائیل انبیاء کی مدد چھپی ہوئی کرنا اور نصرت محمد ظاہراً کرنے کا انکار لکھا ہے۔ جب کہ علیؑ کا فرمان ہے کہ میں نے گزشتہ انبیاء کی چھپ کر مدد کی اور حضورؐ کی ظاہر اور چھپ کر مدد کی، ناصبی کا محمد حسین ڈھکو مقصر ملاں منکر ہے اور لکھتا ہے کہ نادعلیؑ کا کسی کتاب میں اتا پتا ہی نہیں اور اس روایت کا کتب معتبرہ میں کہیں وجود نہیں۔ آگے لکھتا ہے کہ ہم وہابی نہیں تو مومنین کیا اور وہابیوں کے سر پر سینگ ہوتے ہیں؟ طوالت کی وجہ سے معافی چاہتا ہوں صبر کرنا بھی جرم سمجھتا ہوں اس لئے قلم اٹھانے کی جرأت کی ہے امام زمانہ میری امداد فرمائیں گے اس مولوی محمد حسین رئیس المقصرین "ڈھکو" جو خود کو ان القابات سے اپنی کتاب پر جلی حروف سے مزین کر چکا ہے۔ لکھتا ہے مومنین غور فرمائیں؟

[فہرست عقائد محمد حسین ڈھکو رئیس المقصرین]

سب سے اول اس کے عقیدے دیکھئے فہرست منسلک کر رہا ہوں۔ جس میں طواف قبور آئمہ کو ناجائز قرار دے کر سنت خالصی کی فتویٰ پر عمل کیا جا رہا ہے مزارات مقدسہ کو شیشے لگا کر کونے تک بند کیا گیا ہے یہ حقیقت میں طواف روکنے کے لئے لگایا گیا ہے جبکہ پہلے نہ تھا تصاویر ضریح پاک جناب زینبؑ و ام کلثوم کا ثبوت پیش کرتا ہوں۔ اس وقت ضریح پاک کا طواف کرنے سے منع کیا گیا ہے اور حرام کر دیا گیا ہے اس کا ثبوت ضریح پاک کو سائیڈ میں آج کل شیشے لگا کر دو حصے بانٹ دیئے جاتے ہیں اور بہانہ بنایا جاتا ہے کہ عورتوں کے ساتھ مرد غلط حرکت کرتے ہیں۔ حضرات سوچنے کی بات ہے طواف حج میں خدا نے جدا کیوں نہ کیا ہے کسی امام معصوم کا فرمان کیوں نہیں دکھاتے یہ فعل صریحاً معصومینؑ کے اقوال کے خلاف ہے۔

یہ طواف بند کرتے ہیں اور اس کو حرام قرار دیتے ہیں حقیقت میں وہابیت کا پرچار کرتے ہیں اور بہانا عورتوں اور مردوں کا اب کیا جا رہا ہے۔ یہ مقصری نہیں تو اور کیا ہے۔ علی ولی اللہ تشہد میں پڑھنے کے وقت ہم سے قول معصوم مانگتے ہو۔ خود ضریح کو دو حصے کرنے پر امام کا قول کیوں نہیں دکھاتے کیا راز ہے شیشہ لگوانے کا۔ یہ طواف ہی سے روکنا ہے اور کچھ نہیں۔ امام رضاؑ آٹھویں امام ہیں حدیث رسول ہے کہ طواف امام ہشتم ۷۰ حج اکبری کا ثواب ہے اب کیسے ثواب کماؤ گے۔ ۱۲ آئمہ میں سے کسی امام کا قول دکھا دیا پھر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ کی توقیع مبارک دکھاؤ جس میں حکم ہو کہ عورتوں اور مردوں میں جدائی کے لئے طواف بند کر دو۔ مرد و عورتیں خراب نیت رکھتے ہیں کیا امامؑ یا رسولؐ خدا کو پتہ ہی نہ چلا اب ان کو پتہ لگ گیا ہے۔ آقائے شہیدؒ کے دور جنگ میں زخمیوں اور شہیدوں اور مریضوں کو ضریح کا طواف کرایا جاتا تھا اتنے میں آج شیعہ بدل گئے یہ وہابیت نہیں تو اور کیا ہے۔

قاضی غلام شبیر جعفری سلمہ اللہ الکریم

اصلاح الشیعہ



مولانا محمد حسین ممتاز الافاضل لکھنوی

مجمد حسین ممتاز الفاضل لکھنوی
مصنف اصلاح شیعہ - ساہیوال (سرگودھا)

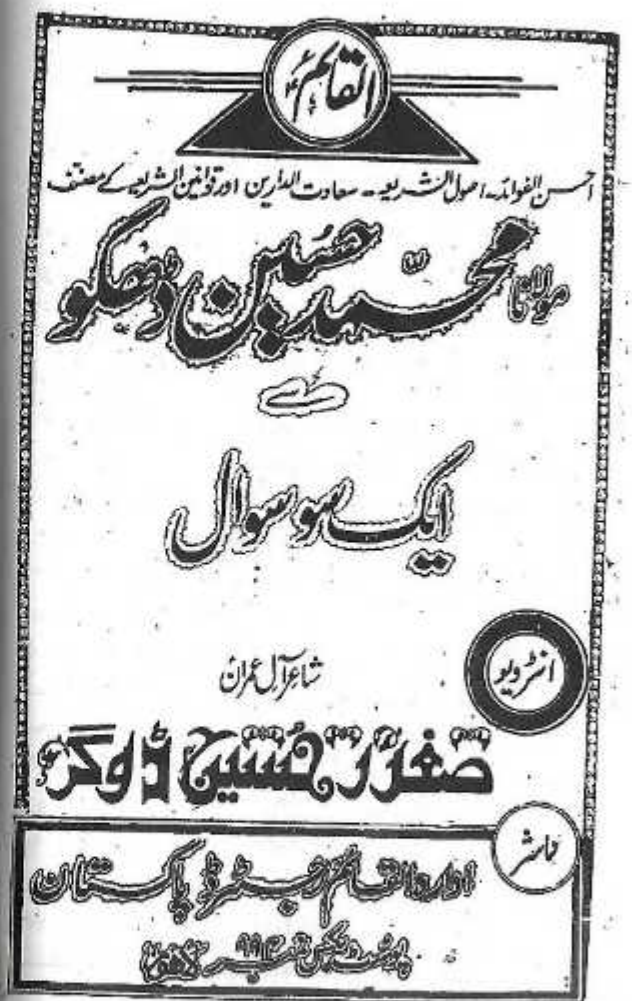
امامیہ پبلیکیشنز نزد نور جیولرز گنپت روڈ لاہور

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	اصلاح کا معنی	۱	۱۸	ایک مشکل اور اسکا حل	۳۵
۲	اصلاح کی ضرورت	۲	۱۹	توحید	۳۸
۳	قوم شیعہ	۶	۲۰	ایک غلطی کا ازالہ	۳۹
۴	دوست اور دشمن میں تمیز	۸	۲۱	اقسام صفات باری تعالیٰ	۴۰
۵	قوم شیعہ کی خصوصیات	۱۲	۲۲	شرک فی الافعال	۴۳
۶	جذبہ جہاد و قربانی	۱۳	۲۳	لفظ کن کہنے والا کون ہے	۴۶
۷	ذوق سماعت نیاحی	۱۵	۲۴	امور الٰہیہ کی تقسیم	۴۸
۸	اختلاط و آمیزش	۱۷	۲۵	طریق کار	۴۹
۹	مذہب شیعہ کے دو رخ	۱۸	۲۶	وجہ اشرفیت امور تکلیفیہ	۵۱
۱۰	کتب کی اہمیت و ضرورت	۲۱	۲۷	روحانی تصرف	۵۳
۱۱	علماء اعلام رضوان اللہ علیہم	۲۴	۲۸	جذبہ عجمیت اور قوم شیعہ	۵۴
۱۲	مذہب شیعہ کا صحیح رخ	۲۵	۲۹	ایک سوال اور اسکا جواب	۵۸
۱۳	ایک اعتراض اسکا حل	۲۷	۳۰	ایک اور سوال	۶۰
۱۴	جمع روایات اور تنقید	۲۹	۳۱	جواب باصواب	
۱۵	کتاب کا معیار	۳۲	۳۲	نور و بشر	۶۲
۱۶	عقائد کی بحث	۳۳	۳۳	بشریت عمومی کی تردید	۶۴
۱۷	عقیدہ کا ماخذ	۳۴	۳۴	نور اور بشر کی خاصیات	۶۷

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۳۵	نوری اجسام کی خاصیات	۶۹
۳۶	انبیاء واٰلہم علیہم السلام کے اجسام کو خالص نور ماننے سے	۷۳
۳۷	اقوال کا تقویہ باطنی	۷۴
۳۸	اللہ پاک کا فرمان	۷۶
۳۹	ایک ظلم عظیم و گناہ کبیر	۸۲
۴۰	امری مخلوقی	۸۴
۴۱	علم غیب	۸۷
۴۲	صفائے قلب اور تہذیب نفس	۸۸
۴۳	حضرت سلیمان علیہ السلام	۹۱
۴۴	حضرت یعقوب علیہ السلام	۹۲
۴۵	حضرت ابراہیم علیہ السلام	۹۵
۴۶	حضرت خضر علیہ السلام	۹۸
۴۷	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۱۰۲
۴۸	خاتم النبیین اشرف المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۵
۴۹	جناب امیر المومنین علی علیہ السلام	۱۱۵
۵۰	حضرت امام حسین علیہ السلام	۱۱۷
۵۱	حضرت مسلم علیہ السلام کی شہادت کا علم	۱۱۹
۵۲	توقیع مبارک حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ	۱۲۳
۵۳	سبحیں رب نہ کہو	۱۲۸
۵۴	رب مطلق و حقیقی	۱۳۰
۵۵	اسباب تربیت جسمانی	۱۳۱
۵۶	حضرت آدم علیہ السلام	۱۳۴
۵۷	حضرت نوح علیہ السلام	〃
۵۸	حضرت ابراہیم علیہ السلام	۱۳۶
۵۹	حضرت موسیٰ علیہ السلام	〃
۶۰	حضرت ایوب، حضرت زکریا علیہما السلام	۱۳۷
۶۱	حضرت مریم بتول اور انکی والدہ سلام اللہ علیہما	۱۳۹
۶۲	حضرت یوسف و دیگر پیغمبران علیہم السلام	۱۴۳
۶۳	جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۳
۶۴	معجزہ و دائمی معجزہ	۱۴۴
۶۵	سورج کا لوٹانا	۱۴۹
۶۶	اذان مالک کیطرف سے ہوتا ہے	۱۵۰
۶۷	باب عزاداری	۱۵۶
۶۸	سٹیج و منبر کی اصلاح	۱۵۶
۶۹	عزاداری کی حقیقت و فادیت	۱۵۸
۷۰	ہمارے ملک میں مجالس کی ابتدا	۱۶۱

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۷۱	قدیم ذاکرین کی سادگی	۱۶۴
۷۲	علماء کرام کی آمد	۱۶۴
۷۳	موجودہ حالت	۱۶۵
۷۴	تین گروہ	۱۶۶
۷۵	ذاکرین و واعظین	۱۶۷
۷۶	مجالس منتظمین	〃
۷۷	مجالس کے بانیین	۱۶۸
۷۸	خرابی کی صورتیں	۱۷۱
۷۹	امراء و رؤسا کیلئے	〃
۸۰	خلوات و شبینیں	۱۷۷
۸۱	اسراف سے بچیں	۱۸۰
۸۲	اصل و نقل میں فرق	۱۸۲
۸۳	مراسم عزا	۱۸۳
۸۴	حرام کے سرمایہ سے بچیں	〃
۸۵	ذاکرین اور واعظین عظام	۱۸۴
۸۶	ہوس زر اور جوش مجالس کے مضر اثرات	۱۸۶
۸۷	سٹیج و منبر کی ذمہ داری	۱۸۹
۸۸	معیار حدود کا فقدان	۱۹۰
۸۹	تمام اہل مذہب کی عدم مطابقت	۱۹۳
۹۰	ذاکرین کرام	۱۹۴
۹۱	ایک بڑے راوی کا ابطال	۱۹۵
۹۲	مجالس عزا اور واعظین ذوی الاحترام	۱۹۷
۹۳	معزز سامعین کرام	۱۹۹
۹۴	ایک اہم گزارش	۲۰۲
۹۵	اغلاط نامہ	۲۰۳
۹۶	حضرت امام حسین علیہ السلام امت میں کے نجات دہندہ ہیں، کس متن میں؟	۲۰۵
۹۷	کیا حضرت علی علیہ السلام کی ولادت کعبہ میں ہوئی تھی؟	۲۰۸
۹۸	مقام ولادت میں نماز پڑھنا جائز ہے	۲۱۱
۹۹	پردہ	۲۱۲
۱۰۰	تکلیف شرعی	۲۱۳
۱۰۱	عمل کی اہمیت	۲۱۶
۱۰۳	عمل کے بغیر انتساب بیکار ہے	۲۲۳
۱۰۳	ذاتی عمل	۲۲۶
۱۰۴	ذکر اللہ جل شانہ	۲۲۸
۱۰۵	مقام توجیہ	۲۳۰
۱۰۶	بے جا اعتراض اور بجا جواب	۲۳۱
۱۰۷	گرمی کا سفر	۲۳۳
۱۰۸	۱۸ جیٹھ کی مختصر سی	〃
۱۰۹	سنت و بدعت کا اور قلابہ	۲۳۵
۱۱۰	معصوم عرف چودہ ہیں	۲۳۶
۱۱۱	بتول عرف دو ہیں	۲۳۷
۱۱۲	تبرا و لعن طعن	۲۳۹
۱۱۳	لعنت کا جواز	۲۴۱
۱۱۴	اوصاف شیعہ	۲۴۸



س: مشہور یہ ہے کہ آپنے اپنی کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ سید زادی کا نکاح غیر سید سے جائز ہے۔ اس میں کہاں تک صداقت ہے؟

ج: میں نے کسی کتاب یا کسی تقریر و تحریر میں ایسا کوئی فتویٰ دیا ہی نہیں کا یہ ڈھنڈورا پیٹنے والے حضرات اگر میری کسی کتاب یا میری کسی تقریر و تحریر سے اس کا ثبوت پیش کر دیں تو میں ان کو منہ مانگا انعام دینے کو تیار ہوں! کوئی ہے جو یہ انعام حاصل کرے؟

س: آپنے احسن الشریعہ کے پہلے ایڈیشن میں ایک آیت کے ترجمہ میں لفظ "منی" لکھا ہے مگر جو وہ ایڈیشن میں "پانی" لکھا ہے اس کی وجہ بیان کر سکتے ہیں؟

ج: نہ پہلا ترجمہ میرا تھا اور نہ موجودہ ترجمہ میرا ہے بلکہ پہلا ترجمہ مولانا سید فرمان علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تھا جبکہ موجودہ ترجمہ سید مقبول احمد مرحوم کا ہے اب جو فتویٰ لگانا چاہیں وہ ان مفسرین پر لگائیں۔

پھر آپ کا عقیدہ کیا ہے۔ اگر پانی مراد ہے تو آپ نے قرآن کو جھٹلایا اور اگر منی مراد ہے تو آپ کی تحقیق ہی دونوں کا تضاد سامنے لاتی ہے آپ کسی ایک کا ترجمہ محقق کی حیثیت سے پیش کریں۔ اب میں آپ (دوبارہ اللہ تعالیٰ) خود ساختہ محقق بننے کو فیصلہ کرنا ہوگا۔

تعلیم بدائع خاص حقیر

میں نے کہیں بھی اس لفظ سے یہ مفہوم مراد نہیں لیا بلکہ میری عبارت میں وارد شدہ اس لفظ کے وہی معنی مراد ہیں جو اس قسم کے مواقع پر مراد لیے جاتے ہیں اور اس معنی کے اعتبار سے یقیناً تمام بردہ کتابیں بھی منظم ہیں یعنی غیر مربوط ہیں۔

س: کیا آپ اپنی کتب کے مندرجات کو حق کا درجہ دیتے ہیں اور ان میں پیش کردہ عقائد کو عین حقیقت سمجھتے ہیں جبکہ ان کا تعلق زیادہ تر ان تاویلات سے ہے جن کا مدار ظنیات پر ہے کیا ظن حق کا فائدہ دے سکتا ہے کیا ہو سکتا ہے کہ آنے والے وقت میں مزید غور و خوض کے بعد آپ کے بعض عقائد میں تبدیلی ہو جائے؟

ج: قانون قدرت و آئین فطرت یہی ہے کہ ایک صاحب عقل و خرد جب تک کسی بات کو حق نہیں جانتا اس وقت تک اسے اختیار نہیں کرتا بنا بریں میں نے جو عقائد اپنی کتابوں میں پیش کئے ہیں۔ انہیں حق سمجھ کر ہی اختیار کیا ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ ان عقائد و نظریات کا دار و مدار تاویلات ظنیہ پر نہیں بلکہ نصوص صریحہ و صحیحہ اور محکمہ پر ہے جو کہ قطعی و یقینی ہیں (الامامۃ ذوظنی والنادر فی حکم المعدوم)

س: کیا جو کچھ آپ نے پیش کیا ہے یہی آپ کا عقیدہ ہے جو شبہات سے پاک ہے یا یہ صرف جوابی کارروائی ہے کہ آپ کے مخالفین سمجھ لیں کہ روایات و تاویلات کا کافی ذخیرہ ان کے عقائد کے خلاف بھی موجود ہے؟

ج: ہاں مجموعہ تعدیل قلبی عقیدہ وہی ہے جو میں نے اپنی کتابوں میں پیش کیا ہے۔ یہاں بفضلہ تعالیٰ تقریر و تحریر میں کوئی تضاد و اختلاف نہیں ہے ؎

کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق

س: تاویل کے بارے میں آپ کی کیا تحقیق ہے؟

ج: اس موضوع پر میں نے اصول الشریعہ میں تفصیل سے لکھ دیا ہے خلاصہ یہ کہ اگرچہ تاویل پر روایتی طور پر کافی بحث کی جا سکتی ہے کہ اس کا زاویہ کیا ہے کس امام سے منقول ہے۔ اس کا شان ورود کیا ہے۔ لیکن بالجملہ وسیلہ اور بر جا مطلوبیت اس کے پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س: آپ نے قوانین الشریعہ میں لکھا ہے کہ ہم امام زمانہ غیبت میں ساقط ہے اس کی وضاحت کر دیں؟

ج: اسی کتاب میں وضاحت کر دی ہے کہ سہم امام غیبت کبریٰ میں امام زمانہ نے اپنے شیعوں کیلئے مباح کر دیا ہے جو کچھ میں نے روایات میں پڑھا اور عملاً سے سنا وہ لکھ دیا ہے۔ دراصل یہ ایک انتہائی اختلافی اور پیچیدہ مسئلہ ہے۔ میں نے کافی بحث و تمحیص کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ انسان کو احتیاط کرنی چاہیے اور سہم امام بھی ادا کرنا چاہیے۔

س: خمس کے بارے میں قوانین شریعہ میں آپ نے یہ لکھا ہے کہ یہ غیر سادات کو بھی دیا جا سکتا ہے اور کار خیر پر بھی صرف کیا جا سکتا ہے اس کی وضاحت کر دیں؟

ج: وہ میں نے صرف سہم امام کے متعلق لکھا ہے۔ جہاں تک سہم سادات کا تعلق ہے وہ تو صرف سادات کرام کے ساتھ مخصوص ہے سارے فقہا کا یہ متفقہ موجود ہے اگر سہم امام سادات کی ضروریات سے بچ جائے تو اس کو بھی اس کار خیر پر بھی صرف کیا جا سکتا ہے۔ جس کے متعلق یقین ہو کہ امام زمانہ جہاں خرچ کرنے پر راضی ہوں گے اسی طرح یہ سہم ان غیر سادات پر جو ایمان دار بھی ہوں اور صاحب ضرورت بھی۔ نیز دینی مدارس پر بھی صرف کیا جا سکتا ہے۔

خالصی کا حضرت عباس علیہ السلام کی توہین کرنا

شیخ محمد علی حقیؒ نے لکھا ہے۔

ان الخالصی الذی باع ضمیرہ وباع دینہ وباع وجدانہ اذ من اھل ان یدعو الی العقیدۃ الوھابیۃ ودعا الی ھدمہ جھراً بانکران الشھادۃ الثالثۃ وبتحریم بقاء القبور وبان خالد بن الولید اشرف ایماناً من سیدنا العباس ؑ (الخالصی وزیارۃ الاربعین صہ۱۳ طبع عراق)

شیخ خالصی نے اپنا دین اور ضمیر اور اپنا وجدان کو فروخت کر دیا چونکہ وہ عقیدہ وہابیت کا داعی تھا اور اس نے اس کی طرف علانیہ طور پر دعوت دی۔ اور شہادت ثالثہ کا انکار کیا اور قبروں کو باقی رکھنا حرام قرار دیا اور کہا کہ خالد بن ولید ایمان کے لحاظ سے سیدنا حضرت عباس علیہ السلام سے افضل ہے۔

خالصی کے نزدیک عزاداری وماتم اور زنجیر زنی سب حرام ہیں

حاجم گلکاری نے الشہادۃ الثالثہ صہ۱۲ میں خالصی کے فتاوی کو نقل کرتے ہوئے لکھا ہے۔

صرح بتحریم اللطم والضرب بالسلاسل وجرح الوجوہ ایام عاشوراء

خالصی نے واضح طور محرم میں ماتم اور زنجیر زنی اور سروں کو زخمی کرنے کا عمل فعل حرام قرار دیا۔

خالصی کے نزدیک خرگوش اور بجو حلال ہے۔

شیخ خالصی نے سعادۃ الدارین اور باقی علیہ رسائل میں خرگوش اور بجو کو حلال قرار دیا ہے۔ (کذا فی الشہادۃ الثالثہ صہ۱۳)

اور کتاب البساط القارعۃ صہ۱۲ میں خود خالصی سے منقول ہے کہ وہ خرگوش کے گوشت سے بنے ہوئے کباب کھانے کے بڑے شوقین تھے۔

خالصی کے نزدیک اذان میں علی ولی اللہ کہنا کفر اور بدعت وضلالت

شیخ جواپنے کور باطن کی وجہ سے سرکار امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ خاطر جال سے عداوت کا مظاہرہ کرتا ہے اس کا قول ہے۔

انا لا ننازل من قولی فی ان اشھد ان علیاً ولی اللہ بدعۃ والبدعۃ ضلالۃ والضلالۃ فی النار ومن یقول بھا کافر (القارعہ للخالصی تاسعہ شیخ عبدالحسن حمادی صہ۲ طبع بغداد) میں اپنے اس قول سے انحراف نہیں کروں گا کہ اذان میں اشھد ان علیاً ولی اللہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی جہنم میں ہے اور اس کو کہنے والا کافر ہے خالصی کے شہادت ثالثہ کو بجالانے والے پر کفر وبدعت کے فتوی کو ایرانی رسالہ "النور" نے بھی شائع کیا تھا۔

خالصی کی امریکہ نوازی

عطاء اللہ: دیسے بھائی صفدر یار تم نے کمال کر دیا اور بڑے جرسۃ دلائل اصل نکالتے ہو واللہ بڑا لطف آیا ہے مگر اب ذرا اس بات پر بھی روشنی ڈال دیجئے کہ خالصی نے امریکہ کے مفادات کو کیونکر تحفظ دیا ہے اور آپ اس کو امریکی ایجنٹ کیسے بناتے ہیں۔

صفدر عباس: بھیا مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ تم نے میری باتوں کو بڑے غور سے سنا ہے ورنہ اکثر خود سر جوان کو تو ہمیں شیخی عالی کہہ کر منہ پھیر لیتے ہیں ایسی بات سننے پر تیار ہی نہیں ہوتے خالصی کی امریکہ نوازی ہم آپ کو خالصی ہی کی کتاب سے ثابت کر دیتے ہیں۔ اگرچہ اس موضوع پر ہمارے پاس کافی مواد ہے لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے ہم صرف چند شذرات پیش کرتے ہیں۔

اس سے تو خالصی کے عقیدے کی تائید ہوتی ہے اب مرنے والے میت ضریح امام کا طواف کیسے کریں گے جب کہ ضریح کو شیشے سے بند کر دیا گیا ہے۔

جناب زہراؑ کے صدقے سے فیصلہ مؤمنین کریں۔ میں تو عرض گذار ہوں۔

حضرات القابات سنئے سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجت الاسلام والمسلمین حضرت علامہ محمد حسین قبلہ مدظلہ اعلیٰ رؤس المومنین صدر المدرسین دارالعلوم محمدیہ سرگودھا۔ اتنے بڑے جلیل القدر منزلت والے کے بالمقابل دیوبندی عالم اہلسنت والجماعت کے تفسیر مظہری کے مؤلف قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی المظہری المجددی الحنفی جلد ثانی صفحہ نمبر ۱۲۰ میں پارہ لن تنالو میں سورۃ آل عمران میں لکھتا ہے وکان قطب الارشاد کمالات الولایۃ علی علیہ السلام ما بلغ احدا من الامم السابقہ درجۃ الاولیاء الا بتوسط روحہٗ علی رضی اللہ عنہ ثم کان بتلک المنصب الائمہ الکرام ابناء الحسن العسکری وعبد القادر الجیلی حضرت علیؑ ارشاد کمالات ولایت کی قطب ہیں کوئی درجہ ولایت پر فائض نہ ہو سکا۔ گذشتہ امتوں میں مگر آپ کی روح کے واسطے وسیلے سے پھر یہ منصب مرتبہ ولایت آئمہ کرام کا سلسلہ ان کی اولاد حسنین شریفین سے امام حسن عسکری علیہ السلام پھر ان کے بیٹے امام مہدی عبدالقادر جیلانی تک اور قیامت تک جاری ہے۔

مولوی محمد حسین ڈھکو صاحب مقصر جو شیعہ کہلاتا ہے جب وہ ولایت علی کا منکر ہے تو شیعہ کیسا کیا حضرت عمرؓ نے، حضرت علیؑ کی ولایت کا کلمہ نہیں پڑھا تھا؟ میں دکھا سکتا ہوں کہ حضرت عمرؓ نے کہا تھا یا علیؑ انت مولای و مولا کل مومن و مومنۃ من لم یکن مولاہ فلیس بمومن. دیکھو مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر ۵۶۵۔

ترجمہ: اے علیؑ تو میرا مولا ہے تمام مومنین (مردوں) کا مولا ہے اور تمام مومنات (عورتوں) کا مولا ہے۔ جو آپ کو مولا نہ مانے وہ مومن ہی نہیں۔

کیا حضرت عمرؓ ماتم نہیں کرتا تھا؟ سر میں خاک نہیں ڈالتا تھا؟

دیکھو (۱) معارج النبوۃ صفحہ ۷۶ رکن چہارم۔ (۲) سیرت حلبیہ ج ۳ صفحہ ۳۱۷

(۳) مدارج النبوۃ ج ۲ صفحہ ۴۷ (۴) حلیۃ الاولیاء ج ۲ صفحہ ۵۱

(۵) نزھت المجالس ج ۲ صفحہ ۳۳۸۔

چوں ایں خبر حضرت عمرؓ رسید خاک بر سر ریخت و آہ فغاں کرد۔

جب حضرت عمرؓ نے اپنی بیٹی ام المومنین حضرت حفصہ کو رسول اللہ کے طلاق دینے کی غلط خبر سنی تو حضرت عمرؓ نے اپنے سر میں خاک ڈالی اور آہ و فغاں "ہائے ہائے" کرتے ہوئے دروازۂ رسولؐ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور کہتے تھے ہائے میری بیٹی کا گھر برباد ہو گیا کیا حضرت عمر نے ہم شیعوں کی طرح جیسے ہم شیعہ یا حسینؑ، یا حسینؑ، یا علیؑ و یا فاطمہؑ سیدۃ یا حسنؑ یا عباس کہتے ہیں؟ اور سر پر خاک بھی ڈالتے ہیں اور کہتے ہیں ہائے مولا تیرا ارماں ہائے مولا تیرا افسوس۔ کیا نہیں کیا ہے؟ ہم بھی کہتے ہیں سیدانیاں برباد ہو گئیں، برباد مدینہ ہائے مدینہ۔ کیا حضرت عمرؓ نے افسوس نہیں کیا۔ ہائے افسوس۔ جی ہاں دیکھو العقد الفرید جلد ۳ صفحہ نمبر ۱۶۱ پر لکھا ہے ولما نعی نعمان بن مقرون والیٰ عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ وضع یدیہ علیٰ راسہٗ وصاح یا اسفا علی النعمان. نعی کے معنی ہیں قوم کو دفن میت کے لئے بلانا۔ دیکھو المنجد صفحہ نمبر ۱۰۲۱۔ جب قوم کے افراد نے نعمان کے دفن کرنے کا وقت آیا تو انھوں نے حضرت عمرؓ کو بلا دیا کہ آؤ اور اپنے ساتھی یارو دوست نعمان کو دفن کراؤ۔ اور صاح کہتے ہیں زور سے چلانا۔ دیکھو المنجد صفحہ نمبر

۵۸۳، وضع کہتے ہیں جگہ کو۔ دیکھو المنجد صفحہ نمبر ۱۰۹۱۔ تو حضرت عمرؓ نے اپنے سر کے اوپر ہاتھ اپنا رکھا اور زور سے چلا کر کہا کہ اے نعمان تیرا افسوس، یا ہائے نعمان تیرا ارمان۔ ہم بھی ایسے کہتے ہیں یا حسینؑ ہائے حسینؑ مولا تیرا ارمان۔ قرآن مجید میں بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ فِی هٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ. اس قرآن میں مثال موجود ہے۔ حضرت یعقوبؑ بن اسحاقؑ بن ابراہیمؑ شجرۃ الوداع کے پاس (جہاں اپنے بیٹے یوسفؑ کو بھائیوں کے ساتھ چھوڑ آئے تھے) اس جدائی والے درخت کے پاس آ کر کہا کرتے تھے یَا اَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ. اے یوسف تیرا بڑا ارمان، ہائے افسوس یوسف کے لئے نعمان بن مقرون کا واقعہ بحوالہ تاریخ یعقوبی صفحہ نمبر ۲۰۸، جلد نمبر ۲ میں سن ۲۱ ہجری کا ہے اور حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا واقعہ سن ۶۱ ہجری کا ہے، اس سے ثابت ہوا کہ جس کی جس سے محبت ہوگی اس کا نام لے کر ماتم کرے گا جو جائز ہے اگر ماتم کرنا فعل شیعہ ہے تو پھر حضرت عمر بھی شیعہ اور پھر تو حضرت ام المومنین عائشہؓ بنت حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ بھی شیعہ ثابت ہوں گی کیونکہ وَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهُوَ فِی حِجْرِی ثُمَّ وَضَعْتُ رَاْسَهٗ عَلٰی وِسَادَةٍ وَقُمْتُ اَلْتَدِمُ مَعَ النِّسَاءِ وَاَضْرِبُ وَجْهِی. حضرت عائشہ فرماتی ہیں آنحضرت کی روح میری گود میں قبض ہوئی پھر میں نے آپ کا سر ایک تکیہ پر رکھ دیا اور دوسری بیبیوں کے ساتھ مل کر ماتم کرنے، منہ پیٹنے۔ بی بی عائشہ کا ماتم کرنا۔

دیکھو (۱) مدارج النبوۃ صفحہ ۴۳۱ جلد ۲۔ (۲) تاریخ طبری صفحہ ۲۳۳ جلد ۳۔
(۳) تاریخ کامل ابن اثیر جذری صفحہ ۲۱۸ جلد ۲۔ (۴) سیرت حلبیہ صفحہ ۴۷ جلد ۲۔
(۵) لمعات الحدیث صفحہ ۳۱ جلد ۳ حرف ل اردو (۶) مسند امام احمد ابن حنبل صفحہ ۳۶۰ جلد ۳
(۷) سیرت ابن ہشام صفحہ ۳۷۱۔ (۸) طبقات ابن سعد صفحہ ۲۳۶ جلد ۲۔

(۹) البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۶۱ جلد ۵۔ (۱۰) تاریخ خمیس دیار بکری صفحہ ۱۶۱ جلد ۲۔
(۱۱) تاریخ ابوالفدا صفحہ ۱۵۲۔ ام المومنین نے حضور کا ماتم کیا اتنے کتب میں درج ہے۔ کہاں تک انکار کرو گے۔ کیا ماتم کرنا صرف شیعوں کا فعل ہے، تو بی بی عائشہ کے لئے کیا کہو گے۔ یا مان لو کہ یہ بھی شیعہ تھیں۔

[مولا علیؑ اور آئمہ اہلبیتؑ مشکل کشاء ہیں]

یہ قول حضرت نعمان بن ثابت زوطی عجمی کوفی امام اعظمؒ اہلسنت والجماعت کا جو فقہ حنفیہ کا بانی بھی ہے۔ اس کا قول ہے کہ لَوْلَا سَنَتَانِ لَهَلَكَ نُعْمَانُ. اگر وہ دو سال امام جعفر صادقؑ سے علم حاصل نہ کرتا تو میں ہلاک ہو جاتا۔ اور حضرت عمرؓ کا قول بھی ایسا ہی ہے۔ لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ. اگر علی نہ ہوتے تو میں ہلاک ہو جاتا۔ دونوں صاحبان کا یہ قول کہ حد تک حضرات قبول کرتے ہیں کیا قرآن ان کو نہ علم دے سکا اور نہ ہلاکت سے بچا سکا، اگر یہ عقیدہ درست ہے۔ اور یہ عقیدہ رکھنے سے ایمان خراب نہیں ہوتا اور توحید میں فرق نہیں آتا تو یہ تو شیعہ کا عقیدہ ہے، کیا یہ دونوں حضرات حضرت عمرؓ اور امام اعظمؒ شیعہ تھے؟ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ بن خطاب اذان میں حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ کہتا تھا دیکھئے موطا امام محمد صفحہ ۴۹۔ یہ ثابت ہوا کہ اذان میں یہ جملہ شیعہ کہتے ہیں۔ کیا حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی شیعہ تھے؟ شیخ محمد حسین ڈھکو بھی صرف حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ کا قائل ہے علی ولی اللہ کی گواہی اذان و اقامت میں دینا اس مقصر کے مذہب میں بھی نہیں ہے۔ وہ بھی ان حضرات جیسا شیعہ ہے مگر ان سے بہتر شیعہ نہیں۔ حضرت عمر ابن خطاب کا لالباس پہن کر دھوپ میں اونٹ گن رہا تھا۔ دیکھو تاریخ اہلسنت والجماعت۔ اور حضور بھی کالی کملی پہنتے تھے۔ فتح مکہ کے دن حضورؐ کا

علم کالا یعنی آپ کا جھنڈا بھی کالا اور مولائی کا قول بھی ہے لنا رایت سوداء ہمارا علم کالا ہے۔ فتح مکہ کے دن حضورؐ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا دیکھو سیرت حلبیہ ج ۳ صفحہ ۲۷۔

برادران اسلام! اپنی مساجد میں مولود شریف کے اندر کہتے ہیں کالی کملی والے پہ لاکھوں سلام۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ سیاہ لباس پہننا فرعون کا لباس ہے یا شیعہ پہنتے ہیں۔ تو وہ حضرات حضرت عمر اور حضور اکرمؐ پر کون سا فتویٰ لگائیں گے۔ نعوذ باللہ۔ خاکم بدہن۔ دشمن کے منہ میں خاک۔ ہمیں تو جرأت نہیں کہ کچھ کہہ سکیں۔ ہم تو کالی کملی مانتے ہیں اور ہم امام قوم میں کالا لباس پہنتے ہیں۔

[صحابہ کرامؓ کا روزہ افطار کرنے کا وقت]

دیکھو (۱) موطا امام مالک صفحہ ۸۷۔ (۲) موطا امام محمد صفحہ ۱۵۹ میں لکھا ہے اس کا راوی ابن شہاب زہری ہے۔ یہ میرا چیلنج ہے کہ ابن شہاب زہری راوی کو کوئی شیعہ یا جھوٹا راوی ثابت نہیں کر سکتا صحیح مسلم میں اس کی توثیق لکھی ہے اور برادران اہلسنت والجماعت پر یہ حجت ہے ان سے روایت ہے کہ اَنَّ عمر بن خطاب و عثمان بن عفان کانا یُصَلِّیَانِ الْمَغْرِبَ حِیْنَ یَنْظُرَانِ الَّیْلَ الْاَسْوَدَ قَبْلَ اَنْ یُفْطِرَا ثُمَّ یُفْطِرَانِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فِیْ رَمَضَانَ۔

ترجمہ: تحقیق حضرت عمر اور حضرت عثمان روزہ افطار کرتے تھے مغرب کی نمازیں پڑھنے کے بعد جب تاریک رات "کالی رات" سمجھا جاتی تھی۔ تب روزہ افطار کرتے تھے ماہ رمضان میں۔ یہ فعل ش یعان آل محمد کا ہے جو بعد مغربین روزہ افطار کرتے ہیں۔ کیا اس سے حضرت عمر اور حضرت عثمان کا شیعہ ہونا ثابت نہیں ہے؟ ایسے ہی رئیس المقصرین کچھ اعمال شیعہ کرتا ہے اور اقوال آئمہ کا بالکل منکر ہے کیا وہ بھی شیعہ ہے؟

[متعہ کس نے کیا]

قرآن مجید میں متعہ کرنے کے لئے حکم خدا یعنی ناسخ تو ہے کوئی مولوی منسوخ متعہ کی آیت دکھائے میرا استاد ہوگا۔ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِیْضَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا۔ پ ۵ النساء ۲۴۔ پھر ان سے متعہ کرو اجر دو۔ (سورۃ نساء)۔ یہ آیت ناسخ ہے جرأت ہے تو اس کی آیت منسوخ دکھاؤ؟ تو ہم آج سے متعہ کو حرام کہیں گے۔ اس لئے مذہب اہلبیت میں متعہ کرنا جائز ہے۔ از روئے قرآن و حدیث۔ دیکھو تفسیر مظہری مترجم جلد ۳ صفحہ ۳۱۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی دیوبندی رقم طراز ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ ابن ابی قحافہ کی بیٹی بی بی اسماء جو ام المومنین بی بی عائشہ کی بڑی بہن تھیں اس نے حضرت زبیر ابن عوام سے متعہ کیا تھا جس سے حضرت عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے تھے۔ کیا بی بی اسماء بنت ابوبکرؓ بھی شیعہ تھیں۔ خبردار ہوش کے ناخن لو۔ متعہ کو زنا نہ کہنا ورنہ گنہگار ہو جاؤ گے۔ اس کو حرام نہ کہنا ورنہ منکرین صحابہ واہلبیت ہو جاؤ گے۔ (باقی جلد دوئم میں دیکھئے گا)۔

[صحابہ کرام کس فقہ پر تھے]

قارئین کرام!

حضرات اصحاب ثلاثہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز پڑھتے تھے یا نہیں؟ تو کیا وہ حنفی تھے یا حنبلی تھے یا مالکی تھے یا شافعی تھے کس طریقے اور کس فقہ کے مطابق نماز ادا کرتے تھے۔ یا دیگر صورت مان لیا جائے کہ وہ نماز جو رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالبؑ اور آل مصطفیٰؐ و آل

مرتضیٰ جو طریقہ رسولؐ و اہلبیت رسول کا تھا یعنی "محمدؐ و علیؓ و فاطمہؓ و الحسنؓ و الحسینؓ و اولادہم آمجمہ" کا تھا ان کے اور اصحاب کرام بھی ان کے طریقے پر نماز پڑھتے تھے۔ یعنی ہاتھ بھی کھولتے تھے دیکھو حدایہ شریف (نماز رسول) اور رفع یدین بھی کرتے تھے۔ دیکھو صحیح بخاری ورق گردانی کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ اور صحابہ کرامؓ حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ و عثمانؓ وغیرہم سب دعائے قنوت بھی مانگتے تھے اور اس میں دشمنان اسلام پر تبرا یعنی لعنت بھی کرتے تھے اور یہی وطیرہ یا طریقہ امام حسن مجتبیٰ کا تھا بحوالہ صحیح بخاری صفحہ نمبر ۶۰۹ حاشیہ پر لکھا ہے کہ اللّٰھم العن الکفرۃ الذین یصدون عن سبیلک ویقاتلون اولیائک الخ. یہ دعائے قنوت میں امام حسنؓ پڑھتے تھے، اور حضرت فاطمۃ الزہرا سیدۃ النساء العالمین بھی بحوالہ الامامت وسیاست علامہ ابن قتیبہ دینوری صفحہ ۱۴ پر جس کی توثیق امام محدثین حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے اپنی کتاب بستان المحدثین میں کی ہے کہ یہ اہلسنت والجماعت کی معتبر کتاب ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ بی بی سیدہؓ بھی دعائے قنوت میں بددعا کرتی تھیں۔ "نماز کی حالت میں" آپ نے فرمایا میں تم دونوں کو بددعا کرتی رہوں گی خدا کی قسم تم نے مجھے ستایا ہے۔

[بسم اللہ کا چور]

صحابہ کرام کی نماز طرز رسول کا ثبوت اس طرح بھی ملتا ہے کہ جب معاویہ ابن ابوسفیان بن حرب بن امیہ جو اسلام کا پہلا امیر الحج تھا۔ دیکھو تاریخ اسلام سندھی حصہ چہارم صفحہ ۶۰ تصنیف عبدالوحید صدیقی (اسکولوں میں پڑھائی جاتی تھی اس وقت بھی میرے پاس موجود ہے دکھا سکتا ہوں۔) مسجد نبوی میں آیا اور آ کر نماز پڑھائی تو بسم اللہ نماز میں نہیں پڑھی اس پر جملہ صحابہ رسولؐ نے اس کو ٹوکا گویا کہ تمام

مدینے کے باشندوں نے کہا یا سرقۃ بسم اللہ اے بسم اللہ کے چور بسم اللہ کیوں نہیں پڑھی۔ دیکھو اسات للبیب صفحہ ۹۵ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام نماز رسولؐ و اہل بیت رسولؐ والی پڑھتے تھے۔ تو وہ شیعہ ہوئے یا نہیں؟ لفظ شیعہ سے نفرت کیوں ہے؟ عوام الناس کو بتلا کیوں نہیں دیتے؟ جبکہ لفظ شیعہ کے معنی لغات کی تمام کتابوں میں پیروکار، مددگار، تابعدار ہے جس کسی کا بھی تابعدار، مددگار، پیروکار ہوگا اس کا وہ شیعہ کہلائے گا۔ اور پیروکار کی ابتداء لفظ شیعہ کی شروعات حضرت ابراہیمؑ سے ہوئی ہے۔ دیکھو پارہ ۲۳ سورہ صٰفّٰت۔ وان من شیعتہ لا ابراھیم. اور تحقیق ابراہیمؑ نوحؑ کے شیعوں میں سے تھا۔ باقی جلد دوم میں پڑھیے گا۔ کہ موسیٰؑ کی قوم بھی شیعہ تھی اور ابراہیمؑ کے اصول بھی پانچ ہیں۔ جو قرآنی آیات سے ثابت ہیں۔ دیکھیے گا جلد دوئم۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے تو حد کر دی ایک ہی رباعی میں بارہ امام بیان فرمائے ہیں، دنیا کا کوئی بندہ ایسے بیان نہیں کر سکتا۔ اور یہ بھی ماننا پڑے گا کہ جو بارہ اماموں سے مدد مانگے، یا بارہ اماموں کا واسطہ دے وہ شیعہ ہوتا ہے، آپ فرماتے ہیں۔

یارب مرا بدہ دراں تجربہ سفر۔۔ ہزار و نصرت و شادی ہزار فتح و ظفر
یارب بحق سہ محمدؐ و چار علیؓ۔۔ بدو حسنؓ و حسینؓ موسیٰ و جعفرؒ

دیکھو ملفوظات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

وضاحت:۔ سہ محمدؐ = محمد باقرؒ، محمد تقیؒ، محمد مہدیؑ
چار علیؓ = علی مرتضیٰؓ، علی زین العابدینؒ، علی الرضاؒ، علی النقیؒ
بدو حسنؓ = حسن مجتبیٰؓ، حسن عسکریؒ، حسین موسیٰؒ کاظم و جعفر صادقؒ

کیا آپ مانو گے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بھی شیعہ تھے اور حضرت عمرؓ بھی شیعہ تھے؟ جو بارگاہ خداوندی میں ان بارہ اماموں کا واسطہ دے رہا ہے ان کے صدقے

میں اپنی ہر مشکل خدا سے حل کروانا چاہتا ہے بے تحقیق اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ کہتے ہیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فلاں امام کے دور میں تھا اور اس نے ان کا وضو کا پانی اٹھایا تھا یہ بالکل بے بنیاد بات ہے اور بے اصل بات ہے یہ باتیں تاریخ کی ورق گردانی نہ کرنے والے جہلا کی ہیں۔ جاہل ہونا عیب نہیں جاہل وہ جو جانتا نہ ہو مگر ابو جاہل بننا عیب ہے برائی ہے، ابوجہل کے معنی ہے جانتا ہو مگر مانتا نہ ہو۔

حضرت شیخ عبدالقادر محی الدین جیلانی ابن جنگی دوست یا جنگ دوست ایرانی ہیں غیر عرب ہیں اور وہ موسیقی کا ماہر تھا، ۵۶۱ھ میں ان کا بغداد میں انتقال ہوا یہ علاقہ جیلان کا رہنے والا تھا عجمی النسل تھا۔ اللہ کی بارگاہ میں بارہ اماموں کا واسطہ شیعہ دیتے ہیں۔ یا ماننا پڑے گا کہ یہ شیعہ تھا۔ دیکھو بحوالہ تاریخ ابن الوردی در تاریخ احمدی صفحہ ۴۴۳ تالیف نواب شیخ احمد حسین صاحب خان بہادر ضلع پرتاب گڑھ میں مزید دیکھو مترجم بخاری وحید الزمان (شیخ عبدالقادر جیلانی کی وفات ۵۶۱ میں ہوئی ہے)۔

حضور اکرمؐ ہادی برحق جن کا فرمان ہے اَنَا وَ عَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ وَاحِدٍ. (متفق علیہ) میں اور علیؑ ایک ہی نور سے ہیں۔ اور فرمایا: عَلِیٌّ مِنِّی وَاَنَا مِنْهُ. (متفق علیہ) علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ اور فرمایا: یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی. اِلَّا اِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ. صحیح بخاری (متفق علیہ) وضاحت: باقی دیکھئے گا جلد دوئم میں۔ اے علیؑ تو میری اس منزل پر ہے جس پر ہارون موسیٰ کے ساتھ تھا سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ قرآن مجید میں سورۃ المزمل میں خداوند عالم فرماتا ہے: اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا. (سورہ مزمل) (قرآن) تحقیق بھیجا میں نے تمہاری طرف رسول اور شاہد بنا کر جیسے بھیجا تھا فرعون

کے پاس رسول "یعنی موسیٰؑ"۔ یعنے حضورؐ مثل موسیٰ اور علیؑ مثل ہارونؑ

[اخی = بھائی۔ قرآن نے چچازاد بھائیوں کو بھائی کہا ہے]

کتب تاریخ میں ہے کہ حضرت موسیٰؑ بیٹے تھے حضرت عمرانؑ کے اور حضرت ہارونؑ بیٹے تھے حضرت ماثان کے۔ گویا یہ آپس میں چچازاد بھائی تھے۔ مگر قرآن مجید نے ان کو بھائی کہا ہے جو حضرت موسیٰؑ کی دعا سے واضح ہو رہا ہے۔ دیکھئے قرآن مجید میں ارشاد قدرت ہے دعائے موسیٰؑ اس طرح ہے۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ هَارُوْنَ اَخِی هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ. (قرآن) پروردگار میرے سینے کو کھول دے اور آسان کر دے اپنے امر کو میری زبان پر بعجہ "فرعون کے دربار میں جو دہکتا ہوا کوئلہ میں نے اٹھایا تھا اور اپنے منہ میں رکھا تھا جس سے زبان میں گانٹھ پڑ گئی، اس لئے میری زبان میں لکنت ہے"۔ زبان میں گانٹھ ہے اور میرا بھائی ہارون جو مجھ سے زیادہ فصیح ہے اس کو میرا وزیر بنا دے۔ ویسے علیؑ بھی بھائی ہیں رسول اللہ کے۔ محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب نبی ہیں اور علیؑ بن عمران کنیت ابوطالبؑ بن عبدالمطلب چچازاد جیسے موسیٰؑ ہارونؑ کے۔ حضورؐ نے جو فرمایا ہے یَا عَلِیُّ اَنْتَ اَخِی فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ ترجمہ: اے علیؑ تو میرا دنیا و آخرت میں بھائی ہے۔ اے علیؑ تو میرا ہارون موسیٰؑ کی طرح بھائی ہے فرق صرف یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں ہے۔

[موسیٰؑ تندور میں نہ جلے، دربار فرعون میں ہاتھ اور منہ جلا]

قارئین کرام! یہاں سے ایک بات واضح کر دینا چاہتا ہوں تا کہ کوئی مقصر نہ ہو جائے" نہ مجھ سے تقصیر ہو جائے اور نہ آپ پڑھنے والوں سے اور نہ کوئی مقصر آپ کو دھوکہ دے سکے گا"۔ وہ یہ ہے کہ جب فرعون کے خوف سے والدہ موسیٰؑ نے موسیٰؑ کو تندور میں چھپایا تھا اور ان کی خالہ نے بے خبری میں تندور روشن کر دیا تھا ماں دل ہی دل میں روتی رہی کچھ کہہ نہ سکی کہ اب اگر کچھ کہتی ہوں تو سارا گھر تباہ ہو گا اس لئے خاموش رہی کیونکہ فرعون کے سپاہی ابھی تلاشی لے رہے تھے۔ جب سپاہی چلے گئے تو مادر موسیٰؑ روتی ہوئی تندور پر آئی اور اپنی بہن کو کہا کہ میں نے اپنا بیٹا چھپایا اور تو نے اپنا بھانجا بے خبری میں جلا دیا۔ جب آ کر دیکھا تو قدرت کی شان دیکھئے کہ موسیٰؑ دیکھتے ہوئے انگارے سے کھیل رہے تھے۔

مگر جب دربار فرعون میں فرعون کو شک ہوا کہ یہ موسیٰؑ سمجھ دار بچہ ہے تو ایک طرف موتی یا لعل اور دوسری طرف دہکتا ہوا انگارہ رکھ دیا موسیٰؑ چونکہ نبی تھے اور نبی کبھی غلطی نہیں کرتا تو انہوں نے اپنا ہاتھ لعل یا موتی کی طرف بڑھایا مگر خالق کائنات کے امر سے جبرئیلؑ امین نے ان کا ہاتھ سلگتے ہوئے انگارے پر رکھا جس سے ان کا ہاتھ جلا اور انگارہ ہاتھ میں چمٹ گیا اور اسی انگارے کو منہ میں لے لیا جس کی وجہ سے لکنت پیدا ہو گئی۔ یہاں واضح ہو گیا کہ گھر میں آگ کے اندر اثر نہ ہونا ان کی شان تھی اور یہاں دربار فرعون میں امتحان تھا۔

[شان و امتحان جناب زینبؑ بنت امیر المومنینؑ]

یہاں سے ایک مسئلہ حل ہو رہا ہے بنت امیر المومنینؑ جناب زینب عالیہؑ مدینے

میں زمانہ رسول میں بچپنے کے عالم میں قرآن پڑھ رہی تھیں کہ بی بی کے سر سے چادر ہٹ گئی شرم کے مارے نکلا ہوا سورج واپس ڈوب گیا صحابہؓ رسول حضورؐ کے دربار میں دوڑتے ہوئے آئے۔ یا رسول اللہ کسی بندے سے خطا ہوئی ہے یا قیامت قائم ہونے والی ہے آپ نے فرمایا یا علیؑ جاؤ گھر جا کے دیکھو تیری بیٹی قرآن کی تلاوت میں مصروف ہے اور روتی ہوئی بیہوش ہو گئی ہے اس کے سر سے چادر ہٹ گئی ہے شرم کے مارے سورج ڈوب گیا ہے۔ جاؤ اور ان کا پردہ درست کرو۔ مگر کربلا کی سرزمین پر وہی زینب عالیہؑ بنت امیر المومنینؑ جس کے سر سے مسلمانوں نے چادریں چھین لیں اور ملک شام تک ننگے سر درباروں اور بازاروں میں چلی گئیں۔ مگر ہائے افسوس سورج وہیں کھڑا رہا۔ اس میں حیران ہونے کی کوئی بات نہیں۔ مدینہ میں ان کی شان تھی اور کربلا میں ان کا امتحان تھا۔ (حضرات یہ اعتراض نہ کرنا کہ ۶ھ میں بی بی پیدا ہوئی تھی حضورؐ ۱۱ھ میں دنیا سے چلے گئے گویا ۵، ۴، سال کی بچی کیسے قرآن پڑھ رہی تھی۔ تو عیسیٰ کی مثال موجود ہے ۳ دن کا بچہ بول رہا تھا۔ علی اصغرؑ ۶ ماہ کا بچہ یزیدیوں سے العطش کہہ کر میدان کربلا میں پانی مانگ رہا تھا تو ساڑھے چار سال یا پانچ سال کی بچی قرآن نہیں پڑھ سکتی۔ (یہ ہے اعتراض کا جواز)

اب میں اپنے اصل موضوع پر آتا ہوں۔

[شجرہ طیبہ امیر المومنینؑ]

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب یعنی عمران بن عبد المطلب اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بن عبد اللہ ابن عبد المطلب اور عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصیٰ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خذیمہ بن مدرکہ بن الیاسؑ بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اُدد بن اُدو بن

الیسع بن الھمیع بن سلمان بن حمل بن نبھ بن قیدار بن اسماعیل بن ابراہیم بن تارخ بن ناخور بن سارو بن ارغو بن فالغ بن ہودؑ یعنی عابر بن شالخ بن قینان بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لامک بن متوشلخ بن ادریسؑ بن اخنوخ بن یرد بن یارد بن مھلائیل بن کینان بن انوش بن شیثؑ بن آدمؑ۔ قرآن مجید میں خاندان رسول بلکہ تمام انبیاء کے باپ، دادا، دادا کے بھائی اور چچاؤں میں سے صراط مستقیم پر ہیں مع والدین کے اور وہ جن کے یہاں سے نور مصطفیٰ منتقل ہوتا ہوا پاک اصلاب میں اور پاک ارحام میں سے گذرا ہے وہ سب صراط مستقیم پر تھے۔

نوٹ (۱)۔ کتب تفاسیر واسلسلہ سے یہ ہے شجرہ ابراہیمؑ۔ ابراہیم بن تارخ بن ناخور بن اشرخ یاسارو بن ارغو بن فالغ بن عابر بن شالخ یا ھود یا عابر بن شالخ بن قینان بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام۔

نوٹ (۲)۔ یعنی ابراہیمؑ بیٹا تارخ کا تھا۔ دیکھو (۱) تفسیر اتقان ج ۲ صفحہ ۱۴۲۔ (۲) تفسیر ابن کثیر دمشقی ج ۱ صفحہ ۱۴۹۔ (۳) تفسیر فتح القدیر شوکانی ج ۲ صفحہ ۱۳۵۔ (۴) تفسیر درمنثور علامہ جلال الدین سیوطی ج ۳ صفحہ ۲۳۔ (۵) المعارف ابن قتیبہ دینوری صفحہ ۱۵۔ (۶) تاریخ خمیس دیار بکری ج ۱ صفحہ ۲۳۶۔ توضیح کتاب المعارف ابن قتیبہ ابی محمد عبداللہ بن مسلم ۲۱۳ھ تا ۲۷۶ھ۔ دیکھو تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۴۰ کید ۱۹ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرمود کہ عبداللہ بن مسلم در اہل سنت معتمد و مشہور کتاب معارف در اہل از تصانیف ہمیں اخیر است۔ یہ سنی رائٹر ہے۔ یہ معارف نامی کتاب کا مصنف ہے، عبداللہ بن مسلم۔

استدلال آیت قرآن مجید۔ نوٹ۔ علیؑ کے بابا کا نام عمران کنیت ابوطالبؑ۔ طالبؑ بڑے بیٹے کا نام تھا اس لئے طالب کے باپ ابوطالب مشہور ہو گئے۔ یہ ہیں محسن اسلام حضرت عمران عرف ابوطالبؑ۔

[والدین انبیاء کیسے ہوتے ہیں]

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ آتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ پارہ ۷ سورۃ انعام آیت نمبر ۸۷

ترجمہ: اور باپوں میں سے اور ذریت میں سے اور بھائیوں میں سے اور جن کو ہم نے اور ہدایت کی ہے ہم نے ان کو صراط مستقیم پر۔ من عربی میں تبعیضی کہتے ہیں یعنی ان میں سے کچھ سب نہیں مگر صرف وہ جن میں نور مصطفیٰ رہا ہے وہ سب پھر ان کے چچا ان کے بھائی من سے مراد باپ، دادا، پردادا، اسی طرح اوپر بڑھتے جائیں، جس طرح شجرہ پیش کیا گیا ہے مگر کچھ دادا کے بھائی، کچھ باپ کے بھائی، کچھ چچا "سب ضروری نہیں" جیسے دادا کے بھائیوں میں سے شیث کا بھائی قابیل لعنۃ اللہ قابیل ہابیلؑ کا صراط مستقیم سے ہٹا ہوا، اور جیسے حضورؐ کے باپ کا بھائی ابولہب، دین سے ہٹا ہوا صراط مستقیم سے بھی ہٹا ہوا۔ باقی نسل در نسل ان میں شک نہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے لئے ان کے نور کا ظرف بنایا کیونکہ جو خدا ہمیں حکم کرتا ہے کہ جب میرے حبیب کا نام لو تو درود پڑھ لو۔ وہ خدا اپنے حبیب کے نور کے لئے کوئی مومن باپ اور مومنہ ماں نہیں رکھ سکتا جب کہ اس کا خود حکم ہے اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ

نجس۔ تحقیق مشرک پلید ہیں تو پاک نور نور مصطفیٰ نجس باپ اور نجس ماؤں میں کیسے رکھے گا، یہ عقلاً خلاف ہے۔ جب ہمارا بچہ ایک پاؤ دودھ جو رحمت خدا ہے کتے کے چاٹے ہوئے برتن میں لانا پسند نہیں کرتا کیونکہ وہ بھی سمجھتا ہے کہ دودھ اللہ کی رحمت ہے اور کتا نجس العین ہے پلید ہے اس کے چاٹے ہوئے برتن میں کیسے خرید کر لاؤں تو کیا اتنا بھی خدا اپنے حبیب کے نور کے لئے نہیں سوچتا کہ ان کا نور غلط مقاموں پر نا اہل اور پلید جگہوں پر رکھ دوں، مقصری کی مثال سن لیجئے عرض کرتا ہوں۔ دیکھئے شرح فقہ اکبر ملا علی قاری صفحہ ۸۴ نے امام اعظم جن کا نام نعمان ابن ثابت زوطی عجمی نسل ساکن کوفہ ۸۰ ہجری میں کوفے میں پیدا ہونے والا لکھتا ہے کہ و والدا رسول اللّٰہ ماتا علی الکفر۔ کہ رسول اللہ کے ماں باپ کفر میں مر گئے۔ یہ مقصری نہیں تو اور کیا ہے کہ رسول اللہ کے والدین کی شان میں کمی کرنا یہ معرفت نہ ہونے کی دلیل ہے۔

[رزق اللہ اور اس کے رسولؐ کا ہے۔ دلیل قرآنی]

(۲) مقصری کی دلیل ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ اور ان کے شاگرد ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بیٹھے اکٹھے کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ذکروا ان ابا حنیفہ اکل طعاماً مع الامام الصادق جعفر ابن محمدؑ فلما رفع الصادقؑ یدہ من اکلۃ قال: الحمد للّٰہ رب العالمین اللّٰھم ھذا منک ومن رسولک ﷺ جب کھانے سے حضرت امام جعفر صادقؑ نے ہاتھ روکا آپ نے فرمایا: سب تعریفیں لائق ہیں عالمین کے رب کے لئے اور فرمایا اے میرے اللہ یہ میں نے تیرا رزق کھایا اور تیرے رسول کا رزق کھایا۔ فقال ابو

حنیفہ یا ابا عبد اللّٰہ أجعلت مع اللّٰہ شریکا۔ اس پر ابو حنیفہ نے کہا اے ابو عبداللہ اے امام جعفر صادقؑ یہ اللہ سے شرک کر رہے ہو۔ فقال لہ امام نے ابو حنیفہ کو فرمایا: ویلک، تیرے لئے مقام ویل ہو۔ فان اللّٰہ تعالیٰ یقول فی کتابہ۔ ترجمہ: پس اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید میں یہ ہے جو میں نے کہا ہے۔ امامؑ نے آیت پڑھی: وما نقموا الا أن أغناھم اللّٰہ ورسولہ من فضلہ۔ التوبہ آیت ۷۴

ترجمہ: انہوں نے یہ انتقام نہیں لیا۔ شکر اس بات کا اللہ اور اس کے رسولؐ نے ان کو اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

امامؑ نے پھر دوسری آیت کی تلاوت کی: ولو أنھم رضوا ما آتاھم اللّٰہ و رسولہ وقالوا حسبنا اللّٰہ سیؤتینا اللّٰہ من فضلہ ورسولہ۔ النساء ۵۹

ترجمہ: اور بیشک وہ راضی رہتے جو ان کو اللہ اور رسولؐ نے دیا تھا اور کہتے کہ ہمیں کافی ہے اللہ ہمیں اپنے فضل سے عطا کرے گا اور اس کا رسولؐ بھی۔ اس کے بعد

فقال ابو حنیفہ واللّٰہ لکأنی ما قرأتھا قط من کتاب اللّٰہ ولا سمعتھا الا فی ھذا الوقت۔

ترجمہ: ابو حنیفہؒ نے "اعتراف کرتے ہوئے کہا خدا کی قسم نہ میں نے آج سے پہلے یہ پڑھی ہے نہ کتاب میں دیکھی نہ ہی آج تک سنی ہے سوائے اس وقت تک کہ ابھی سن رہا ہوں۔

فقال ابو عبد اللّٰہ بلی قد قرأتھا وسمعتھا ولکن اللّٰہ تعالیٰ انزل فیک وفی اشباھک ام علی قلوب اقفالھا۔ سورۃ محمد آیت نمبر ۲۴۔

ترجمہ: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: بے شک تم نے پڑھا بھی ہے اور تم نے سنا بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں نازل بھی کیا ہے اس میں شبہ نہیں کہ تمہارے قلبوں کو خدا تعالیٰ نے تالا لگا دیا ہے۔ وقال اور فرمایا امام جعفر صادقؑ نے کلا بل ران علیٰ قلوبھم ما کانو یکسبون (المطففین آیت نمبر ۱۴)

ترجمہ: ہرگز نہیں بلکہ زنگ لگا دیا ہے ان کے دلوں کو جو وہ کر رہے ہیں۔

مندرجہ بالا واقعہ ذیل کتب میں درج ہے۔

دیکھو (۱) کنز الفوائد علامہ کراجکی متوفی ۴۴۹ھ صفحہ نمبر ۳۶۔۳۷

اس کی توثیق شیخ محمد حسین ڈھکو یمس المقصرین نے احسن الفوائد صفحہ نمبر ۳۳۔۳۴ پر کی ہے۔ خدا اسے مستبصر بنائے۔

(۲) بحار الانوار علامہ مجلسی جلد ۳ صفحہ نمبر ۱۴۰۔ جلد ۱۱ صفحہ نمبر ۱۱۷

(۳) مدینۃ النجار جلد اول صفحہ نمبر ۳۳۹

(۴) الفقرۃ من بحار نبی واطہر ۴ صفحہ نمبر ۱۳

(۵) الدمعۃ الساکبہ صفحہ نمبر ۳۶۴

حضرات مومنین یہ مقصری نہیں تو اور کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ رزق اللہ و رسولؐ و آئمہ کا ہے کیونکہ آئمہ آل رسولؐ سے ہیں۔

اس لئے مقصرین کی اصل تصویریں اور ان کے کردار اور معصومینؑ اور آئمہ ہدیٰؑ کے ان کے لئے فرمودات کہ مقصروں سے ہم کس حد تک دوری اختیار کریں۔ یہ علماء سوء کون ہیں؟ اور کیا ان کی نشانیاں ہیں؟

[تعجب برحالت مقصرین]

دیکھو اصول کافی ۱۶۱ جلد اول حدیث ۴ باب (أن الآئمة علیهم السلام یعلمون علم ما کان وما یکون وانهٗ لا یخفی علیهم شیء صلوات اللّٰه علیهم). (یعنی ان پر کوئی شے پوشیدہ نہیں ہے)۔

فرمان حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

عن ضریس الکناسي قال سمعت أبا جعفر علیه السلام یقول وعنده أناس من أصحابه: عجبت من قوم یتولّونا ویجعلونا ألمّة ویصفون أنّ طاعتنا مفترضة علیهم کطاعة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم ثمّ یکسرون حجّتهم ویخصمون أنفسهم بضعف قلوبهم فیقصونا حقّنا ویعیبون ذالک علی من أعطاه اللّٰه برهان حقّ معرفتنا والتسلیم لأمرنا الخ.

ترجمہ: راوی کہتا ہے جس کا نام ضریس ہے میں نے حضرت امام محمد تقیؑ سے یہ حدیث اس وقت سنی جب کہ آپ کے پاس آپ کے چند اصحاب بیٹھے تھے اور آپ فرما رہے تھے کہ میں اس قوم سے تعجب کرتا ہوں جو ہماری اطاعت کا دعویٰ بھی کرتے ہیں اور ہم کو بظاہر امام بھی سمجھتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہماری اطاعت ان پر مثل رسول اکرم ﷺ فرض ہے پھر اپنے اس دعویٰ کے دلائل کو خود ہی توڑ دیتے ہیں اور ہمارے دشمنوں کے پاس اپنے ضعیف ایمان کی وجہ سے خود ہی ہار جاتے ہیں۔ پس ہمارے حق میں تنقیص یعنی ہمارے فضائل کو کم کرنا شروع کر دیتے ہیں اور جن علماء کو اللہ تعالیٰ نے ہماری معرفت کے دلائل برہانی عطا فرمائے اور ہمارے امر امامت کو تسلیم کرنے کی توفیق دی ہے ان پر یہ لوگ عیب لگاتے پھرتے ہیں یعنی علماء عارفین کی



عیب جوئی کرنا مقصرین کا نشان ہے جو ظاہر ہو رہا ہے۔

شرح حدیث معصوم: اصول کافی کی شرح مراۃ العقول صفحہ ۱۹ جلد اول میں ہمارے متاخرین سب سے بڑے عالم علامہ ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اس باب کی یہ حدیث چہارم ہے جس کی سند ہی صحیح ہے کہ ہمارے مُلّان مقصر (مخالفین) کے سامنے اپنے دلیل خود ہی توڑ دیتے ہیں کیونکہ ان کی دلیل تو یہ بھی کہ ہمارا امام معصوم وہ علوم جانتا ہے جو تمہارا امام نہیں جانتا یعنی ہمارا امام علم میں کامل ہے اور مخالفین کا امام ناقص العلم اور جاہل ہے جب انہوں نے اپنے امام کے علم کو بھی گھٹانا شروع کر دیا تو اپنی دلیل کو خود ہی توڑ دیا یعنی ایسی باتیں آئمہ طاہرین کے متعلق کہتے ہیں کہ اگر مخالف ان کو دلیل بنائے تو ان پر غالب آجائیں گے یُعْبَدُوْنَ ذَالِکَ کا مطلب علامہ فرماتے ہیں کہ یہ جو لوگ ہمارے حق کو کامل ادا کرتے ہیں اور کتاب سنت سے ہماری معرفت کے دلائل پیش کرتے ہیں اور ہمارے کامل انتہاء علم کا اقرار کرتے ہیں یہ مُلّان مقصر ان علماء کی عیب جوئی کرتے ہیں جیسا کہ آپ کے سامنے ہے جیسا کہ (شیعہ الاسلام) قبلہ مولوی محمد بشیر انصاری فاتح نیکسلا علی اللہ مقامہٗ اور قبلہ مبلغ اعظم مولوی محمد اسماعیل علی اللہ مقامہٗ سابق دیوبندی استاد المکرم اور قبلہ مولوی غلام قاسم صاحب علی اللہ مقامہٗ پرنسپل سلطان المدارس خیر پور میرس قبلہ سید ضمیر الحسن نجفی علی اللہ مقامہٗ وغیرہ کے خلاف بدزبانی بے لگام مُلّان مقصرین چلاتے پھرتے ہیں جب تک علامہ حسین بخش جاڑا مفسر قرآن مجتہد العصر علیہ الرحمہ ان کے ساتھ تھے تب تک یہ لوگ ان کے گُن گاتے رہے اور ان کے علم کا اعتراف کرتے رہے جب مبلغ اعظم نے ان کی سرپرستی میں چیلنج مناظرہ کیا تو مولوی محمد حسین ڈھکو رئیس المقصرین مُلّان میدان مناظرہ میں نہ آئے اور علامہ حسین بخش جاڑا مرحوم نے جب ان مقصر ملاؤں کے خلاف بیان دیا جس کا اشتہار مرحوم مبلغ اعظم نے خود اپنے خرچ

سے چھپوا کر بڑھوا دیا۔ مفسر انوار النجف کا محمد حسین ڈھکوسے اعلان برءت کیا ڈھکو کا مناظرہ میں نہ آنے کا بیّن ثبوت جو خود جاڑا صاحب اعلان کر رہے ہیں تصویر کی صورت میں کتاب میں منسلک کرتا ہوں۔

[اعلان علامہ حسین نجفی جاڑا صاحب]

جناب قبلہ جاڑا صاحب نے ان مقصرون یعنی محمد حسین ڈھکوایڈ کو سے برءت کا اظہار کیا ہے اور یا علیؑ مدد نادعلیؑ کا اثبات اور سید زادی کا غیر سادات سے نکاح کرنا جائز نہ ہونے کا جواز اور ان کے دس عقائد جو آئندہ عرض خدمت کئے ہوئے ہیں ان سے دوری اختیار کی اور ان کے فاسد عقائد کی رد اپنے تفسیر میں اور دوسری کتابوں میں دے دی اور فتویٰ دیا اور ساتھ اعلان کیا اب وہ بیچارہ جاہل کہا جا رہا ہے جب ان کے عقیدے کا تھا تو سبحان اللہ اس کا جواب نہ تھا۔ بقلم مؤلف قاضی غلام شبیر تلمیذ مبلغ اعظم رحمۃ اللہ علیہ۔ اگلے صفحہ پر دیکھئے تصویر بوقت اعلان برءت مقصرین۔

[مقصرین عند المعصوم شراب خوروں سے بھی بدتر ہیں۔]

دیکھو بحار الانوار جلد ۷ صفحہ ۳۶۷ عن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام قال سمعت یقول من کانت لہٗ الی اللّٰہ حاجۃ" ارادان یُرانا وانّ یعرف موضعہٗ فلیصّل للث لیال یناجی بنا وفانہ یرانا یغفر لہٗ بنا ولایخفی علی موضعہ قلت سیدی فان رجلاً راک فی منامۃٍ ویشرب النبیذ قال لیس النبیذ یضد علیہ دینہ انّما یفسد علیہ ترکنا وتخلّفہ عنّا انّ الشقیٰ اشقیالکم من

یکذبنا فی الباطن مّمّا یخبر عنا و یصدّقنا فی الظاھر۔

ترجمہ: حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام روحی لہٗ الفداء نے فرمایا جس کو اللہ سے کچھ مانگنا ہو یا ہماری زیارت خواب میں کرنے چاہے یا مقام معرفت پہچاننا چاہے پس چاہیئے کہ تین راتیں غسل کر کے ہمارے وسیلے سے مناجات کرے ہماری زیارت ہو جائے گی اور اس کے گناہ ہمارے وسیلے سے بخش دیئے جائیں گے اور اس کا مقام بھی پوشیدہ نہ رہے گا۔ راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا اے میرے سید و سردار ایک شخص نے آپ کی خواب میں زیارت کر لی تھی حالانکہ وہ شراب پیتا ہے آپ نے فرمایا ضرور کر لی ہوگی کیونکہ شراب اس کا دین اس پر فاسد نہیں کر سکتی بلکہ اس کا فساد دین ہماری محبت ترک کرنا اور ہم سے تخلف کرنا ہے یعنی ہم کو چھوڑنے اور ہم سے اعراض یعنی منہ موڑنے یا ہماری مخالفت کرنے سے اس کا دین فاسد ہوتا ہے یعنی ہمارا توسل چھوڑ دے یا اس کا دل ہم سے پھر جائے حضور قلب نہ رہے تو اس کا دین فاسد ہو جاتا ہے کیونکہ تم میں سے بڑا بد بخت اور شقی ازلی وہ ہے جو جو باطن میں ہماری تکذیب کرے اور ظاہر میں تصدیق کرے۔ الخ۔۔۔ آگے پورے فضائل باطنیہ کا ذکر ہے۔

یہ مُلّان مقصر باطن میں مکذب اور ظاہر میں مصدق بنتے ہیں یعنی کتابوں میں کچھ کہتے ہیں اور منبروں پر مومنین کو دھوکا دینے کے لئے کچھ کہتے ہیں (مثالیں آئندہ ثبوت کے ساتھ عرض کروں گا)۔ مؤلف قاضی غلام شبیر تلمیذ مبلغ اعظمؒ وکیل سادات۔

لیجئے حضرات! یہ ہیں بظاہر تصدیق اور باطن تکذیب کرنے والے یعنی اعمال ظاہریہ پر زور اور فضائل باطنیہ کا انکار۔ عارف عالموں، مومنوں، ذاکروں کی عیب جوئی کرنا ان کا کام ہے حالانکہ عند المعصوم علیہ السلام (معصوم کی نظر میں) خود شراب خوروں سے بھی بدترین ہیں جیسا کہ حدیث معصوم سے پیش ہو چکا۔

[مقصرین لشکر یزید سے بھی بدتر ہیں]

یہ مقصر باھی عند المعصوم لشکر یزید سے بھی بدترین ہیں۔ دیکھو احتجاج طبرسی جلد ۲ صفحہ ۲۶

آگے ذکر ہوگا مکمل روایت عرض کی جائے گی۔

[مقصرین کے اعمال باطل ہیں۔]

جیسا کہ امام علی نقی علیہ السلام نے زیارت جامعہ میں فرمایا:

فالمقصر فی حقکم زاھقٌ.

اے آل محمد تمہارے فضائل گھٹانے والے مقصر کے اعمال باطل ہیں۔

لیجیے جن کے اعمال پر اتراتے پھرتے ہیں وہ باطل ہیں۔ کیوں حضرات مومنین جب ان کے اعمال باطل ہیں تو ان کے پیچھے جو نمازیں پڑھتے ہیں یا وہ جن کی طرف سے یہ نیابت کے حج کرتے ہیں وہ حج کیسے قبول ہوں گے۔ نیکی برباد گناہ لازم کے بنیاد پر ایسے وہابی مقصرین کو حقوق شرعیہ دینے والے بھی گناہ گار ہو رہے ہیں اس لئے کہ انہوں نے کیوں حقوق شرعیہ ان کو دیئے تھے؟

[بقول امیر المومنین علی علیہ السلام، مقصرین جہنمی ہیں]

دیکھو نہج البلاغہ صفحہ نمبر ۱۰۹ جلد ۱ مقصر " فی النار ھوی الیمین.

ترجمہ: مقصر سیدھا جہنم میں جا گرتا ہے کہ عقائد و اعمال میں صحیح کوشش کرنے والے یقیناً نجات پائیں گے اور طالب ست کی بھی نجات کی امید ہے مگر مقصرین سیدھے جہنم میں جائیں گے کیونکہ مقصر صراط مستقیم سے ہٹ گیا ہے۔

مترجم علامہ مفتی جعفر حسین

[مقصرین کے دس عقائد از کتب اصول شریعہ]

مقصرین مندرجہ ذیل دس عقائد کے منکر ہیں: جو رئیس المقصرین شیخ محمد حسین ڈھکو نے اپنی کتاب اصول شریعہ میں لکھتے ہیں۔

۱۔ آئمہ طاہرین کی نوع علیحدہ ہے اس کے وہ منکر ہیں۔

۲۔ آئمہ طاہرین کی تفویض کے منکر ہیں۔

۳۔ آئمہ طاہرین مظاہر اسماء الٰہیہ ہیں اس کے مقصر منکر ہیں۔

۴۔ آئمہ طاہرین و رسول خدا کے علم غیب جاننے کے یہ مقصر منکر ہیں۔

۵۔ آئمہ طاہرین اللہ کی مشیت کے محل اور ظہور میں علت مادی صوری فاعلی اور غائی ہیں بیشک محققین علماء کا یہ عقیدہ ہے اور کتاب اور سنت سے ہی ثابت ہے کیونکہ اللہ کے فعل بغیر واسطہ وسیلہ کے ظہور میں نہیں آتے اور یہی واسطہ اور وسیلہ ہیں مگر یہ مقصرین اس کے منکر ہیں۔

۶۔ آل محمد کا حاضر ناظر ہونا: مقصر ملان آل محمد کے بجسد نوری بھی حاضر و ناظر ہونے کے منکر ہیں ہم قائل ہیں کہ وہ ہر جگہ شاہد و شہید ہیں کہ بجسد نوری حاضر و ناظر ہیں۔

۷۔ آل محمد کا علم حضوری ہے یہ مقصر اس کے بھی منکر ہیں حالانکہ یہ قرآن اور حدیث سے ثابت ہے وہ کل شی احصیناہ فی امامٍ مُبین. وہ ہے مولا علیؑ۔ دیکھو (تفسیر برہان صفحہ نمبر ۳۸۷ جلد ۶)

۸۔ استمداد۔ آئمہ معصومین عالم غیب میں قبل ظہور بجسد عنصری انبیاء کی مدد کی اور ہماری بھی اسی نور سے مدد کرتے ہیں وہ ہماری موت و حیات سے بالاتر ہیں مگر یہ مقصر اس امداد غیبی کے بھی منکر ہیں حتیٰ کے یا علیؑ مدد کہنے اور نادعلیؑ کے بھی منکر ہیں۔ دیکھو اصول شریعہ صفحہ ۱۶۱ چھاپ قدیم

۹۔ معجزہ فعل نبی و امام ہے۔ بیشک فعل نبی و امام کے اللہ تعالیٰ نے ان معجزات کو اپنے

کلام میں ان کو فاعل بنایا الی اُحی الموتیٰ باذن اللّٰہ مسیح عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مردوں کو میں زندہ کرتا ہوں۔ مگر یہ مقصر حضرات اس کے بھی منکر ہیں۔

۱۰۔ فرشتوں کی حرکت وسکون بدست اہلبیت علیہم السلام چلانے کا عقیدہ بیشک آئمہ طاہرین خلفاء الملائکہ ہیں تنزل الملائکۃ و الروح فیھا باذن ربھم من کل امر اور آئمہ طاہرین اولی الامر ہیں اور ملائکہ اور مدبرات السموٰۃ والارض ہیں۔ ان ہی کے حکم سے نازل ہوتے ہیں اور ان ہی کے اذن سے تدبر کرتے ہیں مگر یہ مقصر فلاں ان تمام فضائل باطنیہ اور عقائد صحیحہ کے منکر ہیں۔ اور یہ مقصرین نماز میں اپنی طرف سے کمی بیشی کرنے کے قائل ہیں۔ جیسے نماز کی آخری رکعت کے آخر سجدہ میں کہتے ہیں اور پڑھتے بھی ہیں یا خیر المسئولین یا خیر المعطین اُرزقنی وارزق وعیالی من فضلک فانک ذوالفضل العظیم. حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ وسعت رزق کے لیے نماز فریضہ کے درمیان سجدے کی حالت میں یہ دعا پڑھی جائے دیکھو وسائل الشریعۃ صفحہ ۲۸۳۔۲۸۴ سید محمد مجتہد۔ حضرات نماز کے افضل رکن سجدہ میں گھر والوں کے لیے رزق شفا زندگی دولت وروزگار وغیرہ مانگا جائے تو نماز ضایع نہیں ہوتی تشہد تو رکن نماز بھی نہیں شہادت الثالثہ (ولایت علیؑ) سے نماز کیسے ضایع ہوتی ہے۔ حج میں کہتے ہیں جو جس مجتہد کا مقلد ہے اس کی تقلید میں حج ادا کرو طریقہ رسولؐ و طریقہ آئمہ اہلبیت کیوں نہیں بتاتے کیا انہوں نے حج نہیں کیا تھا جس طرح آج کل مختلف مجتہدین کرام کے مختلف طریقے سے حج کرایا جا رہا ہے۔ مؤمنین خود انصاف کریں کہ مقصرین آئمہ کا طریقہ کیوں نہیں بتاتے۔

فضائل محمد وآل محمد کے لئے کتاب لکھوں گا۔ مؤمنین کے ایمان کو ان مقصروں

کے حملوں سے بفضل اللہ بچاؤں گا کتاب وسنت کے خطابت کے بجائے بطور جدل ثابت کروں گا جس سے مقصرین کو الزامی اور تحقیقی جواب مل جائے۔ اور تحقیقی جواب دوں گا۔

وما شاء محمدٌ ما شاء اللّٰہ ثم شاءَ علی"

دیکھو (تفسیر آثار حیدری امام حسن عسکریؑ صفحہ نمبر ۱۸۲

ترجمہ: محمدؐ نے وہ چیز چاہی ہے جو اللہ نے چاہی ہے پھر علیؑ نے چاہی ہے۔ مطلب یہ کہ اللہ کی چاہت جانتے ہیں اور پھر یہ کہنا درست ہے کہ جو یہ چاہتے ہیں وہی اللہ چاہتا ہے۔

جب تم وعدہ کرو تو کہا کرو کہ اگر اللہ نے چاہا (انشاء اللہ)، اگر محمدؐ نے چاہا (انشاء محمدؐ)، اگر علیؑ نے چاہا (انشاء علیؑ)، ما تشاؤن الا ان یشاءَ اللّٰہ (سورۃ دہر) تم نہیں چاہتے جو اللہ چاہتا ہے گویا اللہ کی چاہت ان کی چاہت ہے اور ان کی چاہت اللہ کی چاہت ہے۔

مومنین سے گذارش ہے کہ محمدؐ وآل محمدؐ کو نور اول مانو۔ اپنے ساتھ نہ ملاؤ۔ ان کو مشکل کشاء مانو، ید اللہ، وجہ اللہ، عین اللہ مانو۔ معجزات کی طاقت ان کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے، مانو۔ معجزہ ان کا فعل مانو۔ ان کو حاضر ناظر مانو۔ عالم ایجاد میں ان کو اللہ تعالیٰ کے افعال کا مظہر مانو۔ وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعلیٰ اللہ کے مثل بلند ہیں وہ ہیں آئمہ ہدیٰؑ ۱۲، امام اَلْمِثْلُ مَا هُوَ شَرِيْكٌ فِي الْاِفْعَالِ. جیسے ملائکہ عزرائیل مارتا ہے، اللہ مارتا ہے، امام بھی مارتا ہے۔ یعنی ان کا فعل، فعل خدا ہے۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ. اللہ تعالیٰ کی کسی شئے سے مثال (مثل) نہیں ہے۔ اَلْمِثْلِ مَا هُوَ شَرِيْكٌ فِي الْحَقِيْقَتِ. حقیقت میں اللہ کا کوئی شریک نہیں

ہے۔ نہ شریک مانو نہ سہیم جیسے ہمارے ہاتھ، آنکھ، زبان اور دل سب ہمارے ہیں، ارادہ اور مشیت کے ترجمان ہیں آل محمدؐ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مظہر ہیں اللہ تعالیٰ کی مشیت کا حقیقتاً مجریٰ اور محل ہیں حقیقی فاعل اللہ ہے یہ مظہر ہیں۔

حضرات دور حاضر میں ظلم پر ظلم ہو رہا ہے۔ خاموش رہنا جرم نظر آ رہا ہے۔ سادات عظام کے حق خمس کو دنیا پرست ہضم کر رہے ہیں۔ اولادِ علیؑ کا مال غیر سادات میں بانٹا جا رہا ہے۔

سادات کی عزت و وقار کو لبادہ علماء کے دھوکے میں رکھ کر ختم کیا جا رہا ہے، سید زادیوں کا نکاح غیر سادات سے جب کہ حرام ہے غیر سادات سے نکاح کرنے کے فتویٰ دیے جا رہے ہیں بلکہ اب نکاح پڑھے جا رہے ہیں۔ پہلے زمانے میں ایسا نہ تھا۔ اب سندھ میں بھی ایسے ملّان مقصر پیدا ہو گئے ہیں۔

جب کہ نمازیں مختصر کی جا رہی ہیں جیسے کہ دین مولویوں کی خاندانی جاگیر ہو چکا ہے۔ مومنین کو عزاداریوں کے خلاف بدترین اسباق دیکر عزائے حسینؑ سے منحرف کیا جا رہا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ شبیہیں اور روضے کیوں بناتے ہو۔ نذر نیاز پر اتنا خرچ کیوں کرتے ہو۔ ماتم، عزاداری سے کیا ملتا ہے۔ صرف نمازیں پڑھو اور خمس ہمیں دے دو،" آئمہ کی قربانیوں کو بے مقصد سمجھا جا رہا ہے" مقصر ملّان کہہ رہے ہیں کہ ہمارے فتاویٰ پر عمل کرو آیت قرآنی، اقوال معصومین کو رہنے دو ان پر عمل نہ کرو اسی طرح منبر و محراب کے علاوہ تحریری طور پر آئمہ کے خلاف زہر افشانی ان کی شان میں تقصیر کی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ امیر المومنینؑ کا کعبہ میں آنا ان مولویوں کو گوارہ نہیں، برداشت نہیں، دل میں ان کو جلن ہے اور لکھ رہے ہیں کہ اے بیبیو ہاسپٹل میں بچہ کی ولادت مت دو وقت ولادت مسجدوں میں چلی جاؤ تا کہ امیر المومنینؑ کی فضیلت باقی نہ رہے۔ فاطمہ بنت اسد کی سنت ادا کرو۔ ایسے مولوی صاحبان پیدا ہو گئے ہیں یہ

تقریریں کہیں ہیں ایسی باتیں بھی کر رہے ہیں اس پر مستورات کی تحریریں ممبروں پر آ چکی ہیں کہ مولوی صاحب علیؑ کے بعد کس امام کی والدہ نے اپنے امام بیٹے یا کسی سادات کو مسجد میں جنم دیا ہے۔ مولوی صاحب شرم کر۔ شرم۔ شرم۔ شرم

یہ البیان کر اپنی کی تعلیم یافتہ مومنات جن کا پردہ جناب سیدہؑ رکھے جنہوں نے ملاں مقصر کو جواب دے کر لاجواب کر دیا۔

زخم تو ہیں ہزاروں میں کیا کیا عیاں کروں
مسئلے تو ہیں ہزاروں میں کیا کیا بیان کروں

یہ تو حقیقت ہے کہ شانِ آل محمدؐ یزید نہ منا سکا تو یہ مقصر ملّان کی کیا حقیقت ہے۔ مگر نام تو چلا رہا ہے۔ عقائد کو بگاڑ تو رہا ہے۔ غلط پروپیگنڈا تو کر رہا ہے، اسی لئے مومنین کے گوش گذار کر رہا ہوں کہ ایسے مقصروں سے ہوشیار ہو جائیں یہ تقلید کا لفظ کہہ کر دھوکا دیا جا رہا ہے۔

[تقلید واجب کی جا رہی ہے]

بلکہ اب توضیح المسائل میں تقلید کو واجب لکھا جا رہا ہے۔ حد ہو گئی ہے۔ جب کہ تقلید واجب نہیں ہے۔ علیؑ کی ولایت واجب کو مقصرین مستحب ماننے کو تیار نہیں اور مجتہد کے فتوے کو واجب مانتے ہیں اسی کو تو تقلید کہتے ہیں۔

اصول دین ہے ولایت علیؑ۔ جبکہ اصول میں تقلید حرام ہے ہزار بار حرام ہے، فروع میں ہے تو وہ بھی احتیاط میں نہ کہ ضروریات دین میں۔ اور بحکم امام تقلید محدث کی ہوتی ہے نا کہ مجتہد کی اور تقلید کون کرے؟ یہ آگے عرض کروں گا کہ تقلید کس کی کی جانی چاہیئے۔ دیکھو جلد دوئم اقوال المعصومین فی رد المقصرین مسمّی بہ ھدی للمومنین الی صراط المستقیم اللہ۔ رسول۔ آئمہ کے ساتھ احکام شرعیہ میں غیر کو شریک نہ کرو۔

لا شریک فی حکمہ احدًا قرآن مجید کی آیت ہے کہ اللہ کے ساتھ اس

کے حکم میں کسی کو شریک نہ کرو۔ وربک یخلق ما یشاء ویختار ما کان لھم الخیرۃ. سبحان اللہ وتعالیٰ عمّا یشرکون اور تیرا رب جسے جیسے تخلیق کرے اور چنے تمہیں حق نہیں کہ اسے چنو لہٰذا کسی کو چننا، بنانا اللہ سے شرک ہے اور اللہ تعالیٰ پاک ہے وہ ذات جو شرک سے بلند ہے۔ مقصرین کو فضائل محمدؐ و آل محمدؐ میں تو ہر بات پر شرک نظر آتا ہے۔ مگر احکام میں اپنے چہیتے مجتہد کے منکر کو مشرک تک کہہ دیتے ہیں۔ جیسے آقائے محسن الحکیم طباطبائی کو ملعون شیخ محمد خالصی عراقی انگریز نواز نے مشرک کہا تھا۔ دوسرے کسی مجتہد کی بات کریں جو ان کے نظریہ کا نہ ہو، اور چاہے مولا کے امر کا تابع ہو، اور خواہشات کی پیروی نہ کرتا ہو، اس پر انکار کر دیتے ہیں اور اس کو گالی گلوچ دینا شروع کر دیتے ہیں اور اس کے اجتہاد پر شکوک کرتے ہیں۔ اور اپنے چہیتے مجتہد جوان کو پیسے دیتا ہے یہ مقصر فلاں اس کے قول کو محمدؐ و آل محمدؐ کے قول پر بھی فضیلت دیتا ہے۔ حالانکہ آئمہ علیہم الصلاۃ والسلام کے اقوال پر تو کسی غیر معصوم کے اقوال کی کوئی حیثیت نہیں مگر اس کے باوجود آئمہ کے اقوال کو رد کیا جا رہا ہے، اور اپنے مولویوں مقصر مجتہد کے قول کو فوقیت دی جا رہی ہے۔ جب کہ قرآن مجید میں حکم ہے واتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ. (قرآن) مت پکڑو مولویوں اور لیڈروں انہوں کو اپنے پالنے والا اللہ کے سوا۔ قرآن منع کرتا ہے اس لئے مومنین سے التماس ہے اپنے مولویوں کو رب نہ بناؤ۔ ان کے فتووں کو اللہ کا امر نہ سمجھو۔ اس لئے مومنین سے التماس ہے کہ اپنا ایمان بچاؤ آل محمدؐ کے ساتھ دشمنی کرنے والوں کے شریک نہ بنو، صبر کر کے تماشہ بھی نہ دیکھو ورنہ تو شیعہ قوم موسیٰ کی طرح برباد ہو جائے گی۔ اور آپ کے اعمال بھی ضائع ہو جائیں گے۔ بغیر معرفت امام جہل کفر و ضلالت کی موت ہے۔ اور ایسا امام غیر معصوم نہیں ہو سکتا جس کی معرفت کے بغیر جہالت کی موت ہوتی ہے۔

[غیر معصوم کی اطاعت خطا سے خالی نہیں، اس میں غلطی کا امکان ہے۔] وہابیت سے بچو، خالص مومن بنو۔

نہج البلاغہ سے امیر المومنین علی علیہ الصلاۃ والسلام کا خطبہ پیش کرتا ہوں ترجمہ پڑھ کر از طرف امیرؑ مفتیوں مجتہدوں کی مذمت دیکھ کر خود فیصلہ کریں۔

[قول امیر المومنینؑ]

خطبہ نمبر ۱۸

وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ ذَمِّ اخْتِلَافِ الْعُلَمَآءِ فِي الْفُتْيَا.

تَرِدُ عَلٰى اَحَدِهِمُ الْقَضِيَّةُ فِيْ حُكْمٍ مِنَ الْاَحْكَامِ فَيَحْكُمُ فِيْهَا بِرَاْيِهٖ ثُمَّ تَرِدُ تِلْكَ الْقَضِيَّةُ بِعَيْنِهَا عَلٰى غَيْرِهٖ فَيَحْكُمُ فِيْهَا بِخِلَافِهٖ ثُمَّ يَجْتَمِعُ الْقُضَاةُ بِذٰلِكَ عِنْدَ الْاِمَامِ الَّذِيْ اسْتَقْضَاهُمْ فَيُصَوِّبُ آرَآءَهُمْ جَمِيْعاً وَاِلٰهُهُمْ وَاحِدٌ" وَنَبِيُّهُمْ وَاحِدٌ" وَكِتَابُهُمْ وَاحِدٌ" اَفَاَمَرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْاِخْتِلَافِ فَاَطَاعُوْهُ اَمْ نَهَاهُمْ عَنْهُ فَعَصَوْهُ اَمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ دِيْناً نَاقِصاً فَاسْتَعَانَ بِهِمْ عَلٰى اِتْمَامِهٖ اَمْ كَانُوْا شُرَكَآءَ لَهٗ فَلَهُمْ اَنْ يَقُوْلُوْا وَعَلَيْهِ اَنْ يَرْضٰى اَمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ دِيْناً تَامّاً فَقَصَّرَ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ تَبْلِيْغِهٖ وَاَدَآئِهٖ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ يَقُوْلُ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ وَقَالَ فِيْهِ تِبْيَانٌ" لِكُلِّ شَيْءٍ، وَذَكَرَ اَنَّ الْكِتَابَ يُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضاً وَاَنَّهٗ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ فَقَالَ سُبْحَانَهٗ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافاً كَثِيْراً وَاَنَّ

القرآن ظاهرہ انیق وباطنہ عمیق لاتفنی عجائبہ ولاتنقضی غرائبہ ولاتکشف الظلمات الا بہ۔

قاضی میں علما کے مختلف الآرا ہونے کی مدت میں فرمایا۔ امیر المومنین علیؑ نے:

جب ان میں سے کسی ایک کے سامنے کوئی معاملہ فیصلہ کے لئے پیش ہوتا ہے، تو وہ اپنی رائے سے اس کا حکم لگا دیتا ہے پھر وہی مسئلہ بعینہ دوسرے کے سامنے پیش ہوتا ہے تو وہ اس پہلے کے حکم کے خلاف حکم دیتا ہے۔ پھر یہ تمام کے تمام قاضی اپنے اس خلیفہ کے پاس جمع ہوتے ہیں جس نے انہیں قاضی بنا رکھا ہے تو وہ سب کی رایوں کو صحیح قرار دیتا ہے حالانکہ ان کا اللہ ایک، نبی ایک اور کتاب ایک ہے۔ (انہیں غور تو کرنا چاہیئے) کیا اللہ نے انہیں اختلاف کا حکم دیا تھا اور یہ اختلاف کر کے اس کا حکم بجا لاتے ہیں یا اس نے تو حقیقتاً اختلاف سے منع کیا ہے اور یہ اختلاف کر کے عمداً اس کی نافرمانی کرنا چاہتے ہیں یا یہ کہ اللہ نے دین کو ادھورا بھیج دیا تھا اور ان سے تکمیل کے لئے ہاتھ بٹانے کا خواہشمند ہوا تھا یا یہ کہ اللہ کے شریک تھے کہ انہیں اس کے احکام میں دخل دینے کا حق ہو اور اس پر لازم ہو کہ وہ اس پر رضامند رہے یا یہ کہ اللہ نے تو دین کو مکمل اتارا تھا مگر اس کے رسولؐ نے اس کے پہنچانے اور ادا کرنے میں کوتاہی کی تھی اللہ نے قرآن میں تو یہ فرمایا ہے کہ ہم نے کتاب میں کسی چیز کے بیان کرنے میں کوتاہی نہیں کی اور اس میں ہر چیز کا واضح بیان ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ قرآن کے بعض حصے بعض حصوں کی تصدیق کرتے ہیں اور اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ چنانچہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اگر یہ قرآن اللہ کے علاوہ کسی اور کا بھیجا ہوا ہوتا، تو تم اس میں کافی اختلاف پاتے اور یہ کہ اس کا ظاہر خوش نما اور باطن گہرا ہے نہ اس کے عجائبات مٹنے والے اور نہ اس کے لطائف ختم ہونیوالے ہیں۔ ظلمت (جہالت) کا پردہ اس سے چاک کیا جاتا ہے۔

(۱) یہ مسئلہ محل نزاع ہے کہ جس چیز پر شرع کی رو سے کوئی قطعی دلیل قائم نہ ہو۔ آیا واقع میں اس کا کوئی حکم ہوتا بھی ہے یا نہیں ابوالحسن اشعری اور ان کے استاد ابوعلی جبائی کا مسلک یہ ہے کہ اللہ نے اس کے لئے کوئی حکم تجویز ہی نہیں کیا بلکہ ایسے موارد میں تشریع حکم کا اختیار مجتہدین کو سونپ دیا ہے کہ وہ اپنے سوابدیہ سے جسے حرام ٹھہرائیں اور واقعی حرام قرار دے دیا جائے گا۔ اور جسے حلال کر دیں، اسے واقعی حلال سمجھ لیا جائے اور اگر کوئی کچھ کہے اور کوئی کچھ تو پھر جتنی ان کی رائیں ہوں گی اتنے احکام بنتے چلے جائیں گے۔ اور ان میں سے ہر ایک کا نقطۂ نگاہ حکم واقعی کا ترجمان ہوگا مثلاً اگر ایک مجتہد کی رائے یہ تھی کہ نبیذ حرام ہے اور دوسرے مجتہد کی رائے یہ ہوئی کہ نبیذ حلال ہے تو وہ واقع میں حلال بھی ہوگی اور حرام بھی۔ یعنی جو اسے حرام سمجھے اس کے لئے پینا ناجائز ہے اور جو حلال سمجھ کر پیئے اس کے لئے پینا جائز ہے۔ چنانچہ شہرستانی اس تصویب کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔

فمن الاصولیین من صار الی ان لاحکم اللہ تعالی فی الوقائع المجتہد فیہا حکما بعینہ قبل الاجتہاد من جواز و حظر و حلال و حرام و انما حکم اللہ تعالی ما ادی الیہ اجتہاد المجتہد فان ہذا الحکم منوط بہذا السبب فان لم یوجد السبب یثبت الحکم وعلی ہذا المذہب کل مجتہد مصیب فی الحکم (کتاب الملل والنحل ص ۹۸) علامہ عبدالکریم شہرستانی

اصولیین کا ایک گروہ اس کا قائل ہے کہ جن مسائل میں اجتہاد کیا جاتا ہے ان کے لئے جواز و عدم جواز اور حلال و حرام کے اعتبار سے کوئی طے شدہ حکم نہیں ہوتا بلکہ جو مجتہد کی رائے ہوتی ہے۔ وہی خدا کا حکم ہوتا ہے کیوں کہ حکم کا قرار پانا ہی اس پر موقوف ہے کہ وہ کسی مجتہد کے نظریے سے طے ہو۔ اگر یہ چیز نہ ہوگی تو حکم بھی ثابت نہ ہوگا اور اس

مسلک کی بنا پر ہر مجتہد اپنی رائے میں درست ہوگا۔ اس صورت میں مجتہد کو خطا سے اس لئے محفوظ سمجھا جاتا ہے کہ خطا تو وہاں متصور ہوا کرتی ہے جہاں کوئی قدم واقع کے خلاف اٹھے اور جہاں کوئی واقع ہی نہ ہو وہاں پر خطا کے کیا معنی اس کے علاوہ اس صورت میں بھی مجتہد سے خطا کا امکان نہ ہوگا کہ جب یہ نظریہ قائم کر لیا جائے کہ مجتہدین کی آئندہ جتنی رائیں ہونے والی تھیں اللہ نے ان سے باخبر ہونے کی بنا پر پہلے ہی سے اتنے احکام بنا رکھے ہیں کہ جس کی وجہ سے ہر رائے حکم واقعی کے مطابق ہی پڑتی ہے یا یہ کہ اس نے یہ التزام کر رکھا ہے کہ مجتہدین کی رایوں کو ان سے طے شدہ احکام سے باہر نہ ہونے دے گا یا یہ کہ بر سبیل اتفاق ان میں سے ہر ایک کہ رائے ان احکام میں سے کسی ایک نہ ایک حکم سے بہر صورت موافقت کرے گی۔ لیکن فرقہ امامیہ کا نظریہ یہ ہے کہ اللہ نے نہ کسی کو شریعت سازی کا حق دیا ہے اور نہ کسی چیز کے حکم کو مجتہد کی رائے کے تابع ٹھہرایا ہے اور نہ آراء کے مختلف ہونے کی صورت میں ایک ہی چیز کے لئے واقع میں متعدد احکام بنائے ہیں۔ لہٰذا جب مجتہد کی حکم واقعی تک رسائی نہیں ہونے پاتی تو تلاش و تفحص کے بعد جو نظریہ اس کا قرار پاتا ہے اس پر عمل پیرا ہونا اس کے لئے اور اس کے مقلدین کے لئے کفایت کر جاتا ہے لیکن اس کی حیثیت صرف حکم ظاہری کی ہوتی ہے جو حکم واقعی کا بدل ہے اور ایسی صورت میں حکم واقعی کے چھوٹ جانے پر وہ معذور قرار پاجاتا ہے کیونکہ اس نے اس دریائے ناپیدا کنار میں غوطہ لگانے اور اس کی تہ تک پہنچنے میں کوئی کوشش اٹھا نہیں رکھی مگر اس پر کیا اختیار کہ دریا شہوار کے بجائے خالی صدف ہی اس کے ہاتھ لگے لیکن وہ یہ نہیں کہتا کہ دیکھنے والے اسے موتی سمجھیں اور موتی کے بھاؤ بکے۔ یہ دوسری بات ہے کہ کوششوں کا پرکھنے والا اس کی بھی آدھی قیمت لگا دے تاکہ نہ اس کی محنت اکارت جائے اور نہ اس کی ہمت ٹوٹنے پائے۔ اگر اس تصویب کے اصول کو مان لیا جائے تو پھر ہر فتوی کو درست اور ہر قول کو صحیح

ماننا پڑے گا جیسا کہ میبذی نے فواتح میں لکھا ہے۔

"حق دریں مسئلہ مذہب اشعری است پس تو اند بود کہ مذاہب متناقضہ ہمہ حق باشند زنہار ورشان عامگان بدمبر وزبان بطعن ایشاں مکشا"

جب متضاد نظریے اور مختلف فتوئی تک صحیح تسلیم کئے جاتے ہیں تو حیرت ہے کہ بعض نمایاں افراد کے اقدامات کو خطائے اجتہادی سے کیوں تعبیر کیا جاتا ہے جبکہ مجتہد کے لئے خطا کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر عقیدہ تصویب صحیح ہے تو امیر شام اور ام المومنین کے اقدامات درست ماننا پڑیں گے اور اگر ان کے اقدامات غلط سمجھے جاتے ہیں تو تسلیم کیجئے کہ اجتہاد ٹھوکر بھی کھا سکتا ہے اور تصویب کا عقیدہ غلط ہے اور یہ اپنے مقام پر طے ہوتا رہے گا کہ ام المومنین کے اجتہاد میں اثوشیت تو سدِ راہ نہیں ہوتی یا امیر شام کا یہ اجتہاد تھا یا کچھ اور۔ بہر صورت یہ تصویب کا عقیدہ خطاؤں کو چھپانے اور غلطیوں پر حکم الٰہی کی نقاب ڈالنے کے لئے ایجاد کیا گیا تھا تاکہ نہ مقصد برآریوں میں کوئی روک پیدا ہو اور نہ من مانی کاروائیوں کے خلاف کوئی زبان کھول سکے امیر المومنین نے اس خطبہ میں ایسے ہی لوگوں کا ذکر کیا ہے جو اللہ کی راہ سے کٹ کر اور وحی الٰہی کی روشنی سے آنکھیں بند کر کے قیاس و رائے کے اندھیروں میں ٹامک ٹوئیے مارتے رہتے ہیں اور دین کو افکار و آرا کی آماجگاہ بنا کر نت نئے فتوئی دیتے رہتے ہیں اور اپنے جی سے احکام گھڑ کر اختلافات کے ساختانے چھوڑتے رہتے ہیں اور پھر تصویب کی بنا پر تمام مختلف و متضاد احکام کو اللہ کی طرف سے سمجھ لیتے ہیں۔ گویا ان کا ہر حکم واقعی الٰہی کا ترجمان ہے کہ نہ ان کا کوئی حکم غلط ہو سکتا ہے۔ اور نہ کسی موقع پر وہ ٹھوکر کھا سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اس مسلک کے رد میں فرماتے ہیں کہ۔

(۱) جب اللہ ایک، کتاب ایک اور رسولؐ ایک ہے، تو پھر دین بھی ایک ہی ہونا چاہئے اور جب دین ایک ہے تو ایک ہی چیز کے لئے مختلف و متضاد احکام کیوں کر ہو

سکتے ہیں کیونکہ حکم میں تضاد اس صورت میں ہوا کرتا ہے کہ جب حکم دینے والا پہلا حکم بھول چکا ہو۔ یا اس پر غفلت یا مدہوشی طاری ہوگئی ہو یا جان بوجھ کر ان بھول بھلیوں میں رکھنا چاہتا ہو اور اللہ و رسولؐ ان چیزوں سے بلند تر ہیں لہٰذا اس اختلاف کو ان کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا بلکہ یہ اختلافات ان لوگوں کے خیالات و آراء کا نتیجہ ہیں کہ جنہوں نے قیاس آرائیوں سے دین کے نقوش کو مسخ کرنے کا تہیہ کر لیا تھا۔

(۲) اللہ نے یا تو ان اختلافات سے منع کیا ہوگا یا اختلافات پیدا کرنے کا حکم دیا ہوگا اگر حکم دیا ہے تو وہ کہاں اور کس مقام پر ہے اور ممانعت کو سننا چاہو تو قرآن کہتا ہے قل آللّٰہ اذن لکم ام علی اللّٰہ تفترون "ان سے کہو کہ کیا اللہ نے تمہیں اجازت دے دی ہے یا تم اللہ پر افترا کرتے ہو" یعنی ہر وہ چیز جو حکم خدا نہ ہو وہ افترا ہے اور افترا ممنوع و حرام ہے اور افترا پردازوں کے لئے عقبیٰ میں نہ فوز و کامرانی ہے نہ فلاح و بہبود ہے چنانچہ ارشاد قدرت ہے۔ ولا تقولوا لما تصف السنتکم ھذا حلال و ھذا حرام لتفتروا علی اللّٰہ الکذب ان الذین یفترون علی اللّٰہ الکذب لا یفلحون۔

جو تمہاری زبانوں پر جھوٹی باتیں چڑھی ہوئی ہیں۔ انہیں کہا نہ کرو اور نہ اپنی طرف سے حکم لگایا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تاکہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھنے لگو اور جو افترا پرداز یاں کرتے ہیں وہ کامیابی و کامرانی سے ہمکنار نہ ہوں گے۔

(۳) اگر اللہ ہی نے دین کو ناتمام رکھا ہے تو اسے ادھورا چھوڑنے کی یہ وجہ ہوگی کہ اس نے اپنے بندوں سے یہ چاہا ہوگا کہ وہ شریعت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں اس کا ہاتھ بٹائیں اور شریعت سازی میں اس کے شریک ہوں تو یہ عقیدہ سراسر شرک ہے اگر اس نے دین کو مکمل اتارا ہے تو پھر پیغمبرؐ نے اس کے پہنچانے میں کوتاہی کہ ہو گی تاکہ دوسروں کے لئے اس میں قیاس و رائے کی گنجائش رہے تو معاذ اللہ یہ پیغمبرؐ

کی کمزوری اور انتخاب قدرت پر بدنما دھبہ ہوگا۔

(۴) اللہ سبحانہٗ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ ہم نے کتاب میں کسی چیز کو اٹھا نہیں رکھا اور ہر ایک چیز کو کھول کر بیان کر دیا ہے تو پھر قرآن سے ہٹ کر جو حکم تراشا جائے گا وہ شریعت سے باہر ہوگا اور اس کی اساس علم و بصیرت اور قرآن و سنت پر نہ ہوگی بلکہ اپنی ذاتی رائے اور اپنا ذاتی فیصلہ ہوگا۔ جس کا دین و مذہب سے کوئی لگاؤ نہیں سمجھا جا سکتا۔

(۵) قرآن دین کا مبنیٰ و ماخذ اور احکام شریعت کا سرچشمہ ہے۔ اگر احکام شریعت مختلف اور جدا جدا ہوتے تو پھر اس میں بھی اختلاف ہونا چاہئے تھا اور اس میں اختلاف ہوتا تو یہ اللہ کا کلام نہ رہتا اور جب یہ اللہ کا کلام ہے تو پھر شریعت کے احکام مختلف ہو ہی نہیں سکتے کہ تمام مختلف و متضاد نظریوں کو صحیح سمجھ لیا جائے اور قیاسی فتووں کو اس کا حکم قرار دے لیا جائے۔

[مقصرین جہنمی ہیں]

حضرات نہج البلاغہ صفحہ ۱۰۹ خطبہ نمبر ۱۶ کا ایک یہ ہے مولائے کائنات نے فرمایا:

مقصر فی النار ھوی الیمین و الشمال مضلۃ و الطریق الوسطی ھی الجادۃ علیھا باقی الکتاب و آثار النبوۃ و منھا منفذ السنۃ و الیہ مصیر العاقبۃ ھلک فیھا رجلان رجل ادعی محبتنا و ابغضنا قلبہ و رجل ابغضنا بلسانہ و اوضع فی الارض فسادہ و اضاف الی ذنبہ ان ھلک بنا ان یقول ھلک فینا محب مفرط و باھت مفتر و لیس ذلک بنا و لا فینا۔

کوتاہی کرنے والا اسے تو دوزخ ہی میں گرنا ہے دائیں بائیں گمراہی کی راہیں ہیں اور درمیانی راستہ ہی صراط مستقیم ہے۔ (مؤمنین صراط مستقیم کس کو کہتے ہیں جلد دوائم میں پڑھیئے گا)۔

حضرات قارئین آپ آگے امام حسن عسکریؑ کا فرمان پڑھ کر اندازہ کریں یا اندازہ لگائیں گے کہ مقصروں نے دین کو کتنا نقصان پہنچایا ہے جس کے لئے آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں تاکہ گیارہویں امام کا فرمان آپ سمجھ سکیں۔

قال علیہ السلام: من اخذ دینہ من کتاب اللہ و سنۃ نبیہ

صلوات الله علیه وآله زالت الجبال قبل أن یزول ومن أخذ دینه من أفواه الرجال ردّته الرجال. (اصول کافی صفحہ ۱۰ جلد اول)

ترجمہ: جس شخص نے اپنا دین کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے لیا ہے پہاڑ اپنے مقام سے اکھڑ جائینگے مگر وہ دین نہ چھوڑے گا مگر جس نے لوگوں کی سنی سنائی افواہوں سے (دین) لیا ہے اس کو لوگ ہی رد کردینگے۔ یہ حال ہے آج کل کے مقصرین کا جن کی تحقیق ہے نہ تصدیق۔

بیشک ایسی حدیثیں جو ہماری کتب میں نہ ہوں اور صرف ان کی یعنی (غیر شیعہ کی) کتب میں ہوں اور ہمارے مخالف ہوں ان سے اقرار لازم ہے کیونکہ

فما وافق کتاب الله عزّوجل فخذوه وما خالف کتاب الله فردّوه وقوله علیه السلام دعوا ما وافق القوم فانّ الرشد فی خلافهم. (اصول کافی صفحہ ۱۰ جلد اول)

ورنہ الزام مخصم اور ثبوت علی الغیر کے لئے کتب مخالف سے حوالہ ضروری ہے تاکہ غیر پر حجت بھی ہوجائے اور وہ منکر الزام بھی کھا جائے۔ شاید کوئی (غیر شیعہ) مؤمن بھی ہوجائے۔ قوله علیه السلام: خذوا بالمجمع علیه فان المجمع علیه لاریب فیه. (اصول کافی صفحہ ۹ جلد اول)

مجمع علیہ حدیث لوس تحقیق مجمع علیہ بے شب ہوتی ہے۔ جیسے امام حسین علیہ السلام کا میدان کربلا میں یہ کہنا کہ زید بن ارقم اور جابر بن عبداللہ انصاری سے پوچھ لو میرے اور میرے بھائی حسن مجتبیٰ کے حق میں کیا حدیث سید الشباب اهل الجنة موجود ہے یا نہیں۔ دیکھو (۱) کتاب اہل سنت والجماعت جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ نمبر ۲۲۱۔۲۲۲۔ (۲) مشکوٰۃ شریف باب مناقب اہلبیت صفحہ نمبر ۵۷۱۔

محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن ابن محبوب ابن رئاب عن ابی عبیده الحذا عن ابی جعفر علیه السلام قال من أفتی الناس بغیر علم ولا هدی لعنة الملائکة الرّحمة والملائکة العذاب ولحقه وزر من عمل بفتیاه.

[علم کے بغیر فتویٰ کی ممانعت]

(اصول کافی صفحہ ۴۲ جلد اول، کتاب فضل العلم باب نهی عن القول بغیر علم حدیث ۳) ترجمہ: حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا جس نے بغیر علم اور ہدایت کے فتویٰ دیا اس پر ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب دونوں ملکر لعنت کرتے ہیں اور جو شخص اس کے فتویٰ پر عمل کرے گا اس کا گناہ بھی اُسی کو ہوتا ہے۔

[''فتویٰ کون دے سکتا ہے'']

اصول کافی جلد ا صفحہ ۴۳۔ باب نهی عن القول بغیر علم کی حدیث نمبر ۵ علی بن ابراهیم عن محمد بن عیسی عن یونس عن داؤد بن فرقد عمّن حدّثه عن ابن شبرمة قال: ما ذکرت حدیثاً سمعت عن جعفر بن محمد علیه السلام الا کاد أن یتصدّع قلبی قال حدثنی أبی من جدی عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال ابن شبرمة: وأقسم بالله ما کذّب ابوه علی جده ولا جدّه علی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من عمل بالمقائیس فقد هلک وأهلک ومن أفتی الناس بغیر علم

وهو لا یعلم الناسخ من المنسوخ والمحکم من المتشابه فقد هلک واهلک.

ترجمہ: امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: فرمایا رسولخداؐ نے جو قیاس پر عمل کرے خود بھی ہلاک ہوا اور اس نے لوگوں کو بھی ہلاک کیا جس نے بغیر علم کے فتوی دیا اور وہ ناسخ ومنسوخ محکم اور متشابہ نہ جانتا تھا خود بھی ہلاک ہوا اور لوگوں کو بھی اس نے ہلاک کیا۔

ان مجتہدین کی فہرست جنہوں نے الشهادة ثالثه فی الاذان والاقامة کے بارے میں کہا ہے کہ پڑھو باقی مجتہد کہتے ہیں کہ نماز نہیں ہوتی ہے۔

نمبر شمار	فتوی	حوالہ کتاب
۱۔الشیخ عبدالنبی عراقی	مستحب موکد	رسالة الهداية صفحہ ۴۹
۲۔الشیخ محمد تقی مجلسی	جزو ایمان	روضة المتقین ج ۲ صفحہ ۲۴۶
۳۔الشیخ محمد رضا نجفی	بغیر قصد جزئیت	سر الایمان صفحہ ۴۱
۴۔السید المیرزا ابراہیم	مستحب مطلق	سر الایمان صفحہ ۴۶
۵۔الشیخ محمد باقر المجلسی	مستحب مطلق	بحار الانوار ج ۸۴ صفحہ ۱۱۲
۶۔الشیخ یوسف البحرانی	مستحب مطلق	الحدائق ج ۷ صفحہ ۴۰۲
۷۔الشیخ الحر عاملی	مستحب مطلق	رسالة الهداية صفحہ ۱۴
۸۔السید الوحید البہبہانی	مستحب ومندوب	رسالة الهداية صفحہ ۱۴
۹۔الشیخ محمد حسن النجفی	مستحب واکمال الشہادتین	سر الایمان صفحہ ۴۳
۱۰۔الشیخ محمد حسین کاشف الغطاء	مستحب	حاشیہ العروہ صفحہ ۶۳
۱۱۔السید علی مدد القائمی	بغیر قصد نجو ائیت	سر الایمان صفحہ ۶۱
۱۲۔السید احمد المستنبط	مستحب	القطرہ ج ۱ صفحہ ۳۲۱

۱۳۔السید روح اللہ الحسینی	قربۃ مطلقہ	الادب المعنوی صفحہ ۲۶۵
۱۴۔السید نعمت اللہ الجزائری	مستحب مطلق	انوار النعمانیہ ج ۱ صفحہ ۱۷۲
۱۵۔السید مہدی بحر العلوم	مستحب	منظومة الدرة النجفیه
۱۶۔السید علی الطباطبائی	مستحب بغیر قصد جزئیہ	ریاض المسائل ج ۱ صفحہ ۱۵۱
۱۷۔الشیخ احمد العراقی	مستحب	مستند الشیعہ ج ۱ صفحہ ۳۱۴
۱۸۔الشیخ مرتضی انصاری	مستحب	الحجة صفحہ ۵۲
۱۹۔الشیخ مشکور الحولی	مستحب	کفایت الطالبین صفحہ ۷۸
۲۰۔السید علی بحر العلوم	مستحب	البرهان القاطع ج ۳
۲۱۔السید حسین الترک	مستحب	رساله عملیه فارسی
۲۲۔الشیخ جعفر النجفی	مستحب مطلق	منهج الرشاد صفحہ ۱۷۵
۲۳۔الشیخ زین العابدین الحائری	مستحب	ذخیرة المعاد ج ۲ صفحہ ۳۱۶
۲۴۔المرزا محمد حسین النمر ستانی	مستحب	حاشیہ نجاة العباد جواهری
۲۵۔السید اسماعیل ہری	مستحب	شرح نجاة العباد جواهری
۲۶۔الشیخ محمد الشربینی	مستحب	حاشیہ رسالہ السید حسن الترک
۲۷۔الشیخ آغا رضا الہمدانی	مستحب	مصباح الفقیہ صفحہ ۲۲۱
۲۸۔الشیخ محمد طہ نجف	مستحب	حاشیہ نجاة العباد
۲۹۔الشیخ حسن الماقانی	مستحب	رساله عملیه فارسی
۳۰۔السید محمد صاحب البلغہ	مستحب	الوجیزہ صفحہ ۸۹
۳۱۔المیرزا حسین الخلیلی	مستحب	حاشیہ نجاة العباد
۳۲۔الشیخ عبداللہ المازندانی	مستحب	حاشیہ رسالہ ملا محمد اشرفی

۳۳۔الشیخ محمد تقی النجفی	مستحب	رسالہ عملیہ فارسی صفحہ ۷۸
۳۴۔میرزا ابوالقاسم اوردبادی	مستحب	سر الایمان صفحہ ۵۰
۳۵۔الشیخ محمد جواد الحولاوی	مستحب	حاشیہ کفایت الطالبین صفحہ ۷۸
۳۶۔السید مہدی الکاظمی	مستحب	رسالہ عملیہ صفحہ ۷۶
۳۷۔السید محمد کاظم الیزدی	مستحب	حاشیہ وجیزہ
۳۸۔میرزا محمد تقی شیرازی	مستحب	رسالہ عملیہ صفحہ ۶۰
۳۹۔الشیخ احمد کاشف الغطاء	مستحب	سفینۃ النجاۃ ج ۱ صفحہ ۲۰۶
۴۰۔الشیخ عبدالغنی النوری	مستحب	حاشیہ مجمع المسائل
۴۱۔السید حسن الصدر	مستحب	المسائل المہجہ صفحہ ۲۲
۴۲۔الشیخ موسیٰ الاردبیلی	مستحب	حاشیہ رسالہ میرزا شیرازی
۴۳۔المیرزا جواد الملکی التبریزی	مستحب یا رجاء	اسرار الصلاۃ صفحہ ۱۸۱
۴۴۔الشیخ ضیاء الدین العراقی	مستحب	رسالۃ الہدایہ صفحہ ۱۶
۴۵۔الشیخ محمد رضا الدزفولی	مستحب مطلق	کلمۃ التقویٰ صفحہ ۱۷۰
۴۶۔المیرزا محمد حسین النائینی	مستحب	سر الایمان صفحہ ۵۲
۴۷۔الشیخ محمد حسین اصفہانی	مستحب	سر الایمان صفحہ ۵۳
۴۸۔السید حسین قمی	مستحب	مختصر الاحکام صفحہ ۲۶
۴۹۔الشیخ محمد رضا آل یٰسین	مستحب	حاشیہ رسالہ سید الصدر
۵۰۔الشیخ عبدالحسین الرشتی	مستحب مطلق	حاشیہ رسالہ صاحب کفایہ
۵۱۔السید محسن الحکیم الطباطبائی	مستحب	منہاج الصالحین ج ۱ صفحہ ۱۱۹
۵۲۔السید عبدالحسین شرف الدین	مستحب	النص و الاجتہاد صفحہ ۲۳۳

۵۳۔السید عبدالہادی الشیرازی	مستحب	حاشیہ رسالہ السید بروجردی
۵۴۔میرزا باقر زنجانی	مستحب	سر الایمان صفحہ ۵۹
۵۵۔الشیخ مرتضیٰ آل یٰسین	مستحب	سر الایمان صفحہ ۶۲
۵۶۔السید محمد الشاہرودی	مستحب	حاشیہ عروۃ الوثقیٰ ج ۱ صفحہ ۶۰۲
۵۷۔الشیخ ملا علی زنجانی	مستحب	نظام الفرائد فی شرح الفوائد صفحہ ۳۲
۵۸۔السید ابوالقاسم الخوئی	مستحب	منہاج المتقین ج ۱ صفحہ ۱۵۹۔۱۶۰
۵۹۔السید محمد الحجہ کوہکمری	مستحب مطلق	حاشیہ عروۃ الوثقیٰ
۶۰۔الشیخ محمد کاظم شیرازی	مستحب مطلق	حاشیہ عروۃ الوثقیٰ
۶۱۔المیرزا مہدی حسینی شیرازی	مستحب	حاشیہ عروۃ الوثقیٰ
۶۲۔السید محمد ہادی المیلانی	مستحب	حاشیہ عروۃ الوثقیٰ ج ۱ صفحہ ۶۰۲
۶۳۔الشیخ جعفر کاشف الغطاء	مستحب مطلق	کشف الغطاء صفحہ ۲۲۷
۶۴۔السید محمد حسین خاتون آبادی	مستحب مطلق	کلمات الاعلام
۶۵۔الشیخ محمد بن مہدی الشرفی	مستحب	رسالہ عملیہ صفحہ ۶۳
۶۶۔السید محمد مہدی الصدر الکاظمی	مستحب	بغیۃ المقلدین صفحہ ۵۳
۶۷۔السید ابوالحسن قزوینی	مستحب	ہدایۃ الانام صفحہ ۹۱
۶۸۔السید شہاب الدین المرعشی النجفی	مستحب	حاشیہ عروۃ الوثقیٰ
۶۹۔الشیخ محمد صالح اسمعانی	مستحب	کلمات الاعلام
۷۰۔میرزا محمد علی شاہ آبادی	مستحب مطلق	مفتاح السعادۃ صفحہ ۶۹
۷۱۔میرزا ابوالقاسم قمی	مستحب	الغنائم صفحہ ۱۷۰
۷۲۔الشیخ میرزا ابراہیم کرباسی	مستحب	المناہج صفحہ ۴۵

۷۳۔السید میرزا محمود صاحب المواہب	مستحب مطلق	المواہب السنیہ ج ۳
۷۴۔المیر زا محمد حسن شیرازی	مستحب	مجمع المسائل صفحہ ۹۸
۷۵۔الشیخ محمد علی النجفی	مستحب	حاشیہ مجمع المسائل
۷۶۔السید اسماعیل الصدور	مستحب	مختصر نجاۃ العباد صفحہ ۴۳
۷۷۔الملا محمد علی خونساری	مستحب	حاشیہ عملیہ صفحہ ۶۲
۷۸۔آقا محمد علی مدرس چہاردہی	مستحب مطلق	زبدۃ العبادات صفحہ ۱۵۵
۷۹۔السید الفقی	مستحب مطلق	کلمات الاعلام
۸۰۔الشیخ محمد طاہر الخراسانی	قرینہ مطلقہ	ذخیرۃ العباد صفحہ ۵۳
۸۱۔شیخ الشریعہ اصفہانی	قرینہ مطلقہ	سر الایمان صفحہ ۵۱
۸۲۔السید محمد فیروز آبادی	قرینہ مطلقہ	سر الایمان صفحہ ۵۱
۸۳۔الشیخ شعبان رشتی	قرینہ مطلقہ	وسیلۃ النجاۃ صفحہ ۷۸
۸۴۔الشیخ عبداللہ مامقانی	قرینہ مطلقہ	مناہج المتقین صفحہ ۶۲
۸۵۔السید ابوالحسن اصفہانی	قرینہ مطلقہ	ذخیرۃ العباد صفحہ ۱۱۲
۸۶۔السید صدر الدین الصدور	قرینہ مطلقہ	حاشیہ رسالہ سید حسین قمی
۸۷۔السید حسین بروجردی	قرینہ مطلقہ	توضیح المسائل فارسی
۸۸۔السید احمد خونساری	قرینہ مطلقہ	مجمع فروع صفحہ ۱۶۴
۸۹۔الشیخ حسین الحرانی	کوئی حرج نہیں	الف الاثنیہ صفحہ ۷۸
۹۰۔الملا آقا الدربندی	کوئی حرج نہیں	رسالہ عملیہ فارسی
۹۱۔المیر زا محمد حسن قمی	کوئی حرج نہیں	مفتاح الفتاحہ ج ۱ صفحہ ۳۶
۹۲۔الفاضل الایروانی	جائز ہے	نجاۃ المقلدین صفحہ ۱۲۶

۹۳۔السید محمد مہدی قزوینی	مستحب مطلق	حاشیہ عروۃ الوثقیٰ
۹۴۔الشیخ محمد الفیض القمی	مستحب مطلق	حاشیہ عروۃ الوثقیٰ
۹۵۔شہید محمد باقر الصدر	مستحب مطلق	حاشیہ منہاج الصالحین ج ۱ صفحہ ۴۸۸
۹۶۔السید محمد رضا گلپایگانی	قرینہ مطلقہ	حاشیہ رسالہ سید بروجردی

اہم نوٹ: آقائے خمینی کی وصیت پر جس نے آقائے خمینی کی نماز جنازہ میں شہادت ثالثہ پڑھی جو ریڈیو پر دنیا بھر سے سُنی۔ جب ان سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا میرے آگے امام زمانہ جو پڑھتے جا رہے تھے میں اس کو دُھراتا جا رہا تھا۔ حضرات قارئین جب بقول آقا گلپایگانی کے امام زمانہ شہادت ثالثہ نماز جنازہ میں پڑھ رہا ہے تو پھر یہ معترضین مقصرین کون ہوتے ہیں موشگافیاں کرنے والے، یہ مجتہدین تو نہیں ہیں۔

۹۷۔السید علی السیستانی	مستحب	مسائل المنتخبۃ صفحہ ۱۱۵
۹۸۔السید عبدالاعلی یزدانی	قرینہ مطلقہ	جامع الاحکام صفحہ ۸۳
۹۹۔الشیخ الاراکی	قربت مطلقہ	جواب مسئلہ تحریری (بکھر میں)
۱۰۰۔قائد المسلمین آقا السید علی خامنہ ای	قرینہ مطلقہ	قلمی جواب (آغا علی حسین قمی تحصیل ضلع میانوالی کے پاس بکھر میں موجود ہے)
۱۰۱۔آقا سید محمد علی طباطبائی	جزاذان واقامت	دمشق
۱۰۲۔آقا علاؤ الدین رستگاری	مستحب	دیکھو توضیح المسائل صفحہ ۲۷۸ (عکس توضیح المسائل فتویٰ صفحہ نمبر ۱۳۰، ۱۳۱)

انھوں نے تو تشہد میں بھی اس طرح پڑھنے کو کہا ہے۔

واشهد ان عليّ امير المومنين علياً و اولاده المعصومين

امور بالقلم من مشيد الى لله بين الرحيم — اقرار الله كه بدد دعا

مسئلہ نکاح — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — اسلام نکاح پر مضامین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِقْرَاراً بِنِعْمَتِہٖ وَعَلَی الْاَصْفِیَآءِ مِنْ عِتْرَتِہٖ اَمَّا بَعْدُ

فَقَدْ کَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَی الْاَنَامِ اَنْ اَغْنَاھُمْ بِالْحَلَالِ مِنَ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَہٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَقَوْلُہُ الْحَقُّ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَآئِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِھِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○ (حدیث)

وَقَالَ نَبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَنَاکَحُوْا وَتَنَاسَلُوْا تَکْثُرُوْا فَاِنِّیْ اُبَاھِیْ بِکُمُ الْاُمَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَوْ بِالسَّقْطِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّعِتْرَتِہِ الْمَعْصُوْمِیْنَ ○

حکم خدا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ النِّکَاحَ ذَرِیْعَۃً لِلْاِمْتِثَالِ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعِتْرَتِہِ الْمَعْصُوْمِیْنَ الطَّیِّبِیْنَ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ○

مسئلہ نکاح — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ اَلْقَتْ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْم — مورکل مذکور

۲ قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ — مورکل مذکور

۳ اَلْقَتْ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ مُوَکِّلِیْ — مورکل مذکور

۴ قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ — مورکل مذکور

۵ اَلْقَتْ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ مُوَکِّلِیْ — مورکل مذکور

۶ قَبِلْتُ نِکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ هٰذَا — مورکل مذکور

۷ اَلْقَتْ نَفْسُ مُوَکِّلَتِیْ وَکَالَۃً مُتَقَارِنَۃً اَیْجَاباً مُوَکِّلِیْ — مورکل مذکور

۸ قَبِلْتُ لِلنِّکَاحِ لِمُوَکِّلِیْ — مورکل مذکور

۹ رَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ

۱۰ قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ

۱۱ رَوَّجْتُ مُوَکِّلِیْ مُوَکِّلَتِیْ

۱۲ قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ

---

۱ زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْم — مورکل مذکور

۲ قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ — مورکل مذکور

۳ زَوَّجْتُ مُوَکِّلِیْ مُوَکِّلَتِیْ — مورکل مذکور

۴ قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ — مورکل مذکور

۵ اَنْکَحْتُ مُوَکِّلِیْ مُوَکِّلَتِیْ — مورکل مذکور

۶ قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ — مورکل مذکور

۷ اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ — مورکل مذکور

۸ قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ — مورکل مذکور

نکاح — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ حضرت آدم ؑ و بی بی حوا علیہا السلام

" شیث ؑ و بی بی بیعناء

" موسیٰ ؑ و بی بی صفورا

" ابراہیم ؑ و بی بی ھاجرہ

" یعقوب ؑ و بی بی رحیلا

" یوسف ؑ و بی بی زلیخا

" ایوب ؑ و بی بی رحیما

" سلیمان ؑ و بی بی بلقیس

حضرت فاطمہ معصومہ ؑ و امام حسین خدمۃ الکبریٰ

" امام علی نقی ؑ و بی بی خالصہ زھرا صلوٰۃ اللہ علیہا

" حسن العسکری ؑ و بی بی نرجس خاتون سلام اللہ علیہا

" حسین ؑ و بی بی شہربانو

" علی ابن الحسین زین العابدین ؑ و بی بی فاطمہ بنت الحسن ؑ

" محمد باقر علیہ السلام و بی بی امفروہ

" جعفر صادق ؑ و بی بی حمیدہ خاتون

" موسیٰ کاظم ؑ ام البنین

" علی رضا ؑ خیزران خاتون

" محمد تقی ؑ سمانہ خاتون

" علی نقی ؑ حدیث خاتون

" حسن عسکری ؑ نرجس خاتون

الاحی اعلیٰ اقوالی ناصر حضرت امام حسن عسکری ؑ

ابن امام حسن عسکری ؑ

حُجَجُ اللّٰہ صلواۃ اللّٰہ علیہم اجمعین. دیکھو توضیح المسائل صفحہ ۳۱۴
اور باقی مجتہدین حضرات کی

[شهادة ثالثه تشہد میں پڑھنے کے فتاویٰ]

منسلک کر رہا ہوں اور ان کی فہرست لکھ رہا ہوں۔ اب جو حضرات تشہد نماز میں ولایت علیؑ کی گواہی جسے شہادت ثالثہ کہتے ہیں یا پڑھنا چاہیں مندرجہ ذیل میں سے جس مجتہد کی تقلید کرتے ہیں تو وہ پڑھ سکتے ہیں اس سے مقصرین کا راستہ بند ہو جائے گا جو صرف بہانہ ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ کبھی تختۂ العوام میں پوچھتے ہیں، کبھی توضیح المسائل سے دریافت کرتے ہیں کبھی کہتے ہیں کسی امام نے پڑھا ہے کبھی کہتے ہیں رسولِ خداؐ نے تیسری گواہی کو تشہد میں پڑھا ہے۔ سب ثبوت جب دیے جاتے ہیں تو آخر میں کہتے ہیں اس وقت سے پہلے کیوں نہیں پڑھتے تھے۔ حضرات یہ سب شیطان کے سات سوالوں میں سے مقصرین کے سوال ہیں از روئے قرآن یعرفون نعمت اللّٰہ (ولایت علیؑ جانتے ہیں) ثم ینکرونھا. (قرآن) پھر منکر ہو جاتے ہیں اکثرھم الکافرون. (قرآن) اکثر کافر ہیں۔ حضرات ۱۸ ذی الحجہ ۱۰ھ حجۃ الوداع سے پہلے رسولؐ خدا نے اور خداوند جل شانہٗ نے علیؑ کی ولایت کا اعلان کیوں نہ کروایا۔ کیا اس سے پہلے جو لوگ مر گئے ان کا کیا بنے گا یہ ہے الجواب الجواب

اعتراض المقصرین

(۱) عکس فتویٰ آقا السید احمد مستنبط (استاد شیخ محمد حسین ڈھکو مجتہد نجف اشرف حرم امیرؑ) جائز ہے۔

(۲) آقائے خامنہ ای فتویٰ رہبر معظم ایران (نماز باطل نہیں ہوتی) جائز ہے۔

(۳) آقا محمد فاضل لنکرانی دامہ ظلہ

(۴) آقا سید محمد شیرازی مجتہد اعظم قم

(۵) آقا سید محمد شیرازی قم فتویٰ نمبر ۲ (لا تضربا الصلاۃ) جائز ہے

(۶) آقا شیخ مرتضیٰ آل یٰسین مجتہد اعظم کاظمین عراق (کتاب سر الایمان صفحہ ۵۷۔۵۸)

(۷) علامہ محمد تقی مجلسی کتاب فقہ مجلسی صفحہ ۲۹ مطابق فتویٰ آیت اللہ محمد کاظم طباطبائی

(۸) سرکار آقائے خمینی (پرواز در ملکوت جلد ۲ صفحہ ۵۰)

(۹) عکس فتویٰ آقائے خمینی (جائز ہے)

(۱۰) علامہ محمد باقر مجلسی (بحار الانوار جلد ۸۴ صفحہ ۳۰۹ طبع جدید)

(۱۱) آقا شیخ علی نمازی مشہد مقدس ایران (تشہد میں ولایت علیؑ پر ثابت رہنے کی دعا مانگنا جائز ہے)

(۱۲) آقا سید محمد جواد شبیری نجفی (علیؑ و اولادِ علیؑ کی امامت کی گواہی دینا کوئی مانع نہیں) جائز ہے۔

(۱۳) آقا سید محمد جواد (استاد شیخ محمد حسین ڈھکو) جائز ہے۔

(۱۴) عکس فتویٰ سید محمد حسنی بغدادی (احادیث معتبرہ پر عمل کرنا جائز ہے)

(۱۵) عکس فتویٰ آقا سید نصر الملت مجتہد لکھنؤ (کتاب تحفہ احمدیہ صفحہ ۱۵۴، ۱۵۵، ۲۱۳)

(۱۶) آقا سید محمد علی طباطبائی دمشق (قوانین شرعیہ ۲۸۸) اذان و اقامت

(۱۷) آقا سید محمد علی طباطبائی دمشق (قوانین شرعیہ صفحہ ۳۲۵۔۳۲۶) تشہد شہادت ثالثہ

(۱۸) آقا سید محمد علی طباطبائی دمشق (قوانین شرعیہ صفحہ ۱۹۶) نماز جنازہ

(۱۹) سید المجتہدین آقا سید شہاب الدین حسینی نجفی مرعشی امام جماعت حرم معصومہ قم مقدسہ

(۲۰) آقا سید عبداللہ شیرازی

(۲۱) آقائے سید ابوالقاسم خوئی

(۲۲) آقا سید نصر اللہ مستنبط (داماد آقائے خوئی) نجف اشرف

(۲۳) آقا [illegible] وب الدین رستگاری جویباری

(۲۳) انوار الشریعہ در فقہ جعفریہ استاد العلماء علامہ حسین بخش جاڑا۔ بحوالہ مستدرک الوسائل امام رضاؑ کے فرمان سے تشہد کا اذکار شہادت ثالثہ مستحب۔

[تشہد میں شہادت ثالثہ کا جواز]

(۲۴) آقا شیخ محمد حسن نجفی	جائز ہے	جواہر الکلام ج ۳ صفحہ ۳۳۶
(۲۵) آقا سید عبدالرزاق مکرم نجفی	جائز ہے	سرالایمان صفحہ ۵۰
(۲۶) آقا شیخ محمد رضا محقق نجفی	جائز ہے	خلاصۃ الحقائق ج ۱ صفحہ ۲۵۵
(۲۷) آقا حسین نوری طبرسی	جائز ہے	مستدرک الوسائل ج ۱ صفحہ ۲۳۲
(۲۸) آقا سید احمد رضی الدین مستنبط	جائز ہے	الفطرۃ ج ۱ صفحہ ۲۲۱
(۲۹) آقا سید محمد کاظم طباطبائی	جائز ہے	حاشیہ نقد المجلسی صفحہ ۲۹

(۳۰) سید آغا علی حسین نجفی قمی آف ضلع بکھر پنجاب پاکستان خود اس کے عامل ہیں شہادت ثالثہ پڑھتے بھی ہیں اور کتاب صلاۃ الائمہ میں انہوں نے خود لکھا بھی ہے۔

اہم نوٹ : از مؤلف ! حضرات مؤمنین کرام مندرجہ بالا مجتہدین نے تشہد میں ولایت علیؑ و آئمہ معصومین اپنی کتابوں اور فتواؤں میں پڑھنے کے احکامات جاری فرما دیے ہیں اس پر خاصی بڑے ناراض ہو گئے ہیں۔ اب مجتہدین مراجع کو گالیاں دینے لگے ہیں کیوں عزیزان من آپ سوچ نہیں سکتے رسولؐ خدا کو کیا ولایت علیؑ بتانے پر زہر نہیں دیا گیا اور کیا حضرت امام حسینؑ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ بھلا یزیدی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ پھر کربلا کی جنگ کس بات پر ہوئی یقیناً "علیؑ کی ولایت کے انکار پر" مولا علیؑ کی جنگیں بھی ولایت علیؑ کے منکروں سے تھیں کیا اُس زمانے میں بھی امریکہ کے ایجنٹ علی ولی اللہ پڑھا رہے تھے اور اس وقت ہمارے شیعہ مراجع عظام کیا امریکی ایجنٹ ہیں اس لیے علی ولی اللہ پڑھا رہے ہیں۔ بغضِ علیؑ کی حد ہو گئی۔ باقی تفصیلات دیکھئے جلد دوئم

فتاؤں کو مسلک کتاب کرتا ہوں۔

لاحتجاج

تالیف

ابی منصور احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی

الجزء الثانی

تعلیقات و ملاحظات

السید محمد باقر الخراسان

مؤسسۃ النعمان

بیروت۔ لبنان

للطباعۃ والنشر

[مقصرین کے بارے میں امام حسن عسکریؑ کا حکم]

عکس فتویٰ آیۃ اللہ السید احمد مستنبط

استاد شیخ محمد حسین ڈھکو مجتہد اعظم و امام الجماعۃ حرم امیر المومنین نجف اشرف عراق
از کتاب النظرۃ صفحہ ۲۲۰ مطبوعہ نجف۔ ولایت امیر المومنین کی شہادت نماز کا
جزو مستحب ہے۔

والاصنام والاوثان والجبت والطاغوت والبغاة والحمير يا داود ان الله خلقنا
فاكرم خلقنا وفضلنا وجعلنا امناءه وحفظته وخزانه على ما في السموات وما في الارض
وجعل لنا اضداداً واعداء فسمانا في كتابه وكنى عن اسمائهم وضرب لهم الامثال في كتابه
في ابغض الاسماء اليه والى عباده المتقين .

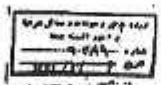
« الحديث الرابع والاربعون » في امالي الشيخ باسناده قال دخل سماعة بن مهران
على الصادق (ع) فقال له يا سماعة من شر الناس ؟ قال لعن يابن رسول الله قال فغضب حتى
احمرت وجنتاه ثم استوى جالسا وكان متكئا فقال يا سماعة من شر الناس فقلت والله ما
كذبتك يابن رسول نحن شر الناس عند الناس لانهم سموا كفارا وروافض فقصر الى ثم
قال كيف هكم اذا صرتم الى الجنة وسرتم الى النار فينظرون اليكم فيقولون مالنا
لانرى رجالا كنا نعدهم من الاشرار يا سماعة بن مهران انه من اسماء منكم اسامة مشيئا
الى الله تعالى يوم القيامة باقدامنا فتشفع فيه فتشفع . والله لايدخل النار منكم عشرة رجال
والله لايدخل النار منكم خمسة رجال والله لايدخل النار منكم ثلاثة رجال والله لا
يدخل النار منكم رجل واحد فتناقصوا في الدوجانوا كعددكم بالورع .

« الحديث الخامس والاربعون » في المستدرك عن سبط الشيخ الطبرسي في مشكوة
الانوار نقلا من كتاب الخاص عن ابي حماد البصير قال كنت عند عبدالله بن الحسن
وعنده اخوه الحسن بن الحسن فذكر قال ابا عبدالله عليه السلام فقال له فلت من ذاك
الرجل قلت ابا عبدالله عليه السلام فلما دخلت عليه وهو في قرائه قدا خذ الشعار الحمرة

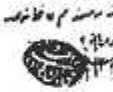


تشہد میں شہادت ثالثہ پڑھنے سے بھی نماز باطل نہیں ہوتی

یہ فتویٰ رہبر معظم آیت اللہ العظمیٰ آقای خامنہ ای کی طرف سے جاری ہوا۔



۴۴۲۹



فتویٰ کے ساتھ ہم اس کا حوالہ بھی پیش کر رہے ہیں۔

سوال: مولانا الحاج سائی ـــ دانشگاہ رضوی مشہد مقدس

ورود بہ دفتر دعوت و مسائل الشریعہ و امور ائمہ جمعہ
شمارہ (ڈاک نمبر) ۳۸۸۹ تاریخ فتویٰ ۱۴۰۲-۰۲-۹
فتویٰ نمبر ۴۳۲۹ ـ سوال نمبر ۸

سوال: ایک آدمی جو کہ آپ کا مقلد ہے اور یہ بات جانتا ہے کہ آپ کا فتویٰ یہ ہے کہ نماز میں اتنا ہی تشہد پڑھا جائے جو عام طور پر متعارف ہے لیکن وہ شخص نماز میں شہادت ولایت امیرالمومنینؑ پڑھتا رہا ہے اور اس کے پڑھنے کو بہتر اور مستحب سمجھتا تھا اور اب بھی وہ پڑھتا ہے۔

اس کی پہلے والی اور بعد والی نمازوں کا کیا حکم ہے؟ اور کیا اس شہادت کے پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر شہادت ثالثیت اور ورود کے قصد سے نہ ہو تو یہ نماز کے صحیح ہونے میں مانع نہیں ہے اور نماز صحیح ہے۔

بسمہ تعالیٰ

جناب آیۃ اللہ العظمیٰ آقای حاج محمد فاضل لنکرانی

ادام اللہ ظلکم الوارف

۳۰ - ۱۳/ ۱۳۲۹
۳۲۱۷۳

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آقا زادے خیر و عافیت سے ہوں گے۔

ارجو ان تکونوا بخیر وعافیۃ۔

اما بعد

مسئلہ ذیل کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

ہل یجوز قراءۃ "واشہد ان علیا ولی اللہ" فی تشہد الصلاۃ الواجبۃ والمستحبۃ؟ وہل تبطل الصلاۃ بقراءتہا بقصد الجزئیۃ؟

والسلام

حررہ اقل الناس علما وعملا

اعجاز حسین جاڑا

لنکرانی

بسم اللہ

ج۔ قرائت مذکورہ مذہب المذہبین ومن

اقرار الشہد کلمۃ الرسالۃ الجلیلۃ

۷۹/۶/۲۲

ادھر سے بقیہ صفحہ آخر پر ملاحظہ ہو



عکس فتویٰ حضرت آیۃ اللہ سید محمد شیرازی مجتہد اعظم قم مقدسہ ایران

بعد ذکر شہادتین ولایت امیر المومنین کی گواہی دینا جائز ہے۔

باسمہ تعالیٰ

ہل یجوز ان یزاد فی التشہد ما رواہ بعض العلماء الغیف الاشرف فی کتابہ الدلۃ ج ۱ ص ۲۳ ما نقلہ الی البصیر عن الصادق علیہ السلام و اشہد ان ربی نعم الرب وان محمدا نعم الرسول وان علیا نعم الوصی ونعم الامام

الجواب - توجدا -

نعم یعتقد الجاہل ذلک

کما ہو معتقد من الشیعۃ الامامیۃ

بسمه تعالى

سماحة الجناب آية الله العظمى وحجة الله الكبرى آقاى

حاج السيد محمد الشيرازى قم ادام الله ظله الوارف

عليه الصلاة والسلام

نرجو من الله تعالى ان تكونوا بخير وعافية

اسئل من ضايع ومحرر المسئلة الدينية ... وهى هذه

هل يجوز قرائة الشهادة الثالثة .. اشهد ان عليا ولى الله ، بعد الشهادتين فى الصلوة الواجبة والمستحبة ؟ وهل تبطل الصلوة بقرائتها ؟ وان قرئت بنية الاستحباب وبغير قصد جزئيتها ؟

بسم الله الرحمن الرحيم

الراجى جوابكم عاجلا

ج: لا تضر بالصلاة ، والله العالم.

اعجازحسين وارثى

بل تستحب.

باكستان كوئٹه

١٧ جولائى سنه ٢٠٠٠ء

آدرس حقير سرحد افغانستان



عکس فتویٰ آیۃ اللہ شیخ مرتضیٰ آل یٰسین

مجتہد اعظم کاظمین عراق

کتاب سراج البیان ——— صفحہ ۱۵۵ طبع نجف

جن کی روایت کی گواہی کا اذان واقامت میں، بجائے خود نماز میں بھی بیان کرنا ہوتا ہے۔

کتب حجۃ الاسلام علی الاعلام الشیخ مرتضی آل یاسین جواب من سأله عن هذه المسألة بما هذا نصه :

(بسم الله الرحمن الرحيم)

لا ينبغي الاشكال في استحباب الشهادة لعلي عليه السلام بالولاية عقيب ذكر الشهادتين في كل من الأذان والاقامة اذا لم يقصد بها الجزئية كما عليه سيرة المؤذنين من ابناء الشيعة الأمامية في كل زمان وكل مكان وذلك للاخبار الدالة بكل صراحة على استحباب القرآن بين الشهادتين الشهادة النبي صلى الله عليه وآله بالرسالة والشهادة لعلي أمير المؤمنين عليه السلام بالولاية ودعوى لزوم التصريح من ذكرها زيادة على المتعود المعتاد في الأذان والاقامة مدفوعة بعدم لزوم ذلك مع عدم قصد الجزئية فيها كما هو المفروض . وانما الأخبار الدالة على كراهة التكلم في الاذان والاقامة فلا تصلح معارضاً لتلك الأخبار الدالة على استحباب القرآن بين الشهادتين



عکس فتوی علامہ محمد تقی مجلسی

از کتاب فقہ اہلبیت ـــــــ ص ۲۲۰

معالجہ بقلم آیۃ اللہ محمد کاظم طباطبائی ـــــــ مطبوعہ بمبئی







عکس تحریر:

آیۃ اللہ العظمیٰ سرکار امام خمینیؒ

شہادۃ ثالثہ مقدسہ کے متعلق عقیدہ

پرواز در ملکوت ج ۲ ص ۵۰

پرواز در ملکوت

۵۰

و اما نکتهٔ عرفانیهٔ برای توضیح این کلمات بر کلیهٔ موجودات از عرش اعلا تا منتهی ارضین آن است که حقیقت خلافت و ولایت، ظهور الوهیّت است و آن اصل وجود و کمال آن است و هر موجودی که حظّی از وجود دارد از حقیقت الوهیت و ظهور آن که حقیقت خلافت و ولایت است حظّی دارد و لطیفهٔ الهیّهٔ در سرتاسر کائنات از عوالم غیب تا منتهای شهادت بر ناصیهٔ همه ثبت است و آن لطیفهٔ الهیّهٔ حقیقت وجود منبسط و نفس الرحمان و حق مخلوقی یه است که بنیه باطن خلافت خاتمیه و ولایت مطلقهٔ علویه است.

و از اینجهت است که شیخ عارف شاه آبادی دام ظله می فرمودند که شهادت بولایت در شهادت برسالت منطوی است زیرا که ولایت بباطن رسالت است و نویسنده گوید که در شهادت بألوهیّت شهادتین منطوی است جمعاً و در شهادت برسالت آن دو شهادت نیز منطوی است چنانچه در شهادت بولایت آن دو شهادت دیگر منطوی است والحمد لله اولاً و آخراً.



(حق الطبع محفوظ)

اشاعت اول ۱۹۸۱ء

انوارِ شرعیہ

در

فقہ جعفریہ

از قلم حقیقت
حجۃ الاسلام والمسلمین استاد العلماء والمجتہدین آیۃ اللہ علامہ حسین بخش جاڑا
مجتہد العصر

پرنسپل:- درس گاہ امامیہ، دریا خان۔ ضلع میانوالی۔
ناشر
مکتبہ انوار النجف، دریا خان ضلع میانوالی
قیمت ——— بیس روپے صرف -/۲۰



عکس فتویٰ حضرت نائب الامام خمینی دام ظلہ

ان کے دادا کی اولاد معصومہ کی روایت کے اقرار پر شش دعا کا ذکر اثنائے نماز میں ہر چند ہر جگہ جائز ہے۔ "خمینی"

بسم

سماحۃ آیۃ اللہ العظمیٰ الامام المعلم ادام اللہ ظلہ

لم تقدیم التحیات والصلوات الرحبات

ان تطلعونا علی فتواکم فیما یلی

اذا قرء القارئ فی صلاتہ بعد الشہادتین

فی تشہدہ ہذا الدعاء اللہم انی

رضیت بک ربا وبمحمد نبیا وبعلی ولیا

وبالائمۃ المعصومین من ولدہ سادۃ وقادۃ

اللہم ارزقنی شفاعتہم والحشر فی زمرتہم

تقبل الدعاء ام الورود تحل تبطل صلاتہ

ام لا۔ بینوا

لا بأس بقرائۃ الدعا المذکور وغیرہ فی اثناء الصلوٰۃ

والاحوط جزما ان لم یکن بقصد الورود

اس کو تشہد کہا جاتا ہے پس اگر صبح کی نماز ہے تو سلام پڑھ کر ختم کرے ورنہ سلام مستحب ہے
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور یہ سلام تشہد کی حالت میں بیٹھے
ہوئے پہلو کو مقتدی کی طرف پھیر کر پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ
اور گردن سے داہنی طرف اشارہ کر کے تیسرا سلام پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ اور اگر مغرب کی نماز ہو تو تشہد کے بعد سلام نہ پڑھے بلکہ بحول اللہ الخ پڑھتے ہوئے
اٹھ کھڑا ہو اور حالت قیام میں یا صرف سورہ فاتحہ پڑھے یا اس کے بجائے تسبیحات اربعہ پڑھ
لے دوسرا سورہ نہ پڑھے اور تسبیحات اربعہ یہ ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر رکوع و سجود کر کے تشہد پڑھے اور سلام پڑھ کر نماز ختم
کرے اور اگر چار رکعتی نماز یعنی ظہر یا عصر یا عشاء ہو تو تیسری رکعت میں سجدوں کے بعد تشہد
پڑھنے کی بجائے بحول اللہ الخ پڑھتے ہوئے اٹھ جائے اور تیسری رکعت کی طرح چوتھی رکعت
پڑھ کر تشہد، سلام پڑھے۔

آئمہ طاہرین علیہم السلام نے نماز کو بالتبع تعلیم فرمایا ہے وہی ہے اس سے ثابت
یا ثابت کرنا علماء کے بس میں نہیں ہے تشہد میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کی شہادت
پر اصرار کرنا خواہ مخواہ فساد کی جستجو ہے کیونکہ درود میں سب آل محمد شامل ہیں۔

مستدرک الوسائل میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے جہاں درسر تشہد
میں آپ نے باقی ارکان مستحبہ کا ذکر فرمایا ہے وہاں اَشْهَدُ اَنَّكَ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ نِعْمَ الْوَلِيُّ کا تشہد واجب کے
بعد پڑھنا بھی مستحب قرار دیا ہے اور درود شریف کے بعد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَالْمُصْطَفٰى
وَصَلِّ عَلَى الْمُرْتَضٰى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْاَئِمَّةِ الرَّاشِدِيْنَ
مِنْ اٰلِ طٰهٰ وَيٰسٓ الخ کا پڑھنا بھی ذکر فرمایا ہے۔

نماز میں مجرد باتیں دو چیزیں ہیں ① نیت اور اس کے حکم کا دائم رکھنا ② تکبیرۃ الاحرام



عکس فتویٰ آیۃ اللہ سید نصر اللہ مستنبط

دامت آفاضاتہ خوئی شیعہ اثنا عشری

علی و اولاد علی کی امامت کا واجب نماز کے تشہد میں بقصد قربت مطلقہ ذکر کرنا
کوئی مانع نہیں رکھتا۔

بعضے ہندو علمائے پاکستان بیگانہ کہ در امتیاج فارسی از عربی و عربی از فارسی دست بردہ
قابلیت تمیز ندارند۔ اینجا قال اعلم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فقیل علی ولی اللہ
ایضاً در فقرہ من بحار مناقب النبی و العترہ در حالات امام ششم از
ابو بصیر من الصادق سہو نشنید۔ بگویند اشہد انی رضیت بربا نعم الرب وبان محمدا
نعم الرسول وبانی علیا و اولادہ نعم الائمہ منقول از رسالہ فقیہ جلیل اوم
و نیز در رسالہ مجلد حضرت رب اللہ [illegible] نامی اسمہ ابو الحسن الکنہوی نامہ کہ بنام
تحفہ الحمد بہ وکشف این عبارت دارد کہ تشہد نماز شب این وقت اشہد ان
رضیت نعم الرب الخ پس آیا این تشہد را در نماز واجبہ خواندن جائز ہست
یا غیر ہم

جس پر اہل فن لکھتے ہیں

[illegible]

ہمکل ہست واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد نصر اللہ



استاد المحققین رئیس المفسرین فخر اهل البیت علیهم السلام

حضرت آیة الله العظمی سید عبدالحسین دستغیب شیرازی قدس سره

اذان و اقامه

(مسئلهٔ ۱۳۴۹) مستفاد از کتاب و سنّت و عقل سلیم آنستکه: «أَشْهَدُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيّاً وَلِيُّ اللّٰهِ» جزء اذان و اقامه است که باید بعد از «أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ» گفته شود.

(مسئلهٔ ۱۳۵۰) اذان و اقامه، مستحبّ مؤکّد است که اگر گفته نشود، نماز صحیح است، ولی اگر اذان و اقامه گفته شود، امّا شهادت ثالثه گفته نشود نماز باطل است، و کسی که شهادت ثالثه را در اذان و اقامه نگوید، اقتداء کردن باو جائز نیست، و اگر اقتداء کند، نماز باطل است و باید إعاده نمایند.

۸- تشهد:

(مسئلهٔ ۱۵۵۷) در رکعت دوم تمام نمازهای واجب و مستحب، و در رکعت سوم نماز مغرب و رکعت چهارم نماز ظهر و عصر و عشاء باید انسان نمازگزار بعد از سجدهٔ دوّم بنشیند و در حال آرام بودن بدن، تشهد بخواند، و در نماز وتر نیز تشهد لازم است یعنی بگوید:

«أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ».

و کمتر از این کفایت نمی‌کند، و احتیاط واجب آنستکه بهمین ترتیب بگوید، و جائز است پس از شهادتین بگوید: «وَ أَشْهَدُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيّاً وَ أَوْلَادَهُ الْمَعْصُومِينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ».

العبد العاصی عبدالحسین دستغیب



یا لیتنی اقتدی کتابه وما یقول حسن فقال یا جاریة ینبغی لی ماء فاتی به فتوضأ وقام فی مسجد بیته فصلی رکعتین ثم قال یارب ان فلانا اتانی بالذی اتانی ونحو یناجی وانا غفرت له فلا تأخذه ولا تناقشه یارب تال فلم یزل یلح فی الدعاء علی ربه ثم التفت الی فقال انصرف رحمک الله فانصرفت ثم زاره بعد ذلک.

ثم ان اعظم هذا الباب یذکر تشهد الصلوة فالصادق «ع» حیث اشتهر فی ألسنة وعلی الناس انکار الشهادة بالولایة فی الاذان والاقامة مع ما ورد فی خبر القاسم بن معویة المروی عن الحسنا ج والطبرسی عن ابی عبدالله «ع» اذا قال احدکم لا إله إلا الله محمد

رسول الله دلیل علی أمیر المؤمنین فالاول عن کونها جزءاً من الصلوة لیستفاد علی ما روی عن الصادق (ع)، وإنما أورد الروایة لندرة وجودها وشرافة مضمونها وکثرة فوائدها فی زماننا هذا الذی تعدّ فیها حتی ان العلامة النوری قدس سره فضل فیها هم بنفاد فی المستدرک والروایة مذکورة فی رسالة معمولة فی حقه انا و قدس سره مطبوعة فی مجموعة ۲۹ ما هذا لفظه: ویستحب ان یزاد فی التشهد ما رواه ابو بصیر عن الصادق «ع» وهو بسم الله وبالله والحمد لله وخیر الاسماء کلها اشهد ان لا إله إلا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعة واشهد ان ربی نعم الرب وان مهدا نعم الرسول وان علیا نعم الوصی ونعم الامام اللهم صل علی محمد وآل محمد وتقبل شفاعته فی امته وارفع درجته الحمد لله رب العالمین.

رسالة عملیة فقه المجلسی



عکس فتویٰ آقائے آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئی

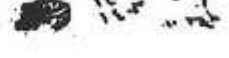
تکبیرۃ الاحرام کے بعد دعا توجہ میں دین محمد و منہاج علی بن ابی طالب کا ذکر کرنا جائز ہے

ساحة آية الله العظمى السيد ابو القاسم الموسوي الخوئي دام ظله

بعد تقديم التحيات الصادرة عن صميم القلب و الدعاء الى الله عز شأنه
ان يديم علينا ظلكم الوارف سرجو الجواب عن المسائل التي تلي.

١ : هل يجوز ان يدعى بدعاء التوجه بعد دعاء الصدوق في الفقيه
ج ١ ص ١٩٥ ط ج والطبرسي في الاحتجاج ج ٢ ص ٣٠٢ وابن طاؤس في فلاح السائل
ص ٢٢٦ عن الصادق عليه السلام للامر القائم المنتظر وجعلت وجهي الذي فطر [illegible]
و الارض على ملة ابراهيم و دين محمد و منهاج علي بالسلام حنيفا مسلما
و ما انا من المشركين عند افتتاح الصلوة بعد تكبيرة الاحرام

بسم الله الرحمن الرحيم يجوز ان يدعى بالدعاء المذكور في السؤال
بعد تكبيرة الاحرام [illegible]



مرجع عالی قدر آیۃ اللہ سید محمد علی الطباطبائی

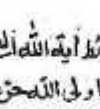
اشهد ان عليا ولي الله اور نماز جنازہ کا عکس فتوی عملیہ قوانین الشرعیہ صفحہ ۱۹۶

٢ - الله أكبر اللهم صل على محمد وآل محمد.
٣ - الله أكبر اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات.
٤ - الله أكبر اللهم اغفر لهذا الميت المسجى أمامنا.
٥ - الله أكبر وينصرف.

والشعور أوجبوا هذا التسبيح والدعاء بل وبهذا الترتيب وأنا اعتقد أن هذا مستحب في مستحب.

حكم ١٠٥ - ليس في هذه الصلاة أذان ولا إقامة ولا حمد ولا تسليم ولا قران وإنما يقول لتنبيه الصلاة الصلاة ثلاثاً ثم يأتي بخمس تكبيرات يأتي بالشهادتين بعد الأولى والصلاة على النبي (ص) وبعد الثانية والدعاء للمؤمنين والمؤمنات بعد الثالثة والدعاء للميت بعد الرابعة ثم يكبر الخامسة وينصرف فيجزي أن يقول بعد نية القربة وتعيين الميت ولو اجمالاً الله أكبر اشهد أن لا إله إلا الله وان محمداً رسول الله الله اكبر اللهم صل على محمد وآل محمد الله أكبر اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات الله أكبر اللهم اغفر لهذا الميت والأولى أن يقول بعد التكبير الأول اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له إلهاً واحداً أحداً صمداً فرداً حياً قيوماً دائماً أبداً لم يتخذ صاحبة ولا ولداً وأشهد أن محمداً عبده ورسوله أرسله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون وأشهد أن علياً أمير المؤمنين وأبناءه المعصومين صلوات الله عليهم أجمعين كلمة التقوى وأعلام الهدى والحجة على أهل الآخرة والدنيا وأشهد أن الموت حق والجنة حق والنار حق والبعث حق والنشور حق وأن الساعة آتية لا ريب فيها وأن الله يبعث من في القبور وإليه النشور. الله أكبر اللهم صل على محمد وآل محمد وبارك على محمد وآل محمد وارحم محمداً وآل محمد وسلم على محمد وآل محمد أفضل ما





ستید المجتهدین آیة الله العظمی سید شهاب الدین

حسینی نجفی مرعشی ایام الجماعة الحرام معصومه قم مقدسه دامت

رجوع عالیعقدر حضرت آیة الله العظمی نجفی مرعشی دام ظله العالی

فقیه جامع الشرائط آیة الله العظمی سید محمد علی الطباطبائی دامت

أشهد أن علیاً ولی الله حزء اذان واقامت

عکس فتوی قوانین الشریعة ص ۲۸۸ عملیه

والفرق بين الركن وغيره أن الركن لو تركه العمدي سهواً أو عمداً أو جهلاً بطلت صلاته. بينما لو ترك غير الركن كالقراءة والتشهد والسجدة الواحدة فلا تبطل صلاته بالسهو والجهل وإنما تبطل عمداً.

فانون الأذان والإقامة :

تفصيل كيفية الصلاة :

حكم ١٦٦ــ فصول الأذان عشرين فصلاً مع الشهادة الثالثة وفصول الإقامة ١٩ فصلاً كما مر.

ــ الشهادة الثالثة : (أشهد أن علياً ولي الله) جزء من الأذان والإقامة إذ أن الروايات المبينة للمستحبات ليست بأكثر عدداً ولا سنداً مما ورد في هذا السبيل ولا يدفع ذلك توهمات الشيخ الصدوق (قده) ومن الروايات ما رواه الشيخ عبد المنعم في كتابه الصحيفة الحسينية عن مخطوط مسمى بـ (السلافة في أمر الخلافة) تأليف الشيخ عبد الله الراضي من علماء القرن السابع الهجري، بشوك (وفيه رواياتان مسندتان إحداهما أنه أذن سلمان الفارسي فرفع الصحابة للرسول صلى الله عليه وآله وسلم قنبه زاد في الأذان (أشهد أن علياً ولي الله) فوبخهم النبي (ص) قائلاً فلم كتمتم؟! وأقر لسلمان هذه الزيادة والأخرى أنهم سمعوا أبا ذر الغفاري بعد بيعة الغدير يضيف بهما في الأذان فرفعوا ذلك إلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال: أما وبيتم خطيبي يوم الخدير لعلي بالولاية أما سمعتم قولي في أسي ذر ما أظلت الخضراء وأقلت الغبراء أصدق أبي ذر أسي من أبي ذر الغفاري إنكم لتفقدون من بعدي على أعقابكم.

تشہد نماز کے متعلق آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد علی الطباطبائی دمشق
عکسی فتوی عملیۃ قوانین الشرعیۃ ص ۳۲۵ ، ص ۳۲۶

وقال (ع) : (فإذا صليت الركعة الرابعة فقال في تشهده بسم الله وبالله والحمد لله والأسماء الحسنى كلها لله أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله أرسله بالحق بشيراً ونذيراً بين يدي الساعة ، التحيات والصلوات الزاكيات الناميات الرابحات الغاديات الناعمات المباركات الصالحات لله ما طاب وزكى وطهر ونمى وخلص وما خبث فلغير الله ، أشهد أنك يا رب نعم الرب وأن محمداً نعم الرسول وأن علي بن أبي طالب نعم الولي وأن الجنة حق والنار حق والموت حق والبعث حق وأن الساعة آتية لا ريب فيها وأن الله يبعث من في القبور والحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله اللهم صل على محمد وآل محمد وبارك على محمد وآل محمد وارحم محمداً وآل محمد أفضل ما صليت وباركت وترحمت وسلمت على ابراهيم وآل ابراهيم في العالمين إنك حميد مجيد اللهم صل على محمد المصطفى وعلي المرتضى وفاطمة الزهراء والحسن والحسين والأئمة الراشدين من آل طه وياسين اللهم صل على نورك الأنور وعلى حبلك الأطول وعلى عروتك الأوثق وعلى وجهك الكريم وعلى جنبك الأرجب وعلى بابك الأدنى وعلى سبيلك والصراط ، اللهم صل على الهادين المهديين الراشدين الفاضلين الطيبين الطاهرين الأخيار الأبرار



عکس فتوی آیۃ اللہ سید محمد حسنی بغدادی

مجتہد اعلم نجف اشرف

احادیث مذکورہ معتبر ہیں۔ ان پر عمل کرنا جائز ہے۔

ان بعض ... يجتزون برواية ... كتاب ... الاحتجاج ... الطبرسي عليه الرحمة عن القاسم بن معاوية عن المعمرين عليهم السلام ... قال إذا كنتم لا إله إلا الله محمد رسول الله فليقل على أمير المؤمنين أيضاً ... القطرة في ما قتب العترة في حالات الإمام ... الصادق عن ... عليه السلام ... أنه يقول عند التشهد ، أشهد أن ربي نعم الرب و ... نعم الرسول و ... علياً ... نعم الأئمة ...

... تمام

... الأخبار معتبرة والعمل بها جائز

والله ... الفقير ... الحسني البغدادي



... من خدام حيدر كرار ... والعلة الشيعة

... ... باكستان ... بتوسط السيد

... خادم رضا محمد ... الباكستاني



عکس فتویٰ آیۃ اللہ العظمیٰ سید ناصر الملۃ

سید امر حسین مجتہد اعظم لکھنؤ از کتاب تحفہ امروہہ صفحہ ۱۲۷، سطر ۱۵

"بہتر ہے کہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ کے بعد یہ کہے:
اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَشْهَدُ اَنَّ
رَبِّيْ نِعْمَ الرَّبُّ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَ اَنَّ عَلِيًّا نِعْمَ الْوَصِيُّ
وَ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهٖ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَ اَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ
فِيْهَا وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا
لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ" عکس ماخذہ تحفہ امروہہ
جلد اول صفحہ ۱۲۷ مطبوعہ صادق پریس لکھنؤ ۱۳۰۵ھ



عکس فتویٰ آیۃ اللہ شیخ علی نمازی مشہد مقدس ایران

تشہد میں ولایت امیر المومنینؑ پر ثابت قدم رہنے کی دعا مانگنا جائز ہے

باسمہ تعالیٰ

چنین

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ نمازی دام ظلہ

نماز تقدیم سلام و تحیات و صلی می شود

کہ اگر کسی در تمام نماز در تشہد

شہادتین و دعا نہ خواند

و درود بر آل اللہم صل علی

و آل امیر المومنین علی بجا آورد نماز

شناسد؟ آیا نمازش باطل است

یا خیر بینوا توجروا

سائلی

نماز صحیح است

الاحقر علی نمازی مشہدی

کتبہ و اثبتہ بیدہ الفانیۃ علی النمازی المشہدی



عکس فتویٰ علامہ محمد باقر مجلسیؒ

در استحباب شہادت ولایت علی بن ابی طالب علیہ السلام در نماز از کتاب بحار الانوار جلد ۸۳ صفحہ ۲۰۹ طبع جدید۔

ج ۸۳ — ۳۷ — باب وصف الصلاة — ۲۰۹

الفرائض العادیة الفرائض القانتات القائمات الصابرات الصادقات الخاشعات المتصدقات الصائمات المحتسبات الحافظین فروجهم والحافظات والذاکرین الله کثیراً والذاکرات أعد الله لهم مغفرة وأجراً عظیماً. اللهم صل على محمد وآل محمد كما صليت وباركت وترحمت على إبراهيم وآل إبراهيم إنك حميد مجيد. اللهم صل على محمد المصطفى وعلى المرتضى وفاطمة الزهراء والحسن والحسين وعلى الأئمة الراشدين من آل طه ويس. اللهم صل على أوليائك الأبرار وعلى حبيبك الأطول وعلى عروته الأوثق وعلى وجيهك الأكرم وعلى جنبك الأنجب وعلى بابك الأدنى وعلى سبيلك الأسرة اللهم صل على الباهرين البهيين الزاهرين الفاضلين الطيبين الطاهرين الأخيار الأبرار.

اللهم صل على جبرئيل وميكائيل وإسرافيل وحملة العرش وعلى ملائكتك المقربين وأنبيائك المرسلين ورسلك أجمعين من أهل السموات والأرضين وأهل طاعتك أكتعين وأخصص نبياً بأفضل الصلاة والتسليم. السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته. السلام عليك وعلى أهل بيتك الطيبين. السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين. ثم سلم عن يمينك وإن شئت بيساراً وشمالاً وإن شئت بعد القبلة.





عکس فتویٰ آیت اللہ العظمیٰ سید محمد جواد تبریزی مجتبیٰ

"تشہد نماز میں بالقصد جزئیت علی و اولاد علیؑ کی امامت کی گواہی دینا کوئی مانع نہیں رکھتا"۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس فتویٰ آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبداللہ شیرازی

بتعدد زیارۃ قبور مشروعۃ من صلوٰۃ اللہ علی ساکنیہا کو امت کی کوتاہی قرار دینا جائز ہے

نمبر

سماحۃ آیۃ اللہ العظمیٰ الامام الشیرازی دام ظلہ

بعد تقدیم التحیات نرجو الاطلاع علی نتائج ما یلی

ھل یجوز ان یقول المصلی فی التشھد بعد الشھادتین اشھد انک علیاً و الائمۃ الاحد عشر من ولدہ رحمہم اللہ تعالیٰ مما فعلہ الاکثر فی مستدرک الوسائل من الرضائم بقصد القربۃ المطلقۃ لا الجزئیۃ

بینوا توجروا !

الاحقر منعلد کہ
خنیذ رعباس النجفی
۵۶/۵/۲۵ محل گشت ستان پاکستان

نسخہ

نجمہ رضا، لاسمہ الورد فی ورد دوام
۱۲ ۲ ۵۶

"تشہد" نماز میں ولایت علی کا اقرار ہو رہا تھا ثبوت دیکھئے

مدرسہ ابو الفضل العباس نیسا کی عباس نقوی نے تشہد میں علی ولی اللہ پڑھنے کا اقرار کیا جس کے بعد انکی تحریر ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الانبیا محمد و آلہ الطاہرین ولعنۃ اللہ علی اعدائھم اجمعین امابعد

تمام مومنین و مومنات کے لئے یہ بات باعث مسرت ہوگی کہ ملت جعفریہ کا ایک پلیٹ فارم ہے جس کے تحت ہم جمع ہو جاتے ہیں اور مومنین کی باہمی محبت میں اضافہ ہو اس مقصد کے حصول کے لئے سب سے اہم اور ضروری کام کا راستہ شہادتین ولایت مولا متقیان حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام در تشہد نماز ہے اگرچہ اس سے پہلے بھی کوئی حرج نہیں تھا مگر غلط فہمیوں نے اس بات کا سبب بن رکھیں تھیں کہ جس کی وجہ سے قوم میں انتشار پھیل رہا تھا لہذا اس مسئلے کی وجہ سے دیگر تمام مسائل میں روز بروز اختلافات بڑھتے جا رہے تھے لہذا ہم نے نظر ثانی کا تہیہ کیا جناب مجتہد زمان آیت حسین اسٹروک سے اس مسئلے پر بات کی انہوں نے ملت کے اتحاد کے لئے اپنے حق جذبات کا اظہار کیا اس سے ہمارے مذہب کو مزید تقویت حاصل ہوئی اور انہوں نے اکثیں جب یہ بات سمجھائی کہ ہم اس شہادت ثالثہ کا اقرار ضرور کرتے ہیں کلمہ و اذان و اقامت کے علاوہ نماز کے تشہد میں بھی پڑھتے ہیں موصوف نے بزرگ حسین نے فیصلہ کیا کہ آج کے بعد وہ تمام تمام نماز جماعت ہمارے ساتھ ہی مرکزی جامع مسجد امام بارگاہ جعفریہ میں خود بھی نماز پڑھیں گے اور اپنی جماعت کو بھی کہیں گے خدا وند کریم محمد و آل محمد تمام مومنین کو متفق فرمائے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سید محمد عباس نقوی

فضلات حسین گواہ ہیں اس تحریر کرنے کے باوجود جناب سید قمر عباس نقوی مدرسہ ابو الفضل العباس پر پہلی نماز امام بارگاہ جعفریہ میں جب نماز پڑھا تا تو مگر تشہد میں ولایت علی کا گول ہی ہضم کر جاتے ہیں مومنین کرام! ان کے لئے شم آنھو شم کغرو بھی اقرار کبھی انکار

نماز کی گہرائیاں



آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای حفظہ اللہ تعالیٰ

بحکم ارشادات

جامعۃ الاطہر پبلیکیشنز (کراچی) پاکستان

یعلمون عہد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون
فی الارض اولئک ہم الخاسرون۔ سورہ بقرہ ۲۷

والشہادۃ ومن یلتمہا فانہ آثم قلبہ سورہ بقرہ ۲۸۳

ولا نکتم شہادۃ عندہ من اللہ۔ سورہ بقرہ ۱۴۰

تشہد ضمام السنۃ تشہد بالفرد وتفی بالوعد ام القرآن

ان الذین ہم بشہادتہم قائمون الخ

ہر نماز کی دوسری اور آخری رکعت میں جب نمازی دو سجدوں کے بعد سر اٹھا کر بیٹھتا ہے تو اس حالت میں تین جملوں کو اپنی زبان سے ادا کرتا ہے جو دین کے حقائق اور عظمتوں کی ترجمانی کرتے ہیں۔ نماز کا یہ عمل کہ جس میں اس کا بولنا بھی شامل ہوتا ہے اسے تشہد گواہی کا نام دیتے ہیں۔

(۱) اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔

پھر اس حقیقت کو بطور تاکید ادا کرتا ہے،

وَحْدَهٗ..... صرف وہ ہے (کائنات کا خدا)

دوبارہ اور طریقے سے اپنی زبان کے ذریعے اس حقیقت کی تکرار کرتا ہے۔

لَا شَرِيْكَ لَهٗ..... اس کی خدائی میں اس کے ساتھ کوئی نہیں ہے۔

ہر وہ آدمی اور ہر وہ چیز جو انسان کو اپنی بندگی کی طرف کھینچتی ہے اور وہ ذات کہ جس کے احکام کی انسان اطاعت کرتا ہے..... اس کا معبود (الٰہ) ہے..... خواہ وہ خواہشات کی اطاعت ہو یا حیوانی میلانات کی، شہوات کی اطاعت ہو یا لالچ کے پیچھے چلنا ہو غرض وہی انسان کا معبود ہوگا جس کے پیچھے انسان ہے اور جس کے احکام کی انسان اطاعت کرتا ہے۔

کسی معاشرے یا نظام کو چلانے کے لئے ان کے قوانین بنانے والوں اور بڑے لوگوں نے دوسرے چھوٹے انسانوں کو مجبور کیا کہ وہ ان کی خدمت کریں اور جس سے بھی عوام الناس کو مجبور کیا یہ سب الوہیت کی ہی شکل ہے۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون سورہ مائدہ
" " " " ھم الظالمون " "
" " " " ھم الفاسقون " "

تشہد خدا کے علاوہ تمام طاقتوں کی نفی ہے

تشہد میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا دراصل اس قسم کے تمام احکامات کی پیروی سے انکار ہے۔ تشہد گواہی دینا ہے اور نماز پڑھنے والا تمام طاقتوں کی نفی کرتے ہوئے گواہی دیتا ہے کہ وہ صرف خدا کے احکام کی پیروی کرنے والا ہے یعنی نماز پڑھنے والا صرف اس بات کو قبول کرتا ہے اور صرف اس ذمہ داری کو اپنے کاندھوں پر اٹھاتا ہے کہ صرف خدائے اور واحد یکتا ہی ہے جسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ حکم جاری کرے اور انسان صرف اسی کے سامنے سر جھکائے۔

لہذا جس شخص نے یہ نظریہ قبول کر لیا تو اسے یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے موجود..... خواہ وہ کوئی بھی ہو، کتنا ہی بڑا انسان کیوں نہ ہو، جیسا ان ہو یا فرشتہ، جمادات ہوں یا پھر اس کے نفس کی خواہشات و شہوات..... کی بندگی اور حکم کو قبول کرے اور نا ہی اسے یہ حق حاصل ہے کہ اپنے بدن کو ان کی اطاعت میں جھکا دے لیکن اس بیان کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا کا ماننے والا اور اطاعت گذار معاشرے میں کسی اجتماعی نظام کا قائل نہیں ہے یا وہ کسی کے حکم کو قبول نہیں کرتا ہے۔ کیوں؟

اس لئے کہ یہ بات تو واضح ہے کہ انسان کو لوگوں کے ساتھ مل جل کر اجتماعی طور پر زندہ رہنا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ آپس میں کچھ عہد و پیمان ہوں اور کچھ نظاموں اور اصول و قوانین کی پیروی ہو۔ مسلمان ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ کسی قسم کے اجتماعی اصول و قوانین کو خاطر میں نہیں لائے گا بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ کسی ایسے حکم یا نظام کو جو خدا کے فرمان کے مطابق نہ ہو..... نا ہی قبول کرے گا اور نا ہی اسے اپنے اوپر مسلط کرے گا۔ مسلمان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی شخصی و اجتماعی زندگی میں صرف خدا کے احکام کی پیروی کرنے والا ہوگا۔

چنانچہ ایسے بہت سے احکام جو خداوند عالم نے جاری کیے ہیں اور لوگوں کے درمیان رہن سہن کے جو اصول وضع کیے ہیں، ان کے لحاظ سے بھی ضروری ہے کہ کچھ ایسے لوگ ہوں جن کی اطاعت کی جائے اور معاشرے میں رائج قوانین کی پابندی ہو لہذا خدا کا ماننے والا اس سوسائٹی کے انہی قوانین کی پیروی کرے گا۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ سوسائٹی کے جن احکام کی اطاعت کر رہا ہے وہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ ان لوگوں کی خواہشات نفس ہیں یا ان کے سرکش نفسوں نے اپنی مرضی اور جی چاہنے کی بنا پر جو قانون بنا دیا ہے اسے اس نے قبول کر لیا ہے۔ وہ کیوں قبول نہ کرے..... اس لئے کہ یہ سب قوانین اور نظام تو اس کے جیسے لوگوں کے بنائے ہوئے ہیں بلکہ مسلمان تو حقیقتاً ان قوانین کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے جو خدائے حکیم و بصیر نے اپنے ارادے سے مقرر کئے ہیں کیونکہ صرف خدا ہی ہے جو یہ جانتا ہے کہ معاشرے کی فلاح و بہبود کے لئے کون سا قانون ضروری ہے، معاشرے کی کیا حاجات ہیں اور خدا ہی مقرر کرتا ہے کہ کون لوگ ہیں جو قابل حکومت و اطاعت ہیں اور یہ خدا کے مقرر کردہ لوگ بھی خدا ہی کے بیان کردہ احکامات کو اس کے بندوں کے درمیان رائج کریں گے۔

قرآن کی یہ آیت اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ج

"اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ان کی جو تم میں اولی الامر ہیں"

خدا کی اطاعت، اس کے رسول کی اطاعت اور ان لوگوں کی اطاعت جن کو خداوند عالم نے تمہارے درمیان مقرر کیا ہے اور جو صاحبان حکم ہیں..... انہی کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور شاید اسی حقیقت کو دیکھتے ہوئے نمازی تشہد کا دوسرا جملہ کہتا ہے۔

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

"اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کا پیغام لانے والے ہیں۔"

مقصرین امامؑ کی نظر میں کیسے ہیں۔

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ (۷۸) فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ (۷۹)۔

(۱) دیکھو تفسیر برہان ج۱ صفحہ ۲۵۷ (۲) احتجاج طبرسی ج۱ صفحہ ۲۶۳

(۳) آثار حیدری صفحہ ۲۶۷۔۲۷۲

۱۔ قال الامام العسکری علیہ السلام: قال اللہ عزوجل: یا محمد ومن هؤلاء اليهود ﴿أُمِّيُّونَ﴾ لا يقرأون الكتاب ولا يكتبون فالأُمِّيّ منسوب الى أمه اى هو كما خرج من بطن أمه لا يقرأ ولا يكتب ﴿لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ﴾ المنزل من السماء ولا المكذّب به، ولا يميزون بينهما ﴿إِلَّا أَمَانِيَّ﴾ اى الا أن يقرأ عليهم ويقال لهم: ان هذا كتاب اللّٰه وكلامه. لايعرفون ان قرىء عليهم من الكتاب خلاف ما فيه ﴿وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ﴾ الا ما يقول لهم رؤساؤهم من تكذيب محمد فى نبوته وامامة على سيد عترته وهم يقلدونهم مع أنه محرم عليهم تقليدهم، قال: فقال رجل للصادق عليه السلام: فاذا كان هؤلاء القوم لا يعرفون الكتاب الا بما يسمعونه من علمائهم لا سبيل لهم الى غيره، فكيف ذمهم بتقليدهم والقبول من علمائهم، وهل عوامّ اليهود الا كعوامّنا يقلدون علمائهم، فان لم يجز لأولئك القبول من علمائهم لم يجز لعوامّنا القبول من علمائهم؟ فقال عليه

السلام: ((بين عوامنا وعلمائنا وبين عوام اليهود وعلمائهم فرق من جهة وتسوية من جهة، أما من حيث انّهم استووا فان اللّٰه قد ذم عوامنا بتقليدهم علمائهم، كما قد ذم عوامهم، وأما من حيث انهم افترقوا فلا))، فقال: بيّن لى ذلك يابن رسول اللّٰه.

قال عليه السلام: ان عوام اليهود كانوا قد عرفوا علمائهم بالكذب الصراح وبأكل الحرام والرشا، وبتغيير الأحكام عن واجبها بالشفاعات والعنايات والمصانعات، وعرفوهم بالتعصب الشديد الذى يفارقون به أديانهم وأنهم اذا تعصبوا أزالوا حقوق من تعصبوا عليه، وأعطوا ما لا يستحقّه من تعصّبوا له من أموال غيرهم، وظلموهم من أجلهم، وعرفوهم بأنّهم يقارفون المحرمات، واضطروا بمعارف قلوبهم الى أن من فعل ما يفعلونه فهو فاسق لا يجوز أن يصدق على اللّٰه تعالى ولا على الوسائط بين الخلق وبين اللّٰه. فلذلك ذمهم لما قلدوا من قد عرفوا ومن قد علموا أنه لا يجوز قبول خبره ولا تصديقه فى حكايته ولا العمل بما يؤديه اليهم عمن لم يشاهدوه، ووجب عليهم النظر بأنفسهم فى أمر رسول اللّٰه ﷺ، اذ كانت دلائله أوضح من أن تخفى وأشهر من أن لا تظهر لهم، وكذلك عوام أمّتنا اذا عرفوا من فقهائهم الفسق الظاهر والعصبية الشديدة والتكالب على حطام الدنيا وحرامها واهلاك من ينعصبون عليه وان كان لاصلاح أمره مستحقاً، وبالترفق بالبر والاحسان على من تعصبوا له وان كان للذلال والاهانة مستحقاً فمن قلد من عوامنا مثل هؤلاء الفقهاء فهم

مثل اليهود الّذين ذمهم الله تعالىٰ بالتقليد نفسقهُ فقائهم فأما من كان من الفقهاء صائناً لنفسه حافظاً لدينه مخالفاً على هواء، مطيعاً لأمر مولاه، فللعوام أن يقلدوه ذلك لا يكون الا في بعض فقهاء الشيعة دون بعض لا جميعهم فانه من ركب من القبائح والفواحش مراكب فسقة فقهاء العامة فلا تقبلوا منهم عنا شيئاً ولا كرامة لهم واما كثر التخليط فيما ينحمل عنا أهل البيت لذلك،لأن الفسقة يتحملون عنا فيحرفونه بأسره لجهلهم ويضعون الأشياء على غير وجهها، لقلة معرفتهم و آخرين يتعمدون الكذب علينا ليجرّوا من عرض الدنيا ما هو زادهم الى نار جهنم.

ومنهم قوم نصّاب لا يقدرون على القدح فينا يتعلمون بعض علومنا الصحيحة فيوجهون به عند شيعتنا وينتقصون لنا عند نُصّابنا، ثم يضيفون اليه أضعافه وأضعاف أضعافه من الأكاذيب علينا التي نحن براء منها، فيتقبله المسلمون المستسلمون من شيعتنا على أنه من علومنا، فضلو وهم أضر على ضعفاء شيعتنا من جيش يزيد. عليه اللعنة والعذاب. على الحسين بن على عليه السلام وأصحابه، فانهم يسلبونهم الأرواح والأموال وللمسلوبين عند الله أفضل الأحوال لما لحقهم من اعدائهم. وهؤلاء علماء السوء الناصبون المشبّهون بأنهم لنا موالون ولأعدائنا معادون يدخلون الشك والشبهة على ضعفاء شيعتنا فيضلونهم ويمنعونهم عن قصد الحق المصيب لا جرم أنّ من علم الله من قلبه من هؤلاء العوام أنه لا يريد الا صيانة دينه وتعظيمه

وليّه لم يتركه في يد هذا الملبّس الكافر ولكنه يقيض له مؤمناً يقف به على الصواب ثم يوفقه الله للقبول منه فيجمع له بذلك خير الدنيا والآخرة ويجمع على من أضله لعن الدنيا وعذاب الآخرة.

ثم قال: قال رسول الله ﷺ: ((شرار علماء أُمتنا المضلّون عنا، القاطعون للطرق الينا المسمّون أضدادنا بأسمائنا، الملقبون أضدادنا بالقابنا يصلّون عليهم وهم للّعن مستحقون ويلعنوننا ونحن بكرامات الله مغمورون وبصلوات الله صلوات ملائكته المقربين علينا عن صلواتهم علينا مستغنون)). ثم قال: قيل لأمير المؤمنين عليه السلام: من خير الخلق بعد أئمة الهدى ومصابيح الدجى؟ قال: العلماء اذا صلحوا، قيل: فمن شرار خلق الله بعد ابليس وفرعون ونمرود وبعد المستسمين بأسمائكم والملقبين بألقابكم والآخذين لأمكنتكم والمتأمّرين في ممالككم؟ قال: العلماء اذا فسدوا وانهم المظهرون الاباطيل الكاتمون للحقائق، وفيهم قال الله عزوجل: ﴿أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا﴾ ..الآية، ثم قال الله عزوجل: ﴿فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾، قال الامام عليه السلام قال الله عزوجل هذا لقوم من هؤلاء اليهود كتبوا صفة زعموا أنها صفة النبي ﷺ وهي خلاف صفته، وقالوا للمستضعفين منهم: هذه صفة النبي المبعوث في آخر الزمان، انه طويل عظيم البدن والبطن أصهب، ..الشعر ومحمد خلافه وهو يجيء بعد هذا الزمان بخمسمائة سنة، وانما

زرادوا بذلك لتبقى لهم على ضعفائهم رئاستهم وتدوم لهم منهم اصابتهم ويكفوا انفسهم مؤنة خدمة محمد ﷺ و خدمة على عليه السلام واهل خاصته، فقال الله عزوجل: ﴿فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ﴾ من هذه الصفات المحرّفات المخالفات لصفة محمد ﷺ وعلى عليه السلام ﴿وَوَيْلٌ لَهُمْ﴾ من الشدة لهم من العذاب فى أشق بقاع جهنم ﴿وَوَيْلٌ لَهُمْ﴾ من الشدة فى العذاب ثانية مضافة الى الأولى ﴿مِمَّا يَكْسِبُونَ﴾ من الأموال التي يأخذونها اذا أتبتوعوامهم على الكفر بمحمد رسول الله ﷺ والجحد لوصية أخيه على ولى الله ﷺ.

البُرهَانِ

فى تَفسِيرِ القُرآن

تأليفُ

العلامة المُحَدِّثِ السَّيِّد هاشِمِ البَحرانِي

حققه و علق عليه

لجنة من العلماء و المحققين الأخصائين

الجُزء الاوّل

منشورات

مؤسسة الأعلمى للمطبوعات

بَيروت . لُبنان

ص.ب ٧١٢٠

ترجمہ

(۱)۔تفسیر برھان ،صفحہ ۲۵۷ تا ۲۶۰ جلد ۱ تالیف العلامہ المحدث السید ہاشم البحرانی

(۲)۔بحوالہ احتجاج طبرسی صفحہ ۲۶۲ جلد ۲ ابی منصور احمد بن علی بن ابیطالب الطبرسی

(۳)تفسیر آثار حیدری امام حسن عسکری صفحہ نمبر ۲۶۷۔۲۷۲

ترجمہ: گیارہویں امام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا امامؑ نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سے میرے جد محترم محمد مصطفیٰ کو اے میرے محبوب محمدؐ و منھم سے و من ھؤلاء الیھود اور یہ جو یہودیوں میں سے ہیں۔وہ کہتے ہیں اُمیون۔(اُمی لفظ منسوب ہے جس طرح ماں کے شکم سے نکلا ہے) نہ پڑھنا جانتا ہو نہ لکھنا جانتا ہو۔

حالانکہ یہ خود جاہل ہیں لایعلمون الکتاب نہیں خبر ان کو علم کتاب کی جو آسمانوں سے نازل کیا گیا ہے نہیں اس کو جانتے المنزل من السماء، ولا المکذب بہ، نہ ان کو جھٹلانے کی (یہ دونوں باتوں کو نہیں جانتے)۔یعنی دونوں کے درمیان تمیز نہیں کر سکتے۔ الاّ اَمانیّ سے سوائے جھوٹی تمنائیں ای الا ان یقرأء علیھم ویقال لھم اَن ھذا الکتاب اللہ و کلامہ. کوئی ان پر پڑھے اور ان کو کہا جائے بیشک یہ اللہ کی کتاب اور اس کا کلام ہے۔

لایعرفون ان قرىء علیھم من الکتاب خلاف ما فیہ نہیں جانتے تحقیق، پڑھی جائے ان پر کتاب میں سے کوئی مخالف بات (جب بھی ان کو علم نہیں ہوتا)۔وانھم لا یظنون (وہ سوائے گمان کے کچھ بھی نہیں سمجھتے) اور ان پر تحقیق، الا مایقول لھم رؤساؤھم من تکذیب بمحمد فی النبوۃ و امامۃ علی سید العترت ان کے رئیس (علماء، ملاں، پوپ یا پادری وغیرہ) جو ان پر پڑھتے ہیں جو وہ کہتے ہیں محمد مصطفیٰ کی

نبوت کی تکذیب، مخالفت سے ان میں اتنی خامیاں نکالتے ہیں (ان کے ساتھ بغض کی وجہ سے) نبی پاک سے ان کی نبوت میں اور علیؑ کی امامت سے جو اپنی عترت کے سردار ہیں ان کی تکذیب کرتے ہیں۔ توجہ طلب فقرہ ہے گا۔

وھم یقلدونھم مع انہ محرم علیھم تقلیدھم اور اس بارے میں اپنے بڑوں کی تقلید کرتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ ان پر حرام ہے، یعنی ان کے بڑوں (ملاؤں، پادریوں، ملاؤں کی تقلید کرتے ہیں جو ان پر حرام ہے، وہ اپنے ملاؤں کے کہنے پر محمدؐ کی نبوت علیؑ کی امامت کے خلاف تقلید کرتے ہیں۔

قال فرمایا امامؑ نے

فقال الرجل الصادقؑ پھر ایک مرد نے امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا پوچھا کہ مولا

فاذا کانَ ھؤلاء القوم لا یعرفون الکتاب الا بما یسمعونہ من علمائھم.

پھر جب کانَ (یہ تینوں زمانے کے لئے لفظ استعمال ہوا ہے یہ قوم تھی یا یہ قوم ہے یا یہ قوم ہوگی یا یہ قوم رہے گی، یہ عربی میں کَانَ کا ترجمہ ہے) یہ قوم نہیں جانتی خاص کتاب کو سوائے اس کے جو اپنے علماء سے سنتے ہیں۔

لا سبیل لھم والی غیرہ ان کے واسطے لینے یا اس قوم کے واسطے کوئی اور راستہ بھی نہیں اور کوئی چارا بھی نہیں اس کے سوا جو اپنے علماء سے سنتے ہیں۔

فکیف ذمھم بتقلیدھم والقبول من علمائھم.

پھر کیوں مذمت کی گئی ہے (قرآن میں) اپنے علماء کے اقوال قبول کرنے کی ان پر۔وھل اور کیا عوام الیھود الا کعوامنا یہودی عوام سوائے ہمارے عوام کی طرح یقلدون علمائھم تقلید کرتے ہیں اپنے علماء کی فان لم یجز لا ولا تک القبول من علمائھم پھر نہیں جائز ہرگز ان کو قبول کرنا اپنے علماء کو لم یجز لعوامنا القبول من

علمائهم؟ اورنہیں جائز ہمارے عوام کو ہرگز اپنے علماء کو قبول کریں؟ (غور فرمائیں عرض مؤلف)

فقال علیه السلام : پھرامام علیہ السلام نے فرمایابین عوامنا و علمائنا و بین عوام الیهود و علمائهم فرق من جهة وتسوية من جهة أمامن حيث انهم استووا ہمارے عوام اور ہمارے علماء میں فرق ہے عوام یہود اور علماء یہود میں ایک لحاظ سے برابری اور ایک لحاظ سے فرق ہے۔ (حضرات علماء یہود وعلماء یہود اسی طرح عوام اور علماء ہمارے فرق صرف یہود کا ہے باقی برابر ہے) (از مؤلف)

[یہ ہے حقیقت دیکھئے]

فان الله قد ذم عوامنا بتقليدهم علمائهم كما قد ذم عوامهم وأما من حيث انهم افترقوا افلا فقال بين لي ذالک يابن رسول الله.

جس لحاظ سے برابری ہے (وہ یہ کہ) پس اللہ تعالیٰ نے مذمت کی ہے ہمارے عوام کی اپنے علماء کی تقلید کرنے کی وجہ سے اور اسی طرح مذمت کی ہے یہودیوں کے عوام اور علماء کی بھی باقی جس لحاظ سے فرق ہے وہ نہیں۔ پھر کہا ہمارے درمیان اے فرزند رسول بیان فرمائیں، آپ ہمارے لئے حکم فرمائیں کہ ہم کیا کریں۔

[یہ ہے حقیقت جو امامؑ بتا رہے ہیں]

فقال عليه السلام: ان عوام اليهود كانوا قد عرفوا علمائهم بالكذب الصراح يأكل الحرام والرشا وبتغيير الاحكام عن واجبها بالشفاعات والعنايات والمصانعات.

امام حسن عسریؑ نے فرمایا تحقیق بیشک عوام یہودی اپنے علماء کے صریح جھوٹ اور حرام

کھانے اور رشوت کھانے سفارشوں اور عنایتوں اور بناوٹوں کے ذریعے جو احکام ان پر واجب تھے ان میں انہوں نے جو ردوبدل کی (تبدیل کرنا) جان چکے تھے۔

وعرفوهم بالتعصب الشديد الذى يفارقون به أديانهم وأنهم اذا تعصبوا أزالوا حقوق من تعصبوا عليه.

اور یہ جان چکے تھے (کہ ان کے علماء) ان کو شدید تعصب ہے جس کے ذریعے وہ اپنے ادیان (دین کی جمع ہے اور دین کے معنی قانون ہے کئی قانون یہ علماء توڑ چکے تھے) سے جدا ہو رہے ہیں اور تحقیق جب وہ (علماء) تعصب کرتے ہیں تو جس پر بھی تعصب کرتے ہیں اس کے حقوق کو ضائع کرتے ہیں۔

وأعطوا مالا يستحقه من تعصبوا له من اموال غيرهم، وظلموهم من اجلهم وعرفوهم بانهم تعارفون المحرمات واضطروا بمعارف قلوبهم الى.

یہ جانتے ہوئے اس کو دیتے جو مستحق نہیں ہوتے (غیر مستحق کو دیتے جو اس کے لائق نہیں صرف ان کا چہیتا و لاڈلا وان کی ہاں میں ہاں ملانے والا ہوتا ہے) از مؤلف

جبکہ انہوں نے تعصب کیا ہے غیر کے مال میں سے لیکر اس کو دیتے ہیں (جو خمس سادات غیر سادات میں دیتے ہیں) از مؤلف

اور ان کی وجہ سے دوسروں پر ظلم کرتے ہیں یعنی سادات پر ظلم کرتے ہیں اور (عوام یہود اپنے علماء کو جان چکے تھے دلی طور پر) محرمات کرتے ہوئے۔ (حرام کام کرتے ہوئے) از مؤلف جیسے کے دو بہنوں کا ایک مرد کے پاس نکاح میں بیک وقت رہنا از روئے قرآن حرام ہے۔ مگر کرتے ہیں۔ یا غیر سادات لوگوں جس کا سادات کی بہو بیٹیوں سے نکاح کرتے ہیں جو ان کی کفو نہیں ہیں یہ سب جان چکے ہیں کہ یہ علماء (محرمات کرتے ہیں) یعنی حرام کام کرتے ہیں۔ تیسرا غیر سادات کو سادات کا خمس دے دیتے ہیں۔ دلوں میں خود ان کو بے قراری ہوتی ہے

یہ جانتے ہیں کہ ہم ظالموں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اس لئے ان کے دل مطمئن نہیں ہیں۔

[میری طرف سے عریضہ (از مؤلف)]

ان کو سادات سمجھ میں نہیں آتے ہیں اس لئے مندرجہ ذیل حوالا جات پیش خدمت کر رہا ہوں تا کہ عظمت سادات سمجھ میں آجائے۔ شاید اس کے پڑھنے کے بعد اپنی حرکات بد سے باز آجائیں۔

خاص توجہ دینے کے لئے نوٹ: پہلے بحث فضیلت سمجھ لیں پھر مولوی صاحبان سید زادی کا غیر سادات سے نکاح کا حکم صادر فرمانے کے وقت ولا تنسنو فضل بہ کی آیت اور اس کے ساتھ کتب مسلمہ سے عظمت سادات پڑھ کر اپنی آخرت بچاؤ اولاد جناب زہراؑ کو گالیاں دینے والوں میں شریک نہ ہو۔ مؤرخین اسلام نے صرف یہ نسب نامہ لکھا ہے۔ یوشعؑ ابن نون بن افرائیم ابن یوسفؑ بن یعقوبؑ یہ پانچ پشتیں ہیں، بحوالہ تاریخ (۱) ابن کثیر، جلد اول صفحہ نمبر ۲۱۱ (۲) تاریخ کامل جلد اول صفحہ نمبر ۱۱۳۔ اور جناب موسیٰؑ کا نسب نامہ بھی لکھ رہا ہوں جو نسل ابراہیم سے ہے موسیٰ ابن عمران بن قاہث بن لاوی بن یعقوبؑ۔ (۳) تاریخ کامل، جلد اول صفحہ ۱۵۔ اور جناب یعقوبؑ بن اسحاقؑ بن ابراہیمؑ ہیں جو یوسفؑ کے والد ہیں۔

[فضیلت نسب یوشعؑ ابن نون]

وکذالک یجتبیک ربک و یعلمک من تاویل الاحادیث ویتم نعمتہٗ علیک و علی آل یعقوب کما اتمھا علیٰ ابویک من قبل ابراھیم و اسحاق و انک علیمٌ حکیم۔ پارہ ۱۲، سورہ یوسف۔ (القرآن)

ترجمہ: اور اسی طرح تیرا رب تجھ کو برگزیدہ کرے گا اور سکھلا دے گا تجھ کو تعبیر خوابوں کی اور اپنی نعمت تجھ پر اور آل یعقوب پر پوری کرے گا جیسا کہ اس نے اپنی نعمت تیرے باپوں ابراہیم اور

اسحاق پر پوری کی تحقیق تیرا رب جاننے والا حکمت والا ہے۔

یا بنی اسرائیل اذاکروا نعمتی الّتی انعمت علیکم و انی فضلتکم علی العالمین۔ پارہ ۱، سورہ البقرہ۔ (القرآن)

ترجمہ: اے یعقوب کے بیٹو میری وہ نعمت یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی اور میں نے تم کو دونوں جہانوں کے لوگوں پر فضیلت دی۔

اذ قال موسیٰ لقومہ یا قوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکاً و اتاکم مالم یوت عھد من العالمین۔ پارہ ۶، سورہ المائدہ۔ (القرآن)

ترجمہ: اور جب کہا موسیٰ نے اے میری قوم اللہ کی وہ نعمتیں یاد کرو جو تم پر ہیں جب کے اس نے تم میں نبی دیئے اور تم کو بادشاہ بنایا اور تم کو نعمتیں دیں اور جو اس زمانے میں کسی کو نہ دیں اور فرمایا

القوم الّذین کانو یستضعفون مشارق الارض و مغاربھا الّتی بارکنا فیھا و تمت کلمۃ ربک الحسنیٰ علی بنی اسرائیل بما صبروا۔ پارہ ۹، سورہ اعراف۔ (القرآن)

ترجمہ: اور وعظ کیا ہم نے اس قوم کو جو زمین کے مشرقوں اور مغربوں میں جس میں ہم نے برکت دی ضعیف سمجھی جاتی تھی یہ قوم اور تیرے رب کا مبارک وعدہ بنی اسرائیل پر ان کے صبر کی وجہ سے پورا ہوا۔ یہ ہے جناب یوشعؑ کے نسب کی فضیلت۔

[سادات مستور کا غیر سادات مرد کے ساتھ نکاح کے متعلق حتمی فیصلہ]

بڑے افسوس کی بات ہے کہ پڑھے لکھے مولوی صاحبان حضرت جعفر طیارؓ کو غیر سادات اور بی بی زینب عالیہ سلام اللہ علیہ بنت امیر المومنین علیؑ کو سادات کہہ کر دونوں کا نکاح کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں اور جناب امیر علیہ السلام کو الزام ٹھہراتے ہیں کہ آپ ہی نے "یعنی علیؑ نے"

سادات کا غیر سادات سے نکاح کا دروازہ کھولا ہے۔

مومنین کتنے یہ مجرم ہیں آل محمد کے یہ پڑھے لکھے جاہل مولوی جب رسول خدا نے فرمایا ہے بسائلنا لسنینا. ہمارے بیٹے ہماری بیٹیوں کے لئے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں آل ابی طالب آل علی شیء واحد. دیکھو کتاب لمعۃ الانوار صفحہ نمبر ۳۳۶ حضرت علامہ حسین بخش جاڑا مجتہد العصر مفسر قرآن انوار البیان۔ حضرات قارئین اہلسنت والجماعت کے عالم مولوی محمد قاسم مشوری صاحب آف لاڑکانہ کا سادات کے رشتے کرنے سے امتی کے لئے فتویٰ غلط کتاب کرتا ہوں۔

[اب فضیلت نسب نبیؐ و علیؑ سمجھو۔

ہاشمیوں کا غیر ہاشمی کفو نہیں]

دیکھو صحیح مسلم جلد دوم صفحہ نمبر ۲۴۵۔ اور مشکوٰۃ المصابیح شریف، صفحہ نمبر ۵۱۱۔ عن واثلہ ابن الاسقع ان رسول اللّٰہ قال ان اللّٰہ اصطفی من ولد ابراھیم اسماعیل و اصطفیٰ من بنی اسمٰعیل و اصطفیٰ من بنی کنانہ قریش و اصطفیٰ من القریش بنی ھاشم و اصطفانی من بنی ھاشم.

ترجمہ: واثلہ ابن اسقع سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اولاد حضرت ابراہیمؑ سے حضرت اسماعیلؑ کو برگزیدہ کیا اور بنی اسرائیل سے بنی کنانہ کو اور بنی کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھ کو چن لیا۔ صحیح مسلم صفحہ نمبر ۱۴۵، جلد ۲ میں اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے۔

[قریشی تو بنی ہاشم کا کفو بھی نہیں]

استدلل بہ اصحابنا علی ان غیر قریش من العرب لیس بکفو

لھم و غیر بنی ھاشم کفو لھم الا بنی عبد المطلب فانھم و بنو ھاشم واحد کما صرح فی الحدیث الصحیحۃ.

ترجمہ: کہ ہمارے اصحاب شافعیہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ غیر قریش خواہ عرب ہو قریش کا کفو نہیں ہو سکتا اور غیر بنی ہاشم خواہ قریشی ہو ہاشمی کا کفو نہیں ہو سکتا البتہ بنی عبد المطلب کیونکہ ہاشم اور بنی عبد المطلب اور دونوں ایک ہی چیز ہیں۔

مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۱۔ تاریخ ابن کثیر صفحہ ۲۵۶۔

[کفو شرط ہے]

لیجئے قریشی تو بنی ہاشم کے کفو بھی نہیں ہو سکتے اب غیر کفو کو رشتہ دینا نا معلوم کس دلیل سے جائز ہے کیونکہ شریف عورت کے لیے بھی کفو شرط ہے۔ غیر کفو میں نکاح نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا جتنے خدوش نکاح (خدشے یا اعتراضات بسبب کفو والے نکاح) بیان کئے جاتے ہیں سب غلط ہو گئے۔ سچ ہے ان سمام المجد من آل ھاشم۔ صحیح مسلم جلد ۲، صفحہ نمبر ۳۰۰۔ تحقیق بزرگی کی چوٹی آل ہاشم میں سے ہے۔ کتاب ہدایہ شریف اولین، صفحہ نمبر ۳۱۹، ہاشیہ نمبر ۱۲۔ عن جابر بن عبداللہ قال رسول اللہ لا تنکحو النساء الا من الکفاء.

ترجمہ: جابر بن عبداللہ نے روایت کی فرمایا رسول خداؐ نے نہ کرو نکاح عورتوں سے جو کفو میں نہ ہوں۔ معلوم ہوا کفو میں ہونا شرط ہے۔

دیکھو ینابیع المودت، صفحہ نمبر ۳۳۷۔ عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ لو لم یخلق اللہ علیاً ما کان لفاطمۃ کفو.

ترجمہ: فرمایا حضور نے اگر علی کو خدا تخلیق نہ کرتا تو فاطمہ زہرا کا کفو نہ ہوتا۔

[سادات کون ہیں]

ینابیع المودت میں علامہ سلیمان قندوزی سنی الحنفی، صفحہ نمبر ۴۳۴ اور ۴۳۵ پر حضرت انس بن مالک سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا قال سمعت رسول اللہؐ یقول نحن ولد عبد المطلب سادات اهل الجنت انا و حمزه و علی و جعفر والحسن و الحسین.

یعنی ہم اولاد عبدالمطلب سادات اہل جنت میں سے ہیں میں اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین۔ ناظرین آپ نے حضورؐ کا فیصلہ سن لیا کہ جعفر طیار سید ہوئے اور ان کے بیٹے حضرت عبداللہ ابن جعفر طیار جو جناب زینب عالیہ بنت امیر المومنین علیؑ کے شوہر ہیں وہ سید ہوئے یا نہیں پھر یہ فتویٰ لکھنے والے جو لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے اپنی بیٹی جناب زینبؑ کا نکاح حضرت عبداللہ بن جعفر طیار غیر سید سے کر دیا ہے یہ لکھنے والے مقصر نہیں تو اور کیا ہیں۔ خداوند عالم ان مقصرین حضرات کو راہ مستقیم دکھائے انھوں نے شیعہ غریب عوام جو پیمان آل محمدؐ ہیں (جو اپنے امام زمانہ سے دور ہیں) ان کو گمراہ کر دیا ہے۔

نوٹ: اُس گذشتہ زمانے میں جن غیر سادات امتیوں نے رسول خداؐ اور علی مرتضیٰؑ سے یا باقی آئمہ سے رشتے مانگے یا گالیاں دیں جیسے اس زمانے کے وہ لوگ رذیل اور ذلیل تھے اسی طرح موجودہ دور کے غیر سید امتی جو بھی سید زادی کا رشتہ سادات سے مانگتا ہے ویسا ہی رذیل ذلیل اور لعنتی ہے۔

[فتویٰ مولوی محمد قاسم مشوری سندھی (مرحوم)]

لاڑکانہ سندھ کا عالم اہلسنت والجماعت

سندھی میں فتویٰ لکھا ہے۔ فتویٰ اہلسنت والجماعت کے مولوی محمد قاسم مشوری فرماتے ہیں

موجودہ سادات جو جزیرہ اس کی عزت کل سمجھ کر کرنی چاہئے رشتہ مانگنا سخت بے ادبی ہے۔

از مؤلف کیونکہ سادات پر صدقہ حرام ہے امتی پر حلال، سادات بنی فاطمہ پر پر درود سلام ہے امت پر نہیں ہے۔ سادات آل نبی و اولاد علیؑ ہیں اور ہم امتی۔ ان کے نوکروں کے بچے غلام زادے ہیں۔ خدا کرے کوئی غلام زادہ آقا زادی یعنی سیدانی اولاد علی و بتول کا رشتہ مانگنے کی جرأت نہ کرے اور حلال زادہ رہے اور حرام زادہ نہ بنے۔ میری دعا ہے خداوند عالم ہم محبان آل عبا مستبصرین محبان آل رسول مولویوں کو ایسے نکاح کرنے، کروانے، پڑھنے پڑھانے اور ایسے نکاح پر خوشی کا اظہار کرنے والوں میں یعنی اولاد ابوسفیان میں شریک نہ کرے۔ آمین ثم آمین۔ زیر بحث میرے اس نوٹ کا نتیجہ اخذ کیجئے گا بصد شکریہ۔

[غیر سید مرد کا سید زادی سے نکاح جائز نہیں؟]

لیجئے فتویٰ علمائے اہلسنت والجماعت علامہ ابن الحجر الہیتمی المکی اپنی کتاب الصواعق المحرقہ الردعلی اہل البدعت والزندقیہ، صفحہ ۱۵۹، چھاپہ کتب مجیدیہ ملتان پاکستان۔ یہ کتاب شیعوں کے رد میں لکھی گئی ہے۔ لکھتے ہیں الذین هوا من خصوصیاته انهٗ یطلق علیه انه اب لهم و انهم نبوه حتیٰ یعتبر ذالک فی الکفائة فلا یکافی شریعة هاشمی غیر شریف.

ترجمہ: جناب رسول خداؐ کے خصوصیات میں سے ہے کہ آپ سادات کے باپ میں سے ہیں اور سادات مقام آپ کی اولاد ہیں حتیٰ کہ یہ کفو ہونے میں بھی معتبر ہے پس غیر سید سید زادی ہاشمیہ کا کفو نہیں ہو سکتا اور غیر سید اور سید زادی کا عقد درست نہیں ہو سکتا۔ دیکھئے کتاب زید شہید، صفحہ نمبر ۱۷۷، آیت اللہ سید عبدالرزاق المقرم طبع نجف اشرف۔ سید یحییٰ ابن زید الشہید ابن امام زین العابدینؑ سن ۱۶۹ میں ان کا انتقال ہوا ہے جو جلیل القدر عالم فقیہ تھے حضرت امام جعفر صادقؑ

کے شاگرد رشید اور ان کی امامت کے معتقد تھے ان سے (یعنی یحییٰ ابن زید تھے) ایک غیر سید شخص نے اپنے بیٹے کے لئے ان کی لڑکی کا رشتہ طلب کیا تو انھوں نے جواب دیا: ذالک غیر جائز و لا هو بکفولها ۔ ترجمہ: یہ غیر جائز ہے نہیں ہے کفو اس کا۔ یعنی سیدزادی کا رشتہ دینا غیر سید کو ناجائز ہے کیونکہ اس کا کفو میسر نہیں ہے۔

علامہ ابن جنید محمد بن احمد بن حسین اسکافی متوفی سن ۳۸۱ ہجری معاصر شیخ صدوق علیہ الرحمہ ان کے لئے سفینۃ البحار، جلد اول، صفحہ نمبر ۱۸۴ میں لکھا ہے من اکابر علماء الشیعة الامامیه من اجلاء الطائفه و اعاظم الفرقة و افاضل قدماء الامامیه و اکثرهم علماً و فقهاً و ادباً و احسنهم و ادقهم نظراً و اوسع العلم. علمائے شیعہ کے اعظم الاکابر علماء اور افاضل قدماء میں سے تھے اور فقہ و علم و ادب میں تمام فقہ میں زیادہ عالم تھے اور نظر میں سب سے وسیع تر اور احسن اور وسیع العلم تھے دیکھو رجال نجاشی، صفحہ نمبر ۲۶۸، و رجال المامقانی جلد ۲ صفحہ نمبر ۱۷۔ منتہی الآمال جلد ۲ صفحہ نمبر ۴۲۔ آپ کا بھی فتویٰ ہے کہ غیر سید کا عقد سیدزادی سے ناجائز ہے۔ چنانچہ آپ کے متعلق منقول ہے۔ اعتبر فیهن حرم علیهم الصدقة ان لا یتزوج فیهم الا منهم. سادات عظام جن پر صدقہ حرام ہے ان کی لڑکیوں سے کوئی غیر سید شادی نہیں کر سکتا تاکہ ہاشمی و غیر ہاشمی کا تفاوت اور صدقہ کی حرمت و حلت کا فرق باقی رہے۔

(حواشی شرح مجمع کتاب النکاح صفحہ نمبر ۸۴، و مرآۃ العقول جلد ۳ صفحہ نمبر ۴۳۸)

جناب امیر المومنین سید الاولیاء یعسوب الدین علی ابن ابیطالب سے اشعث ابن قیس کندی قبیلے سے تعلق رکھنے والا صحابی رسول تھا جو حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ کی بہن ام فروہ کا شوہر بھی تھا اس کی لڑکی جعدہ بنت اشعث امام حسن مجتبیٰ کی زوجیت میں بھی تھی یہ ابوبکر کی بھانجی تھی۔ جس نے معاویہ بن ابی سفیان کے اشارے سے امام حسن مجتبیٰ کو زہر دے دیا تھا۔

یہ لالچ دے کر اُسے اس ظلم پر راضی کر دیا گیا تھا کہ تم امام حسنؑ کو زہر دو بعد شہادت امام حسنؑ تیری شادی اپنے بیٹے (یزید بن معاویہ) سے کروں گا تجھے ملکۂ شام بناؤں گا، بعد شہادت امام حسنؑ جب وہ وہاں پہنچی تو معاویہ نے جعدہ بنت اشعث کو منہ میں سلاخ لگوا دی اور کہا کہ لوگوں یہ وہ عورت ہے جس نے امام حسنؑ کو زہر دیا ہے میں اس کو سزا دیتا ہوں یہ کہہ کر اس کے بالوں کو گھوڑوں کے دموں کے ساتھ باندھ کر گھوڑے دوڑائے گئے وہ بہت اشارہ کرتی رہی مگر اس کی کسی نے نہ سنی۔ یہ تھی سیاست امیر شام کی ایک جھلک۔ اور اس کا بیٹا یعنی جعدہ کا بھائی محمد بن اشعث جس نے فوج یزید سے امام حسینؑ کی طرف جنگ کربلا میں سب سے پہلے تیر چلا کر جنگ کا آغاز کیا تھا یہ بھی حضرت ابوبکرؓ کا بھانجا تھا۔

واقعہ: جناب زینب کا اشعث بن قیس نے رشتہ طلب کیا مگر امام اول امیر المومنین حضرت علیؑ نے اس کے مطالبے کو سختی سے ٹھکرا دیا دیکھو کتاب زینب بنت علی تالیف عبد العزیز سید الاہل مصری، طبع مصر، صفحہ ۲۴۔ ایک مرتبہ جناب زینب الکبریٰ گھر میں داخل ہوئیں تو اشعث ابن قیس کندی نے دریافت کیا: من هذا لاختاه. یہ کس کی بیٹی ہے۔ آپ نے فرمایا: قال علی یا ابنتی زینب۔ یہ میری بیٹی زینب ہے۔ فقال الرجل زوجنیها. اس کا میرے ساتھ نکاح کر دیں۔ فقال علی علیه السلام قد اغضب هذا القول من کهل وضیع اعزب، اهزب أغرّ ک ابن ابی قحافه حین زوجک ام فروا قال الرجل و هل کانت الا اخت خلیفة قال انها لم تکن من غوانم و العوانک ولئن عدت الیّ مثلها لاسوانک.

ترجمہ: اس بوڑھے اور پست خاندان کے آدمی کی بات سن کر حضرت علی مرتضیٰؑ غضب ناک ہوئے اور فرمایا دور ہو جا دور ہو جا، تجھ کو ابوبکر ابن قحافہ نے اپنی بہن ام فروہ کا رشتہ دے کر مغرور کر دیا ہے کہ ہم جیسے شرفاء سے رشتے طلب کرتا ہے اس نے کہا آخر وہ بھی خلیفہ کی بہن تھی آپ

نے فرمایا وہ کوئی بنی ہاشم کی معروف خواتین فاطمیات و عاتکات میں سے نہ تھی بلکہ تیمی خاندان کی ہے اور ہم بنی ہاشم ہیں اگر تو پھر تو نے ایسی نازیبا حرکت کی تو میں تجھ سے بری طرح پیش آؤں گا۔

العقد الفرید اندلسی، مؤرخ ابن عبد البریہ نے واقع کو نقل کیا ہے مزید یہ الفاظ لکھے ہیں۔ اعزب بفیک الکثکث ولک الا ثلب۔ دور ہو جا، تیرے دہن میں خاک پڑے اور تیرے اوپر پتھر پڑیں تجھ کو ابوبکر نے رشتہ دے کر مغرور کر دیا ہے اگر پھر تو نے ایسا کیا تو میں تجھ سے بری طرح پیش آؤں گا۔

علامہ سید محمد مہدی مازندرانی نے آپ کے داماد شرفاء کی تفصیل اس طرح درج فرمائی ہے۔

۱۔	زینب کبریٰ ـــــ	عبداللہ ابن جعفر ابن عمران عرف ابوطالب
۲۔	ام کلثوم الکبریٰ ـــ	عون بن جعفر ابن عمران عرف ابوطالب
۳۔	رقیہ الکبریٰ ـــــ	مسلم ابن عقیل بن عمران عرف ابوطالب
۴۔	خدیجہ بنت علی ـــ	عبدالرحمٰن بن عقیل بن عمران عرف ابوطالب
۵۔	ام ہانی فاختہ ـــــ	عبداللہ اکبر بن عقیل بن عمران عرف ابوطالب
۶۔	رقیہ صغریٰ ـــــ	صلب ابن عبداللہ مطلبی
۸۔	خدیجہ الصغریٰ ـــ	عبداللہ الاوسط بن عقیل بن عمران عرف ابوطالب
۹۔	زینب صغریٰ ـــــ	محمد بن عقیل بن عمران عرف ابوطالب
۱۰۔	السیدہ نفیسہ ـــــ	کثیر ابن عباس ہاشم
۱۱۔	رملۃ الکبریٰ ـــــ	عبدالرحمٰن الاوسط بن عقیل بن عمران عرف ابوطالب
۱۲۔	ام کلثوم صغریٰ ـــ	عبداللہ الاصغر بن عقیل بن عمران عرف ابوطالب

[امام حسینؑ سے مروان کا (یزید کے لئے رشتہ طلب کرنا)]

(جناب کلثوم بنت عبداللہ بن جعفر طیار کا رشتہ مروان بن حکم نے یزید بن معاویہ کے لئے امام حسینؑ سے مانگنا)

بحار وغیرہ میں عبدالملک ابن عمیر حاکم اور ابن عباس سے مروی ہے کہ معاویہ نے مدینے کے گورنر مروان کو خط لکھا کہ کلثوم بنت عبداللہ بن جعفر طیار کا رشتہ یزید کے لئے عبداللہ بن جعفر سے مانگ۔ مروان جناب عبداللہ کے پاس آیا اور مکتوب معاویہ کا تذکرہ کیا جناب عبداللہ نے فرمایا تجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ہم بنی ہاشم کا سردار حسینؑ ہے میری بیٹیاں حسینؑ کی بیٹیاں ہیں تو ان سے بات کر جہاں وہ رشتہ منظور کرلیں گے ہمیں قبول ہوگا۔ مروان کے چلے جانے کے بعد جناب عبداللہ نے امام حسینؑ کو بتایا اور پوری گفتگو سے آگاہ کردیا۔ امام حسینؑ نے فرمایا میں اللہ سے استخارہ کروں گا جیسے حکم خدا ہوگا ویسے کریں گے۔ دوسرے دن امام حسینؑ اور کچھ دوسرے معززاہل مدینہ مسجد میں بیٹھے تھے۔ مروان آیا اور کہنے لگا مجھے امیر شام نے یزید کے لئے کلثوم بنت عبداللہ کا رشتہ مانگنے کو کہا ہے اور عبداللہ نے آپ کو ذمہ دار قرار دیا ہے۔ معاویہ نے جس طرح مجھے لکھا ہے اس کے مطابق عبداللہ جتنا مہر مانگے اتنا مہر دیا جائے گا۔ دونوں قبائل میں یہ سلسلہ جنگ وجدل ختم ہو جائے گا۔ عبداللہ کے تمام قرضہ جات کا ذمہ معاویہ نے لیا ہے۔ ویسے حسینؑ یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ آپ لوگوں کی نسبت رشک کرنے والے زیادہ ہیں میرے خیال میں تو یزید کے لئے رشتہ کا صرف پیغام آجانا ہی عزت کے لئے کافی ہے اس سے مہر کا مطالبہ حیرت انگیز ہوگا یزید بے نظیر کفو ہے یزید کا واسطہ دے کر لوگ بارش کی دعائیں مانگتے ہیں۔ اے حسینؑ مجھے امید ہے کہ تم مثبت جواب دو گے۔

امام حسینؑ نے فرمایا مروان جو کچھ تو نے کہا مسجد میں موجود ہر شخص نے خاموشی سے سنا۔ اب میں کچھ کہتا ہوں تو بھی خاموشی سے سن لے۔ اس کے بعد آپ نے حمد وثناء باری کا اور درود محمدؐ وآل محمدؐ پر پڑھا پھر فرمایا مروان جہاں تک مہر کا تعلق ہے تجھے یقین رکھنا چاہئے کہ ہم جتنا بھی مانگیں

اس مہر سے زیادہ نہیں مانگ سکتے جو حضورؐ نے سنت قائم کی ہے اور وہ ہے ۴۸۰ درہم۔ جہاں تک دونوں قبیلوں کے اصلاح احوال کا تعلق ہے وہ ناممکن ہے کیونکہ اولاً تو جو سلسلہ جنگ نسب کی بدولت ختم نہیں ہوسکتا۔

ثانیاً ہم نے تم سے آغاز جنگ نہیں کیا جنگ کی ابتداء سے لے کر آج تک تم ہی جنگ کرتے چلے آرہے ہو اور وہ صرف اس لئے کہ ہم معبود واحد کو چھوڑ نہیں سکتے جس جنگ کی بنیاد دین ہو وہ دنیاوی سودے بازی سے ختم نہیں ہوا کرتی۔ تیرا یہ کہنا یزید سے مہر کی بات باعث حیرت ہوگی اس لئے غلط ہے اس ہستی نے اپنی بیٹی کا حق مہر مانگا تھا جو یزید، یزید کے باپ اور یزید کے دادا سے بہتر تھے۔ تیرا یہ کہنا کہ یزید بے نظیر کفو ہے اس لئے غلط ہے کہ جو لوگ یزید کے لئے کفو تھے وہ آج بھی یزید کے لئے کفو ہیں۔ حکومت سے کفو نہیں بدل جاتے۔

تیرا یہ کہنا کہ معاویہ نے عبداللہ کے قرضوں کا ذمہ لیا ہے تو تو خود ہی بتا کہ ہماری بیٹیوں نے کب اپنے باپوں کے قرض ادا کئے ہیں۔

تیرا یہ کہنا۔ ہماری نسبت یزید پر رشک کرنے والوں کی تعداد زیادہ ہے اس کی تردید نہیں کروں گا یہ درست ہے کیونکہ یزید پر رشک کرنے والے حوس زر کے مریض ہیں اور جاہل ہیں جن کی تعداد ہر دور میں زیادہ رہی ہے اور ہمارے ساتھ رشک کرنے والے خوردمند اور بندگان خدا ہیں سے ہیں جو ہر زمانے میں کم رہے ہیں۔

تیرا یہ کہنا کہ یزید کے واسطہ سے بارش مانگی جاتی ہے تو یہ بھی اپنے گھر سے نہیں لایا۔ ہمارے ہی گھر کی بات ہے۔ میرے دادا ابوطالب نے، میرے رسول نانا کے حق میں فرمایا تھا کہ گورا وہ مبارک ہے جس کی چہرے کے واسطے سے بارش مانگی جاتی ہے۔ ایسا چہرہ صرف اور صرف حضورؐ کا ہی تھا۔ اس کے بعد آپ نے اسی محفل میں خطبہ نکاح پڑھا اور جناب کلثوم کا عقد جناب قاسم کے بچازاد قاسم بن محمد ابن جعفر سے کردیا۔ الدمعۃ الساکبہ ج ۲ صفحہ ۴۷ تا ۴۹۔ مترجم اردو۔

نوٹ: جناب عبدالمطلب کے دس بیٹے تھے مگر جناب عبداللہ والد گرامی جناب رسول خداؐ

اور دوسرے حضرت عمران جن کی کنیت ابوطالب بیٹے کی وجہ سے مشہور ہوئی یہ دونوں حضرات ایک ہی والد وسے تھے۔ دنیا والے آل عمران کی آیت نازل ہونے پر اس کی شان نزول کو سمجھ گئے تھے، اس لئے جناب عمران کا نام چھپا کر اس کو بیٹے کی کنیت سے مشہور کرنا چاہا تا کہ آل عمران سمجھ میں نہ آسکے اس پر مؤرخین نے بہت خامہ فرسائی کی ہے مگر ثابت نہ کر سکے انھوں نے تین عمران پیش کئے ہیں۔ ایک مریم بنت عمران، جس کی آگے آل ثابت نہ ہوسکی۔ دوسرا موسیٰ ابن عمران ان کی بھی آل ثابت نہیں ہوسکتی اس لئے تیسرے آل عمران والد گرامی امیر المومنین علیؑ کے علاوہ اور کوئی نہیں۔ اس آیت کے زمرے میں نہیں آتا۔ مگر مقصروں نے عوام الناس میں علی ابن ابیطالب مشہور کر دیا یہ دشمنی آل عمران کی دلیل ہے تا کہ لوگ اس آیت کو پڑھ کر خاندان سادات اولاد علیؑ کو بغیر تفسیر قرآن دیکھے آل عمران سمجھ نہ جائیں۔

[صادقِ آلِ محمدؐ سے خارجی نے رشتہ طلب کیا]

(۱) فروع کافی کتاب النکاح جلد ۵، صفحہ ۳۴۵، طبع تہران۔ تالیف ثقۃ الاسلام ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی الرازی المتوفی سن ۳۲۸ یا ۳۲۹ ہجری

(۲) تہذیب الاحکام جلد ۷، صفحہ ۳۹۶، طبع تہران ۱۵۸۴ـ۸۔ تالیف شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد ابن حسن الطوسی المتوفی ۴۶۰ھ

(۳) الدمعۃ الساکبہ ج ۲ صفحہ ۵۴۴ـ۵۴۵ مترجم اردو۔ عقد سادات کے موضوع پر لکھا ہے

ایک خارجی نے امام جعفر صادقؑ ابن امام محمد باقر علیہ السلام سے رشتہ مانگا

فقال الخارجی. فهبا انا ذاقد جئتک خاطبا فقال له ابو عبد الله علیه السلام: انک لکفو فی کرمک وحسبک فی قومک ولکن الله عزوجل صاننا عن الصدقة وهی اوساخ ایدی الناس فکره ان نشرک فیما فضلنا الله به من لم یجعل الله مثل ما جعل لنا الخ.

ترجمہ: آپ نے فرمایا تو اپنی قوم میں عزت والا، ضرور ہے تیرا کفو تیری قوم ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جو صدقہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل ہے اس سے محفوظ رکھا ہے ہم کو اس لئے خدا نے ناپسند کیا ہے کہ میں رشتہ کروں صدقہ خوروں سے اور شامل کروں ان کو اپنی فضیلت میں جو خدا نے مجھے عطا کی ہے۔ قرآن مجید پانچویں پارہ میں خداوند عالم نے ارشاد فرمایا ہے: ولا تتمنوا ما فضل الله به بعضکم علیٰ بعض. (قرآن) اور نہ کرو تمنا اس کی اللہ تعالیٰ نے جو فضل کیا ہے بعض کو بعض پر۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو فضیلت خاندانِ مصطفیٰ کو عطا کی ہے اس کی تم غیر سادات لوگ تمنا نہ کرو۔

حضورؐ کی حدیث ہدایہ شریف جلد اول صفحہ ۳۱۹ باب النکاح حاشیہ ۱۴ قال علیه السلام قلت اخرج دار القطنی ثم بیهقی فی سننها ان جابر ابن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لا تنکحو النساء الا من الکفاء لا یزوجهن الا الاولیاء لامهر دون عشره دراهم.

ترجمہ: عورتوں کا کفو کے علاوہ غیر کفو سے نکاح نہ کرو۔ نہیں جائز سوائے ولی کے نکاح کا۔

صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۵۲۵ عربی طبع نور محمد کتب آرام باغ کراچی۔

عن علی ابن ابی طالب ابی الحسن القرشی الهاشمی وقال النبی لعلیؑ انت منی وانا منک.

فرمایا رسول اللہ نے علی علیہ السلام کو آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں۔

صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۳۷۰ عربی طبع نور محمد کتب آرام باغ کراچی۔

قال اما علمت انّ آل محمدٍ لا یأکلون الصدقه.

ترجمہ: فرمایا جیسے تمہیں علم ہے تحقیق آلِ محمدؐ وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے، وہ صدقہ نہیں کھا سکتے۔

[حضورؐ کا قول]

کتاب لمعۃ الانوار فی عقائد الابرار صفحہ ۳۳۶ علامہ حسین بخش جاڑا مفسر قرآن عقائد شیخ صدوق کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سادات ایک دوسرے کے کفو (برابر، ہم پلہ) ہیں۔ کیونکہ حضور ﷺ نے حضرت عمران (ابو طالب) کے، فرزندوں علیؑ و جعفر طیار کی طرف دیکھ کر فرمایا تھا کہ عربی: ونظر النبیؐ الیٰ اولاد علیؑ و جعفر علیهما السلام فقال بناتنا لبنینا و بنونا لبناتنا. ترجمہ: ہماری بیٹیاں ہمارے بیٹوں کے لئے ہیں، خاطر ہمارے بیٹے ہماری بیٹیوں کے لئے ہیں۔ دیکھو مجالس مرعشیہ اور من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ صفحہ ۳۹۳ کتاب النکاح، باب الکفاء حدیث ۴۳۸۴

آپ سے آل محمدؐ کا معنی پوچھا گیا تو فرمایا کہ آل محمدؐ وہ ہیں جن میں جناب رسالت مآبؐ نکاح نہ کر سکے، سادات سب کے سب ایک دوسرے کے رشتے اور ناتے میں کفو (برابر، ہم پلہ) ہیں۔ گناہ گار ہونے کی وجہ سے کوئی سید شرف سادات سے محروم نہیں ہو سکتا۔

[''دربارِ یزید میں فاتح شام بنت علیؑ کا فتویٰ بھی سن لیجئے'']

(۱) کتاب منتھی الآمال جلد اول صفحہ ۴۳۳ حاج شیخ عباس قمی

(۲) احسن المقال ترجمہ منتھی الآمال جلد اول صفحہ ۲۲۷ سید صفدر حسین نجفی

(۳) تاریخ طبری جلد ۳ عربی صفحہ ۳۳۹ ابن جریر طبری مستند تاریخ اہلسنت والجماعت

(۴) معالی السبطین عربی جلد ۲ صفحہ ۶۳ اردو مترجم جلد ۲ صفحہ ۳۰۹۔۳۱۰ شیخ مہدی الحائری

(۵) امالی شیخ صدوق علیہ الرحمہ صفحہ ۱۴۱

(۶) دمعۃ الساکبہ جلد ۲ صفحہ ۳۲۰۔۳۲۱

شیخ مفید نے لکھا ہے کہ جناب فاطمہ سے مروی ہے کہ ایک سرخ رنگ شامی دربار یزید ابن معاویہ میں جب یزید کو خوش کر لیا تو اُس (یزید) کو کہا:

هب لی هذا الجاریة. یہ لڑکی (فاطمہ بنت الحسینؑ) مجھے کنیزی میں دے دے۔ جناب فاطمہ یہ سن کر سہم گئیں۔ اور اپنی پھوپھی سے لپٹ گئی اور کہا کہ اے پھوپھی اماں یہ لوگ جو کہتے رہے ہیں وہ ظلم کرتے چلے آئے ہیں۔ کیا ہم آل رسولؐ کو اپنی کنیزی میں بھی لیں گے (یہ ظلم بھی باقی ہے)۔ جناب زینب عالیہ دختر حیدر کرارؑ نے اپنے بابا کے لہجے میں فرمایا: نہیں بیٹی۔ نہ اس جھوٹے شامی کو جرأت ہے نہ اس کے حاکم کی جرأت ہے۔ اس پر یزید ابن معاویہ (حاکم شام) نے جھنجلا (برہم ہو) کر کہا: کہ خدا کی قسم تو جھوٹ کہتی ہے میں کر سکتا ہوں۔ جناب زینب عالیہ نے گرجتی ہوئی آواز میں فرمایا: خدا تجھے طاقت نہ دے۔ ہاں مگر تو میرے نانا کی ملت (یعنی دین اسلام) سے نکل جا۔ جناب زینب بنت امیر المومنینؑ کا تو صاف فتویٰ ہے کہ جو نبی زادیوں سے نکاح کی جرأت کرے۔ اول تو یزید ہو سکتا ہے۔ اگر کرے تو دین مصطفیٰ سے خارج ہو سکتا ہے۔ ناظرین خود فیصلہ فرمائیں۔ ناچیز اپنی زبان کو جنبش دینے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ خداوند عالم ایسے عقائد رکھنے والوں سے حق محمد و آل محمد بچائے۔

[زندگانی معصومہؑ پڑھیں]

دیکھئے تاریخ قم در کتاب حیات حضرت معصومہ قم مرتبہ ڈاکٹر سید حمید مہدی صفحہ ۳۲

تاریخ زندگانی حضرت معصومہ قم صفحہ ۱۱ آقائے منصوری میں تحریر ہے کہ حضرت معصومہ قم کی وفات ۸ شعبان المعظم میں ہوئی۔ وقت وفات آپ کی عمر ۲۲ سال تھی۔ ان کی شادی کفو نہ ملنے کے سبب سے نہیں ہوئی تھی۔ تاریخ قم میں ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اس طرح خبر پہنچی ہے کہ رضائیہ سادات (رضوی سادات) اپنی بیٹیوں کی شادی نہیں کرتے تھے کیونکہ انہیں اپنا ہمسر وکفو نہیں ملتا تھا اور حضرت امام موسیٰ کاظمؑ ابن امام جعفر صادقؑ کی اکیس (۲۱) بیٹیاں تھیں ان میں سے ایک کی بھی شادی نہیں ہوئی تھی۔ محمد تقیؑ ابن علی الرضاؑ امام نہم نے شہر مدینہ میں دس دیہات وقف کر دیئے تھے اپنی بیٹیوں، پھوپھیوں، بہنوں کے لئے جن کی شادیاں نہیں ہوئی تھیں۔ جو یہیاں قم

میں مقیم تھیں ان کا حصہ مدینے سے قم آتا تھا۔ حضرت فاطمہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی صاحب زادی تھیں ان کی شادی بھی نہیں ہوئی تھی وہ اپنے بھائی کے غم میں محزون و مغموم اس دنیا سے بائیس برس کی عمر میں رخصت ہوگئیں۔ سب سے پہلے موسیٰ ابن خزرج نے آپ کی قبر مبارک پر بوریے کا چھپر بنوایا۔ اس کے بعد حضرت زینب صغریٰ دختر امام محمد تقی علیہ السلام (الجواد) نے بقعہ گنبد بنوایا۔ اسی کتاب کے صفحہ ۳۶ پر آقا سید محمد یزدی جو مرحوم حائری موسس حوزۂ علمیہ قم کے داماد تھے ان کی عیادت کو حاضر ہوا۔ دوران گفتگو حضرت معصومہ قم کی کرامات کے متعلق بات چھڑ گئی۔ قبلہ حائری کے داماد نے فرمایا کہ جو کچھ میں دیکھ چکا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ ایک روز مدرسہ فیضیہ میں سیڑھیوں کے سامنے جس طرف سے حرم میں داخل ہوتے ہیں ایک شخص دیکھا کہ ایک پاؤں سے بے حالت تھا چاہتا تھا کہ زیارت سیدہ سے مشرف ہو لیکن سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتا تھا میں نے ایک اپنے ساتھی جس کا نام شیخ جواد تھا سے کہا کہ یہ بندۂ خدا چاہتا ہے کہ زیارت کرے مگر سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتا آؤ ہم اس کی مدد کریں وہ آئے ہم نے اس کی بغلوں میں ہاتھ ڈال کر اسے سہارا دے کر سیڑھیاں عبور کروا دیں اور صحن میں پہنچا دیا پھر اس کو اس کے حال پر چھوڑ کر ہم چلے گئے کل دوسرے دن دیکھا کہ لوگ نقارے بجا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ معصومہ نے ایک آدمی کو شفا عطا کر دی ہے۔ مقصرین کہتے ہیں کہ قبروں والوں سے کوئی امید نہ رکھو۔ قرآن کہتا ہے۔ دیکھو سورۃ ممتحنہ آخری آیت **یا ایھا الذین آمنو لا تتولو قوماً غضب اللہ علیھم قد یئسو من الآخرت کما یئس الکفار من اصحاب القبور**۔ سورہ ممتحنہ (القرآن) ترجمہ: اے ایمان والو اس قوم سے محبت نہ رکھو (معلوم ہوا اس قوم کا تعلق اسلام سے ہے) اللہ کا ان پر غضب ہے (یعنی اللہ ان پر ناراض ہے، غضبناک ہے) یہ آخرت سے اس طرح ناامید ہیں جس طرح کافر ناامید ہیں صاحبان قبر سے (یعنی قبر والوں سے)۔ معلوم ہوا قبر والوں سے ناامید ہونا کفران نعمت خداوندی ہے۔ اوپر قبر معصومہ قم کا معجزہ بیان ہوا ہے۔

[خوشیوں میں ڈھول یا نقارے طنبور بجانے کی اجازت ہے]

ایک تو ان کے جواز میں شقاوتی ہے دوسرا مقصرین معجزے کے منکر ہو رہے ہیں معلوم ہوا معصوم کے دربار میں بعد معجزہ کے خوشی سے ڈھول بجانا ہم آل عبا کے لئے ایک کھلی دلیل ہے کہ شادیوں میں نقارے یا ڈھول بجا سکتے ہو یہ کوئی خشک مذہب نہیں ہے جس میں کوئی خوشی نہ منا سکو۔ باقی تاریخ قم کے حوالے سے سادات بلکہ آئمہ ہدیٰ کو اپنی بیٹیوں کے لئے کفو نہ ملنے پر کسی غیر سادات متقی پرہیزگار کا ڈھونڈنا ضروری نہ ہوا بلکہ معصومؑ نے اپنی بچیوں کو کفو نہ ملنے کی وجہ سے یوں بٹھا دیا تو ہم ملاں لوگ ہزار، پانچ سو کی لالچ میں اولاد آئمہ سادات کے لئے غیر سادات سے نکاح کیسے جائز کر سکتے ہیں۔ یہ تو کوئی بدبخت دشمن آل محمد مردود ہوگا جو یہ جائز قرار دے گا، اصلی شریعت کے وارث تو آئمہ ہدیٰ معصومین علیہم السلام ہیں نہ کہ ملا مولوی مقصر وارث ہیں۔ جب آئمہ معصومین اپنی بیٹیاں بٹھا سکتے ہیں وہ بہتر جانتے ہیں یا ہم ملاں لوگ جانتے ہیں۔

[بعد معجزہ خوشی حاصل ہونے پر نقارے بجتے ہیں]

آپ نے اوپر تاریخی بیان سن لیا۔ ہم محبان آل عبا کے لئے دربار معصومہ سے کھلی دلیل ہے۔ شادیوں کی خوشی میں یا معصومین کی آمد کی خوشی میں یا ان کے معجزات و کرامات کے ظہور کی خوشی میں اپنے ملکی رواج کے مطابق جیسا صوبہ سندھ میں ڈھول بجائے جاتے ہیں یہ سندھی ثقافت کا رواج ہے۔ عرب اور دیگر ممالک میں نقارے بجائے جاتے ہیں یہ ان کی ثقافت میں ہیں۔ حدیث شریف میں ہے جو کتب اہلسنت والجماعت میں درج ہے کہ

[زنا اور نکاح میں فرق کرنے والا دَف]

الدف فرق بین النکاح و الزنا.

دیکھو حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صفحہ ۴۸۴۔ سیرت النبی علامہ شبلی نعمانی جلد ۲ صفحہ ۸۵۳۔ صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۸۳ مترجم اردو

ترجمہ: ملک عرب کے رواج کے مطابق دف اور ملک سندھ کے رواج کے مطابق ڈھول نکاح اور زنا میں فرق کرتا ہے۔ یہ خوشی کی علامت بھی ہے اور فخر کے اظہار کے لئے بھی غیروں تک اپنی آواز پہنچانے کا ذریعہ بھی ہے۔ چونکہ اس کا انداز عزاداری میں اور خوشی میں مختلف ہوتا ہے۔ خوشی میں آواز ترنم دل کو راحت بخشنے والا ہوتا ہے۔ اجتماعی طور پر اظہار مسرت کا عام موقع شادی بیاہ میں پیش آتا ہے اس موقع پر اسلام میں اظہار مسرت کے لئے گانے اور ڈھول بجانے کی اجازت دی ہے تا کہ خوب اعلان ہو کہ اس نکاح کی خبر ہو جائے یعنی زنا اور نکاح میں فرق یہ ہے کہ دف بجا کر اور راگ گا کر نکاح کا اعلان کیا جاتا ہے تا کہ عام طور پر سب کو معلوم ہو جائے کہ فلاں مرد کا فلاں عورت سے باہم مل کر ازدواجی زندگی گزارنے کا معاہدہ کیا ہے اور زنا چھپ کر کیا جاتا ہے کہ کسی کو خبر نہ ہونے پائے صاف لکھا ہے: اعلنو هذا النكاح وَ جُعِلُوْهُ فی المساجد و اضربو علیه الدفوف. نکاح کا اعلان کیا کرو اور مساجد میں اس کو کیا کرو اور اس پر دفعین بجایا کرو۔ حجۃ البالغہ صفحہ ۴۸۴ شاہ ولی اللہ محدث۔

استدلال نمبر ۱

حضرت ربیع بنت مسعود کا نکاح ہوا تو رسول اللہ تشریف لائے ان کے پاس بیٹھے گانے والیوں نے دف بجا بجا کر حضرت ربیع بن مسعود کے ان بزرگوں کی تعریف میں اشعار گانے گائے جو غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے۔ وفینا نبی یعلم ما فی غد. ہم میں ایک ایسا نبی ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور جو گا رہی تھی اسے گاؤ۔

استدلال نمبر ۲

ایک بار حضرت ام المومنین بی بی عائشہؓ بنت ابو بکرؓ نے ایک انصاری سے اپنے ایک رشتے دار عورت کا نکاح کر کے رخصت کیا تو رسول اللہ نے فرمایا اے عائشہؓ کیا تم لوگوں کے ساتھ گیت نہ تھا کیونکہ انصار کو گیت پسند ہیں۔ ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا تم لوگوں نے اس کے ساتھ ایک لونڈی کیوں نہ بھیجی جو دف بجاتی اور گاتی۔ دیکھو صحیح بخاری ج ۱ صفحہ ۵۸۳

استدلال نمبر ۳

واقعہ ایک روز شادی کا موقعہ تھا قرظہ ابن کعب اور ابو مسعود انصاری بیٹھے تھے کیوں کا گانا سن رہے تھے اتنے میں عامر ابن سعد ایک تابعی آ گئے اس نے دیکھا تو اعتراض کیا اور کہا کہ آپ دو صاحب بدری ہیں اور آپ کے سامنے یہ ہو رہا ہے انہوں نے کہا کہ تمہارا جی چاہے تو تم بھی بیٹھ کر سنو۔ رسول اللہ نے شادی بیاہ کے موقع پر ہم کو اس کی اجازت دی ہے۔

استدلال ۴

دیکھو نسائی شریف باب الطنبور و الغنا عند العروس. سیرت النبی جلد ۲ سید سلمان ندوی صفحہ ۸۵۳ ام المومنین بی بی عائشہؓ کا بیان اوپر گذر چکا ہے۔ شادیوں میں طنبور اور گانا بجانا جائز ہے۔ صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۸۳ اردو مترجم۔ باقی دیکھئے گا تفصیل سے جلد دوئم میں۔

[زمانہ رسولؐ خدا سے باب عیدین میں مسلمانوں کا طریقہ کیا ہے]

حدیث نمبر ۹۰۳

حضرت ام المومنین سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ابو بکر آئے اس وقت میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں انصار کے شان میں اشعار گا رہی تھیں جو بعاث کی جنگ میں انہوں نے کہے تھے حضرت عائشہ نے کہا کہ یہ لڑکیاں کچھ ڈومنیاں نہ تھیں یعنی پیشہ ور نہ تھیں۔ ابو بکرؓ نے کہا بائیں شیطانی باجے آنحضرتؐ کے گھر میں اور یہ عید کا دن تھا آخر آنحضرتؐ نے ابو بکرؓ سے فرمایا اے

ابو بکرؓ ہر قوم میں عید ہوا کرتی ہے اور آج ہماری عید ہے۔ امام بخاری ۵۸۴ صفحے پر حاشیہ پر لکھتے ہیں گویا عید کے دن یہ بھی سنت ہے کہ بچہ گانا، بجانا خوشی کی باتیں ہوں اور شادی کو بھی اس پر قیاس کیا ہے۔ قسطلانی نے کہا اس دن خوشی کرنا دین کی ایک نشانی ہے اور اس حدیث سے یہ دلیل دی ہے کہ چھوکری کا گانا سننا درست ہو گو وہ اپنی لونڈی نہ ہو۔ آنحضرتؐ نے خود بھی سنا اور ابو بکرؓ کو بھی اس کو سننے سے منع نہ کیا۔ اور جن ؒ گوں نے صوفیاء پر یہ طعن کیا ہے کہ یہ گانا تو جنگ کی شجاعت اور دلاری کی باتوں کا تھا اس سے وہ گانا نہ گویا کمر درست ہوگا جو صوفی سنا کرتے ہیں ان کا جواب یہ ہے کہ جب کھیل کود کی باتوں میں گانا سننا درست ہوا تو جس گانے میں اللہ کی عظمت کا بیان ہو اور اس سے اللہ اور رسول کی محبت پیدا ہو وہ کیونکر نہ درست ہوگا۔ ابن حزم نے اجازت دی ہے اور اظہار غم کے لئے سوگ و گداز کی آواز نکالنا ہے جس سے صاف اظہار غم ہوتا ہے۔ اس کا ثبوت جلد دوئم میں باقوال معصومین پیش کیا جائے گا۔

[اہل مدینہ نے بوقت ہجرت حضورؐ کے استقبال پر دَف بجایا اور گایا]

بحوالہ البدایہ النہایہ جلد ۳ صفحہ ۲۴۴ علامہ ابن کثیر دمشقی البیہقی فی دلائل عن انسؓ قال قدم رسول اللّٰہ المدینۃ فلما دخلنا جاء الانصار برجالھا ونسائھا وقالو الینا یا رسول اللّٰہ فقال دعو الناقۃ فانھا بأمعمورۃ فبرکت علی باب ابی ایوبؓ فخرجت جوار من بنی النجار یضربن بالدفوف وھن یقلنا.

ترجمہ: البدایہ نہایہ میں لکھا ہے انس نے کہا جب حضورؐ مدینہ میں داخل ہوئے انصار کے مرد عورتوں نے کہا آپؐ ہمارے ہاں آئیں۔ حضورؐ نے فرمایا چھوڑ دو میری اونٹنی کو یہ مامور ہے قدرت کی طرف سے۔ وہ خود باب ابی ایوب پر بیٹھی اس وقت بنی نجار کے مرد و عورتیں دف بجاتے اور ذیل شعر گاتے آتے تھے۔

نحن جوار من بنی النجار یاحبذا محمد منْ جار

مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۲۷۱۔ باب النکاح والخطبۃ..... لنا یضربن بالدُّف وینشدن من قتل من اٰبائی یوم بدر اذا قالت احدھن ولینا نبیٌ یعلم مافی غدٍ.

دفوں پر مدینہ کیا گیا..... بحوالہ مشکوٰۃ نکاح پر دف بجانے کا ثبوت موجود ہے۔

اور ایام غم محرم الحرام میں امام مظلوم کا جلوس جس میں ڈھول بجایا جاتا تھا، تاریخ البدایہ و نہایہ میں درج ہے۔ جس سے لوگوں کو اطلاع غم دی جاتی تھی اب بھی کہیں کہیں یہی عمل ہوتا ہے۔ اس موضوع پر مزید جلد دوئم میں پڑھئے گا۔ ساتھ مراجع عالی قدر کے فتواؤں کے ساتھ عرض رکھوں گا اور حدیث کی رو سے اثبات ہوں گے تا کہ مقصرین کو سمجھ میں آسکے۔ باقی مولوی صاحبان کا ڈھول کو حرام کرنا اس کا واحد سبب یہ ہے کہ مولوی صاحب کو نکاح پڑھنے کا 300 سو روپے یا 500 سو روپے مگر شادی میں ڈھول بجانے والے کو 3000 ہزار یا 5000 ہزار روپے دیتے ہیں پھر کیوں نہ مولوی صاحب ڈھول کو حرام قرار دے گا۔ شاید ملاں مقصر کی سمجھ میں آتا ہے کہ نکاح پڑھنے کی قیمت کم ملتی ہے اور ڈھول بجانے والے کو بہت زیادہ پیسے ملتے ہیں تو اس کو سمجھنا چاہئے کہ جوتا -/500 سو سے -/1500 سو تک اور ٹوپی -/200 سو روپے کی ملتی ہے۔ تو مقصر ملاں کو سمجھنا چاہئے کہ جوتے کا مقام اور ہے ٹوپی (عمامہ، پگڑی یا دستار) کا مقام اور ہے، اور ڈھول بجانے والے کا مقام اور ہے اور نکاح پڑھنے والے کا مقام اور ہے۔ دودھ قیمتی ہے پانی مفت ہے۔ مگر پانی پاک کر سکتا ہے دودھ پاک نہیں کر سکتا۔

[واقعہ حضرت قاسم ابن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام]

(اپنی بیٹی کا رشتہ غیر سید کو نہ دیا)

تاریخوں کے حوالہ جات سے ناموں میں اختلاف ہے تاہم دو واقعات عرض کئے دیتا ہوں

جناب امام موسیٰ کاظمؑ جس زمانے میں بغداد میں قید تھے۔ آپ کے فرزند شہزادہ قاسم کو کسی بچے نے طعنہ دیا کہ آپ اپنا باپ تلاش کیجئے کہ کہاں قید ہے (اے قیدی کے بچے) شہزادہ قاسم گھر میں آئے اور باپ کی تلاش میں اپنی والدہ اور بزرگ بھائیوں سے اور بہنوں سے الوداع ہوئے۔ ماں نے شہزادے کو وصیت کی کہ راستے میں کوئی دریافت کرے کہ تو کون ہے تو سید نہ کہلانا بلکہ غریب الوطن کہلانا۔ ظالم دنیا سے ہاشمی سادات کا نسب چھپا دینا شہزادہ منازل طے کر کے شہر حلہ (گرد و نواح کربلا) ایک مسجد میں قیام پذیر ہوا وہاں ایک چھپا ہوا مومن ہاشمی جو آل محمدؐ کی محبت میں سرشار تھا مگر تقیہ میں رہتا تھا سید کا حسن اخلاق اور عبادت دیکھ کر بڑا متاثر ہوا۔ ایک دن اپنی بیوی سے مشورہ کر کے اپنی بیٹی سے شادی کر دی۔ اور اس کو پانی پلانے کا روزگار دلا دیا۔ اس ہاشمی کی بیٹی کا نام بی بی عصمہ تھا۔ اس شہزادے کو خداوند عالم نے ایک بیٹی عطا کی جب چار سال کی ہو چکی تھی کہ ایک دن لوگوں کو پانی پلاتے ہوئے شہزادے کی زبان سے جملہ نکل گیا کہ بھائی تم تو پانی پیو ہمارے پیاسے مارے گئے۔ خدا ان ظالموں پر لعنت کرے جنہوں نے انہیں پیاسا کر کے مارا۔ پانی پینے والوں میں ایک دشمن اہلبیت خارجی موجود تھا جس نے یہ جملے سنے مخدومہ کونین سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا واسطہ دے کر شہزادے کو دھوکا دیا اور حقیقت دریافت کی۔ سید نے اپنا شجرہ نسب اس منحوس ظالم کو بتا دیا۔ اس نے شہزادے کو زہر دے دیا۔ شہزادہ زہر و غا سے گرتا ہوا دیواروں کا سہارا لیتا ہوا گھر میں داخل ہوا۔ گھر میں پہلے ہی سے صفِ ماتم بچھی ہوئی تھی جس کا شہزادے کو علم نہ تھا۔ شہزادے نے اپنی بیٹی کی معرفت اپنی بیوی کو بلایا آپ کی بیوی کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ فرزند امام ہے شوہر کے بلاوے پر تو آئی مگر آتے ہی کہا آج ہم سے بات نہ کرنا ہمارا بہت نقصان ہوا ہے۔ تو کیا چاہتا ہے۔ شہزادے نے کہا کہ اے نیک بخت من تمہارا جو نقصان ہوا ہے مگر میں آج آپ کو اپنی حقیقت بتانا چاہتا ہوں کیونکہ آپ لوگوں کا لقمہ کا مہمان ہوں مجھے زہر دیا گیا ہے ابھی بات کر ہی رہے تھے کہ آپ کا سسر آ گیا شہزادے نے دیکھ کر کہا اے نیک مرد خدا آپ کو جزائے خیر دے آپ نے مجھے عزت بخشی اپنی بیٹی سے شادی کر دی۔ خدا نے مجھے ایک بیٹی عطا کی

اب میں آپ کو اپنا نسب آج تک دنیا کے ظلم کی وجہ سے نہ بتا سکا۔ آج چونکہ مجھے زہر مل چکا ہے اور چونکہ داعی اجل ہو رہا ہوں اور ایک مجھ پر احسان کرنا میرے مرنے کے بعد اپنی بیٹی چاہے جہاں بیاہ دینا مگر میری بیٹی کی شادی کسی غیر سید سے نہ کرنا۔ کیونکہ میں قاسم ابن موسیٰ کاظمؑ ہوں۔ بچی کو مدینہ منورہ میں لے جا کر محلہ بنی ہاشم میں چھوڑ دینا۔ وہ خود جا کر اپنے خاندان میں میری ماں اپنی دادی، حرم امام موسیٰ کاظمؑ کے گلے لگ جائے گی۔ اس مومن نیک بخت نے جونہی سنا ہاتھ سید کے قدموں پر رکھ کر زار و قطار رونے لگا بیوی اور ساس بھی زار و قطار رونے لگیں اور آپ کا سسر کہنے لگا شہزادہ ہم کبھی بھی آپ کو غیر سید سمجھ کر کچھ حق دامادی رکھتے ہوئے جبت کر کے چند جملے کہہ دیتے تھے ہم معافی چاہتے ہیں ہمارے لئے دہرا غم ہے آج تیرے بابا امام موسیٰ کاظمؑ کو بھی زہر سے شہید کیا گیا ہے اور اس کا جنازہ پل بغداد پر مزدور چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ یہ سننا تھا کہ شہزادے نے سرد آہ کھینچی اور کہا ہائے بابا میں تیری کچھ امداد نہ کر سکا۔ شہزادہ کی روح قفس عنصری سے جنت کو رواں ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون.

ہاشمی اپنی بیٹی اور نواسی کو لے کر مدینے آیا شہزادہ قاسم کی والدہ رو رو کر نابینا ہو چکی تھیں ابھی شہزادی فاطمہ بنت قاسم اپنی دادی سے ملی نہ تھی تو بی بی نے فرمایا مجھے آج قاسم کی خوشبو آ رہی ہے اتنے میں پوتی نے دادی کے قدموں میں ہاتھ رکھ کر عرض کی دادی اماں بابا قاسم آپ کو سلام کہتا تھا میں فاطمہ بنت قاسم ہوں یہ آپ کی بہو میری ماں آپ کی خدمت میں آئے ہیں۔

[حضرت ابو یحییٰ عیسیٰ بن زید بن امام علی زین العابدینؑ]

(۱) کتاب زید شہید صفحہ ۷۷ آیت اللہ سید عبدالرزاق مقرم۔ طبع نجف اشرف میں بھی یہ واقعہ ہے۔ (۲) کتاب شجرہ سادات باہرہ صفحہ ۳۸۔ ۳۹ مرتبت سید وزیر حسین زیدی الواسطی۔

اسی سے ملتا جلتا واقعہ ہے طوالت کے خوف سے مختصراً عرض کرتا ہوں۔ ٹھیک اسی طرح یہ شہزادہ بھی کہیں رہتا تھا دنیا کے ظلم سے چھپا ہوا تھا کہیں شادی ہو چکی تھی اولاد میں صرف بیٹی ہوئی تھی۔ کسی بڑے امیر سے رشتہ آیا۔ بیوی نے شہزادے سے اظہار کیا کہ بہت بڑا رشتہ کسی امیر کا آیا

ہے۔ شہزادہ خاموشی سے مسجد میں آ کر نماز حاجت میں مصروف ہو گیا اور بعد نماز حاجت خداوند عالم سے درخواست کی کہ پروردگارا! یہ میری بیٹی مر جائے۔ ابھی دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ محلے کے بچے دوڑتے ہوئے آئے اور آ کر بتایا۔ اے ابو یحییٰ اے عیسیٰ بن زید غریب الوطن آپ کی بیٹی مر گئی سید رونے لگا۔ آپ کا رازداں جو قریب بیٹھا تھا اس نے کہا اے شہزادہ، اے سید و سردار، اے ابن امام آپ کی تو خدا نے سن لی، لاج رکھ لی، آپ کو تو خوش ہونا چاہیئے۔ اب روتے کیوں ہو۔ جناب ابو یحییٰ یعنی عیسیٰ بن زید نے رو کر فرمایا۔ میرے رازدان مومن بھائی اس لئے روتا ہوں کہ میری اتنی مجبوری تھی کہ میں اپنی بیٹی کو بھی نہ بتا سکا کہ تیری دادی زہرا ہے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ سادات بیٹیوں کا مرنا گوارا کرتے ہیں مگر غیر سادات سے رشتہ گوارا نہیں کرتے۔

[حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے رشتہ زہراؑ رسولؐ سے طلب کیا تھا]

مندرجہ ذیل کتب میں سے ایک حوالہ عرض کر رہا ہوں۔

(۱) الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۴۱ علامہ ابن حجر الہیتمی المکی

(۲) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۰

(۳) مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۵۶۵۔ عن بریدہ خطب ابو بکر و عمر فاطمہ فقال رسول اللّٰہ انہا صغیرۃ الخ. (رشتہ مانگا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے فاطمہ زہراؑ کا آپؐ نے فرمایا یہ ابھی چھوٹی ہے)

(۴) ریاض النضرہ فی مناقب العشرہ بمشرہ محب الدین طبری جلد ..... صفحہ .....

(۵) تاریخ خمیس علامہ حسین دیار بکری جلد ۱ صفحہ ۳۶۱

پانچوں کتابوں میں موجود ہے: عن انس قال جاء ابو بکر و عمر یکتبان فاطمہ الی النبی فسکت (مشکوٰۃ میں لکھا ھے انہ صغیرۃ) و لم یرجع الیھما شیئاً فانطلقا الی علی کرم اللّٰہ وجھہ یا امر انہ یطلب

ذالک قال علی فنبھانی الامر فقمت اجر ردائی حتیٰ آتیت الی النبیؐ فقلت تزوجنی فاطمہ.

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ جناب فاطمہ بنت رسول کا رشتہ لینے حضور کی خدمت میں آئے۔ آپ خاموش ہو گئے (مشکوٰۃ میں لکھا ہے آپؐ نے فرمایا وہ (صغیر) یعنی چھوٹی ہے)۔ اس کے بعد وہ علیؑ کے پاس آئے کہ آپؐ رشتہ مانگیں۔ کیونکہ آپ حضورؐ کے چچازاد بھائی ہیں۔ آپ علیؑ نے فرمایا مجھے شرم آتی ہے۔ یہاں تک کہ حضورؐ سے علیؑ کے لئے رشتہ مانگ گیا اور فرمایا حضورؐ نے کہ میں زوجیت علیؑ میں دیتا ہوں فاطمہ کو۔ شادی کے لئے حضرت علیؑ نے اپنی زرہ تین سو درہم میں بیچی جس کو حضرت عثمان نے خریدا۔ دیکھو (۱) تاریخ خمیس حسین دیار بکری جلد اول صفحہ ۳۶۲ اور دیکھو (۲) معارج النبوۃ صفحہ ۳۰ رکن نمبر چہارم

[حکم خدا سے جناب زہراؑ کا نکاح جناب علیؑ سے کر دیا]

الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۲۳۔ اخرج طبرانی عن ابن مسعود ان النبیؐ قال ان اللّٰہ تبارک و تعالیٰ امرنی ان ازوج فاطمہ من علی.

ترجمہ: ابن مسعود نے نبی اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے (امر خدا ہوا ہے) کہ میں فاطمہ کو علیؑ کی زوجیت میں دے دوں۔

دیکھو معارج النبوۃ رکن ۴ صفحہ ۲۸ پر لکھا ہے علیؑ و زہراؑ کا نکاح عرش پر ہوا۔ ظاہر ہو گیا دنیا میں حضرت علیؑ نے بحکم رسولؐ خدا اپنی زرع ۴۰۰ سو درہم میں بیچی جس کو حضرت عثمان نے خریدا تھا۔

معارج النبوۃ صفحہ ۳۰ تاریخ خمیس جلد ۱ صفحہ ۳۶۲۔۳۶۳

سیرت النبی علامہ شبلی نعمانی صفحہ ۴۲۸ جلد ۳ خطبہ نکاح از طرف جناب زہراؑ رسول خدا نے پڑھا یا اور خطبہ نکاح امیرؑ نے بحکم خدا اپنی طرف سے پڑھا۔

[حضرت عمرؓ کا زندگی بھر رشک کرنا]

الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۲۷۔ حضرت عمر کا رشک تاحیات باقی رہا۔ عن ابی هریره قال عمر لقد أعطی علی الثلاث حسال لان تکون لی خصلة منها أحب الی من حمر النعم فاسأل ماهی قال تزویجه ابنته ومکان فی المسجد لا یحل لی فیه ما یحل لهٗ والرایة یوم خیبر.

ترجمہ اوپر گذر چکا ہے۔ پھر بھی عرض کرتا ہوں۔

(نکاح زہراؑ سے، مسجد میں جانا حالت جنابت میں اور علم خیبر ملنا۔ یہ حضرت عمر کو مرتے دم تک حسرت رہی کاش یہ تینوں چیزیں صرف مجھے مل جاتیں تو سرخ اونٹوں سے بہتر تھیں۔)

[ثبوت: محمد مصطفیٰؐ و علی مرتضیٰؑ عام آدمی نہ تھے]

الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۲۳۔ اخرج البزار عن سعد قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لعلی لا یحل لاحد أن یجنب فی هذا المسجد غیری و غیرک.

ترجمہ: فرمایا یا علیؑ اس مسجد میں جنب کی حالت میں تیرے اور میرے علاوہ کسی کو جائز نہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ وہ اور ہیں ہم اور ہیں۔ اس عقیدے کا انکاری مقصر ہے۔

[حضورؐ کی طرح سیدہؑ بھی عام عورت نہ تھیں]

صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۵۲۶۔۵۳۲۔ عربی۔ ان رسول اللّٰہ قال بفاطمة بضعة منی فمن اغضبها فقد اغضبنی. ترجمہ: فرمایا فاطمہ میرا جز ہے جس نے اسے غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا۔ صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۵۳۲ قال النبیؐ فاطمة سیدة النساء

اهل الجنة. ترجمہ: فرمایا حضورؐ نے فاطمہ زہراؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

[ہر سال یاد منانے کا ثبوت۔ یہ سنت رسولؐ ہے]

صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۵۳۹

حضورؐ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی سہیلیوں کے پاس ہر سال گوشت بھیجتے تھے۔ بی بی عائشہ کہتی ہیں کہ مجھے غیرت آتی تھی۔ آپؐ نے فرمایا اے عائشہ وہ اس وقت میری تصدیق کرنے والی تھیں جب دنیا میری تکذیب پر تلی ہوئی تھی۔ وکان لی منها ولد. وہ میری زوجہ اور میری اولاد کی ماں ہے۔

الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۷۔ قل لا اسئلکم علیه اجراً الی المودة فی القربیٰ فی تفسیرها احمد والطبرانی وابن ابی حاتم والحاکم ان ابن عباس ان هذا لآیت لما نزلت قالو یا رسول اللّٰہ من قرابتک هؤلاء الذین وجبت علینا مؤدتهم قال صلی اللّٰہ علیه و آله وسلم علی و فاطمه وابناهما. قال الحسن من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فان الحسن ابن محمد ثم تلا واتبعت ملت آبائی ابراهیم ثم قال انا ابن بشیر انا ابن نذیر ثم قال وانا من اهل البیت الذین افترض اللّٰہ عزوجل مؤدتهم و موالاتم وفی روایة الذین افتراض اللّٰہ مؤدتهم علی کل مسلم والنزل تیهم قل لا اسئلکم علیه اجراً الی المودة فی القربیٰ ومن یقترب حسنة نزدله فیها الحسناوتقربه واقتراف الحسنات مودتنا اهل البیت. قربیٰ میں ی الف والا مؤنث کا صیغہ ہے اس میں سیدہ علیؑ حسنینؑ اور گیارہ آئمہؑ داخل ہیں جو ان کی اولاد ہیں

مختصر ترجمہ: حاصل مطلب جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے قرابت دار کون ہیں آپؐ نے فرمایا۔ جن کی مودۃ واجب ہم پر کی گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا علیؑ و فاطمہؑ اور ان کی اولاد۔ (ابن بیٹے کو کہتے ہیں، انہیں دو بیٹوں کو کہتے ہیں، ابناء تین یا تین سے زیادہ گیارہ تک، جمع کا صیغہ ہے یعنی امام حسنؑ سے لے کر امام آخر الزمان حجۃ محمد مہدیؑ تک گیارہ بیٹے اس آیت میں شامل ہیں)۔

[محبت اہلبیت رسول واجب ہے]

الصوائق المحرقہ صفحہ ۱۴۱ پر امام شافعی اہلسنت والجماعت کے فقہ کے امام کا فرمان ہے

یا اهلبیت رسول اللّٰه حبکم — فرض من اللّٰه فی القرآن انزله

کفاکم من عظیم القدر انکم — من لم یصل علیکم لا صلاة له

ترجمہ: اے اہل بیت رسول اللہ آپ کی محبت نازل کی گئی ہے فرض سمجھ کر کافی ہے آپ کی عظیم شان میں جو نہیں پڑھتا درود آپ پر (اے آل محمد) اس کی نماز ہی نہیں ہے۔

(۱) الصوائق المحرقہ صفحہ ۱۴۳ (۲) مدارج النبوۃ صفحہ ۵۴۴ (۳) شفاء قاضی عیاض صفحہ ۱۸۶
(۴) ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۱۷۳۔۱۷۵ (۵) صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۸۳

[اہلبیت رسولؐ پاک ہیں]

انما یرید اللّٰه لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهر کم تطهیرا. اکثر مفسرین انه نزلت فی علی وفاطمة والحسن والحسین. نزلت هذا لآیت فی خمسة... قالت ام سلمیٰ وانا معهم قالؐ انک علی الخیر.

ترجمہ: آیہ تطہیر میں علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ پنجتن پاک ہیں۔ ام سلمیٰ نے کہا میں ہوں۔

آپؐ نے فرمایا تو خیر پر ہے مگر اہلبیت میں داخل نہیں ہے۔

الصوائق المحرقہ صفحہ ۱۳۲ امام شافعی اہلسنت والجماعت کے فقہ کے امام فرماتے ہیں

ان کان حب الولی رفضا... فانی ارفض العباد

ان کان رفضا حب آلِ محمد... فلیشهد الثقلان انی رافضی

ترجمہ: اگر ہے حب ولی رفض تو یہ میری عبادت ہے۔ تحقیق اگر رفض ہے حب آل محمدؐ کی تو دونوں جہاں مجھ پر گواہ ہوں تحقیق میں رافضی ہوں۔

نوٹ: رافضی کس کو کہتے ہیں اس جلد کے آخر میں پڑھیے گا۔

الصوائق المحرقہ صفحہ ۱۲۴۔۱۵۶۔ طبرانی۔ قال عند اللّٰه جعل ذریة کل نبی فی صلبه وجعل ذریتی فی صلب علی ابن ابیطالب.

ترجمہ: فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمام نسل سب نبیوں میں سے نکالی ہے اور میری ذریت علی ابن ابیطالب کے صلب سے نکالی ہے۔

[فرمانِ رسولؐ۔ میں اور علیؑ ایک شجر سے ہیں]

الصوائق المحرقہ صفحہ ۱۲۳ عن جابر ابن عبد اللّٰه قال قال رسول اللّٰه ﷺ الناس من شجر شتی وانا وعلی من شجرة واحده.

ترجمہ: جابر ابن عبداللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تمام انسان مختلف نسلوں سے ہیں میں اور علیؑ ایک ہی شجر سے ہیں۔

[''علیؑ سید و سردار ہیں'' (قول رسولؐ)]

الصوائق المحرقہ صفحہ ۱۲۷ قال ﷺ هذا سید العرب فقالت عائشه الست سید العرب فقال انا سید العالمین وهو اسید العرب روا حاکم فی

صححه عن ابن عباس بلفظ أنا سيد ولد آدم و علي سيد العرب۔

ترجمہ: فرمایا حضورؐ نے یہ (علیؑ) عرب کا سردار ہے۔ فرمایا نبی عائشہ نے کیا آپ سید العرب نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میں عالمین کا سردار ہوں وہ عرب کا سردار ہے۔ ابن عباس کی روایت میں لفظ ہیں میں اولاد آدم کا سردار ہوں، اور علیؑ عرب کا سردار ہے۔

اخرج احمد والترمذی ونسائی وابن ماجه قال قال رسول اللّٰه ﷺ علی منی و انا من علی. ولایؤدی عنی الا أنا أو علی.

ترجمہ: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔

[حیثیت ولایت علیؑ حضرت عمرؓ کی نظر میں]

الصواعق المحرقہ صفحہ ۷۸ اقال عمرؓ تحبو الی الاشراف وتوددو وتقو علی اعراضکم من السفلة واعلموا أنهٗ لا یتم شرف الا بولایت علی رضی اللّٰه عنه.

ترجمہ: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں محبت کرو شریفوں سے اور دوری رکھو کمینوں سے۔ اور جان لو نہیں ہے کوئی شریف (حلالی) جب تک کہ علیؑ کی ولایت کو قبول نہ کرے۔

الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۸۹ انه جاء اعرابیاً یختصمان فأن لعلی فی القضاء بینهما فقضی فقال احدهما هذا یقضی بینی و بیننا فوثب الیه عمر وأخذ بتلبیه وقال یحک ما تدری من هذا؟ هذا مولاک و مولی کل مومن من لم یکن مولاه فلیس بمومن.

ترجمہ: اعرابی آپس میں لڑتے ہوئے آئے۔ پھر علیؑ سے کہا گیا کہ ان دونوں میں فیصلہ کرا

دیں ان میں سے ایک کہنے لگا یہ ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ حضرت عمر نے ان کا گلا پکڑا اور کہا برباد ہو۔ تو جانتا ہے کہ یہ کون ہے؟ یہ تیرا مولا ہے اور تمام مومنوں کا مولا ہے جو اسے مولا نہ مانے وہ ہرگز مومن نہیں۔ کے فرمان سے آگے بیان کرتا ہوں اب باقی مذکورہ روایت مقصرین کے بارے پھر شروع کرتا ہوں۔ تفاسیر اہلسنت کے۔

(۱) تفسیر برہان (۲) احتجاج طبرسی (۳) تفسیر امام حسن عسکریؑ

ان من فعل ما یفعلونه فهو فاسق.

اپنے دل کی معرفت سے جان چکے تھے کہ وہ فاسق ہیں۔ اور پریشان تھے کہ جس نے بھی ان جیسا (علماء جیسا جو حرام محرمات کرتے ہیں) کام کیا ہے وہ فاسق ہے۔

لایجوز أن یصدق علی اللّٰه تعالیٰ ولا علی الوسائط بین الخلق و بین اللّٰه.

ترجمہ: نہیں جائز ان کے لئے تصدیق کریں اللہ تعالیٰ کی اور ان کے جو وسیلے ہیں خالق اور مخلوق کے درمیان (یعنی محمد وآل محمد وسیلے ہیں مخلوق کے درمیان اس کی مخالفت نہ کریں)۔

فلذلک ذمهم لما قلدوا من قد عرفوا ومن قد علموا انه لا یجوز قبول خبره ولا تصدیقه فی حکایة.

ترجمہ: پس اس لئے مذمت کی اُن کی جنہوں نے تقلید کی اس کی وجہ سے باوجود اس کے کہ وہ سامنے تھے ان جیسوں کی خبر کو قبول کرنا جائز نہیں ہے اور ان کے حکایت کی تصدیق کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

ولا العمل بما یؤدیه الیهم عمن لم یشاهدوه ووجب علیهم النظر بانفسهم فی امر رسول اللّٰه.

ترجمہ: اور وہ عمل جو ان کے عوام نے مشاہدہ نہیں کیا تھا اور ان پر واجب تھا خود رسول اللہ کے امر کے بارے میں اپنے طور پر نظر کرتے۔ (خود پڑھتے یا دیکھتے)۔

صحیحه عن ابن عباس بلفظ أنا سید ولد آدم و علی سید العرب۔

ترجمہ: فرمایا حضورؐ نے یہ (علیؑ) عرب کا سردار ہے۔ فرمایا بی بی عائشہ نے کیا آپ سید العرب نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میں عالمین کا سردار ہوں وہ عرب کا سردار ہے۔ ابن عباس کی روایت میں لفظ ہیں میں اولاد آدم کا سردار ہوں، اور علیؑ عرب کا سردار ہے۔

اخرج احمد والترمذی ونسائی وابن ماجه قال قال رسول الله ﷺ علی منی و انا من علی. ولایؤدی عنی الا أنا أو علی.

ترجمہ: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔

[حیثیت ولایت علیؑ حضرت عمرؓ کی نظر میں]

الصوائق المحرقہ صفحہ ۱۷۸ قال عمرؓ تحبو الی الاشراف وتوددو وتقو علی اعراضکم من السفلة واعلموا أنهٗ لا یتم شرف الا بولایت علی رضی الله عنه.

ترجمہ: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں محبت کرو شریفوں سے اور دوری رکھو کمینوں سے۔ اور جان لو نہیں ہے کوئی شریف (حلالی) جب تک کہ علیؑ کی ولایت کو قبول نہ کرے۔

الصوائق المحرقہ صفحہ ۱۸۹ انه جاء اعرابیاً یختصمان فأن لعلی فی القضاء بینهما فقضی فقال احدهما هذا یقضی بینی و بیننا فوثب الیه عمر وأخذ بتلبیه وقال یحک ما تدری من هذا؟ هذا مولاک و مولی کل مومن من لم یکن مولاه فلیس بمومن.

ترجمہ: اعرابی آپس میں لڑتے ہوئے آئے۔ پھر علیؑ سے کہا گیا کہ ان دونوں میں فیصلہ کرا

دیں ان میں سے ایک کہنے لگا یہ ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ حضرت عمر نے ان کا گلا پکڑا اور کہا برباد ہو۔ تو جانتا ہے کہ یہ کون ہے؟ یہ تیرا مولا ہے اور تمام مومنوں کا مولا ہے جو اسے مولا نہ مانے وہ ہرگز مومن نہیں۔ کے فرمان سے آگے بیان کرتا ہوں اب باقی مذکورہ روایت مقصرین کے بارے پھر شروع کرتا ہوں۔ تفاسیر اہلبیت کے۔

(۱) تفسیر برہان (۲) احتجاج طبرسی (۳) تفسیر امام حسن عسکریؑ

ان من فَعلَ ما یفعلونه فهو فاسق.

اپنے دل کی معرفت سے جان چکے تھے کہ وہ فاسق ہیں۔ اور پریشان تھے کہ جس نے بھی ان جیسا (علماء جیسا جو حرام محرمات کرتے ہیں) کام کیا ہے وہ فاسق ہے۔

لایجوز أن یصدق علی الله تعالیٰ ولا علی الوسائط بین الخلق و بین الله.

ترجمہ: نہیں جائز ان کے لئے تصدیق کریں اللہ تعالیٰ کی اور ان کے جو وسیلے ہیں خالق اور مخلوق کے درمیان (یعنی محمد و آل محمد وسیلے ہیں مخلوق کے درمیان اس کی مخالفت نہ کریں)۔

فلذلک ذمهم لما قلدوا من قد عرفوا ومن قد علمو انه لا یجوز قبول خبره ولا تصدیقه فی حکایة.

ترجمہ: پس اس لئے مذمت کی اُن کی جنہوں نے تقلید کی اس کی وجہ سے باوجود اس کے کہ وہ سامنے تھے اِن جیسوں کی خبر کو قبول کرنا جائز نہیں ہے اور ان کے حکایت کی تصدیق کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

ولا العمل بما یؤدیه الیهم عمن لم یشاهدوه ووجب علیهم النظر بأنفسهم فی امر رسول الله.

ترجمہ: اور وہ عمل جو ان کے عوام نے مشاہدہ نہیں کیا تھا اور ان پر واجب تھا خود رسول اللہ کے امر کے بارے میں اپنے طور پر نظر کرتے۔ (خود پڑھتے یا دیکھتے)۔

اذ کانت دلالته أوضح من أن تخفی و أشهر من أن لا تظهر لهم.

ترجمہ: کیونکہ رسول خداؐ کے دلائل مخفی ہونے سے واضح (ظاہر کھلے ہوئے صاف) تھے اور ان پر ظاہر ہونے سے تو مشہور ترین تھے۔

[فرمان امامؑ دور حاضر سے مطابقت (۲۰۰۳)]

کذالک عوام امتنا اِذاعرفو من فقهائهم الفسق الظاهر و العصبیة الشدیدة و التکالب علی حطام الدنیا و حرامها و اهلاک من یعصبون علیه.

ترجمہ: اور اسی طرح عوام ہماری اور امت بھی اپنے فقہاء دین سے ظاہری فسق اور شدید تعصب دنیا کے مال پر اور حرام پر آپس میں لڑائی (دست گریبان ہیں) دنیا (کی دھن و دولت پر جھپٹ جانا اور ہلاک کرنا اور ہلاک کروانا) جس سے تعصب کریں۔ (یعنی جن سے ان کو تعصب ہے ان کو مروا دیتے ہیں یا قتل کروا دیتے ہیں)۔ غور فرماؤ؟ دور حاضر سے اس کو ملا کر دیکھو تو فرمانِ امامؑ سمجھ میں آجائے گا۔

وان کان لاصلاح أمره مستحقاً و بالتوفیق بالبر و الاحسان علی من تعصبو له.

ترجمہ: اگر وہ مستحق ہو اصلاح امر کے لئے جن کے لئے تعصب کریں گے ان پر نیکی اور احسان کی بھرمار کردیں گے۔

و ان کان للاذلال و الاهانة مستحقاً فمن قلد من عوامنا مثل هؤلاء الفقهاء فهم مثل الیهود الذین ذمهم الله تعالیٰ بالتقلید لفسقة فقهائهم.

ترجمہ: جب کہ وہ (جس کے لئے یہ کر رہے ہیں) وہ ذلت اور اہانت کا مستحق ہے ہوگا ہمارے عوام میں سے جس نے بھی ان جیسے فقہاء کی تقلید کی وہی یہود کے عوام کے مثل ہے جن کی

اللہ تعالیٰ نے مذمت کی ہے ان کی تقلید کرنے کی وجہ سے اپنے سابق فقہاء کی۔

[تقلید کس کی کرنی ہے؟]

فأما من کان من الفقهاء صائنا لنفسه حافظاً لدینه مخالفاً علی هواء مطیعاً لأمر مولاه فللعوام أن یقلدوه و ذالک لا یکون الا فی بعض فقهاء الشیعه دون لبعض لا جمیعهم.

ترجمہ: پس جو بھی ان فقہاء میں سے اپنے نفس کو بچانے والا ہو اپنے دین کا محافظ ہو اپنی خواہشات کا محافظ ہو اپنے مولا کے حکم (امر) کا مطیع ہو یعنی فرمانبردار ہو پس عوام پر لازم ہے کہ ان کی تقلید کرے یہ اوصاف شیعوں کے بعض فقہاء میں ہیں نہ کہ سب فقیہوں میں ہیں۔ یعنی اکثریت فقہاء کی غلط ہے۔ غور سے پڑھو۔ قاضی غلام شبیر تمیذ مبلغ اعظم وکیل سادات

[تقلید کس کی نہیں کرنی چاہئے؟]

فانه من رکب من القبائح و الفواحش مراکب فسقة فقهاء العامة فلا تقبلوا منهم عنا شیئاً و لا کرامة لهم.

ترجمہ: جو بھی برائی اور خواہشات اور عام فسق و فجور کا مرتکب فقیہ ہو اس کو قبول نہ کرو اور اس کی کوئی کرامت یا عزت نہیں ہے۔ پھر غور سے پڑھو۔ بحوالہ تفسیر برہان

وانما کثر التخلیط فیما ینحمل عنا أهل البیت لذلک لان الفسقة یتحملون عنا فیحرفونه بأمره لجهلهم و یضعون الاشیاء علی غیر وجهها لقلت معرفتهم.

ترجمہ: اس لئے ملاوٹ زیادہ ہوگئی ہے اس چیز میں جو ہم اہلبیت کی طرف اس کو منسوب کرکچھ اس میں اپنی طرف سے داخل کرتے ہیں (یعنی ہمارے مواد علمی میں ملاوٹ کی گئی ہے) کیونکہ فاسق ہم سے کہتے ہیں اور پھر اپنی طرف سے اس میں تحریف کرتے ہیں اور اپنی طرف سے قلت

معرفت کی وجہ سے ان چیزوں کو اصل جگہ پر نہیں رکھ سکتے۔

و آخرین یتعمدون الکذب علینا لیجرّوا من عرض الدنیا ما هو زادهم الی نار جهنم.

ترجمہ: اور دوسرے جان بوجھ کر ہم پر جھوٹ بولتے ہیں تا کہ اس کے ذریعے دنیا کما ئیں حالانکہ اس سے زیادہ ہے کہ جہنم کی آگ ان کے لئے۔

[چند ناصبی فقیہ بھی ہیں اُن سے بچیں]

ومنهم قوم نصّاب لا یقدرون علی القدح فینا یتعلمون بعض علومنا الصحیحة فیتوجهون له عند شیعتنا وینقصون لنا عند نُصّابنا، ثم یضیفون الیه أضعافه وأضعاف أضعافه من الأکاذیب علینا التی نحن براء منها.

ترجمہ: کہ من جملہ ہمارے فقہاء کی ایک قوم ناصبی بھی ہے جو بظاہر تو ہمارے فضائل کا انکار تو نہیں کر سکتے اور ہماری قدح پر قادر نہیں ہیں مگر ہمارے بعض علوم صحیحہ پڑھ پڑھا لیتے ہیں پھر ان علوم ظاہرہ کے وسیلے سے ہمارے شیعوں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اور ہمارے منکروں کے پاس تنقیص (یعنی ہم میں نقص یعنی خامیاں اور غلطیاں اور ہماری کوتاہیاں) بیان کرتے ہیں یعنی ہمارے فضائل میں تقصیر (کمی) کرتے ہیں پھر علوم صحیحہ میں دگنا جھوٹ ملا لیتے ہیں جس سے ہم بری ہیں۔

[جھوٹے فقیہ مفتی فتویٰ دیتے ہیں جو لشکر یزید سے بدتر ہیں؟]

فیقبله المسلمون المستسلمون من شیعتنا علی انه من علومنا فضلو وهم أضر علی الضعفاء شیعتنا من جیش الیزید. علیه اللعنة والعذاب علی الحسین بن علی علیه السلاة والسلام وأصحابه فانهم یسلبونهم الارواح

والاموال وللمسلوبین عند الله أفضل الأحوال لما لحقهم من اعدائهم.

ترجمہ: ان کے جھوٹے علوم اور احکام کے فتواؤں کو ہمارے غریب (جو علم میں کمزور ہیں) (ان مقصروں کو) شیعہ علماء سمجھ کر تسلیم کر لیتے ہیں کہ یہ ہمارے (اہلبیتؑ کے) علوم ہیں نہیں وہ فقہاء خود بھی گمراہ ہو چکے ہیں اور ہمارے شیعوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں (یعنی یہ مقصر نقصان ہمارے شان کو گھٹانے والے) ضال (گمراہ) اور مضل (گمراہی پھیلانے والے) ہیں اور ہمارے شیعوں پر یہ فقہاء ناصبی (جو ولایت رسولؐ و ولایت علیؑ کے منکر ہیں ان کو ناصبی کہتے ہیں) لشکر یزید یان سے بھی زیادہ نقصان دہ اور بدترین ہیں کیونکہ لشکر یزید نے امام حسینؑ بن علیؑ اور ان کے صحابہ کی جانیں لیں اور ان کے اسباب لوٹے وہ اللہ کی بارگاہ میں بلند مرتبہ ہوئے (آل محمد کے اور ان کے شیعوں کے) لیکن یہ ہمارے ایمان نہ لوٹ سکے۔ معلوم ہوا جھوٹے فقیہ بھی ہیں۔ بقول معصومؑ

[علماء سُوء کو پہچانیں اور ان سے دور رہیں]

وهولاء علماء السوء الناصبون المشبهون بأنهم لنا موالون ولاعدائنا معادون یدخلون الشک والشبهة علی ضعفاء شیعتنا فیضلونهم ویمنعونهم عن قصد الحق المصیب لا جرم أنّ من علم الله من قلبه من هؤلاء العوام أنه لا یرید الاصابة دینه وتعظیمه ولیّه لم یترکه فی ید هذا الملبس الکافر: .....

ترجمہ: اور یہ علماء سوء ہیں ان کی صفات بیان کی گئی ہیں، ناصبی (جو ہماری ولایت کے منکر ہیں) ہیں جو بظاہر ہمارے دوستوں کے مشابہ اور ہمارے دشمنوں کے دشمن بنتے ہیں اور ہمارے ضعیف علم (جو بے علم شیعہ) ہیں جو کتابوں کو نہیں پڑھ سکتے اتنی تعلیم نہیں رکھتے صرف اور صرف بات میں حرف مولا ذاکروں و عالموں کے زبان سے روایات صحیحہ سن چکے ہیں) ان ہمارے

شیعوں (شیعان آل محمد) کو شک و شبہات میں ڈالتے ہیں اور علمائے حق کے خلاف غلط پروپیگنڈا (یہ ان شریر علماء کا یعنی جھوٹی فتن کا جو علماء سوء میں ان کا پیشہ ہے یعنی شرارت کرنا یہ ان کا حصہ ہے) کرتے ہیں تاکہ کم علم شیعہ شک و شبہات میں پڑ جائیں اور شیعان آل محمد کو حق مصیب یعنی صحیح مسئلہ سمجھ میں نہ آئے اس لئے صحیح مسئلہ سے ان کو روکتے ہیں اور منع کرتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اس عوام (قوم) کا دل بھی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت چاہتا ہے اور اپنے ولی کی تعظیم چاہتا ہے تو اس لئے اللہ نے (دین کو) نہیں چھوڑا ہے اس ہی کافر کے ہاتھ میں۔

[علماء سوء کو ایک عام مؤمن اور مؤمنین میں سے جس کی مدد خدا کرتا ہے وہ منافق مولوی یعنی مقصر عالم سوء کو ذلیل کرتا ہے؟]

ولكنه يقبض له من ما يقف به على الصواب ثم يوفقه الله للقبول منه فيجمع له بذالك خير الدنيا والاخرة وليجمع على من اضله لعن الدنيا و عذاب الآخرة.....

ترجمہ: لیکن اللہ تعالیٰ ایک مومن کو مسلط کرتا ہے جو سیدھی راہ پر کھڑا ہوتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کو توفیق دیتا ہے کہ اس کو قبول کیا جائے اور اس کے لئے (اس کی کوشش کرنے کے نتیجے میں) (اللہ تعالیٰ) اس کے لئے دنیا و آخرت کا خیر جمع کرتا ہے اور جنہوں نے غریب شیعوں کو گمراہ کیا ہے یعنی یتیمان آل محمد (جو اپنے امام سے دور ہیں) ان دور افتادہ کم علم لوگوں یعنی غریب شیعوں کو (مقصروں نے) گمراہ کیا ہے ان پر دنیا میں لعنت اور آخرت میں عذاب جمع کرتا ہے۔

[شریر علماء کی نشانیاں۔ غور سے پڑھیں؟]

ثم قال: قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم شرار علماء امتنا المضلّون عنا القاطعون للطرق الينا المسمّون اضدادنا بأسمائنا،

الملحدون اضدادنا بألقابنا يصلون عليهم وهم للعن مستحقون ويلعنوننا ونحن بكرامات الله مغمورون ونصلوات الله ملائكته المقربين علينا عن صلواتهم علينا مستغنون.....

ترجمہ: پھر امام حسن عسکریؑ نے فرمایا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری امت کے شریر ترین علماء وہ ہیں جو ہم سے گمراہ ہیں جو ہماری طرف آنے والے راستوں کو کاٹتے ہیں اور ہمارے ضدوں کو یعنی ہمارے "مخالفوں" کو ہمارے ناموں سے پکارتے ہیں اور ہمارے ملحدوں (بیدینوں) کو ہمارے القابوں (آئمہ کے القاب ان کو دیتے ہیں) سے نوازتے ہیں اور ان پر درود پڑھتے ہیں جب کہ وہ لعنت کے مستحق ہیں اور ہم پر لعنت کرتے ہیں (یعنی آل محمدؐ پر جفا کرتے ہیں) جب کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کرامت میں ڈوبے ہوئے ہیں ہم ان کی [illegible] مستغنی ہیں (مقصروں اور ناصبوں کے درود بھیجنے سے)۔ (دور حاضر کا ایسا ویسا تاویز اس [illegible] درج کیا جا رہا ہے مومنین پڑھ کر اندازہ لگائیں گے) معلوم ہوا کہ علماء میں شریر علماء بھی ہوتے ہیں۔ بقول معصومؑ

[illegible] مولا علیؑ کے علاوہ ہم کسی امام کو امیر المومنین نہیں کہہ سکتے نہ کوئی امام امیر المومنین کہا ہے مگر یہ مقصر مولا کے دشمنوں کو امیر المومنین کے لقب سے پکارتا ہے۔ دیکھو ثبوت۔ اور [illegible] کو توہین مومنین معاف کرنے والا۔ اس کی تحریر حاضر خدمت ہے۔

[قاتل کے لئے فتویٰ از روئے قرآن]

[illegible] کہ ایک طرف مقصر کہتا ہے کہ نبی و امام کا قاتل توبہ کرے تو بخشا جائے گا۔ دوسری [illegible] ان کہتا ہے۔ ومن يقتل مومناً متعمداً فجزائه جهنم.

ترجمہ: جس کسی نے کسی مومن کو عمداً (جان بوجھ کر) قتل کیا اس کی جزاء جہنم ہے۔ مگر یہ مفتی [illegible] سے نبی و امام معاف ہوگا۔ مومنین خود فیصلہ کریں۔

ثم قال: قيل الأمير المؤمنين عليه السلاة والسلام من خير الخلق بعد آئمة الهدى ومصابيح الدجى؟ قال العلماء اذا صلحو، قيل. فمن شرار خلق اللّٰه بعد ابليس و فرعون و نمرود و بعد المسمين بأسماء كم و الملقبين بالقابكم و الآخذين لامكنتكم والمتأمرين فى ممالككم؟ .....

ترجمہ: پھر امام حسن عسکری نے فرمایا کہ: فرمایا امیر المومنین علی علیہ الصلاۃ والسلام سے جب کہا گیا کہ آئمہ ہدیٰ اور مصابیح الدجیٰ کے بعد بہترین مخلوق خدا کون ہے۔ امیر المومنین علیؑ نے فرمایا علماء، اگر وہ صالح ہوں۔ پھر پوچھا گیا مولا کون ہے اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق۔ فرمایا ابلیس، فرعون، نمرود اور جو آپ کے نام اور القاب سے اپنے آپ کو کہلواتے ہیں، آپ کے امکانات (مکون۔ خس) کو کہتے ہیں اور آپ کے ممالک (ملک میں آل محمدؐ کی ریاست اور ولایت میں کالنا امر چلاتے ہیں (یعنی اپنے آپ کو اولی الامر کہلاتے ہیں جب کہ خود غیر معصوم ہیں) یہ بدترین مخلوق ہیں ان سب کے بعد اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق کون ہیں۔ (غور طلب بات ہے)۔ کسی غیر معصوم کو اولی الامر کہلانے کا حق نہیں ہے۔

[مقصر علماء فسادی، معصومین کے فرمانات چھپاتے ہیں اس میں ملاوٹ کرتے ہیں]

قال العلماء اذا فسدو وانهم المظهرون الأباطيل الكاتمون للحقائق وفيهم قال اللّٰه عزوجل اؤلائک يلعنهم اللّٰه ويلعنهم اللاعنون. الا الذين تابو (آیت) ثم قال اللّٰه عزوجل فويل للذين يكتبون الكتاب بايديهم ثم يقولون هذا ما عند اللّٰه ليشترو به ثمناً قليلا (آیت) قال الامامؑ قال اللّٰه عزوجل هذا القوم من هؤلاء اليهود

كتبوا صفة زعموا أنها صفة النبيّ وهى خلاف صفة وقالو للمستضعفين منهم هذه الصفت النبيّ المبعوث فى آخر الزمان انهٗ طويل عظيم البدن.

ترجمہ: فرمایا امیر المومنینؑ نے وہ علماء جب وہ فاسد ہو جائیں وہی تو ہیں باطل رجھوٹی باتوں کو ظاہر کرتے ہیں اور حقائق کو چھپاتے ہیں اور ان کے لئے اللہ فرماتا ہے اؤلائک یلعنهم اللّٰه ویلعنهم اللعنون. ایسے لوگوں کو اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے توبہ کی۔ یکتب ایدیهم ویقولون هذا ما عند اللّٰه. جہنم ہے ان کے لئے جو کتاب کو اپنے ہاتھوں سے لکھ کر پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ قوم یہود نے لکھا اور یہ گمان کیا یہ محمد ﷺ کی صفت ہے جب کہ یہ اس کی صفت کے خلاف تھی ان میں سے کمزور العقل (ضعیف العقل) لوگوں کو کہا گیا یہ ہے اس نبی کی صفت جو آخری زمانے میں مبعوث ہوں گے وہ صفت یہ ہے وہ لمبا، عظیم البدن، بھرا بدن، بڑے پیٹ والا، بڑے جسم والا۔

والبطن أصحب الشعر و محمد خلافه وهو يجئ بعد هذا الزمان بخمسمائة سنة وانما أرادوا بذلک لتبقى لهم على ضعفائهم رئاستهم وتدوم لهم منهم اصابتهم ويكفوا أنفسهم مؤنة خدمة محمدؐ و خدمة علىؑ وأهل خاصة فقال اللّٰه عزوجل "فويل لهم مما كتبت ايديهم" من هذه الصفات المحرّفات المخالفات لصفة محمدؐ و علىؑ الشدة لهم من العذاب فى أشق بقاع جهنم (وويل" لهم) من لاشدة فى العذاب ثانية مضافة الى الأولى (مما يكسبون) من الأموال التى يأ خذونها اذا أثبتو عوامهم على الكفر بمحمد رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و آله وسلم والجحد لوصية أخيه على ولى اللّٰه.

ترجمہ: بڑے بالوں والا اور یہ محمد (عربی) اس زمانے کے پانچ سو سال بعد آئیں گے اور تحقیق ان کی فقط مراد یہ تھی کہ ضعیف اور کمزوروں پر اپنی ریاست قائم رکھ سکیں اور ان پر اپنا غلبہ قائم رکھ سکیں اور اپنے آپ کو رسول اللہؐ اور علی علیہ السلام اور ان کے اہلبیت اطہارؑ کے اور جو ان کے خواص خدمت کی معرفت (ساتھ ہونے) سے روک سکیں اللہ عزوجل نے فرمایا ویل ہے ان کے لئے جو ان کے ہاتھوں نے لکھا اور ویل ہے ان کے لئے جو کسب کرتے ہیں۔ (یا کماتے ہیں)

یہ صفتیں محرف شدہ (تبدیل کی ہوئیں ہیں) اور مخالف صفتیں ہیں حضرت محمد مصطفیٰؐ اور علی مرتضیٰؑ کے صفتوں کے ان کے لئے شدت ہے جہنم کے عذاب سے اور بدترین جگہ اور ان کے لئے مقام ویل ہے عذاب میں شدت دوسری مرتبہ پہلے میں اضافہ کرے (ان پر بڑے عذاب کا سبب ہے) وہ اموال (عوام سے پیسے) جو یہ لوگ لیتے ہیں جب محمد مصطفیٰؐ اور نجف اس کے وصی اور اس کے بھائی علی ابن ابیطالب علیہ السلام ولی اللہ کے انکار پر ان کا عوام ثابت ہو جائے۔

[یعنی یہ پیسے ان سے لے کر ایسا مواد چھاپتے ہیں اور لکھتے ہیں جس سے محمد و آل محمد کی دشمنی پر لوگ جم جائیں ان کے ذہن غلط مواد پڑھ کر ان کو نہ مانیں] اصول شریعہ۔ تحریفات عاشورہ۔ اصلاح شیعہ موئی موسوی۔ فاطمہ فاطمہ ہے ڈاکٹر علی شریعتی۔ اصلاح شیعہ محمد حسین فاضل۔ قوانین شریعہ محمد حسین ڈھکو وغیرہ وغیرہ جو عرض کرتا جاؤں گا اس طرح پمفلٹ وغیرہ آل محمدؐ کے ولایت کے انکار پر لوگوں کے ذہن کو تیار کرنے کے لئے چھاپے گئے ہیں اور مزید کتابیں اور غلط مواد چھاپ رہے ہیں۔ یا علیؑ مدد کہنے والوں سے لڑ جاتے ہیں۔ ان کو کافر کہنے والوں میں شیعہ مقصرین بھی شامل ہیں۔ اس وقت کراچی ضلع ملیر میں ثبوت موجود ہے۔ (اس وقت ۲۰۰۳ء کی بات کرتا ہوں) اور مقصر کہتے ہیں کہ یا علیؑ مدد کا فر لوگ کہتے ہیں۔

[شان امامت میں علی علیہ السلام کا خطبہ]

بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اطلاع علی الغیب اور ہے اور عالم الغیب ہونا اور ہے یہ مقصرین کہتے ہیں کہ اگر کسی میں جرأت ہو تو نبی یا امام علیہ السلام پر عالم الغیب ہونے کا

اطلاق کہیں دکھا دیں؟ یہ جناب رئیس المقصرین مولوی محمد حسین ڈھکو صاحب کا دعویٰ ہے جس کا جواز عرض کیا جاتا ہے۔ (قاضی غلام شبیر تلمیذ، بلغ اعظم وکیل سادات)

خطبہ طارق میں مولا امیر المومنینؑ فرماتے ہیں المطلع علی الغیوب۔ کہ امام غیب پر مطلع ہوتا ہے۔ یہ سن کر مقصر حضرات فرمانے لگ جاتے ہیں کہ مطلع علی الغیب اور عالم الغیب میں فرق ہے۔ حالانکہ لغوی لحاظ سے یہ دونوں ہم معنی ہیں چنانچہ عالم الغیب ہونے کا اطلاق سود بھی اس خطبے میں موجود ہے کہ امام عالم المغیبات (غائب چیزوں کا عالم) ہوتا ہے یعنی عالم الغیب ہوتا ہے۔

[خطبۂ طارق کی توثیق]

یہ سن کر مقصرین حضرات آئیں بائیں شائیں کرتے ہوئے خطبہ طارق میں شبہات اور وہ اس پر قدح کرنے لگ جاتے ہیں جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اس خطبہ کو بعینہ ان الفاظ سے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی حسن بن محمد جمہور نے اپنی تالیف کتاب الواحدۃ فی مناقب والمثالب میں نقل فرمایا ہے جن کی وثاقت کے بارے میں نجاشی سے علماء رجال کے علاوہ علامہ سید ہاشم بحرانی نے مدینۃ المعاجز میں کتاب الواحدۃ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے ھُوَ تصنیف حسن بن الجمھور وھُوَ ثقۃ حسن بن جمہور کی تصنیف ہے اور وہ ثقہ ہیں۔ آپ کی اس تالیف سے علامہ طبری، علامہ ابن شہر آشوب، سید بن طاؤس، حسین بن سلیمان اور سید ہاشم بحرانی نے استفادہ فرمایا ہے صاحب مرآۃ الانوار مرزا ابوالحسن الشریف خاتون آبادی ۱۱۳۶ھ (متوفی) نے متعدد مقامات پر مثلاً صفحہ ۲۲۰۔ ۲۳۰ میں لکھا ہے فی مشارق الانوار عن کتاب الواحدۃ اور علامہ مجلسی کا مشارق الانوار صفحہ ۱۱۴ سے ۱۱۸ تک سے نقل کرنا ہی اس کی وثاقت کے لئے کافی ہے کیونکہ وہ خود بحار الانوار جلد اول میں فرماتے ہیں انما اخرجنا منھا ما وافق الاخبار الماخوذۃ من الاصول المعتبرۃ۔ تحقیق ہم نے مشارق الانوار سے وہی

احادیث نقل کی ہیں جو کہ معتبر اصول سے حاصل کردہ احادیث کے مطابق ہیں۔ نیز علامہ مجلسی نے بحارالانوار جلد ۷ صفحہ ۳۰۶ میں بھی نقل کیا ہے۔ (خطبہ طارق)

الحق ماشهدت به الاعداء کے تحت مؤلف اصول الشریعۃ حجۃ الاسلام علامہ الحاج محمد حسین ڈھکو صاحب رئیس المقصرین نے بھی اس خطبہ کے چند اقتباسات کو مع ترجمہ رسال المبلغ ماہ ستمبر ۱۹۶۳ شمارہ نمبر ۸ جلد نمبر ۷ میں بھی شائع کیا تھا۔

رئیس المقصرین مولوی صاحب (محمد حسین ڈھکو) نے فرمایا ہے کہ حقیقی امام کی پہچان کے لئے یہ خطبہ ہی کافی ہے۔ رئیس المقصرین مؤلف اصول شریعۃ جناب محمد حسین ڈھکو صاحب نے ایڈیشن اول صفحہ ۱۸۹ چہار سطر ۳۶۵ اس تعریف کی بنا پر اگر چہ ما کان و ما یکون ترجمہ: جو تھا جو ہوگا کا علم رکھنے والے ذوات مقدسہ کو بظاہر عالم الغیب کہا جاسکتا ہے سچ ہے الحق ما شهدت به الاعداء۔ سچ دشمن کے منہ سے نکل جاتا ہے۔ آگے رئیس المقصرین پھر لکھتا ہے جو محض قیاسات پر مبنی ہے اور واقفیت حقانیت سے لاتعلق ہیں۔ نیز فقیہ المحدثین علامہ مرزا ابوالحسن الشریف متوفی ۱۱۳۷ھ خاتون آبادی شاگرد علامہ مجلسی نے مرآۃ الانوار میں متعدد مقامات پر الفاظ قرآن کی تحلیل میں اس خطبے کے فقرات کو بطور شواہد پیش کیا ہے۔

بندہ ناچیز مع ترجمہ اس خطبہ طارق کو من وعن نقل کرتا ہے جس کو پڑھنے سے اہل عرفان کی روح ایمان کو تازگی اور شگفتگی ملتی ہے، اور مقصرین کی زندگی کی خوشی آپ کو اس کے اثرات سے سلگتی ہوئی نظر آئے گی۔ دیکھئے بحارالانوار جلد ۷ سے عرض رکھتے ہیں۔

اور دیکھئے: مشارق الانوار الیقین فی اسرار امیر المومنین صفحہ ۱۱۴ تا ۱۱۸ تالیف الحافظ رجب البرسی ۸۰۰ھ المتوفی۔

[خطبہ طارق]

بسم الله الرحمٰن الرحیم

ماروا ه طارق بن شهاب عن امیر المؤمنین علی علیه السلام انه قال: یا طارق الامام کلمة الله وحجة الله ووجه الله ونور الله وحجاب الله وآیت الله یختاره الله ویجعل فیه منه ما یشآء ویوجب له بذالک الطاعة والامر علی جمیع خلقه فهو ولیه فی السموٰة وأرضه اخذلهٗ بذالک العهد علی جمیع عبادة فمن تقدم علیه کفر بالله من فوقه عرشه فهو یفعل ما یشآء واذا شاء الله شیئاًیکتب علی عنده ونعت کلمة ربک صدقاً وعدلاً فهو الصدق والعدل ینصب لهٗ عمود من نور من الارض الی السماء یری فی اعمال العباد ویلبس الهیبة وعلم الضمیر ویطلع علی الغیب ویعطیٰ التصرف علی الاطلاق ویری ما بین الشرق والغرب فلا یخفی علیه شیٔ من عالم ملک والملکوت ویعطیٰ منطق الطیر عند ولایته. فهذ الذی یختاره الله لوحیه ویرتضیه لغیبه یؤیده بکلمته، ویلقنه حکمته ویجعل قلبه مکان مشیئة وینادی له بالسلطنة ویذعن له بالامرة ویحکم له بالطاعة ذالک لان الامامة میراث الانبیاء ومنزلة الاصفیاء وخلافة الله وخلافة رسل الله فهی عصمة وولایة وسلطنة وهدایة لاالها تمام الدین ورجع الموازین. الامام دلیل للقاصدین ومنار للمهتدین وسبیل

للسالكين وشمس مشرقة في قلوب العارفين. ولاية سبب النجاة وطاعته مفترضته (معرفته) للحياة وعدة بعد الممات، وعز المؤمنين وشفاعة المؤمنين، ونجاة المحجبين وفوز التابعين لانهار أس الاسلام و كمال الايمان و معرفة الحدود والاحكام تبين الحلال من الحرام فهي مرتبة لايتا لها الامن اختاره الله وقدمه و ولاه وحكمه فالولاية هي حفظ الشعور، وتدبير الامور، وهي بعدد الايام والشهور الامام الماء العذب على الظمأ، والدال على الهدى الامام المطهر من الذنوب المطلع على الغيوب: الامام هوالشمس الطالعة على العباد بالانوار فلا تناله الأيدى والابصار واليه الاشارة بقوله: (قل فلله العزت ولرسوله وللمؤمنين) والمؤمنون على وعترته فالعزة للنبي والعترة لا يفترقان في العزة الى آخرالدهر فهم رأس دائرة الايمان و قطب الوجود و سماء الجود و شرف الموجود، وضوء شمس و نور قمره، و اصل العز و المجد و مبدؤه و معناه و هيناه فالامام هوالسراج الوهاج والسبيل والمنهاج، والماء الثجاج، والبحر الدجاج والبدر المشرق والغدير المغدق والمنهج الواضح الممالك"، والدليل اذا عمت المهالك"، والسهاب الهاطل والغيث الهامل والبدر الكامل والدليل الفاضل والسماء الظليلة ونعمة الجليلة والبحر الذى لا ينزف والشرف الذى لا يوصف والعين الغزيرة والروضة المطيرة والزهر الاريج والبدر البهيج والنير

اللائح والطيب الفائح، والعمل الصالح والمتجرالرابح المنهج الواضح والطيب الرفيق والاب الشفيق ومفزع العباد في الدواهي والحاكم والآمر والناهي امير الله على الخلائق والامينه على الحقائق، حجة الله على عباده، ومحجة في ارضه وبلاده مُطَهَّرٌ من الذنوب مبرأمن العيوب مطلع على الغيوب ظاهره امر لا يملك" وباطنه غيب لا يدرك" واحد دهره، وخليفة الله في نهيه وامره، لا يوجد لهُ مثل ولا يقوم له بديل، فمن ذاينال معرفتنا، اويتال درجتنا، اويدرك منزلتنا، او يشهد كرامتنا حارت الباب والعقول وتاهت الافهام فيما اقول تصاغرت العظماء وتقاصرت العلماء وكلت الشعراء وخرست البلغاء ولكنت الخطباء وعجزت الشعراء وتواضعت الارض والسماء جل مقام آل محمد عن وصف الواصفين ونعت الناعتين عن وصف شأن الاولياء وهل يعرف اويوصف اويعلم اويفهم أويدرك اويملك، شأن من هو نقطة الكائنات وقطب الدائرات وسر الممكنات وشعاع جلال الكبرياء وشرف الارض والسماء جل مقام آل محمد عن وصف الواصفين ونعت الناعتين وان يقاس بهم احد من العالمين وكيف وهم النور الاول والكلمة العليا والتسمية البيضاء، والواحدانية الكبرى التى أعرض عنها من ادبر وتولى وحجاب الله الاعظم الاعلى فأين الاختيار من هذا؟ وعين العقول من هذا ومن ذاعرف، من عرف؟ أووصف من وصف، ظنوا ان

ذلک فی غیر آل محمد، کذبو اوزلت اقدامهم واتخذوا العجل ربا، والشیطان جزبا کل ذلک بعضة لبیب الصفوة ودار العصمة وحسدا لمعدن الرسالة و الحکمة، و زین لهم الشیطان اعمالهم فقبالهم ومحقا کیف اختاروا اماما جاهلا عابدا للأصنام حیانا یوم الزحام، والامام یجب ان یکون عالما لا یجهل وشجاعا لا ینکل. لایعلو علیه حسب، ولایدانیه نسب فهو نی الذروة من قریش والشرف من هاشم والبقیة من ابراهیم والنهج من النبع الکریم، والنفس من الرسول والرضی من الله، والقبول عن الله فهو شرف الاشراف والفرع من عبد المناف عالم بالسیاست قائم بالریاسة، مفترض الطاعة الی یوم الساعة اودع الله قلبه سره وانطلق به لسانه فهو معصوم موفق لیس یحبان ولا جاهل فترکوه یا طارق واتبعوا اهوائهم (ومن اضل ممن اتبع هداه بغیر هدی من الله) والامام یا طارق بشر ملکی وجسد سمادی وامراء لهی وروح قدسی، ومقام علی ونور جلی وسرخفی فهو ملکی الذات الهی الصفات ذالد الحسنات عالم بالمغیبات خصا من رب العالمین ونصا من الصادق الامین وهذا کله لآل محمد (ص) لا یشارکهم فیه یشارک لأنهم معدن التنزیل ومعنی التأویل وخاصة الرب الجلیل ومهبط الامین جبرائیل صفات الله وصفوة وسره و کلمته، شجرة النبوة ومعدن الصفوة عین المقامة ونتهی الدلالت و محکم الرسالة و نور الجلالة،

حبیب الله و ودیعته، وموضع کلمة الله ومفتاح الحکمة مصابیح رحمة الله وینابیع النعمة السبیل الی الله والسلسبیل والقسطاس المستقیم والمنهاج القویم وذکر الحکیم والوجه الکریم و نور القدیم اهل التشریف والتقویم والتقدیم والتفضیل والتعظیم خلفاء النبی الکریم، وأبناء الرؤف الرحیم وأمناء العلی العظیم ذریة بعضها من بعض والله سمیع علیم والسناء الاعظم والطریق الأقوم من عرفهم واخذ عنهم فهو منهم والیه الاشاره بقوله من تبعنی فانه منی خلقهم الله من نور عظمته و ولاهم أمر مملکة فهم سر الله المخزون واولیاؤه المقربون وأمره بین الکاف والنون لابل هم الکاف والنون الی الله یدعون وعنه یقولون وبأمره یعملون علم الانبیاء فی علمهم وسر الاوصیاء فی سرهم وعز الاولیاء فی عزهم کالقطرة فمن البحر و الذرة فی القفر و السمواة و الارض عند الامام منهم کیده من راحته یعرف ظاهر هامن باطنها ویعلم برهامن فاجرها ورطبها ویابسها لأن الله منه علم نبیه علم ما کان وما یکون وورث ذلک السر المصون الاوصیاء المستجبون ومن انکر ذلک فهو شقی ملعون یلعنهم الله ویلعنهم اللاعنون وکیف یعرض الله علی عبادة طاعة من یحجب عنه ملکوت السماء والارض؟ وان کلمة من آل محمد تنصرف الی سبعین وجها وکلما ذکرفی الذکر الحکیم و کتاب الکریم والکلام القدیم من آیة یذکر فیها العین والوجه والید والجنب فالمراد منها

الولی لانه جنب الله ووجه الله یعنی حق الله وعلم الله وعین الله ویدالله لأن ظاهرهم باطن الصفات الظاهرة وباطنهم ظاهر الصفات الباطنية فهم ظاهر الباطن والباطن الظاهر والیه الاشارة بقوله، ان الله أعین وأیادی وأنا وانت یا علی منها فهم الجنب العلی والوجه الرضی والمنهل الروی، والصراط السوی، الوسیلة الی الله والوصلة الی عفوه ورضاه سر الواحد الأحد فلا یقاس بهم من الخلق أحد فهم خاصة الله، و خالصة، و سر الدیان و کلمة، و باب الایمان و کعبة، وحجة الله وبحجة وأعلام الهدی ورایته وفضل الله ورحمة وعین الیقین والحقیقة وصراط الحق وعصمة ومبدأالوجود وغایة وقدرة الرب ومشیئة وام الکتاب وخاتمته، وَفَصْلُ الخطاب ودلالة وخزینة الوحی وحفظة وآیة الذکر وترجمة، ومعدن التنزیل ونهایته، فهم الکواکب العلویة، والأنوار العلویة المشرقة من الشمس العصمة الفاطمیه فی السماء العظمة المحمدیة الاعضان البذیة، التابعة فی الدوحة الاحمدیة الأعضان النبویة التابعة فی الدوحة الاحمدیة الأسرار الالهیة المودعة فی الهیاکل البشریة البذریة الزکیة، والعترة الهاشمیة، الهادیة المهدیة اولائک هم خیر البریة فهم الائمة الطاهرین والعترة المعصومین والندیة الاکرمین والخلفاء الراشدین والکبریاء الصدیقین والاوصیاء المنتخبین والأسباط المرضیین والهداة المهدیین والغرالمیامین، من آل طه و یٰس، وحجج الله علی

الاولین والآخرین اسمهم مکتوب علی الاحجار وعلی اوراق الأشجار وعلی اجنحة الاطیار وعلی أبواب الجنة والنار وعلی العرش والافلاک وعلی أجنحة الاملاک وعلی حجب الجلال ومرادقات العزوالجمال وباسمهم تسبیح الأطیار وتستغفرلشیعتهم الحیتان فی لجج البحار وان الله لم یخلق خلقاً الا واخذ علیه الاقرار بالواحدانیة والولایة الذریة الزکیة والبرأة من اعدائهم وان العرش لم یستقر حتی کتب علیه بالنور لا الٰه الا الله محمد رسول الله علیّ ولی الله.

[''امام کون ہوتا ہے اور کن اوصاف کا مالک ہوتا ہے؟'']

ترجمہ:۔اے طارق، امام حجت خدا، کلمہ خدا، وجہ اللہ اور جناب الٰہی اور آیت الٰہی ہوتا ہے جس کو اللہ برگزیدہ فرماتا ہے اور اس کے اندر کمالات قدسیہ ودیعت فرماتا ہے جس کی وجہ سے اس کو اطاعت اور ولایت الامر کو تمام مخلوقات پر واجب قرار دیتا ہے اور امام ہی آسمانوں اور زمینوں میں اللہ کا ولی ہوا کرتا ہے اور اسی امام کے لئے اللہ نے اپنے تمام بندوں سے عہد لیا ہے۔ جو اس پر برات کرے گا گویا کہ وہ خداوند عرش کے ساتھ کفر کا مرتکب ہوگا امام جو چاہتا ہے کرتا ہے اس کی مشیت اللہ کی مشیت ہوتی ہے اور اس کے بازو پر یہ آیت لکھی جاتی ہے اور کلمہ خدا صدق وعدل کے ساتھ تمام ہوا امام ہی پیکر صدق وعدل ہوتا ہے اس کے لئے زمین سے آسمان تک نورانی ستون نصب ہوتا ہے جس میں وہ بندوں کے اعمال دیکھتا ہے لباس جلالت زیب تن کرتا ہے دلوں کے رازوں کو جان لیتا ہے غیب سے مطلع ہوتا ہے مشرق ومغرب کے درمیان دیکھتا ہے اور اس کی نگاہ سے ملکوت کی کوئی چیز مخفی نہیں ہوتی اور نسب ولایت پر فائز ہونے کے بعد امام کو پرندوں کی زبان کی قوت فہم عطا کی جاتی ہے اسی کو خداوحی کے لئے منتخب فرماتا ہے۔ اور اپنے غیب

کے لئے برگزیدہ کرتا ہے اور اپنے کلمے کے ساتھ تائید فرماتا ہے اور اپنے علم وحکمت سے بہرہ ور کرتا ہے اور اس کے دل کو اپنی مشیت کا مرکز قرار دیتا ہے اور اس کی سلطنت کا اعلان کرتا ہے اور اس کی امیری کا اقرار کراتا ہے اور اُس کی اطاعت کا حکم دیتا ہے یہ اس لئے ہے چونکہ امامت انبیاء کی میراث ہے اصفیاء کا درجہ ہے اللہ اور اس کے رسولوں کی نیابت ہے عصمت وولایت ہے سلطنت و ہدایت ہے اور بروز قیامت بندوں کے میزان اعمال کے بھاری ہونے کا سبب ہے۔ امام قصد کرنے والوں کا راہنما اور ہدایت پانے والوں کے لئے مینارہ ہدایت ہے چلنے والوں کے لئے راہ راست ہے اہل معرفت کے دلوں میں چمکتا ہوا آفتاب ہے اس کی ولایت سبب نجات ہے اور اس کی اطاعت زندگی میں فرض اور موت کے بعد توشۂ آخرت ہے اہل ایمان کی عزت اور اہل عصیان کی شفاعت دوستوں کی نجات پیروکاروں کے لئے کامیابی ہے چونکہ منصب امامت اصل اسلام اور کمال ایمان اور حدود واحکام کی پہچان ہے حرام وحلال کی تمیز ہے۔ پس امام ایسا رتبہ ہے جس کو اللہ کا برگزیدہ ہی پا سکتا ہے جس کو خدا نے مقدم قرار دیا ہو والی وحاکم بنایا ہو ولایت سرحدوں کی حفاظت امور کی تدبیر ہے اور دلوں اور ممبنوں کا نظم ونسق ہے امام پیاس میں سرد پانی کی مثال ہے ہدایت حاصل کرنے کے لئے راہ نما ہے امام گناہوں سے پاکیزہ غیبوں پر مطلع ہونے والا ہے۔ امام بندوں پر نورانی شعاؤں کے ساتھ چمکتا ہوا آفتاب ہے جس پر نہ ہاتھ کی رسائی ہو سکتی ہے نہ آنکھ کی اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے کہ عزت اللہ رسول اور مومنین کے لئے ہے پس مومنین سے مراد علیؑ اور اس کی عترت ہیں عزت نبی اور آل نبی کا ورثہ ہے جو ان سے انبیاء زمانے تک جدا نہیں ہو سکتا۔ یہی دائرہ ایمان کی اصل اور وجود کائنات کا دارومدار ہے تمام وجود کے لئے دوار وجود موجود کے عزوافتخار ہیں آسمان شرافت کے آفتاب کی روشنی اور فلک شرف کے ماہتاب کا نور مجبور ہے عزت وسجود کے اصل وابستہ معنی دنیا دنیا ہیں امام ہی وجود کائنات کو نور بخشنے والا روشن چراغ کشادہ راستہ اور چھلکتا ہوا آب حیات اور گرہ کشا ہے۔ امام تابندہ ماہتاب اور لبریز چشمہ کشادہ راستہ ہلاکت کے خطرناک وتاریک راستوں میں راہنما برستا ہوا بادل پانی

برسانے والی بارش چودھویں کا چاند بلند پایہ راہبر سایہ کرنے والا آسمان جلیل القدر نعمت اور کم نہ ہونے والا سمندر ہے امام بے مثال شرف ہے اور پانی کے لبریز چشمہ اور ہرا باغ مہکتا ہوا پھول خوشنما چاند اور روشن ستارا ہے اور نیک عمل اور نفع بخش تجارت واضح راستہ مہربان طبیب اور شفقت کرنے والا باپ ہے زبردست مصائب میں بندوں کی جائے پناہ اور برائیوں سے منع کرنے والا اور مخلوقات پر اللہ کا نگہبان حقائق پر اس کا امانتدار ہے اور بندوں پر اس کی حجت اور زمین پر اس کے بسنے والے شہروں میں امام راہ حق ہے جو کہ گناہوں سے پاک اور غیب سے مطلع ہے اس کے ظاہری منصب پر قابو پانا مشکل ہے اور باطنی منصب کا ادراک کرنا ناممکن ہے امام اپنے زمانے کا عدیم المثال شخص ہے اور اللہ کے احکام امر ونہی میں اس کا نائب ہے جس کا مماثل اور نعم البدل نہیں مل سکتا۔ کسی کی مجال ہے جو ہماری معرفت (کی بلندی) پا سکے اور ہمارے درجے کو معلوم کر سکے ہمارا رتبہ دیکھ سکے ہماری قدر ومنزلت کا ادراک کر سکے عقلیں حیران ودانایان پریشان ہو گئے اور ہمارے بیان کردہ حقائق کو پا سکیں خاصب عظمت پست ہو گئے علماء قاصر ہو گئے اور شعراء کی زبانیں گنگ ہو گئیں خطیبوں نے جواب دے دیا فصیح عاجز آ گئے زمین وآسمان جھک گئے مگر آل محمد کا مقام بیان کرنے والوں کے بیان سے کہیں بلند وبالا ہے کائنات میں کسی مخلوق پر ان کا قیاس نہیں ہو سکتا جبکہ یہ کلمہ علیا روشن نام اور وحدانیت کبریٰ ہیں جن سے روگردانی کرنے والا حق سے اعتراض کرنے والا ہے یہ حجاب اکبر الٰہی ہے پس اس مرتبے کو لوگوں کے اختیار میں کیونکر دیا جا سکتا ہے عقلیں اس کو کہاں پا سکتی ہیں ان کی وصف ومعرفت کس کے بس کا روگ ہے بلکہ ان کی وصف کرنے والے کی وصف کی ان کے اختیار سے باہر ہے انہوں نے گمان کر لیا کہ امامت غیر آل محمد میں ہے انہوں نے غلط سمجھا جھوٹ بولا ان کے قدم ڈگمگائے انہوں نے ٹھوکر سے کو رب سمجھ لیا شیطان کو گرو وحق خیال کر لیا یہ سب کچھ معدن رسالت وحکمت حسد کرتے ہوئے اور برگزیدہ خانوادہ عصمت سے بغض رکھتے ہوئے کیا گیا شیطان نے ان کے اعمال کو زینت دی ان کے لئے ہلاکت اور پھٹکار ہو کس طرح جاہل کو رہبر مان لیا جو کہ بت پرست اور میدان کارزار میں بزدل

ہے امام کے لئے تو ضروری ہے عالم ہو جاہل نہ ہو بہادر ہو ڈرپوک ہو۔ کوئی حسب اس کے حسب سے بلند نہ ہو کوئی منصب اس کے منصب سے مقابلہ نہ کرتا ہو وہ قریش کے بلند تر خاندان میں سے ہوتا ہے بنی ہاشم میں سے زیادہ صاحب شرف ہوتا ہے ابراہیم کی نسل سے کریم الاصل گھرانے کا عالی مرتبہ شخص ہوتا ہے جو کہ نسل رسول کا برگزیدہ جس کا قول قول خدا ہوتا ہے اور تمام شرفاء سے زیادہ صاحب شرف ووقار ہوتا ہے بنی عبدالمناف کی شاخ میں سے ہوتا ہے جو کہ قوانین سیاست کا جاننے والا ریاست کو قوم کرنے والا اور قیامت تک مفترض الطاعۃ ہے جس کے دل میں اللہ نے اپنا راز رکھا ہوتا ہے اس راز کی وجہ سے اس کی زبان کو کشادہ کر دیتا ہے امام توفیق یافتہ صاحب عصمت ہے بزدل اور جاہل نہیں ہوتا۔ اے طارق: ان صفات کے حامل امام کو ان لوگوں نے ترک کر دیا اور اپنی خواہشات کی پیروی کی اور جس نے بلا ہدایت خواہش کی پیروی کی اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا۔

اے طارق:۔ امام فرشتہ بصورت بشر روح قدسی مقام اعلیٰ اور نور جلی اور سر مخفی کا مالک ہوتا ہے جو کہ ملکی الذات الٰہی صفات زائد الحسنات ہوتا ہے (الٰہی صفتوں کا مالک اس کی نیکیاں زیادہ ہوتی ہیں) غیوب کا عالم ہوتا ہے یہ خصوصیت اس کو اللہ کی طرف سے حاصل ہوتی ہے اور صادق امین کی جانب سے بطور نص ہوتی ہے یہ تمام صفات آل محمد کے ہیں ان کے اندر کوئی شریک نہیں رکھتا چونکہ یہ معدن تنزیل اور محل مادیل اور خواص رب جلیل اور مقام نزول جبرائیل ہیں اللہ کے برگزیدہ اس کے راز اس کا کلمہ نبوت کا شجر یہ معدن صفت حب اللہ اور امانت کے گلے کا مقام اور حکمت کی کنجیاں اس کے رحمت کے چراغ اس کی نعمتوں کے چشمے اور اللہ کی جانب راستے اور قسطاس مستقیم راہ قویم اور ذکر حکیم وجہ کریم نور قدیم ہیں اہل شرف وتقدیم صاحبان وقار وتعظیم خلفاء نبی کریم اور اس مہربان وشفیق رسول کے لخت جگر اور اللہ کے امین ہیں۔

جو بعض بعض کی اولاد ہیں اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے وہ بلند مرتبہ سید حارستہ ہیں جس سے ان کو پہچانا اور ان سے کچھ حاصل کیا اور انہیں میں سے ہیں اور آیت مذکورہ میں اس معنی کی

طرف اشارہ ہے کہ جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے ان کو اللہ نے اپنے نور عظمت سے خلق فرمایا اور اپنی مملکت کا والی بنایا اور وہ اللہ کا پوشیدہ راز ہیں اور اس کے مقرب اولیاء ہیں مخلوق وَنُونْ کے درمیان اس کا امر ہیں اس کی طرف بلاتے ہیں اس کی طرف سے کہتے ہیں اسی کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں ان کے علم کے مقابلے میں انبیاء کا علم ان کے راز کے مقابلے میں اوصیاء کے راز ان کی عزت کے مقابلے میں اولیاء کی عزت اس طرح ہے جس طرح کے سمندر (کے مقابلے) میں ایک قطرہ اور صحرا میں ایک ذرہ آسمان وزمین امام کے آگے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح ہیں امام ہر خشک وتر نیک وبد کو جانتا ہے اور پہچانتا ہے چونکہ اللہ نے اپنے نبی کو علم ما کان وما یکون (جو تھا جو ہے اور جو ہو کے رہے گا) کا علم عطا فرمایا ہے اور اس مخفوظ راز کے وارث برگزیدہ اولیاء قرار پائے جو اس کا انکار کرے گا وہ ملعون بدبخت ہے اس پر اللہ کی لعنت اور لعنت کرنے والوں کی لعنت پڑے گی یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ خدا کسی کو بندوں پر مفترض الطاعۃ بنائے اور اس سے حکومت سماوات وارض کو پوشیدہ رکھے آل محمد کا کلام ستر وجہوں پر پھرتا ہے جب ذکر حکیم کتاب کریم کلام قدیم میں کسی آیت کے اندر عین بعد وجہ حسب کا ذکر ہو تو اس سے مراد ولی اللہ ہے چونکہ وہ حسب اللہ ہیں یعنی حق اللہ علم اللہ عین اللہ اور ید اللہ ہیں آل محمد ہی جنب علی وجہ اللہ رضی اللہ اور سیراب کنندہ چشمہ اور راہ راست اور اللہ کی طرف جانے کا وسیلہ ہیں اس کی معرفت ورضائے تک رسائی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں یہ کلمہ واحد احد کے راز ہیں مخلوق پر ان میں سے کسی کا قیاس نہیں ہو سکتا یہ خاصان خدا اور اس کے تخلص بندے جزاء دینے والے خدا کا راز اس کا کلمہ اور باب ایمان اور کعبہ ایمان ہیں اور اللہ کی حجت اور اس کے راستے ہدایت کے جھنڈے اللہ کے فضل ورحمت کے مرکز عین الحقین اور حقیقت یقین حق کے راستے اور اس کی حفاظت کرنے والے اور آخرت ہی وجود کی ابتداء وانتہا رب کی قدرت اور مشیت ام الکتاب اور خاتمۃ الکتاب اور فصل الخطاب اور اس کے راہنما ہیں اور وحی کے خزانے ہیں قرآن کی آیت اور اس کے ترجمان

ہیں تنزیل کے عنوان اور اس کی انتہا ہیں یہ عصمت فاطمہ کے سورج کی کرنیں ہیں اور عظمت محمدیہ کے فلک پر چمکتے ہوئے بلند تارے اور تابندہ نور ہیں شجر احمدی پر اگنے والی محمدی شاخیں ہیں اور انسانی جسم میں رکھے ہوئے اسرار الٰہیہ ہیں ذریت طاہرہ عترۃ ہاشمیہ مہدیہ ہیں یہی مخلوق میں سب سے برتر ہیں یہی آئمہ طاہرین اور عترت معصومین اور ذریت اکرمین اور خلفاء راشدین اور اکابر صدیقین ہیں یہی برگزیدہ اوصیاء پسندیدہ اسباط اور ہدایت یافتہ بادیان دین ہیں اور آل طہ و یٰسین میں سے نورانی جبین والی ہستیاں ہیں اور اولین و آخرین پر حجت خدا ہیں ان کا نام پتھروں و درختوں کے جوں پرندوں کے پروں اور جنت و جہنم کے دروازوں پر لکھا ہوا ہے اور عرش و افلاک پر فرشتوں کے پروں پر جلالت کے حجابوں پر عز و جمال کے پردوں پر مرقوم الٰہی کے اسماء کے ساتھ پرندے تسبیح پڑھتے ہیں ان کے شیعوں کے لئے مچھلیاں سمندر کی گہرائیوں میں استغفار کرتی ہیں خدا نے ہر مخلوق سے اپنی وحدانیت اور آل محمد کی ولایت اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کا اقرار لیا اور عرش اس وقت تک برقرار نہ ہوا جب تک اس پر اللہ کی وحدانیت اور محمد مصطفیٰ کی نبوت اور علی کی ولایت کا کلمہ طیبہ نہ لکھا گیا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی" ولی اللہ.

["ہر شئے پر توحید، نبوت و امامت کا کلمہ لکھا ہے"]

الدمعۃ الساکبہ ج ۲ صفحہ ۴۳۶۔ الخرائج ج ۱ صفحہ ۲۸۸۔ نحن حجت اللہ. نحن وجہ اللہ نحن عین اللہ فی خلقۃ نحن ولاۃ امر اللہ فی عبادہ.

ترجمہ: ہم حجت خدا، وجہ باری تعالیٰ، کائنات میں خدا کی آنکھ مخلوق میں اللہ کی طرف سے اولی الامر ہیں۔ جب ہم چاہتے ہیں کائنات عالم میں ہمارا امر اس طرح نافذ ہوتا ہے جس طرح ہوا۔

احتجاج طبرسی جلد ۱ صفحہ ۲۳ راوی قاسم بن معاویہ: قلت لابی عبداللہ علیہ السلام

[عرش پر لکھا ہے]

ان اللہ عزوجل لما خلق العرش کتب علیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین.

[پانی پر لکھا ہے۔]

لما خلق اللہ عزوجل الماء کتب فی البحر علیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین.

[کرسی کے پایوں پر لکھا ہے۔]

لما خلق اللہ عزوجل الکرسی کتب علیہ قوائمھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین.

[لوح پر لکھا ہے۔]

لما خلق اللہ عزوجل اللوح کتب فیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین.

[پیشانی اسرافیل پر لکھا ہے]

لما خلق اللہ اسرافیل کتب علیہ جبھتھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین.

[جبرئیل کے پروں پر لکھا ہے۔]

لما خلق اللہ جبرئیل کتب علی جناحیہ سلا الہ الا اللہ محمد

رسول الله علی امیر المؤمنین.

[آسمان کے کناروں پر لکھا ہے۔]

لما خلق الله عزوجل السمٰوٰة کتب فی اکنافها لا اله الا الله محمد رسول الله علی امیر المؤمنین.

[زمین کے طبقات پر لکھا ہے۔]

لما خلق الله عزوجل الارضین کتب فیه اطباقها لا اله الا الله محمد رسول الله علی امیر المؤمنین.

[جبلوں کے سروں پر لکھا ہے۔]

لما خلق الله عزوجل الجبال کتب فیه رؤسها لا اله الا الله محمد رسول الله علی امیر المؤمنین.

[سورج پر لکھا ہے۔]

لما خلق الله عزوجل الشمس کتب علیها لا اله الا الله محمد رسول الله علی امیر المؤمنین.

[چاند پر لکھا ہے۔]

لما خلق الله عزوجل القمر کتب علیه لا اله الا الله محمد رسول الله علی امیر المؤمنین.

(تصویر چاند اس کتاب میں منسلک کرتا ہوں)

وهو سواد الذی ترونه فی القمر فاذا قال احدکم لا اله الا الله محمد رسول الله فلیقل علی امیر المؤمنین.

جب بھی تم میں سے کوئی کہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ضرور کہو علی ولی اللہ۔ عرش پر لکھا ہے۔

[متفقہ تحریر علی ولی اللہ تک کلمہ جنت کے دروازوں پر]

جنت کے آٹھوں دروازوں پر لکھا ہے۔ کتب شیعہ خیر البریہ اور کتب اہلسنت یعنی (متفقہ علیہ)۔

دیکھو غایۃ الحاجز جلد ۲ صفحہ ۳۶۰۔۳۵۹ العلامۃ السید ہاشم البحرانی کتاب اثنا عشریہ

دیکھو فرائد السمطین ج ۲ صفحہ ۱۲۸ الحموینی الشافعی السنی اہلسنت والجماعت

[جنت کے آٹھوں دروازوں پر یہ کلمہ لکھا ہوا ہے]

قال ان الجنة ثمانیه أبواب

(۱) باب الاول منها مکتوب لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله.

(۲) باب الثانی منها مکتوب لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله.

(۳) باب الثالث منها مکتوب لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله.

(۴) باب الرابع منها مکتوب لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله.

(۵) باب الخامس منها مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ.

(۶) باب السادس منها مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ.

(۷) باب السابع منها مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ.

(۸) باب الثامن منها مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ.

[علیؑ کب سے امیر المومنینؑ ہیں؟]

اگر لوگوں کو علم ہو جائے کہ علی کب سے امیر المومنین ہیں تو ان کی فضیلت کا انکار نہ کریں۔

شیعہ تفسیر برہان ج ۳ صفحہ ۲۳۶ عن حذیفہ یمانی قال. قال رسول اللہؐ لو یعلم الناس متی سمی علی امیر المؤمنین ما انکروا فضلہ سمی امیر المومنین و آدم بین روح والجسد قال اللہ تعالیٰ واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالوبلیٰ) قالت الملائکۃ بلی فقال تبارک وتعالیٰ انا ربکم و محمدؐ نبیکم و علیؑ ولیکم و امیر کم. دیکھو ینابیع المودۃ صفحہ ۲۳۸۔

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ جو راز دار رسولؐ ہے فرمایا رسولؐ خدا نے اگر لوگ جانتے کہ علیؑ کب سے امیر المومنین ہے تو ہرگز انکار نہ کرتے اور اس کی فضیلت کے منکر نہ ہوتے کہ آدمؑ روح اور جسم میں تھے کہ خدا نے آدمؑ سے ذریت نکال کر شہادت لی ان کے نفسوں سے کہ تمہارا رب

کون ہے؟ اور ملائکہ نے بھی گواہی دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! میں تمہارا رب ہوں، محمدؐ تمہارا نبی ہے اور علیؑ تمہارا وارث اور امیر ہے۔ پڑھو ینابیع المودۃ۔

اتنے شواہد کے بعد اب بھی تشہد نماز میں ولایت علیؑ کی گواہی دینے والوں سے جو بھی ناراض ہوتا ہے تو پھر سمجھئے کہ اس کا خود مقدر خراب ہے۔ کہنا پڑتا ہے اگر نہیں لکھا ہے تو مقصر منافق کے نامہ اعمال میں نہیں لکھا ہے، نہ اس کے دل میں لکھا ہے، نہ اس کی نماز میں لکھا ہے۔

[(الف) ہر فرد کے نامۂ اعمال کا علم آئمہ علیہم السلام کو ہے۔]

الدمعۃ الساکبہ ج ۲ صفحہ ۲۱۱ مترجم بحوالہ الخرائج والجرائح۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ معلی بن خنیس روتا ہوا آیا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ کیا بات ہے۔ معلی نے عرض کی قبلہ باہر کچھ لوگ جو آپ کے شیعہ کہلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عہدہ امامت کے سوائے ائمہ کو ہم پر کون سی فضیلت ہے جیسے ہم ہیں ویسے وہ ہیں۔ آپؑ یہ سن کر کچھ دیر خاموش رہے پھر کھجوروں کا طشت منگوایا اس میں سے کھجور کا ایک دانہ اٹھایا دو حصوں میں تقسیم کیا کھجور تناول فرمائی اور گٹھلی کو اس جگہ زمین میں بو دیا اسی وقت اس گٹھلی سے کھجور کا چھوٹا سا پودا نکلا جو دیکھتے ہی دیکھتے بڑا ہوا اس کو پھل لگا پک گیا اس سے آپ نے ایک دانہ کھجور کا توڑا دو حصے کیا اس سے ریشم کا سفید کلاوا نکلا وہ آپ نے معلی کو دیا اور فرمایا اسے پڑھ اس میں لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و علی مرتضیٰ والحسنؑ والحسینؑ ومحمدؐ بن علیؑ و جعفرؑ بن محمدؐ و موسیٰؑ بن جعفرؑ و علیؑ بن موسیٰؑ و محمدؐ بن علیؑ و علیؑ بن محمدؐ و حسنؑ ابن علیؑ والحجۃ القائمؑ کلمات اللہ و اولیاء حقاً حقاً.

پھر امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کوئی کیا کہتا ہے اور کیا مانتا ہے تو اس کی پرواہ نہ کر تو اپنا عقیدہ درست رکھ۔

الخرائج والجرائح ج ۱ صفحہ ۲۸۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا محمد اگر تم سمجھتے ہو کہ ہم نہ تمہیں دیکھتے ہیں اور نہ تمہاری بات سنتے ہیں تو بخدا یہ بہت برا عقیدہ ہے، اگر ہمیں تمہاری زندگی کے ایک ایک لمحے کا علم نہ ہو اگر ہم تمہاری باتیں نہ سنیں تو ہمیں تم پر کیا فضیلت ہوگی..... امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہم دیکھتے بھی ہیں ہمیں اللہ کی طرف سے اطلاع بھی ملتی ہے ہم جادوگر یا کاہن یا مجنوں نہیں ہیں۔ یہ علم نبوت کی وراثت ہے کہ ہمیں کرہ ارض پر بسنے والے ہر ہر فرد کے تمام اعمال کا شاہد بنایا گیا ہے اور ہم تمہیں ہر جگہ دیکھتے ہیں۔ بالخ۔ الدرجات الساکیہ ج ۲ صفحہ ۳۴۴ مترجم۔

[(ب) قرآن مجید کی روشنی میں "محمد و آل محمد کی خلقت نوری"]

(۱). فَآمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا (القرآن سورۃ تغابن پ ۲۸ ع ۱۵ آیت نمبر ۸)

پس اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جس کو ہم نے نازل کیا ہے۔

(۱) تفسیر قمی ج ۲ صفحہ ۳۵۱۔ (۲) تفسیر صافی ج ۵ صفحہ ۱۸۳۔ (۳) تفسیر برہان ج ۴ صفحہ ۳۹۷۔
(۴) اصول کافی ج ۱ صفحہ ۱۹۵

ابی خالد الکابلی قال سألت أبا جعفر علیه السلام عن قول الله فآمنوا بالله ورسوله والنور الذی انزلنا.

تفسیر کا ترجمہ: ایمان لاؤ اللہ اور رسولؐ پر اور اس نور پر جو اس کے ساتھ نازل کیا ہم نے۔

فقال یا اباخالد: النور والله الائمة من آل محمدؐ الی یوم القیامة.

تفسیر کا ترجمہ: المختصر۔ امامؑ نے فرمایا: اے خالد کے باپ، خدا کی قسم نور سے مراد ہم آل محمد ہیں قیامت تک۔

وفی بصائر درجات عن ابی خالد یزید الکناسی قال: سألت أبا جعفر علیه السلام عن قول الله عزوجل فآمنوا بالله ورسوله والنور الذی انزلنا فقال، یا أبا خالد النور والله الائمة ؑ قال والنور هو

مولوی گلاب شاہ صاحب کی تحریر کا عکس



جناب مولوی گلاب شاہ صاحب! یہ مسئلہ کیا نجفی نے اور کیا ہے
جناب مولوی گلاب شاہ صاحب نائب امام کے لیئے معتوہ سن لیجیئے
سورہ قرآن مجید میں واضح حکم ہے ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم
ترجمہ جس کسی نے جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کیا اسکی جزا جہنم ہے
(۲۱) مسلم کا نائب تو ہے کیا بتانا سکھانا ہے۔

الامام۔ اصول کافی ج۱ ص۱۹۵ ح۱۹۶ (ترجمہ اوپر گزر چکا)

ترجمہ:۔اے ابا خالد خدا کی قسم نور سے مراد آئمہ ہیں۔

(۲)۔فَالَّذِيْنَ ءَامَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗ.

تفسیر کا ترجمہ: اس پر ایمان لاؤ، اس کی عزت کرو اور اس نور کی بھی اتباع کرو جو اس کے ساتھ (معہ) ساتھ نازل ہوا ہے۔

دیکھو (۱) تفسیر قمی ج۲ ص۳۳۳۔ (۲) تفسیر عیاشی ج۲ ص۱۹۵۔ (۳) تفسیر صافی ج۲ ص۲۳۳۔

(۴) تفسیر برہان ج۲ ص۳۳۳۔ (۵) اصول کافی ج۱ ص۱۹۲۔ سورہ اعراف آیت نمبر ۱۵۷

عن ابی بصیر فی قول اللّٰہ وتبعو النور الذی انزل مَعَهٗ. قال ابو جعفر علیه سلام "النور هو علی علیه سلام"

ابوبصیر نے روایت کی کہ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے۔اللہ فرماتا ہے اور تابعداری کرو اس نور کی جو محمدؐ کے ساتھ نازل ہوا ہے..... صلب آدم سے صلب عبدالمطلب تک۔

ترجمہ:۔نور سے مراد علیؑ ہے۔اور قول رسولؐ: انا و علیّ من نور واحد۔اس کا ثبوت ہے۔

(۳)۔ قد جاء کم من اللّٰہ نور" و کتاب مبین. پ ۶ المائدۃ آیت نمبر ۱۵

ترجمہ:تمہارے پاس اللہ کی طرف سے آیا ہے نور اور کتاب کھلی۔(حضور نور اور قرآن)۔

(۱) تفسیر قمی ج۱ ص۱۶۲۔ (۲) تفسیر صافی ج۲ ص۲۳۳۔ (۳) تفسیر برہان ج۱ ص۳۸۸۔

علی بن ابراهیم: لهنی بنور الضی و امیر المؤمنین والآئمة علیه الصلاة السلام. چہاردہ معصومین مراد ہیں۔یعنی اس سے مراد نور نبی و امیر المومنینؑ و آئمہؑ کی ذات یعنی ۱۴ معصومین مراد ہیں۔

ترجمہ:۔یعنی نور سے مراد حضور نبی آخر زمان علیہ الصلاۃ والسلام اور امیر المومنین علیؑ اور باقی جملہ آئمہ مہدیؑ تک۔

(۴)۔ یا ایها الناس قد جاء کم برهان" من ربکم وانزلنا الیکم نوراً وبینا. سورۃ نساء آیت نمبر ۱۷۴ پ۶

ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس دلیل ہے رب کی طرف سے اور نازل کیا تم پر ظاہر و صاف نور۔

(۱) تفسیر صافی ج۱ ص۵۱۵۔ (۲) تفسیر برہان ج۲ ص۲۵۸۔ (۳) بحار الانوار ج۲۵ ص۶۲۔

(۴) مرآۃ الانوار ص۲۰۰ (۵) فی مجمع البیان میں بھی موجود ہے۔

عن الصادق علیه السلام النور ولایت علی صلواة اللّٰہ وسلامهٗ علیه. ترجمہ: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اس نور سے مراد ولایت علیؑ ہے۔

دیکھو تفسیر عیاشی ج۱ ص۲۵۵ عن الصادق علیه السلام البرهان محمدؐ والنور علی. ترجمہ: برہان محمدؐ ہیں اور نور علیؑ ہیں۔

تفسیر قمی ج۱ ص۱۵۵ فالنور امامة امیر المؤمنین علیه السلام.

۳۰۸. عبد عبد اللّٰہ بن سلیمان قال قلت لابی عبد اللّٰہ علیه السلام قولهٗ.. قال البرهان محمد علیه وآله السلام والنور علی علیه سلام. الخ ترجمہ:۔فرمایا آپؑ نے برہان سے مراد حضور مصطفیٰؐ اور نور سے مراد علیؑ ہیں۔

رئیس المقصرین جناب مولوی محمد حسین ڈھکو فاضل مؤلف اصول شریعہ صفحہ ۶۸ میں خود بھی اس آیت میں نور سے مراد آنحضرتؐ لیتے ہیں۔

مشارق انوار الیقین صفحہ ۱۶۰ قال امیر المؤمنین یا سلمان لا یکمل المؤمن ایمانه حتیٰ یعرفن بالنورانیة واذا عرفنی بذالک فهو مومن امتحن اللّٰہ قلبه للایمان وشرح صدره الاسلام. یا سلمان یا جندب: ان معرفتی بالنورانیة معرفت اللّٰہ معرفتی وهو الدین الخالص. قرآن

افمن شرح الله صدره الاسلام فهو علیٰ نور من ربه. (قرآن)

ترجمہ: علیؑ نے جناب سلمان سے فرمایا: اللہ جس کا سینہ کھول دیتا ہے اس میں نور خدا علم خدا بھر دیتا ہے۔ اے سلمان کوئی مومن کامل نہیں بنتا جب تک نورانیت آل محمدؐ کا قائل نہ ہو۔ اللہ امتحان لیتا ہے قلب مومن کا اس کا سینہ کھول دیتا ہے اے سلمان، اے جذب جو مومن ہوتا ہے اس کو نور خدا کی معرفت ہوتی ہے۔ یہ آیت اس کی دلیل ہے۔ لفظ نازل: نزول پر نہ جھگڑنا۔

انزال. یعنی اُوپر سے آنا ہے۔ ماءً انزل من السماء. پانی آسمان سے نیچے کی طرف اُوپر سے آتا ہے۔

نزل الفرقان علیٰ عبده. (قرآن) ہم نے فرقان: یعنی فرق کرنے والا خاص قرآن اپنے (عبد) بندے رسول پر نازل (اتارا) کیا۔

وَنُورُ الَّذِی اَنْزَلْنَا. (قرآن) نور بھی نازل ہوتا ہے۔

وَنَحْو النُور الَّذِی انزل معهٗ. (قرآن)

اتباع کرو اس نور کی یا پیروی کرو اس نور کی جو حضورؐ کے ساتھ نازل ہوا۔

اَنْزَلْنَا اِلَیْکُم نُوراً مُبِیْنًا. (قرآن)

ہم نے نازل کیا تم پر صاف ظاہر نور جو علیؑ اور رسولؐ ہیں۔ فی تفسیر "علیؑ" مراد ہیں نور اس سے صرف کتاب یا نور نازل نہیں ہوتا بلکہ تنزل الملائکة و الروح ملائکہ بھی نازل (یعنی اوپر سے نیچے کی طرف آتے ہیں) ہوتے ہیں اور روح بھی نازل ہوتی ہے۔ نازل کے معنی ہیں اللہ کی طرف سے آنا یہاں تو ہم آپس میں ہیں۔ لَا قِیَاسَ بِاٰلِ مُحَمَّد. آل محمدؐ سے اپنے کو نہ ملانا کہ ہم جیسے ہیں۔ چہارده معصومین کے لئے آیا ہے (معهٗ)۔ معهٗ یعنی ساتھ کو کہتے ہیں۔ یعنی ائمہ ہدیٰ کی ولادتیں اپنی طرح سے نہ سوچنے گا۔

اب دیکھئے کتب شیعہ (۱) تفسیر فرات صفحہ (۲) تفسیر برہان ج۲ صفحہ ۵۸۶

(۳) مدینۃ المعاجز ج۲ صفحہ ۲۱۲

اور کتب اہلسنت و الجماعت (۴) ینابیع المودۃ صفحہ ۲۱۷ (۵) ارجح المطالب صفحہ

علامہ عبیداللہ امرتسری

فرمان خدا: یا محمد انی خلقتک وعلیّ بنفخ نور من نوری.

ترجمہ: اے میرے حبیبؐ میں نے اپنے خالص نور سے تجھے اور علیؑ کو بنایا۔

وعرضت ولایت کما علیٰ اهل السموٰة والارض فمن قبلها عندی من المومنین ومن جهدها کان من الکافرین.

ترجمہ: پھر تم دونوں کی ولایت اہل آسمان اور اہل زمین کے سامنے پیش کی جس نے اس کو (یعنی تمہاری ولایت کو) قبول کیا وہ میرے نزدیک مومن ہے جس نے ان میں سے کسی ایک کی ولایت کا انکار کیا وہ کافروں میں سے ہے، کافروں میں سے تھا، کافروں میں سے رہے گا۔ (یہ گرامر کے مطابق لفظ کان کا مطلب تینوں زمانہ ہیں)۔ اس لئے حضورؐ کی ہر مذہب کے پاس یہ حدیث مشہور ہے۔ اَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ وَاحِد. میں اور علیؑ ایک ہی نور میں سے ہیں۔ یہ نور عترت حضرت عبدالمطلبؑ کے پاس سے خاص (نور محمدیؐ) دوسرا حضرت عمران کنیت ابوطالبؑ کے پاس (نور علیؑ) آکر دو حصے ہوا۔ اس کی دلیل میں یہ آیت ہے: مُحَمَّد رسول الله والذین معهٗ. (قرآن) سے ثابت ہے کہ محمدؐ اور اس کے ساتھی معیت میں ہیں ان کی نشانیاں ہیں۔ وہ آل محمدؐ ہیں۔ (المختصر) علی و فاطمہ و حسن و حسین و اولاد معصومین نہ وہ جو کہ دنیا والے سمجھیں۔ اشداء علیٰ الکفار. وہ کافروں پر غالب ہر میدان میں غَالِبٌ عَلیٰ کُلِّ غَالِبٍ علی ابن ابیطالبؑ ہیں۔ اور کوئی نہیں۔

سورہ رحمٰن میں رب المشرقین والمغربین. دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کے رب۔ تفسیر صافی ج۵ ص۱۰۹-۱۰۸ یہ وہ تفسیر ہے جس کی ڈھکو صاحب رئیس المقصرین نے خود

توثیق کی ہے۔ والمشرقین سے مراد رسول اللہؐ و امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں۔

والمغربین سے مراد الحسنؑ والحسینؑ علیہما السلام ہیں۔

مرج البحرین یلتقیان تفسیر قمی عن الصادقؑ قال علیؑ و فاطمۃ الزھرا علیھا. فرمایا امام جعفر صادقؑ نے اس سے مراد علیؑ و فاطمہؑ ہیں۔

بَحَرَانِ عُمِيقَانِ لَا يَبْغِي اَحَدُهُمَا چھوڑ دیا دو گہرے سمندر مل جائیں گے نہیں ان میں سے ہرگز ایک بھی نہیں ایک دوسرے کے خلاف۔

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ درمیان ان دونوں کے پردہ حائل ہے تجاوز نہیں کرتے۔ (پردہ سے مراد رسول خدا ہیں اور وہی برزخ ہیں)

يُخْرِجُ مِنْهُمَا لُؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانِ ان دونوں میں سے نکلتے ہیں موتی اور موتی۔

تفسیر آئمہ: قال الحسن و الحسین علیھم السلام فرمایا وہ حسنؑ اور حسینؑ علیہم السلام ہیں۔ یہ سورہ شان رسولؐ و اہلبیتؑ میں اتری ہے۔ اَلرَّحْمٰنُ۔ یہ خاص رحمٰن کی صفت ہے یعنی رحمٰن وہ ہے جس نے عَلَّمَ الْقُرْآنَ پہلے پڑھایا۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ پھر تخلیق کی ہے اس خاص الانسان کی عَلَّمَهُ الْبَيَانَ اس کو بولنے کی قوت بعد میں دی ہے جس کی مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو تین دن کا جھولے میں کہہ رہا تھا۔ اِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ اٰتَانِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا. میں اللہ کا بندہ ہوں لایا ہوں کتاب اور بنا کر بھیجا گیا ہوں تمہارے پاس نبی۔ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ. اس (پڑھے جانے والی) کتاب میں مثالیں بیان کی گئی ہیں۔ جناب عیسیٰؑ اس کی مثال ہیں حقیقت میں حضورؐ و سیدہؑ و آئمہؑ بارگاہ خداوندی سے پڑھ کر پیدا ہوئے ہیں۔ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ. پ ۱۶ سورہ طٰہٰ۔ اے میرے حبیب! تم قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کرو قبل اس کے کہ اس آیت

کی وحی پوری ہو چکے تم (اس کے بیان کرنے میں) جلدی نہ کرو، اس سے صاف مثال ہے کہ حضرت عیسیٰؑ پڑھے ہوئے ہیں اور رسولؐ خدا اور علیؑ سے مہدیؑ تک اور جناب سیدہؑ قرآن کو پہلے سے جانتے تھے۔ اب فرمان رسولؐ بھی دیکھو اور اس پر عمل کرو مقصر نہ بنو نہ وہابی شیعہ بنو۔

کتب اہلسنت والجماعت دیکھو ینابیع المودۃ صفحہ ۴۰ وَلَا تُعَلِّمُوهُمْ فَاِنَّهُمْ اَعْلَمُ مِنْكُمْ. انہیں نہ پڑھائیں وہ تم سے زیادہ عالم ہیں، جب اہلبیتؑ رسولؐ عالم پڑھے ہوئے ہیں تو کیا رسولؐ عالم نہیں ہو سکتے؟ یہ اعتراض کرنے والا مقصر نہیں تو اور کیا ہے؟

[محمدؐ و آلِ محمدؐ والدین کیوں لے کر آئے؟]

یہ والدین اس لئے لے کر آئے ورنہ لوگ ان کے ذاتی معجزات دیکھ کر انہیں خدا کہہ دیتے ان کو اللہ تعالیٰ کی توحید پہچانی تھی اللہ کو بھی اپنی توحید پہچانی تھی ان کو اس طرح بھیجا کہ عقل سے بات باہر ہے۔ کوئی ان کو سمجھ نہیں سکتا۔ لَا قِيَاسَ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ. آلِ محمدؐ سے قیاس نہ کرو اپنے آپ کو ان سے مت ملاؤ۔ (اور اپنی آخرت خراب نہ کرو)۔ از مؤلف

پڑھو (۱) تفسیر برہان جلد ۵ صفحہ ۵۱۷۔ (۲) غایۃ المرام صفحہ ۹۔

(۳) انتقاد من انوار النعمانیہ واخبار صفحہ ۳۰۔۳۱ (۴) کفایت المومنین صفحہ ۳۹۷

عن الشیخ ابی محمد الفضل بن شاذان فرمان امام موسیٰ کاظمؑ ظاھرھما بشریۃ، وباطنھا لاھوتیۃ، ظھر الخلق علی ھیاکل الناسوتیۃ حتیٰ یطیقوا رؤیتھما ظاھر بشر باطن لاھوتی. فرمان امام موسیٰ کاظمؑ ساتویں امام فرماتے ہیں: ترجمہ: یہ ظاہری لباس انسانی اس لئے ہم پہن کر آئے ہیں کہ ہمیں تم دیکھ سکو ورنہ ہم نور ہیں۔ جب موسیٰ بے ہوش ہو گئے امت باقی جل کر راکھ ہو گئی تو تمہیں کہاں ہوش رہتا۔ اس لئے ہم ظاہر میں بشر نظر آتے ہیں اور ہماری حقیقت کو جبرئیل بھی سمجھ نہیں سکتا۔

[آنحضرتؐ اور آئمہ معصومینؑ لاہوتی روحانی مخلوق ہیں]

جو بشری لباس میں ظاہر ہوئے تا کہ لوگ انہیں دیکھنے کی قوت رکھ سکیں۔

تصدیق راوی۔ رئیس المحدثین فاضل مؤلف مولوی محمد حسین ڈھکو صاحب کی کتاب احسن الفوائد فی شرح العقائد صفحہ ۱۲ پر نمبر ۹ فضل بن شاذان کی تعریف میں رقم طراز ہیں کہ جناب شیخ ابوعلی حائری نے اپنی کتاب منتھی المقال صفحہ ۲۴۱ پر ان کے متعلق لکھا ہے وکان ثقة اجل اصحابنا الفقهاء والمتكلمين وله جلالة فی هذه الطائفة وهو فی قدرة اشهر من ان نصفه. جناب فضل بہت قابل وثوق اور ہمارے فقہاء متکلمین میں بہت جلیل القدر تھے اور وہ طائفہ امامیہ میں خاص عظمت وجلالت کے مالک ہیں وہ اپنی قدر وعظمت کے لحاظ سے اس سے اشہر واعرف ہیں کہ ہم ان کی کچھ تعریف وتوصیف کریں۔

شیخ نجاشی نے لکھا ہے کہ انہوں نے مذہب حق کی تائید وتعریف میں ایک سو اسی کتابیں تصنیف کیں ۲۶۵ھ دیکھو تفسیر البرہان علامہ المحدث السید ہاشم البحرانی جلد ۵ صفحہ ۵۱۶ طبع بیروت ولبنان۔

۷۔ وعنه عن الشيخ ابی محمد الفضل بن شاذان: باسناده عن جابر بن يزيد الجعفی عن الامام العالم موسیٰ بن جعفر الكاظم عليهم السلام قال: ان الله (ا) تبارک و تعالیٰ خلق نور محمدؐ من نور اخترعه من نور عظمة وجلاليه وهو نور لاهو تيته الذی بدا نه وتجلی لموسی بن عمرانؑ فی طور سينا فما استقر له ولا أطاق موسی لرؤيته ولا ثبت لهٗ حتی خرّ صعقاً مغشياً عليه وكان ذالک نور محمدؐ فلما اراد ان يخلق محمداً منه، قسم ذالک النور شطرين فخلق من الشطر الاول

محمداً ومن شطراً الآخر علی بن ابيطالبؑ ولم يخلق من ذالک النور غيرهما. خلقهما بيده ونفخ فيهما بنفسه لنفسه وصورهما علی صورتهما وجعلها امناء له وشهداء علی خلقه وخلفاء علی خليقته وعينا له عليهم ولساناً له اليهم قد استودع فيهما عِلْمَه وَعَلَّمَهُما البيان واستَطْلَعَهُما علی غَيْبِه وجعل احدهما نفسه والاخر روحه لا يقوم واحد بغير صاحبه. ظاهرُهما بشريّة وباطنهما لاهوتية ظَهَر للخلق علی هياكل الناسوتيّة حتی يطيقو رويتهما (ب) وهو قولهٗ تعالیٰ (ولبسنا عليهم ما يلبسون) فهما مقاماً رب العالمين وحجاباً خالق لم اقبس من نور محمدؐ فاطمةؑ ابنة كما اقبس نور علی من نوره واقتبس نور فاطمةؑ وعلیؑ الحسنؑ والحسينؑ فاقتباس المصابيح، هم خُلِقو من الانوار وانت قلو من ظَهر الی ظَهر ومن صلب الی صلومن الرحم فی طبقه العليا. من غير نجاسة بل بل نَقلاً بعد نَقْل لامن ماء مهين ولا يقلقة جَشيرة كسائر خلقه بل أنوار انتقلو من اصلاب الطاهرين الی أرحام المُطَهَّرات لأنهم صَفْوَةُ الصَفْوَة اصطفاهم لنفسه وجعلهم خُزانَ عِلْمِه وَبَلَغاء عنه الی خَلْقِه أقامهم مقام نَفسه لانه لا يُرى ولايُدرَک ولا تُعرَف كيفيةٌ ولا انّيته فهؤلاء الناطقون المبلغون عنه المُتَصَرِّفُون فی أمره ونَهْيه فبهم يُظْهِرُ قدرَته ومنهم تُرى آياتُه ومعجزاتُه وبهم ومنهم عَرَّف عبادة نفسَه وبهم يَطاع أمرُه ولولاهم ما عُرف الله ولايُدرى كيف يُعبَد الرحمٰن فالله يُجرى أمره كيف يشآء

فیما یشآء (لا یُسئلُ عمّا یفعلُ وَھُمْ یُسئلون) سورہ انبیاء۔

ترجمہ: روایت شیخ ابی محمد فضل بن شاذان سے کی بسند جابر بن یزید جعفی نے امام موسیٰ کاظم ابن امام جعفر صادق سے روایت کی ہے فرمایا امام نے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا میں نے نور محمدؐ کو خلق کیا اپنی عظمت وجلالت سے وہ نور لاہوتی تھا جو اس سے ظاہر ہوا اور یہی وہ نور ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے تجلی نما ہوا جب انہوں نے رویت (دیدار) طلب کیا تھا تو بس وہ اس نور کے آگے نہ ٹھہر سکے حتیٰ کہ غش کھا کر گر گئے یا آنحضرت گاہی نور تھا جب اللہ نے آنحضرتؐ کو خلق کرنا چاہا تو اس نور کو دو حصوں پر تقسیم کیا اس کے ایک حصے سے آنحضرتؐ کو خلق فرمایا اور دوسرے سے علی ابن ابیطالب کو اور اس نور سے ان کے علاوہ کسی کو خلق نہ فرمایا۔ اس نور کو خدا نے حسن کے امر سے خلق کیا یعنی یہ امری مخلوق ہیں (یہ بھی ہمارے سمجھانے کے لئے بتایا گیا)۔ (از مؤلف) ان کا ظاہر بشری ہے اور باطنی طور پر یہ لاہوتی وجود ہیں جو انسانی صورت میں اس لئے اختیار کر کے ظاہر ہوئے تا کہ لوگ ان کو دیکھنے کی قوت رکھ سکیں۔ پھر محمدؐ کے نور سے فاطمہؑ کو اس طرح جدا کیا جس طرح اپنے نور سے ان کو جدا کیا تھا پھر ان کے نور سے امیر المومنین حسنؑ اور حسینؑ کو پیدا کیا جس طرح ایک چراغ سے لو لگانے سے کئی چراغ جلتے ہیں یہ ہستیاں انوار مقدسہ سے خلق ہوئے اور پشت در پشت صلب بہ صلب اور شکم بہ شکم نجاست سے پاکیزہ بلند طبقے میں منتقل ہوتے رہے بلکہ نجس اور ذلیل پانی اور روی نطفے کے بجائے نوری نور رہ کر پاکیزہ مردوں کے اصلاب سے پاکیزہ عورتوں کے ارحام کی طرف منتقل ہوتے رہے۔

چونکہ یہ اللہ کے نہایت ہی برگزیدہ لوگ تھے جن کو اس نے اپنے لئے منتخب کیا اور اپنے علم کا خازن قرار دیا اور اپنی جانب سے خلق کی طرف پیغام رسان اور اپنا قائم مقام بنایا چونکہ وہ (ذات خدا) (دیکھنے کی چیز نہیں ہے) اس کا ادراک نہیں ہو سکتا اور اس کی ماہیت معلوم نہیں ہو سکتی لہٰذا یہ اس کی طرف سے بولنے والے اور مبلغین شریعت اور اس کے امر ونہی میں تصرف کرنے والے ہیں ان کے ذریعہ سے ہی اس کی قدرت سے ہی آیات اور معجزات معصوم ہوتے ہیں ان کے

ذریعے سے ہی اس کے حکم کی اطاعت ہوتی ہے اگر یہ نہ ہوتے تو اللہ کی معرفت نہ ہو سکتی اور اس کی عبادت کے طریقہ کا پتا نہ چلتا۔ اللہ اپنے امور کو جس طرح چاہتا ہے جاری کرتا ہے اس سے کسی کی باز پرس نہیں ہو سکتی بلکہ لوگوں سے ہوا کرتی ہے۔ قارئین حضرات

اس روایت سے (۱) یہاں ڈھکو صاحب رئیس المقصرین مولوی محمد حسین صاحب کی تالیف اصول شریعہ صفحہ ۶۴ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا الخ۔ سورہ فرقان کی تفسیر میں نطفہ منی کا جواز ملا۔ (۲) ڈوگر صاحب کی کتاب جس میں ڈھکو صاحب سے انٹرویو لیا کہ آپ نے پہلی ایڈیشن میں نطفہ اور چوتھی ایڈیشن میں پانی لکھا ہے (گویا ڈھکو صاحب تحریف کے بھی قائل ہیں) ڈھکو صاحب نے جواب دیا کہ میرا عقیدہ وہی ہے جو میری کتابوں میں لکھا ہے۔ یہ مقصری نہیں تو کیا محقق کہلانے کا حقدار ہے یہ محقق کی شان ہوتی ہے۔ مومنین خود انصاف فرمائیں۔

حضرات ان کی کتابوں میں تو منی اور پانی دونوں لکھا ہے اور جس راوی کی خود حسن الفوائد میں تحریف کی اس کی روایت سے امام معصوم موسیٰ کاظم کے قول سے تو نوری نور سے محمد وآل محمد بنے ہیں۔ مومنین فیصلہ فرمائیں)۔ ڈھکو صاحب جو اپنے آپ کو مجتہد کہلاتا ہے اور بڑے بڑے القابات اپنے لئے بیان فرمائیں ہیں مگر محمدؐ وآل محمدؐ کے بارے میں کیسی زبان کو استعمال کیا ہے۔ اگر لفظ منی اور پانی تفاسیر لکھنے والوں نے کیا ہے تو رئیس المقصرین جو خود کو محقق لکھتا ہے تو اس نے ان دو لفظوں سے کیا تحقیق کر کے بیان فرمایا ہے اس نے تو حضرات مومنین کو الجھا دیا ہے اور ان کے عقیدے خراب کر دیئے۔ کیا حشر ہے اس کی علمی تحقیق کا۔

اور مولوی (۱)۔ ابن شاذان بہت قابل وثوق ہمارے فقہاء ومتکلمین ہیں بہت جلیل القدر تھے اور طائفہ امامیہ میں خاص عظمت وجلالت کے مالک ہیں الخ۔

(۱)۔ رجال کشی صفحہ ۳۳۳ (۲) منتہی المقال ج ۲ صفحہ ۳۰۸ (۳) فہرست طوسی صفحہ ۱۲۳

(۲) ظاهر هما بشريه..... وفي بطنهما. ترجمہ: ظاہر میں بشر باطن میں لاہوتی۔ ظاہر تمہیں اپنی صورت دکھانے کے لئے باطن میں ان کو جبرئیل بھی نہیں سمجھ سکتا۔

دیکھو (۱) اصول الایات الباہرہ فی الفضل الطاہرہ شرف الدین نجفی صفحہ ۹۰ طبع (۲) القول المبین سید مرتضیٰ صفحہ ۳۱، ۳۲

(۳) تفسیر برہان ج ۵ ص ۵۱۶ (۴) غایۃ المرام ص ۶۰ (۵) کفایۃ الموحدین ج ۲ ص ۳۶۰

[''نور کا نور ہی سے نکاح ہوتا ہے'']

پڑھو (۱) مناقب ابن شہر آشوب جلد ۳ صفحہ ۳۴۲ (۲) امالی شیخ صدوق علیہ رحمہ صفحہ ۳۴۹

وفی حدیث جناب من الارث:. ان للّٰہ تعالیٰ أوحی الی جبرائیل: روح النور من النور وکان النولی اللّٰہ والخطیب جبرئیل، والمنادی میکائیل والداعی اسرافیل والناثر عزرائیل والشهود الملائکة السمٰوٰة و الارضین ثم اوحی الیٰ شجر الطوبیٰ ان انثری ما علیک نثرت الدر الابیض والیاقوت الاحمر والزبرجد الاخضر واللؤلؤ الرطب فبادرن الحور العین یلقطن ویهدین بعضهن الی بعض. ترجمہ: الغرض سب ملائکہ اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر لگائے گئے، درخت طوبیٰ پھل نچھاور کرنے لگا، جواہرات، یاقوت، زبرجد وغیرہ کے برتن حوارن جنت اٹھائے ہوئے ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگیں۔

[خداوند کریم کا آئمہ معصومین علیہم السلام سے تعلق]

پرواز در ملکوت آقائے خمینی صفحہ ۳۴ جلد اول

فرمود امام صادق آل محمدؑ لَنَامَعَ اللّٰہِ حالات" هُوَ فیها نَحْنُ وَنَحْنُ فیها هُوَ اِلا اِلٰهَ هُوَ وَنَحْنُ نَحْنُ. ترجمہ: امام صادقؑ فرماتے ہیں ہماری اللہ تعالیٰ سے ایسے راز و نیاز کی باتیں ہیں کہ کبھی ہم وہ ہو جاتے ہیں اور کبھی وہ ہم ہو جاتا ہے، پھر بھی وہ وہ ہے ہم ہم ہیں۔

[حقیقت محمد و آل محمد جب جبرائیل امین ہی نہ سمجھ سکا تو باقیوں کی کیا حقیقت]

احسن الفوائد صفحہ ۳۶ نمبر ۵۷ سید نعمت اللہ بن عبداللہ المعروف بہ الجزائری کی تعریف

جناب رئیس المقصرین مولوی محمد حسین ڈھکو صاحب نے کی ہے کہ آپ حضرت علامہ مجلسی اور آقا حسین خوانساری اور فاضل جلیل ملا محسن فیض (مفسر تفسیر صافی فیض کاشانی) کے شاگرد رشید اور بہت بلند پایہ کے عالم و فاضل، ماہر کامل محدث جلیل محقق نبیل متکلم کم عدیل تھے۔ علم و عمل کے مدارج عالیہ و مراتب امامیہ پر فائز ہوئے ان کی کتابیں شرح توحید۔ انوار نعمانیہ کا ایک معتدبہ حصہ مباحث کلامیہ پر مشتمل ہے۔ سید مرحوم کی تمام کتب فوائد دینیہ اور لطائف علمیہ سے لبریز ہیں اور قابل استفادہ ہیں۔ قرن دوازدہم ۱۱۱۲ھ سید نعمت اللہ جزائری نے اپنی کتاب انوار نعمانیہ صفحہ ۱۲ جلد ۱ میں یہ واقعہ درج کیا ہے اور فرمایا ہے طوالع الانوار صفحہ ۱۰۰ میں بھی موجود ہے اس کا واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ جناب جبرائیلؑ جناب سیدہ فاطمۃ الزہراؑ بنت رسول اللہؐ کے دولت سرا پر حاضر ہوئے۔ (ثنائے گفتگو: (دوران گفتگو) جناب سیدہ فاطمۃ الزہراؑ نے جبرئیل امین کو نیا غم۔ اے چاچا کہہ کر خطاب کیا جب جناب جبرئیلؑ امین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بی بی کا یا غم کہہ کر خطاب کرنے کا ذکر کیا اور بطور تعجب کہا کہ: فکیف هذا ونحن معاشر الملائکة قد خلقنا من النور وانتم معاشر البشر قد خلقتم من الطین. ترجمہ: یہ کس طرح ہو سکتا ہے جب کہ ہماری خلقت نور سے ہے اور آپ کی طین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جبرئیل فاطمۃ الزہراؑ نے سچ کہا ہے۔ یا جبرئیل نحن ایضاً مخلوقون من نور. اے جبرئیل ہم نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ یعنی ہم نوری مخلوق ہیں۔ نظر نور لا تکاد الابصار تطیق النظر الیه. پھر آپؐ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور اپنی پیشانی اقدس کو علیؑ کی پیشانی اقدس پر رگڑا اس سے اتنا نور ظاہر ہوا کہ جس سے آنکھیں خیرہ ہو گئیں، آنحضرتؐ نے فرمایا اے جبرئیل اس نور کو پہچانتے ہو جبرئیل نے عرض کیا ہاں مولا۔ هذا النور الذی کُنّا نَراهُ فی قوائم العرش. یہ وہی نور ہے جسے ہم قوائم عرش (عرش کے پایوں) پر دیکھا کرتے تھے۔ تب جناب

سرور عالمؐ نے فرمایا اس لئے فاطمہ زہراؑ نے تجھے یا عم کہا ہے۔

تمام انبیاء کی خلقت اسی طرح ہوئی ہے۔ پس معلوم ہوا یہ مفاضلہ فقط نورانی اور جسمانی نہیں ہے ایک طرف تو انسانیت اور جسمانیت دونوں ظاہر ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ایک طرف فقط نور اور دوسری طرف نور اور جسم دونوں ہوں اور جسمانیت، روحانیت کی تابع ہو تو اس صورت میں عقل سلیم اس شے کو ترجیح دے گی جو نورانیت و جسمانیت دونوں کی جامع ہو ان حقائق سے معلوم ہوا کہ انبیاء بشریت اور ملکیت دونوں کے جامع تھے اور ان کی قوت ملکیہ روحانیہ ملائکہ کی روحانیت سے بدرجہا بڑی ہوتی ہے۔ یا افضل ہوتی ہے۔

الحق ما شهدت به الاعداء. حق دشمن کے منہ نکل گیا۔

رئیس المقصرین صاحب (خدا اُسے ہدایت دے) (از مؤلف)

سبحان اللہ خود مولوی محمد حسین ڈھکو مترف

ڈھکو صاحب کی کتاب دیکھو احسن الفوائد صفحہ ۵۱۹۔۵۲۰ انبیاء اور اوصیاء دو جنسے رکھتے ہیں۔ اگر نظر اٹھا کر جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء و اوصیاء کے دو جنسے ہوتے ہیں ایک خالص بشریت کا ہے دوسرا جنسہ روحانیت و نورانیت والا۔

علامہ حسین بخش جاڑا مفسر تفسیر انوار النجف نے اپنی کتاب لمعۃ الانوار صفحہ ۲۱۴ میں رقم طراز ہیں خدا نے ایک نور کی نوع پیدا کی اور محمدؐ و آل محمدؐ اس نوع کے اشرف افراد ہیں۔ اور تفصیل مذکور صرف افہام و تفہیم کے لئے۔ مثال ہے نہ کہ ترجمان حقیقت جیسا کہ بعض نا اہل سمجھ بیٹھتے ہیں۔ (ان کا اشارہ محمد حسین ڈھکو کی طرف تھا)۔

شیخ احمد احسائی کا فقرہ محمدؐ و آل محمدؐ کے لئے هم خلق فوق بنی آدم. کے کس قدر مشابہ ہے۔ یعنی آل محمدؐ کا فرمان کہ بنی آدم سے ہماری خلقت بالا ہے۔

رئیس المقصرین علامہ محمد حسین ڈھکو صاحب اور دیگر مفسرین کے قول کے مطابق یہ نظریہ قائم کرنے کے باوجود فرقہ شیخیہ کے زمرہ میں شمار نہ ہو سکے دیگر فقیہہ اس نظریہ کی بدولت شیخیہ بن

گئے۔ تو پھر کس بناء پر رئیس المقصرین نے مناظر لاثانی مرحوم مبلغ اعظم مولوی محمد اسماعیلؒ استاذ المکرم کو، مولوی مبلغ الاسلام محمد بشیر انصاری، مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ، قبلہ سید ضمیر الحسن نجفی، مناظر سید خادم حسین بخاری آف حافظ آباد، مناظر شیعہ قاضی مرحوم سعید الرحمٰن، مولانا تاج الدین حیدری مناظر شیعہ اور مؤلف عرض گزار کے پرنسپل قبلہ حسنین ساجی اور قبلہ آغا عبدالحسن سرحدی اور دیگر پاکستان کے شیعہ کو مندرجہ بالا عقائد کے ہیں کراچی کے علماء بیک کو شیخی العقیدہ کہتا ہے۔ طوالت کی وجہ سے علماء کے نام درج نہیں کئے جاتے۔

شیخ احمد احسائی عالم کا تھوڑا تعارف ج ا میں مع فوٹو عرض کرتا ہوں حسب ضرورت جلد دوئم میں مزید تحریر کروں گا۔ قارئین کرام ہی منصف بن کر فیصلہ صادر فرما سکتے ہیں۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو کوئی چرچا نہیں ہوتا

[جب محمدؐ و آل محمدؐ بھی نور اور ملائکہ بھی نور تو ان میں افضل کون؟]

دیکھو کتاب عیون اخبار رضاؑ ج ا صفحہ ۲۰۴ (۲۲) حدثنا. علی بن ابیطالب قال: قال رسول اللّٰہ: ما خلق اللّٰہ خلقاً افضل منی ولا اکرم علیه منی قال علیؑ فقلت: یا رسول اللّٰہ فانت افضل أم جبرئیل فقالؐ یا علی ان اللّٰہ تبارک وتعالیٰ فضل الانبیائه المرسلین علی الملائکة المقربین وفضلنی علی الجمیع البنین والمرسلین والفضل بعدی لک یا علی وللأئمة من بعدک وان الملائکة لخدامنا و خدامه محبنا. یا علی الذین یحملون العرش ومن حوله یسبحون بحمد ربهم ویستغفرون الذین آمنو بولایتنا. یا علی لولا نحن ما خلق اللّٰہ آدمؑ ولا حوا ولا جنت والنار والاسماء والارض فکیف لا تکون افضل من ملا ئکته؟

ترجمہ: مولا علیؑ نے فرمایا کہ، فرمایا رسولؐ خدا نے اللہ نے کسی کو مجھ سے افضل و اکرام نہیں بنایا۔ مولا علیؑ نے فرمایا: مولا آپ افضل ہیں یا جبرئیل؟ فرمایا سرکار رسالت مابؐ نے: یا علیؑ اللہ نے مجھے تمام انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین پر فضیلت دی ہے میرے بعد تجھے اور تیرے بعد تیری اولاد ائمہ معصومینؑ کو اور تحقیق ملائکہ ہمارے خادم ہیں، ہمارے محبوں کے خادم ہیں۔ یا علیؑ عرش کے اٹھانے اور اس کے گرد تسبیح خدا کرنے والے اور استغفار پڑھنے والے ایمان لائے ہیں تیری ولایت پر اے علیؑ اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ آدم اور حوا اور جنت اور جہنم اور آسمان اور زمین نہ بناتا، کیسے کہتے ہیں کہ ہم سے ملائکہ افضل ہیں۔

دیکھو(۱) مصباح الھدایہ تالیف آقائے خمینی صفحہ ۱۷۴ مترجم اردو۔

فرمود فرشتگان خدمت گذاران ما و خدمت گذاران دوستان ما هستند گواه است.

ترجمہ نیچے دیکھئے۔(۲)

(۲) مصباح الھدایہ تالیف ۱۷۴ آقائے خمینی فرماتے ہیں: الملائکة لخدامنا وخدام مُحبینا.

۱۔۲ کا ترجمہ: فرماتے ہیں رسولؐ خدا ملائکہ ہمارے اور ہمارے شیعوں کے خادم ہیں۔

پرواز در ملکوت ج ۱ صفحہ ۲۷۳ چنانچه رسول اکرمؐ فرمود در روایتی بدین مضمون که خدائے تعالیٰ عرش و کرسی را از نور من آفرید و بخدا سوگند که نور من از عرش و کرسی اشرف است. وفرشتگان را از نور علی آفرید بخدا قسم که نور علی از ملائکه اشرف است (کہ نور علی ملائکہ سے افضل ہے) و آسمانهای هفتگانه و زمین های هفتگانه از نور فاطمه آفرید و خدا قسم که نور فاطمه از آسمانها وزمینها اشرف

است و خورشید وماه راز نور حسن آفرید بخدا قسم که نور حسن از آفتاب وماه اشرف است بهشت وحور العین را از نور حسین آفرید بخدا قسم که نور حسین از بهشت و حور العین اشرف است.

پنجتن کا نور جو کچھ بنا تا رہا ہے اپنے نور سے پھر بھی بلند ہیں۔

پڑھو اصول کافی ج ۱ صفحہ ۴۴۶ عن اسماعیل بن عمار عن ابی عبد اللّٰه علیه السلام قال کان رسول اللّٰهؐ اذا رئی فی اللّیلة الظلماء) رئی لهٗ نور کانه شقة قمر. ترجمہ: جب بھی آپؐ اندھیرے میں چلتے تو چاند کی روشنی معلوم ہوتی۔

[حضورؐ نور تھے اور آپ کا سایہ نہ تھا]

دیکھو مناقب ابن شہر آشوب ج ۱ صفحہ ۱۲۳۔ نوره: کان اذا یمشی فی لیلة ظلماء بدالهٗ نور کانه قمر. ترجمہ: اندھیری رات میں آپ کا چاند کی طرح روشن چہرہ تھا۔ شانِ امامت بھی ایسا ہے۔

عن عائشةؓ: فقدت ابرة لیلة فما کان فی منزلی سراج فدخل النبیؐ فوجدت الابرة بنور وجهه. ترجمہ: بی بی عائشہؓ سے روایت ہے کہ: آنحضرتؐ جب تاریک رات کو چلتے تھے تو آپؐ کے چہرۂ مبارک سے نور ظاہر ہوتا تھا گویا کہ آپ چاند ہیں۔ بی بی عائشہ ام المومنینؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رات کو میری سوئی گم ہوگئی اور میرے پاس چراغ نہ تھا اتنے میں حضور داخل ہوئے تو ان کے چہرے کی روشنی سے میں نے سوئی تلاش کر لی

مناقب ج ۱ صفحہ ۱۲۴ ظله. لم یقع ظله علی الارض لان الظلی من الظلمة وکان اذا وقف فی الشمس والقمر والمصباح نوره یغلب انوارها. ترجمہ: حضور کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا چونکہ حضور نور تھے اور سایہ ظلمت کا ہوتا ہے اور

آپ جب دھوپ میں یا چاند کی روشنی میں کھڑے ہوتے تھے تو آپ کا نور اس کے نور پر غالب آ جاتا تھا۔

الخرائج والجرائح ج ۲ صفحہ ۵۰۷ میں فرماتے ہیں: ومعجزة بدنه أنه هی لم يقع ظلّه على الأرض لانهٗ كان نوراً، لا يكون من النور الظل كالسراج.

ترجمہ: آنحضرتؐ کے بدن کا معجزہ یہ تھا کہ آنحضرتؐ نور تھے اور آپؐ کے نور کا سایہ زمین پر نہیں ہوتا تھا جس طرح چراغ کا سایہ نہیں ہوتا۔

[آئمہ معصومینؑ نور تھے ان کا سایہ بھی نہیں تھا]

دیکھو کتاب الخصال صفحہ ۳۰۴ جلد ۲ شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں۔ ولا يكون لهٗ الظل واذا وقع على الارض. ترجمہ: امام کا سایہ نہیں ہوتا جب وہ زمین پر چلتا ہے۔ دیکھو (بحار الانوار ج ۷ صفحہ ۲۱۶)

مشارق الانوار الشرفین صفحہ ۱۶۲ قال امير المومنين ونحن فی الحقيقت نور الله الّذی لا يزدل ولا يتغير. ترجمہ: فرمایا امیرؑ نے ہم حقیقت میں نور ہیں اللہ کے جو نہ کبھی زوال میں ہے نہ بدل سکتا ہے۔

مشارق الانوار الیقین علامہ رجب البرسی صفحہ ۱۶۰ لکھتے ہیں فرمایا علیؑ نے: نحن سر اللّٰه الذی لا يخفی وَنُورُهُ الَّذِیْ لَایَطْفِی وَنِعْمَتَهُ الَّتِی لَا تَجْزِی، اَولنا محمدؐ، وَاَوْسَطُنَا محمدؐ، وَآخِرُنَا محمدؐ. معلوم ہوا دوسری حدیث کے مطابق وکُلنا محمدؐ. ترجمہ: ہم اللہ کے راز ہیں نہ چھپنے والے اور نور ہیں نہ بجھنے والے اور نعمت ہیں جس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ ہمارا پہلا بھی محمدؐ ہے اور درمیان بھی محمدؐ ہے اور آخر والا بھی محمدؐ ہے۔ (ہم سب کے سب محمدؐ) محمد و آل محمد نور سے بنے ہیں یعنی سب کے سب محمدؐ ہیں۔

حدیث کی روشنی میں (۱) کتاب اہلسنت والجماعت ینابیع المودۃ صفحہ ۴۸۷۔

(۲) کتاب اہلسنت والجماعت ارجح المطالب صفحہ ۲۰

(۳) کتاب شیعہ مدینۃ المعاجز جلد ۲ صفحہ ۳۱۲ تالیف علامہ سید ہاشم بحرانی۔

فرماتے ہیں یَا مُحمّدِ اِنّی خلقتک وعلياً من سَنَخ نوری وعرضت ولايت كما على اهل السمٰوٰة والارض فَمَنْ قَبِلها عِنْدِی مِنَ الْمُؤْمِنِين وَمَن جَهِدَهَا كَانَ مِنَ الْكَافِرِين. (اخرج الخوازمی)

ترجمہ: اے محمدؐ میں نے تحقیق خلق کیا ہے تجھے اور تیرے بھائی علیؑ کو اپنے مخصوص نور سے اور تم دونوں کی ولایت پیش کر دی زمین اور آسمان والوں پر جس نے اس کو قبول کیا وہ میرے پاس مومن ہے جس نے انکار کیا یا جھگڑا کیا اس پر (کسی ایک کی بھی ولایت پر) وہ منکر ہے، منکر تھا، اور منکر رہے گا کافروں (انکار کرنے والوں) میں سے۔

تفسیر شیعہ خیر البریہ (۱) البرھان فی تفسیر القرآن علامہ محدث سید ہاشم بحرانی ج ۱ صفحہ ۸۵۶ تفسیر فرات صفحہ ۱۷ فرات بن ابراہیم۔ (۲) مشارق الانوار الیقین رجب البرسی صفحہ ۱۶۰

كنت و محمّد نورًا نُسبِحُ قبل المسبحات ونشرق قبل المخلوقات فقسم اللّٰه بذلک النور. نِصفَيْنِ نبی مصطفیٰ ووصی مرتضیٰ فقال اللّٰه عزوجل لِذلک النصف كن محمّدًا وللآخر كن علياً وكذالک قال النبیؐ انا من علی" وعلی" منی ولايؤدی عنی الا أنا أوعلی. ترجمہ: علیؑ نے فرمایا میں اور محمد ﷺ تسبیح کرنے والے ہیں۔ پہلے تسبیح کرنے والوں سے نشر ہوئے یعنی واضح ہوئے مخلوقات سے پہلے اور اللہ کی قسم وہی نور آدھا محمد مصطفیٰ اور وہی مرتضیٰ علی ہے۔ پھر فرمایا اللہ جل جلالہ نے اس نور کو کہا کن یعنی ہو جا ایک حصہ محمد اور آخری یعنی دوسرا ہو جا علی۔ یہی وجہ ہے کہ حضورؐ نے فرمایا میں علی سے اور علی مجھ سے ہے، نہ ہوں گے جدا ہم دونوں ایک دوسرے سے۔

[محمدؐ و آل محمد معصومین علیہم السلام کی روح اور نور الگ الگ خلق کیے گئے روح اور نور دونوں ایک شے نہیں ہیں۔]

یہ مقصرین کے عقیدے کی رو سے

(۱) تفسیر البرہان فی تفسیر القرآن ج۲ صفحہ ۶۰ (۲) انوار نعمانیہ سید نعمت اللہ جزائری صفحہ ۱۵۳

(۳) مرآۃ الانوار مرزا ابوالحسن الشریف ۴۰۰ جم (۴) مختصر بصائر سعد بن عبداللہ قمی صفحہ ۳۲

(۵) طوالع الانوار سید محمد مہدی تنکابنی صفحہ ۹۸ (۶) مدینۃ المعاجز سید ہاشم بحرانی صفحہ

(۷) بحار الانوار علامہ مجلسی علیہ رحمہ ج ۱۴ صفحہ ۴۷، ج ۷ صفحہ ۱۸۰ ج ۱۳ صفحہ ۲۱۱

ان ساتوں کتابوں میں بسند معتبر بروایت ابوحمزہ ثمالی امام محمد باقرؑ امیر المومنین سے منقول ہے۔

قال امیر المومنینؑ ان اللّٰہ تبارک و تعالیٰ احد واحد تفرد فی وحدانیۃ ثم تکلم بکلمت فصارت نوراً ثم خلق من ذالک النور محمداً وخلقتنی وذریتی ثم تکلم بکلمۃ فصارت روحاً فاسکنھا اللّٰہ تعالیٰ فی ذالک النور، وأسکنہ فی أبداننا. فنحن روح اللّٰہ وکلماتہ وبنا احتج علی خلقہ فما زلنا فی ظلۃ خضراء حیث لاشمس ولاقمر ولالیل ولانھار ولا عین تطرف نعبدہ ونقدسہ ونسبحہ وذلک قبل ان یخلق خلقہٗ. واخذ میثاقہٗ الانبیاء بالایمان والنصرۃ لنا ذالک قولہ عزوجل واذ اخذ اللّٰہ. (سورۃ آل عمران)

ترجمہ:۔ فرمایا علی امیر المومنینؑ نے بتحقیق اللہ تعالیٰ اپنی وحدانیت میں یکتا تھا یعنی اکیلا تھا۔ پھر کلام کیا اپنے کلمے سے جس سے نور بنا پھر اس نور سے نبی اور مجھے اور میری ذریت کو خلق کیا پھر اپنے کلام سے کلمہ کہا جو روح بنا پھر ٹھہرایا اللہ نے اس نور کو اس میں اور پھر ٹھہرایا بدنوں میں ہم کو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا علی ابن ابی طالب مدد

علامہ سید محمد قاسم صاحب قبلہ

جي

فتویٰ

محمد حسین ڈکو ۽ گلاب شاہ جي پارٹي جیکا اھل بیت علیہم الصواۃ و السلام کي اللہ جي طرفان عنایت ڪیل مرتبہ کان ھتائي ڪي ملڻ هي حضرات حاضر ۽ ناظر آھن هي حضرات معجزہ ڏي قادر هیا (انھن جو ڪر هیو) بظاهر شکل انساني ۾ آھن حقیقت ۾ انھن جي ذات مقدس نوع انساني کان بلند ۽ بالا آھي انھن جو ڪمال حاصل ڪیل نہ هیو پر اللہ تعالي جي طرفان عطا ڪیل آھي جیکو وجود سان گڏ هیو وغیرہ هي ٽولو اھل بیت علیہم الصواۃ و السلام جي مڃین کمالن جو قائل نہ آھي ان ڪري ان ٽولي کي شیعہ نٿو چئي سگھجي۔

علامہ سید محمد قاسم صاحب قبلہ سابق پرنسپل منصبیہ کالج میرپور حال پرنسپل مدرسہ سلطان المدارس اورنٹیل کالج خیرپور میرس

اھل بیت علیہم الصواۃ والسلام جي عظمت جي انڪاري سان مومنین جو ڪو واسطو نہ آھي

مومنین حضرات ڪجھ فسادي انسان شرافت جي لباس ۾ قوم کي دین حق کان ڦیرائڻ جي ڪوشش ڪري رهیا آھن ۽ هر جاءِ تي بیان ڪري رهیا آھن تہ (۱) یا علي مدد نہ چئو (۲) نبي یا امام جو قائل جیڪڏھن ٿیو ڪري تہ بخشجي سگھي ٿو (۳) عزاداري امام مظلوم صلواۃ اللہ و سلامہ علیہ صرف رسم آھي (۴) رسول پاڪ علم غیب نہ ڄاڻیندا هیا. مومنین ڪرام اھڙیون پیون ڪیترین ڳالھیون آھن جن کي آڏنہ اوھان جي خدمت ۾ تفصیل سان پیش ڪندا سي هن وقت اوھان کي صرف ایتري گذارش آھي تہ اھڙن ڪمزور اعتقاد وارن تان هوشیار رهو ۽ انھن کي مجلس لاہ نہ ڳھرایو۔

خدام قوم (۱) ارشد آغا (۲) نجم علي ابوبڪري (۳) زوار مرید حسین سولنگي (۴) قطب علي ابوبڪري (۵) مولانا ڏني بخش سینئر مدرس سلطان المدارس خیرپور میرس۔

المنصور پریس خیرپور میرس

پھر ہم اللہ کے روح اور کلمے اور بنیاد حجۃ اس کی خلق پر کیا پھر نہ تھا کچھ نہ شمس نہ قمر نہ ظلمت نہ اندھیرا نہ روشنی نہ رات نہ دن یہ سب کچھ تمام مخلوق کے خلق کرنے سے پہلے بنایا اور ہم اس کے بندگی کرنے والے پاکیزگی اور اس کی تسبیح کرنے والے ٹھہرے۔ لیا اور وعدہ انبیاء سے ساتھ ایمان اور ہماری نصرت کے لئے یہ ہے قول خدا۔ آیت۔ واذ اخذ اللّٰہ میثاق النبین.

یہی وجہ ہے کہ مشارق انوار الیقین میں الحافظ رجب البرسی ۸۰۰ھ صفحہ ۳۲ پر لکھا ہے۔

لا فَرقَ بَینَهُم وَبَینَکَ اِلَّا اِنَّهُم عِبَادِکَ وَخَلقَتُکَ.

ترجمہ: نہیں فرق ان دونوں میں اور تجھ میں (اے اللہ) صرف تحقیق یہ تیرے عابد بندے عبادت کرنے والے اور تیرے خلق کئے ہوئے ہیں۔

کتاب پرواز در ملکوت آقائے خمینیؒ صفحہ ۲۵ جلد ۱۔ صفحہ ۱۴۱ جلد اول دعائے رجبیہ۔

لا فرق بینک وبینها اِلا انهم عبادک وخلقتک.

ترجمہ: نہیں فرق ان دونوں میں اور تجھ میں (اے اللہ) صرف تحقیق یہ تیرے عابد بندے عبادت کرنے والے اور تیرے خلق کئے ہوئے ہیں۔

اس حدیث سے رئیس المقصرین مولوی محمد حسین ڈھکو صاحب مؤلف اصول شریعۃ اور ان کے ہمنواؤں کا نظریہ باطل ہوا اور ظاہر ہوا کہ نور سے مراد روح نہیں لی گئی بلکہ معصومین علیہم السلام کے ابدان کی ترکیب روح اور نور سے ظاہر کی گئی ہے۔

[محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام نور تھے بشری صورت میں نمودار ہوئے]

(۲) آقائے خمینیؒ پرواز در ملکوت ج ۱ صفحہ ۲۷۵

وجه دوئم آنکه چون آن انوار الٰهی درهیئت انسانی و صورت بشری ظهور نمودند لذا مقتضیات بشری از خوردن وآشامیدن وامور جنسی وانتقال از مکانی بمکان دیگر وغیره برآنان جاری

گردید فلذا درمکان معینی مستقر نبودند تا آنکه خلق رو بسوی آنان کنند. ترجمہ: ان انوار الٰہی نے انسانی ہیئت اور بشری صورت میں ظہور فرمایا لہٰذا بشری تقاضوں کی لوازمات کو اللہ نے ان پر جاری کر دیا اور اسی وجہ سے چونکہ یہ کسی ایک پر۔۔۔ قرار گیر نہ تھے تاکہ مخلوق ان کو عبادت کا قبلہ قرار دیں اس وجہ سے اللہ ان کی۔۔۔ طینیت سے خلق ہونے والے مقامات شرف قبلہ قرار دیا مثلاً بیت المقدس یا خانہ کعبہ وغیرہ۔

آقائے خمینیؒ پرواز در ملکوت صفحہ ۲۷۳۔۲۷۴ در دعائے رجبیہ است ج ۱ صفحہ ۱۴۱

مولا امیر المومنینؑ فرماتے ہیں۔ نَحنُ صَنایِعُ اللّٰهِ وَالخَلقُ بَعدُ صَنایِعُ لَنا.

ترجمہ: ہم اللہ کی صنعت ہیں لوگ ہماری صنعت ہیں۔

[رسولِ خداؐ اور آئمہؑ زیرِ عرش نور تھے

اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا نہ ملک مقرب نہ نبی مرسل]

الحکومت اسلامیہ صفحہ ۵۲ آقائے خمینیؒ۔

فان الرسول الاعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آئمةً کانو اقبل هذا العالَم انوارا فجعلهم اللّٰه بعرشه محدقین. وجعلهم من المنزلة والزلفیٰ مالا یعلمه الا اللّٰه. ترجمہ: بتحقیق رسولِ خداؐ و آئمہؑ تھے اس زمانے کے پہلے عالم سے نور تھے ضلِ عرش (عرش کے نیچے) ان کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا، جو دیا ہے ان کو مقام عزت خدا نے۔

اَن لَنا مَعَ اللّٰهِ حالات" لا یسعها ملک مقرب ولا بنی مرسل.

ترجمہ: بتحقیق ہمارے اللہ سے وہ حالتیں ہیں کہ نہیں سمجھ سکتا کوئی ملک مقرب اور نہ کوئی نبی مرسل ہم کو۔ حضرات قارئین کرام جب بقول معصوم ان ذوات مقدس کو نبی مرسل ملک مقرب نہیں سمجھ سکتے تو جناب محترم ڈھکو صاحب رئیس المقصرین نے کیسے جلدی فیصلہ دے دیا۔

العجلت من الشیطان الا ثلاث الخصال.

خاص جلدی کرنا سوائے تین باتوں کے شیطانی ہے۔

(۱) بیٹی جوان ہوایک دم اس کی شادی کرنا (جلدی کرو)۔

(۲) مہمان سے خیریت، حال احوال لینے سے پہلے اُسے کھانا کھلانے میں (جلدی کرو)

(۳) میت کے دفن کرنے میں (جلدی کرو)۔

اصول کافی جلد ا صفحہ ۴۸۷ کتاب الحجة باب ابی الحسن الرضا.

حدیث نمبر ۳ عن الحسن بن منصور عن اُخیه قال دخلت علی الرضاؑ فی بیت داخل فی جوف بیت لیلاً فرفع یده فکانت کان فی البیت عشره مصابیح و استأذن علیه اجل فخلی یده ثمّ أذن له.

ترجمہ: حسن بن منصور (اپنے بھائی سے روایت کرتا ہے) میں ایک رات امام رضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ گھر کے حجرے میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا جس سے اتنی روشنی ہوئی گویا دس چراغ جل رہے ہیں۔ ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی آپ نے ہاتھ نیچے کیا اور دیا جلایا (روشن کیا) اور اُسے اجازت دی۔ (مومنین اس کا حاصل مطلب یہ ہے) حدیث معصوم ہے۔ ہمارے دین کے عالم انبیاء بنی اسرائیل سے افضل ہیں جیسے حضرت موسیٰؑ ان کا یہ معجزہ تھا کہ ہاتھ کو بغل میں رگڑ کر رات کی تاریکی سیدھا کرتے تھے تو روشنی نکلتی تھی۔ (مگر یہ مقصر ائمہ کی ذاتی معجزات کے منکر ہیں ثبوت اصول شریعہ سے پیش کروں گا)۔ یہ کتاب رئیس المقصرین کی مایۂ ناز کتاب ہے۔ حقیقت میں ابوالمقصرین شیخ محمد خالصی کی کتاب احیاء الشریعہ کا ترجمہ ہے۔

امام معصومؑ نے معصوم انبیاء کا کام حدیث کے مطابق کر دکھایا کہ ہم ہیں وہ عالم امت مرحومہ میں رسولؐ کے دین کے ہمیں دنیاوی عام علماء نہ سمجھنا۔ معصوم نبیوں سے علماء کی تشبیہ بھی دی ہے تو علماء معصوم ہونے چاہئیں۔ ایک مومن کو مولا یہ سمجھانا چاہ رہے ہیں Practical "تجربہ" کر

کے دکھا رہے تھے، دوسرے کا یہ ظرف نہ تھا وہ شاید خدا سمجھ کر سجدہ کرتا اس لئے امامؑ نے اس سے چھپایا اور دیا جلا دیا۔ ان ذوات مقدسہ نے صرف توحید بچانے کے لئے اپنا غیب خدا کا جو علم تھا وہ بھی چھپایا کہ یہ جاہل لوگ ہمیں خدا نہ کہہ دیں۔ مگر مقصرین اب بھی باز نہیں آتے۔

["نور اور روح الگ الگ شئے ہیں علماء اعلام کا نظریہ"]

(۱) انوار نعمانیہ صفحہ ۴ علامہ سید نعمت اللہ جزائری احادیث نور کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

اما حقیقة هذه الانوار فلا فتحقیقها علیٰ حقیقتها ولکن المفهوم من هذه الاخبار هوّان المراد هٰذه الانوار اجسام تطفیة علی اقالب هذه الاجسام وتفارقها فی النور والطافته والصفاء والسّماء خلقها وادخل الارواح فیها فکانت اجساماً فیها ارواح فی عالم الملکوت تسبیح اللّٰه وتقدسه. ترجمہ: ان انوار کی حقیقت تک تو ہم نہیں پہنچ سکتے لیکن ان احادیث سے سمجھ میں یہی آتا ہے کہ ان انوار سے اجسام لطیف مراد ہیں جو کہ ان اجسام کی مانند تھے مگر نور اور لطافت اور صفاء میں ان سے جدا تھے جب اللہ تعالیٰ نے ان کو خلق کیا اور ارواح کو ان میں داخل کیا تو یہ عالم ملکوت میں ایسے اجسام بن گئے جن میں روح بھی تھی جو اللہ کی تسبیح وتقدیس کرتے تھے۔

(ان علماء اعلام کے فرامین عالیہ کی تحریر کے بعد یہ واضح ہو جاتا ہے کہ رئیس المقصرین مولوی محمد حسین مؤلف اصول الشریعہ کا نظریہ باطل وعاطل ہے کہ نور سے مراد ان کی ارواح ہیں "غلط ہے بلکہ ڈھکو صاحب صریحاً غلط ہے")۔ (خدا اسے ہدایت کرے کب توبہ استغفار کر کے اعلان کرتا ہے۔ اس عقیدے سے کب بری ہوتا ہے۔ ورنہ تب تک منکرین محمدؐ وآل محمدؐ میں اس کا شمار کیا جائے گا، کیونکہ اس کے عقائد کی کتابوں میں ایک دو تحریری غلطی نہیں بلکہ عمداً اس نے لکھا ہے جو اس کا نظریہ ہے۔ جو کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ، انشاء محمد، انشاء علی)۔ از مؤلف

توثیق عالم دین سید نعمت اللہ بن عبداللہ المعروف بعلامہ جزائری

احسن الفوائد فی شرح العقائد صفحہ ۳۶ نمبر ۵۷ پر مولوی محمد حسین ڈھکو مقصر صاحب لکھتے ہیں آپ حضرت علامہ مجلسیؒ اور آقا خوانساریؒ اور فاضل جلیل ملا محسن فیضؒ (مفسر قرآن تفسیر صافی فیض کاشانی) کے شاگرد رشید اور بلند پایہ کے عالم و فاضل ماہر کامل محدث جلیل محقق نبیل متکلم کم عدیل تھے انوار نعمانیہ کا ایک معتدبہ حصہ مباحث کلمیہ پر مشتمل ہے۔ سید مرحوم کے تمام کتب فوائد البہیہ اور لطائف علمیہ سے لبریز ہیں اور قابل استفادہ ہیں۔

[آنحضرت و آئمہ معصومین علیہم السلام کی حقیقت ادراک بشری سے بالاتر ہے ان کو کوئی نہیں سمجھ سکتا۔]

دیکھو (۱) مشارق الانوار الیقین فی اسرار امیر المؤمنین صفحہ ۱۱۲ حافظ رجب البرسی ۸۰۰ھ م

(۲) طوالع الانوار سید محمد مہدی تنکابنی صفحہ ۱۴۳

وکیف یعرفون الناس علیاً ویحیطون به خیراً وذلک باب قدسه النبی طریق الوصول الیه فقال وقولهٗ الحق ماعرف الا اللّٰه وانا، وما عرفنی الاوانت، وما عرف اللّٰه الا انا وانت هذا حدیث صحیح.

ترجمہ:۔ اور کیسے انسان معرفت رکھ سکتا ہے علیؑ کی اور اس کو احاطہ کر سکیں (یعنی اس کی شان کو کیسے جان سکتے ہیں) یہی وہ دروازہ نبی پاک کا ہے۔ ان سے حاصل ہوا۔ فرمایا حضورؐ نے کہ یہ حق کا قول ہے نہیں پہچانا تجھے (یا علیؑ) اللہ کے سوا اور میرے سوا کسی نے، اور نہیں پہچانا مجھے (محمدؐ) کو سوائے تیرے اور اللہ کے، اور نہیں پہچانا اللہ کو سوائے تیرے اور میرے سوا کسی نے۔ یعنی (علیؑ) اور محمدؐ کے سوا کسی نے نہیں پہچانا۔

دیکھیے (۱) مشارق الانوار الیقین فی اسرار امیر المؤمنین صفحہ ۶۹ حافظ رجب البرسی ۸۰۰ھ م

(۲) احتجاج طبرسی صفحہ ۲۳۲ ج ۲

(۳) بصائر درجات محمد بن حسن بن فروخ ۲۹۰ھ

(۴) بحار الانوار علامہ مجلسی علیہ رحمہ صفحہ ۲۴۸ ج ۷

(۵) مرآۃ الانوار مرزا ابوالحسن الشریف ۱۱۴۰ھ م صفحہ ۴۶

پانچوں کتابوں میں یہی لکھا ہے۔

(۱) قالوا: نزهونا عن الربوبیت وارفعوا عنا حظوظ البشریة یعنی الحظوظ التی تجوز علیکم فلا یقاس بنا احد من الناس. فانا نحن الاسرار الاهیة المودعة فی الهیاکل البشریة، والکلمة الربانیة الناطقة فی الاجساد الترابیة. ترجمہ:۔ فرمایا علیؑ نے دور رکھو اللہ ہونے سے ہم کو (یہ عقیدہ نہ رکھو کہ ہم خدا ہیں) اور ہمیں بشریت سے بلند رکھو تم کو جائز نہیں، مت قیاس کرو کسی ایک انسان سے بھی ہمارا۔ ہم اللہ کے راز ہیں تصور انسانی میں ہم اللہ کے کلمے ہیں بولنے والے مٹی کے جسموں میں۔

احتجاج طبرسی (۲) قال امیر المؤمنین لا تجاوز بنا العبودیة ثم قولو فینا ما شئتم. ترجمہ: امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ ہمیں عبودیت سے مت بڑھاؤ۔ یعنی ہمیں خدا مت کہو باقی جو تم کہہ سکتے ہو کہو۔

یسئلونک عن الروح قل روح من امر ربی. (قرآن) ترجمہ: تجھ سے سوال کرتے ہیں روح کیا ہے؟ کہہ دے اے میرے حبیب محمدؐ یہ امری مخلوق ہے۔ میرے رب کے امر سے ہے جو روح ہے۔

واولی الامر منکم. (قرآن) ترجمہ: اور صاحب امر تم میں سے ہیں۔ تفاسیر کی رو سے اولی الامر منکم محمدؐ و آل محمدؐ ہیں جو روح پر بھی حاکم ہیں۔

[امام کے ساتھ روح القدس وہ ملائکہ بھی تھے وہی عمود ہے جس سے اعمال امت دیکھتا ہے]

عیون الاخبار رضاؑ ج۱ صفحہ ۱۶۹۔۱۷۰ (۲) ان الامام مؤید روح القدس وبینه وبین اللّٰه عمود من نور یری فی اعمال العباد. ترجمہ: امام اور خدا کے درمیان ایک عمود نور ہوتا ہے جس کے ذریعے وہ لوگوں کے اعمال دیکھتا ہے اسے روح القدس کہتے ہیں۔ (یہ روح اعظم محمدؐ وآل محمدؐ کو عطا ہوئی ہے)۔ (یہ ہمارے سمجھانے کے لئے فرمایا گیا ہے)۔

ازمؤلف

دیکھو اصول کافی ج۱ صفحہ ۲۷۲ بصائر درجات صفحہ ۴۴۶

[امام کے ساتھ (۵) پانچ روحیں ہوتی ہیں]

(۱) روح حیات (۲) روح شہوت (۳) روح قوت (۴) روح ایمان (۵) روح القدس

[مومن کے ساتھ (۴) چار روحیں ہوتی ہیں۔]

(۱) روح حیات (۲) روح شہوت (۳) روح قوت (۴) روح ایمان

[کافر کے ساتھ (۳) تین روحیں ہوتی ہیں۔]

(۱) روح بدن یا حیات (۲) روح شہوت اور (۳) روح قوت

[امام کے ساتھ روح القدس کا ہونا۔]

اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۲۷۳ (باب الروح التی یسدد اللّٰه بها الآئمةؑ)

حدیث نمبر ۱: عن ابی بصیر قال سألت ابا عبد اللّٰه علیه السلام عن

قول اللّٰه و" کذالک اوحینا الیک روحاً من أمرنا ما کنت تدری ما الکتاب والایمان قال خلق من خلق اللّٰه عزوجل أعظم من جبرئیل ومیکائل کان مع رسول اللّٰهؐ یخبره ویسددّه وهو مع الائمة من بعد.

ترجمہ: جیسے وحی کی تجھ پر ہم نے امر اپنے سے نہیں تو جانتا جو کتاب اور ایمان ہے۔

(نوٹ: سمجھو، اگر سمجھو گے تو سمجھ میں آئے گا کہ اللہ فرماتا ہے تو تو جانتا ہے کتاب اور ایمان، یہ تو سوال کیا جارہا ہے۔ کیا نہیں جانتا تو؟)

فرمایا خدا کی تخلیق تھے روح القدس خدا کی مخلوق سے ایک مخلوق ہے، جبرئیل اور میکائیل سے عظیم ہے۔ وہ ہمیشہ رسولؐ کے ساتھ ساتھ رہی اور خبر دیتی رہی ان کی تصدیق کرتی رہی بعد رسولؐ آئمہؑ کے ساتھ رہے گی جو ان سے کبھی جدا نہیں ہوتی۔

نوٹ: مقصرین کہتے ہیں کہ معصوم کو کبھی پتا چلتا ہے کبھی نہیں پتا چلتا۔ حضرات یہ صرف توحید خدا بچانے کے لئے کہا گیا ہے ورنہ مقصرین جو کہتے ہیں کہ معصوم ہماری طرح ہیں۔ تو کیا مقصر صاحب تیرے ساتھ کتنا وقت یہ روح القدس ہوتا ہے۔ لا تتمنو فضل اللّٰه به. (قرآن) ترجمہ: نہ کرو تمنا جو آل محمدؐ پر فضل خدا ہے۔

اے مقصروں وہابی شیعہ ہوش کے ناخن لو۔ مجھ جیسے ناچیز کا ایک جملہ کوئی سمجھ نہیں سکتا تو خدا کا کہا ہوا جملہ کون سمجھ سکتا ہے۔ سنئے نشان نہیں لگاتا بتا دو کیا پوچھتا ہوں کہ آپ کامیاب ہو جاؤ گے کیا یہ میرا سوال ہے یا تعجب ہے یا دھمکی ہے یا خوشخبری ہے یا میرا حکم ہے۔

اصول کافی ج۱ باب الارواح صفحہ ۲۷۲ حدیث ۲۔۳ عن جابر عن ابی جعفرؑ قال سألة عن علم العالم فقال لی: یا جابر ان فی الانبیاء و الاوصیاء خمسة ارواح:. (۱) روح القدس (۲) روح الایمان (۳) وروح الحیات (۴) وروح القوة (۵) وروح شهوة. فبروح القدس یا جابر

عرفوا ماتحت العرش الی ماتحت الثریٰ ثم قال یا جابر ان هذه الاربعة أرواح یُصِیبها الحدثان اِلّارواح القدس فانها لاٗ تلهو ولا تلعب. ترجمہ: اے جابر انبیاء اور اوصیاء میں پانچ روحیں ہوتی ہیں:۔ روح القدس سے عرش یا فرش تحت الثریٰ تک دیکھتے ہیں باقی روحوں کو حادثے پیش آتے ہیں روح القدس لہو ولعب سے دور ہوتی ہے۔

مشارق الانوار الیقین فی اسرار الامیر المومنین صفحہ ۷۰ حافظ رجب البرسی ۸۰۰ھ م

ظاهری امامة و باطنی غیب لا یدرک. ترجمہ: امیر المومنینؑ فرماتے ہیں امامت ظاہری ہے، باطنی غیب جس کو کوئی (ادراک) سمجھ نہیں سکتا۔ نہ جزوی نبی نہ جزوی ولی نہ ملائکہ نہ انسان اور نہ جن نہ کوئی اور مخلوق۔

لولانا ما عرف اللّٰه ولو لا اللّٰه ما عرفنا. دیکھو مشارق انوار الیقین صفحہ ۷۰

ترجمہ: امیر المومنینؑ فرماتے ہیں اگر ہم نہ ہوتے اللہ کی معرفت نہ ہوتی اور اللہ نہ ہوتا ہماری معرفت نہ ہوتی۔

[قبولیت اعمال کے لئے شرط ولایت ہے اور امتحان ہے]

پرداز در ملکوت ج ۱ صفحہ ۱۱ و لایت شرط مقبول شدن تمام اعمال وعبادات است (آقائے خمینیؒ) ترجمہ: ولایت شرط ہے عبادت گزار کے اعمال کے قبول ہونے کی۔

حضرات قائد انقلاب ایران جس ہستی نے دور حاضر میں ہم شیعوں کے سر بلند کر دیئے فرمایا ہے کہ ولایت علیؑ کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوگا نہ کوئی عبادت ولایت علیؑ کے بغیر قبول ہوگی۔ تو پھر مؤلف کتاب عرض کرتا ہے کہ نماز عبادت ہے اِس نماز میں ولایت علیؑ کی گواہی دیئے بغیر مقصرین کی نماز کیسے درجہ قبولیت پر پہنچتی ہے۔ کیا نماز میں قسم کھا کر بتائیں گے کہ آپ کو نماز میں دنیاوی خیال نہیں آتا؟ تو کیا ولایت علیؑ کی گواہی دینے سے نماز ضائع ہوتی ہے۔ باقی دنیاوی

خیالات سے ضائع نہیں ہوتی کیا یہ بغض علیؑ نہیں؟ یہ مقصری نہیں تو اور کیا ہے؟

مشارق الانوار الیقین فی اسرار امیر المومنین صفحہ ۱۶۰

یاسلمان لا یکمل المؤمنین ایمانهٗ حتی یعرفنی بالنورانیة واذا عرفنی بذالک فهو مومن امتحن اللّٰه قلبه الایمان. ترجمہ: اے سلمان ایمان میں کوئی مومن کامل نہیں ہوتا جب تک میری معرفت نورانی نہ رکھے اور جب مجھے پہچاننا معرفت رکھی اس بنا پر وہ مومن ہوا اللہ امتحان لیتا ہے قلب ایمان سے۔

یا سلمان وجندب ان معرفتی بالنورانیة معرفة اللّٰه و معرفة اللّٰه معرفتی وهو الدین الخالص. ترجمہ: اے سلمان وجندب اور ابوذر۔ تحقیق میری نورانی معرفت اللہ کی معرفت ہے اور اللہ کی معرفت میری معرفت ہے اور یہی دین خالص ہے۔ (گویا ان کا انکار خدا کا انکار ہے)

یا سلمان نحن سر اللّٰه الذی لا یخفی ونور الذی لا یطفی ونعمت التی لا تجزی اولنا محمد واوسطنا محمد وآخرنا محمد.

ترجمہ: ہم وہ راز اللہ کے ہیں جو نہیں چھپا اور وہ نور جو نہیں بجھتا اور وہ نعمت جو کبھی نہ ختم ہونے والی ہے ہمارا پہلا محمدؐ ہمارا بیچ والا محمدؐ اور آخر والا محمدؐ۔ (گویا ہم سب محمدؐ ہیں)

فمن عرفنا فقد استکمل الدین القیم.

ترجمہ: پھر جس نے ہم کو پہچانا تحقیق اس نے دین قیم کو کمال پر سمجھا۔ وہ دین میں کامل ہے

یا سلمان و جندب کنت ومحمد نورا نسبح قبل المسبحات ونشرق قبل المخلوقات فقسم اللّٰه بذالک النور نصفین. ترجمہ: علیؑ نے فرمایا اے سلمان وجندب میں اور محمدؐ تسبیح کرتے تھے قبل تسبیح کرنے والوں سے پہلے مخلوقات سے پھر اللہ نے تقسیم کیا اس نور کو دو حصوں میں۔ نبی مصطفیٰؐ و وصی مرتضیٰؑ فقال

اللّٰہ لذالک النصف کن محمداً ولک آخر کن علیا و کذالک قال النبیؐ. ترجمہ: ایک نبی محمد مصطفیٰؐ اور دسرا وصی (علیؑ) مرتضیٰؑ پھر فرمایا اللہ نے اسی طرح ایک آدھے حصے کو کہا ہو جا محمدؐ اور آخر کو کہا ہو جا علیؑ اور اسی طرح کہا نبیؐ نے: انا من علی، وعلی منی ولا یؤدی عنی الا انا او علی. والیہ الاشارۃ بقولہ انفسنا انفسکم. ترجمہ: میں علیؑ سے اور علیؑ مجھ سے ہے نہیں ہے جدائی مجھ میں اور علیؑ میں۔ یہ اشارہ آیت کی طرف ہے نفس ہمارا نفس تمہارا ہے۔

[مقصرین اِس کے بھی منکر ہیں]

(۱) مشارق الانوار الیقین فی اسرار امیر المومنین

صفحہ ۱۶۱ انا حملت نوحا فی السفینۃ انا صاحب یونس فی بطن الحوت وانا الذی ھاورت موسیٰ فی البحر.

مولا علیؑ نے فرمایا (ترجمہ): میں تھا ساتھ نوح کے بیچ کشتی کے، میں تھا ساتھی یونس کا بیچ بطن مچھلی کے، اور میں ہوں (ساتھ) ہاورت موسیٰ کا بیچ پانی میں۔

واھلکت القرون الاولی اعطیت علم الانبیاء والاوصیاء ..... انا معلم الخضر معلم موسیٰ انا معلم داؤد و سلیمان. ترجمہ: اور ہلاک کیا زمانے والوں کو عطا کیا علم انبیاء اور اوصیاء کو میں استاد خضر و موسیٰ ہوں میں استاد داؤد و سلیمان ہوں۔

انا ذوالقرنین انا دحوت أرضھا انا عذاب یوم الظلمۃ انا النادی من مکان بعید أنا دابت الارض. ترجمہ: میں ذوالقرنین ہوں۔ میں زمین کا دحوت ہوں میں یوم ظلمت کا عذاب ہوں میں ندا دینے والا مکان بعید سے میں وہ زمین ہوں یعنی دابت الارض۔

یا سلمان ان میتنا اذا مات لم یمت: ومقتولنا لم یقتل و غائبنا اذا غاب لم یغب. مشارق الانوار الیقین صفحہ ۱۶۱ ترجمہ: علیؑ نے فرمایا اے سلمان تحقیق ہمارا مرنے والا جب مرتا ہے نہیں مرتا اور قتل ہونے والا قتل نہیں ہوتا اور غائب ہونے والا جب وہ غائب ہو ہرگز غائب نہیں ہوتا۔ ولا نَلَدَ ولا نُوْلَدَ فِی البطون ولا یقاس بنا أحد من الناس. ترجمہ: فرمایا علیؑ نے نہیں پیدا ہوتے ہم نہ پیدا ہوتے ہیں ہم سے بیچ بطنوں ماؤں کے ہمارا قیاس انسانوں میں سے کسی ایک سے بھی نہ کرو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے تم اپنی پیدائش سمجھتے ہو ایسی ہماری پیدائش نہیں ہے۔

(۲) لا تقس بآل محمدؐ ان اول من قاس ھو ابلیس. ترجمہ: آلِ محمدؐ سے قیاس نہ کرنا جس نے اول قیاس کیا تھا وہ شیطان تھا۔

مقصرین حالانکہ اس مسئلہ پر بڑی بکواس کرتے ہیں۔ اس کا ثبوت ایک مقصر کا تحریری اقرار نامہ عرض خدمت کرتا ہوں۔ ازمؤلف

[معافی نامہ عبدالحمید چانڈیو منسلک ہے]

قبلہ غلام مہدی لغاری مجتہد نے اس سے لکھوا کر اعتراف کروایا۔ مگر مرتے دم تک اپنی شرارتوں سے باز نہ آیا۔ دیکھئے اشتہار (رئیس المقصرین محمد حسین ڈھکو اینڈ کو) کے خلاف فتویٰ قبلہ سید غلام قاسم پرنسپل سلطان المدارس خیرپور میرس

انا تکلمت علی لسان عیسیٰ فی المھد انا نوح. ترجمہ: علیؑ نے فرمایا میں ہوں کلام کرنے والا عیسیٰ کی زبان بیچ جھولے میں، میں نوح ہوں۔ مشارق الانوار الیقین صفحہ ۱۶۲ انا ابراھیم انا صاحب الناقۃ انا صاحب الراجفۃ انا صاحب زلزلۃ انا لوح المحفوظ. مشارق الانوار الیقین صفحہ ۱۶۲ ترجمہ: میں ابراہیم ہوں، میں صاحب ناقہ ہوں، میں صاحب راجفہ ہوں، میں صاحب زلزلہ ہوں، میں لوح محفوظ ہوں۔

فرمایاعلیؑ نے الی انتهی علم ما فیه أنا أنقلب فی الصور کیف شآء اللّٰه من رآهم فقد رآنی ومن رآنی فقد رآهم. ترجمہ: مجھ پر علم منتہی = ختم ہے، میں پھونکوں کا صور جیسے اللہ چاہے گا جو مرضی اس کی وہی مرضی ہماری ہوگی اور جو مرضی ہماری ہوگی وہی مرضی اس کی ہوگی ٹھیک اسی طرح۔

طوالع الانوار سید محمد مہدی تنکابنی صفحہ ۴۳ القطرۃ من مناقب النبی والعترۃ جس کی دو جلدیں ہیں مصنف احمد مستنبط جلد ا صفحہ ۸۷ بحوالہ منتخب بصائر سعد بن عبداللہ قمی ۳۰۱ھ میں لکھتے ہیں۔

جناب سلمان سے مروی ہے کہ جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے فرمایا: نحن اسرار اللّٰه المودعة فی الهیاکل البشریة میتنالم یمت وغائبنا لم یغب نزهونا عن الربوبیت وارفعوا عنا حظوظ الشریة فانا یسعدون عما یجوز علیکم ففرهون ثم قولوا ما استطعتم فان البحر لا ینزف وسر الغیب لا یدرک وکلمة اللّٰه لا یوصف. ترجمہ: ہم بشری اجسام میں رکھے ہوئے اللہ کے راز ہیں۔ ہمارا مرنے والا مردہ نہیں ہے اور ہمارا غائب ہونے والا غائب نہیں ہے ہم کو منزل ربوبیت سے نیچے رکھو اور ہم کو بشری لوازمات سے بلند رکھو پھر ہماری شان میں جو کہہ سکو کہہ دو۔ سمندر کم نہیں ہوسکتا غیب کے راز کو نہیں پایا جاسکتا۔ اللہ کے کلمے کی صفت بیان نہیں کی جاسکتی

حضرات مومنین وقارئین ذی الاحترام آپ کی خدمت میں ادب سے گذارش کرتا ہوں کہ کتاب وسنت واقوال علماء کی روشنی میں جو حقائق بہم پیش کئے گئے ہیں اب برائے کرم ان کے پڑھ لینے کے بعد مؤلف اصول شریعہ محمد حسین ڈھکو رئیس المقصرین صاحب (خداوند کریم اس کو مستبصر بنائے) ایک آیت کے تحت لکھتے ہیں اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اگر نوری مخلوق کسی وقت اپنی اصل شکل تبدیل کر کے کسی اور ہیئت وصورت میں ہی ظاہر ہو تو اس سے اس کے اصلی خصائص صلب نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر چہ فرشتے بصورت بشری میں حضورؐ کے پاس

آئے تھے مگر ان میں نورانی مخلوق والے خصائص بدستور موجود تھے۔ اس لئے انہوں نے کھانے سے معذوری ظاہر کی لیکن تعجب ہے ان لوگوں سے جو حضرات آئمہ معصومین کے متعلق تناکح: نکاح، توالد: بچے پیدا کرنا، اکل = کھانا، وشربت = پینا، بول وپیشاب، وبراز = پیخانہ کے قائل ہونے کے باوجود ان کو نور محض سمجھتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تہذیب واخلاق کی بلندیوں سے گرے ہوئے الفاظ کو لکھتے ہوئے قلم بھی تھراتا ہے اس سلسلہ میں مولوی محمد حسین ڈھکو رئیس المقصرین آف پنجاب مؤلف اصول الشریعہ کی خدمت میں چند معروضات عرض کرتا ہوں۔ نقل کفر کفر نہ باشد۔

(۱) یہ حدیث معصوم کون سی کتاب اور کس عالم کے فرمان سے ثابت ہے کہ جب نوری مخلوق اپنی اصلی صورت تبدیل کرے تو اصلی خصائص صلب نہیں ہوتے؟ حوالاجات سے ثابت کیا جائے کیا اپنی رائے ذلیل سے کلام الٰہی سے اس قسم کی موشگافیاں پیش کرنا تفسیر بالرائے نہیں؟

خود فاضل مؤلف ڈھکو رئیس المقصرین صاحب کی تحریر ہے حدیث قدسی یہی ہے ما آمن بی من فسر القرآن برائه جو قرآن کی تفسیر اپنے رائے سے کرتا ہے وہ مجھ پر ایمان لانے والا نہیں ہے۔ واتبع هَوَاهُ فمثله کمثل الکلب. (قرآن) ترجمہ: جو اپنی رائے دیتا ہے یا اپنی خواہش کرتا ہے اس کی مثال وہ کتے کی طرح بھونکتا ہے۔ گویا جو بھی خواہش کی پیروی کرے کتا ہے۔

مقصر صاحب سے عرض ہے حضور کا فرمان الصواعق المحرقہ صفحہ علامہ ابن الحجر الہیتمی المکی کتاب اہلسنت والجماعت الرد اہل البدعۃ والزندقیہ میں رقم طراز ہیں (۲) کنز العمال علامہ علاؤ الدین علی المتقی الھندی ج ۱۲ صفحہ ۲۰۰ میں لکھتے ہیں۔ ۱۱۲۵۔ یا علی! لا یحل لأحد ان یجنب فی هذا المسجد غیری و غیرک (عن ابی سعید) فضائل علیؑ

ترجمہ: میرے اور علیؑ کے سوا حالت جنابت میں اس مسجد میں کوئی نہیں جاسکتا۔

اب خود ارشاد فرماؤ یہ کس قسم کی حالت جنابت ہے جس میں حضورؐ اور علیؑ مسجد میں جاسکتے ہیں۔ اس

کا مطلب تو یہ ہوا حقیقت میں وہ جب سے یعنی (منی) رکھنے سے پاک ہیں۔ پلیدی نجاست ان کے قریب آ نہیں سکتی۔ یعنی ان میں پلیدی آ ہی نہیں سکتی۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویُطھر کم تطھیرا. (قرآن) کے تحت وہ پاک و پاکیزہ ہیں۔ وہ عام بندوں جیسے نہ تھے۔ صرف توحید بچانے کے لئے ہمیں زندگی گزارنے کا طریقہ سمجھانے آئے۔

جہاں تک بول براز کا تعلق ہے اس کے متعلق کسی شیعہ کا عقیدہ نہیں کہ ان امور میں ہم جیسے تھے۔ خصال میں شیخ صدوقؒ اور حق الیقین میں علامہ مجلسی صفحہ ۲۷ پر فرماتے ہیں آنکہ فضلہ کہ ازاں حضرت جدا می شود بوی مشک ازاں می آمد و کسی آن رانمی دید. جو فضلہ آنحضرت سے جدا ہوتا تھا اس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی اور کوئی آنکھ اس کو نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مقصر صاحب کیا آپ کے فضلہ میں بھی کستوری کی بو آتی ہے؟ (آپ نے سونگھ لی ہے کیا خوشبو؟) مقصر صاحب کو باہر سے جو ایڈ ملی اس نے اس کو اتنا اندھا کر دیا ہے کہ اس کو عظمتِ معصومین کا خیال بھی نہ رہا۔ افسوس! معصوم کا یہ فرمان آپ نے بھلا دیا لا تقس بآل محمد ان اول من قاس ھو ابلیس. آل محمدؐ کا اپنے سے قیاس مت کرو جس نے پہلے قیاس کیا تھا وہ ابلیس تھا۔ یہ سوالات شیطان نے آپ کے دل میں پیدا کئے ہیں یہ بڑی گستاخی ہے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے ساتھ ایسے گستاخی سے اللہ مومنین کو بچائے۔ ممکن ہے بول و براز کرتے ہی نہ ہوں بلکہ ایک عام بشر کو سمجھانے کے مطابق (آداب بیت الخلاء کے سمجھانے کے لئے) صرف مماثلت قائم کرنا مقصود ہوتی ہو اس لئے تو کسی نے بول و براز دیکھی تک نہیں۔ یہ لوگوں کو خیال ہوا کہ زمین نگل جاتی تھی۔ اور چونکہ بعثت کا تقاضا یہی تھا کہ بندے ان کے کردار و سیرت کو اپنائیں جیسا کہ کلام پاک میں موجود ہے لَقَدْ کَانَ لَکُم فِی رَسُول اللّٰہ اِسْوَۃُ الْحُسْنَۃ (احزاب پ۲۲) اگر انبیاء و معصومین ان لوازمات کو بظاہر نہ اپناتے تو ہم کو ان امور و عادات میں قوانین

شریعت کا کیونکر علم ہوتا۔ کبھی نہ سونے والوں نے سونا سکھایا۔ نہ نکاح کرنے والوں نے نکاح کر کے ازدواجی زندگی سمجھائی۔ رئیس المقصرین محمد حسین ڈھکو کے نمائندے مولوی عبدالحمید چانڈیو ابن عبداللہ چانڈیو وہابی نے اپنے آقا کا سندھ میں تعارف کرایا اور انہی کے عقائد کو پھیلانے کی ناکام کوشش کی اور حضرت امیر المومنین علیؑ اور آئمہ ہدیٰؑ کے خلاف ناسزا الفاظ استعمال کئے اور پھر ایسی معافی قبلہ غلام مہدی لغاری بلوچ مجتہد العصر مدرسہ واگھر بجی آف میر پور خاص کے دستخط سے لکھ کر مانگی جو اس کتاب کے ساتھ منسلک کرتا ہوں۔ اور قبلہ سید امام علی شاہ ابن سید رجھ علی شاہ آف گمبٹ کھہڑا بانی سندھ شیعہ آرگنائیزیشن نے بھی اس کا بائیکاٹ کیا تھا مرتے دم تک اس کو پڑھنے نہ دیا اور قبلہ صدر الذاکرین آف سندھ سید زوار حسین شاہ آف روہڑی نے عبدالمجید چانڈیو کے خلاف ایک کتاب عبدالحمید جاپرکار لکھی جس میں اُس کا پوری سندھ میں جگہ جگہ بدتمیزی کرنا درج ہے اور سندھ کے تمام علماء و ذاکرین نے اس کے ساتھ کٹھے مجالس پڑھنا ترک کر دیا۔

[حضور کے لئے لکڑی کا رونا]

تفسیر الباری شرح صحیح بخاری مترجم ج ۱ صفحہ ۵۶۲ حدیث ۱۷۱۔ صدقنا سعید بن ابی مریم قال حدثنا محمد بن جعفر بن ابی کثیر قال اجرنی یحییٰ بن سعید قال اجرنی ابن انس انہ سَمِعَ جابر بن عبد اللّٰہ قال کان جِذْع" یقوم علیہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فلما وُضِعَ لَہُ الْمِنْبَرُ سمعنا لِلجِذْعِ مثل اصواتِ الْعِشَارِ حَتّٰی نَزَلَ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَوَضَعَ یَدَیہُ علیہ وقال سلیمان عن یحییٰ اخبرنی حَفْصُ بْنُ عُبَیدِ اللّٰہِ بن انسٍ سَمِعَ جَابِراً. ترجمہ: ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے کہا مجھ کو یحییٰ بن سعید انصاری نے خبر دی کہا مجھ کو حصن بن عبید اللہ بن انس نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا (مسجد نبوی

میں) ایک کھجور کی لکڑی تھی آپ خطبہ سناتے تب اس پر کھڑے ہوتے جب آپ کے لئے ممبر رکھا گیا تو اس لکڑی میں سے ہم نے (رونے) کی آواز سنی جیسے دس مہینے کی اونٹنی آواز کرتی ہے آپ نے جب یہ حال دیکھا تو ممبر سے اترے اور اپنا ہاتھ اس پر رکھا جب وہ آواز موقوف ہوئی سلمان بن انس نے اسے یوں روایت کی مجھ کو حصن بن عبید اللہ بن انس نے خبر دی انہوں نے جابر سے سنا۔ کیا مقصر صاحب آپ کے لئے بھی لکڑی روتی ہے۔

[پیچھے کی طرف سے حضورؐ کا دیکھنا، حضورؐ کس طرح دیکھتے تھے۔]

تیسر الباری شرح صحیح البخاری صفحہ ۱۷۴

حدثنا اسماعیل قال حدثنی مالک عن ابی زناد عن الاعرج عن ابی حریرہ ان رسول اللّٰہؐ قال ھل ترون قبلتی ھٰھُنَا واللّٰہِ ما یُخفیٰ عَلَیَّ رُکُوعُکُمْ وَلَاخُشُوعُکُمْ وَاِنی لَاَرَاکُم وَرَآءَ ظَھْرِیْ. ترجمہ: ہم سے اسماعیل بن اویس نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے 'امام مالک' نے انہوں نے 'ابوالزناد' سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو میرا منہ ادھر (قبلے کی طرف) ہے قسم خدا کی تمہارا رکوع اور تمہارا خشوع مجھ پر کچھ چھپا ہوا نہیں اور میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ حاشیہ نمبر ۴ پر لکھا ہے جیسے سامنے سے دیکھتا ہوں۔

ایک مثال عرض ہے حدیث صحیح بخاری صفحہ ۱۷۴ مترجم علامہ وحید الزمان اصح کتاب اللہ میں حضورؐ فرماتے ہیں میں نماز میں جیسے آگے دیکھتا ہوں ویسے پیچھے دیکھتا ہوں اس میں آپ (ڈھکو صاحب) حضورؐ کی مماثلت اپنے سے کر سکتے ہیں؟ یہ مقصرین سے سوال کیا ہے ان کے ساتھ بھی ایسا مسئلہ ہے کہ وہ کبھی دیکھ سکتے ہیں اس طرح جس طرح حضورؐ دیکھتے تھے۔ اگر نہیں تو پھر شرم کرو۔ نبی آخر الزمانؐ سے اپنے مثال دیتے ہو کہ حضورؐ ہماری طرح تھے۔

فاضل مؤلف کتاب حقائق الاسرار صفحہ ۴۹ میں تحریر فرماتے ہیں لھم حالتان حالتہ

بشریۃ وھو فیھا یجرّ وَنَفی مع البشر فی جمیع احوالھم حالت ملکوتیۃ ناشئۃ من مراتب عبودیتھم وحقائقھم النورانیۃ ھی من اسرار ھم لا یعلمھا اکثر الناس. ترجمہ: معصومین علیہم السلام کی دو حالتیں ہوتی ہیں ایک حالت بشری جن میں وہ اپنے تمام احوال بشر کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں دوسری حالت ملکوتی ہوتی ہے جو کہ ان کی عبودیت اور حقیقت نوری سے پیدا ہوتی ہے جس سے اکثر لوگ ناواقف ہوتے ہیں۔

شیخ صدوق کی توثیق مولوی محمد حسین ڈھکو رئیس المقصرین صاحب نے لکھی ہے احسن الفوائد فی شرح العقائد صفحہ ۵۰ سے ۵۴ تک عالم ربانی فاضل صمدانی نقاد اخبار و ناشر آثار آئمہ اطہار شیخ الیقین رئیس المحدثین صدوق العلماء البارعین محمد بن حسین بن موسیٰ بابویہ القمی ابو جعفر لقب شیخ صدوق تیسرے معتمد امام العصر حضرت ابو القاسم حسین بن روح نوبختی کی معرفت خدمت امام زمانہ میں مکتوب ارسال کیا سفارش اولاد بارگاہ ایزدی کریں ایسی اولاد عطا فرمائے جو فقیہہ ہو، حکم امام ملا اس بیوی سے اولاد نہ ہوگی عنقریب ایک دیلمیہ کنیز دستیاب ہوگی جس سے دو بیٹے عطا ہوں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا ایک شیخ محمد بن علی دوسرے بھائی حسین بن علی متولد ہوئے لوگ ان کے حافظے کی قوت سے حیران تھے یہ خصوصی امتیاز ان کو امام صاحب عصرؑ کی دعائے مبارک کی وجہ سے حاصل ہوا۔ یہی شیخ صدوقؒ اپنی کتاب ذیل میں علامات امام بیان فرماتے ہیں دیکھو:

مومنین کے لئے غور طلب بات: اہم نوٹ: آج تک ۱۵ شعبان المبارک کو عریضہ اس وفات پانے والے معتمد سوم حضرت حسین بن روح کے معرفت ہم شیعان حیدر کرار امام آخر الزمان حجۃ اللہ ارواحنا فداہ کی خدمت میں روانہ کرتے ہیں۔ گویا اس سے ثابت ہے کہ سوائے ان چار معتمدین کے اس وقت تک کوئی اور معتمد امام نہیں ورنہ دنیا سے وفات پانے کے بعد شب نیم شعبان دنیا بھر کے کونے کونے کے شیعہ کا عریضہ مرحوم معتمد امام پہنچا سکتا ہے اور وہ ہر جگہ حاضر ہو جاتا ہے جبکہ مقصرین علیؑ کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کے منکر ہیں۔

قارئین کرام فیصلہ فرمائیں۔

[امامت کے پہچان کی تیس نشانیاں]

الخصال صفحہ ۳۰۴ ج ۲۔ شیخ صدوق علیہ رحمہ لِلاِمَامِ ثَلاثُوْن عَلامَة اعلم الناس، احکم الناس، واتقی الناس، واحلم الناس، واشبع الناس، وامنهی الناس، واعبد الناس یولد مختوناً ویکون مُطهر" ویری من خلقهٗ کما یری من بین یدیه ولا یکون لهٗ الضلل واذا وقع علی الارض من بطن امه وقع علی راحیه رافعا صوته بالشهادتین ولا یحتلم وتنام عنیه الخ تیس نشانیاں لکھی ہیں۔ امامؑ کے لئے ہیں جن میں سے کچھ لکھتے ہیں۔ ترجمہ: پاک و پاکیزہ۔ دنیاوالوں سے افضل علم میں، انسانوں پر حکم چلاتے ہیں، خوف خدا، علم میں افضل بہادری میں افضل انسانوں میں، مسیحا ہیں، عبادت میں افضل، انسانوں سے متقی پرہیزگار زیادہ، پیدا ہوتے ہیں تو ختنہ شدہ ہوتے ہیں۔ آگے پیچھے یکساں دیکھتے ہیں۔ امامؑ کا سایہ نہیں ہوتا جب زمین پر چلتے ہیں۔ بدنِ مادر میں تمام خوشبوئیں لے سکتے ہیں۔ اس کی آواز شہادتوں کی آتی ہے، احتلام نہیں ہوتا، نہ آنکھیں سوتی ہیں، نہ ان کا غافل ہوتا ہے، نہ ان کا کسی نے پیشاب دیکھا ہے، نہ غلاظت دیکھی ہے۔ وغیرہ۔ الخ۔ کچھ نشانیاں لکھی ہیں کچھ نہیں لکھیں طوالت کی وجہ سے۔

خصال شیخ صدوق علیہ رحمہ صفحہ ۳۰۴ جلد دوئم۔ الخ

مناقب ابن شہر آشوب ج ۱ صفحہ ۱۲۴ لم یقطع ظله علی الارض

حضورؐ کا سایہ نہ تھا، جو زمین پر نہ پڑتا۔ صفحہ ۱۲۲ مناقب ج ۱ کان اذا یمشی فی لیلة ظلماء بداله نور کانه قمر. ترجمہ: آنحضرتؐ جب تاریک رات کو چلتے تھے تو آپ سے نور چاند کی مانند ظاہر ہوتا تھا۔

[مولاعلیؑ بیک وقت کئی جگہ حاضر ناظر۔]

بحوالہ مدینۃ العاجز ج ۱ صفحہ ۴۲۷۔ کبریت الحمر ج ۱ صفحہ ۳۰۵۔ صحیفۃ الابرار جلد ۲ صفحہ ۳۵

(نمبر۱) "واقعہ خندق"

حدیث نمبر ۲۸۸۔ البرسی: قال: روی المقداد ان علیه السلام یوم قتل عمرو کان واقفاً علی الخندق ویمسح الدم عن سیفه ویحیله فی الهواء وهو یتلو.. والقوم قد افترقو اسبع عشرة فرقة وهو خلف الکلّ منهم یحصدهم بسیفه وهو فی مکانه لم یبرح. ترجمہ: جناب مقداد سے روایت ہے کہ مولاعلیؑ عمرو بن عبدوُد کو قتل کرنے کے روز خندق کے کنارے کھڑے تھے اور اپنی تلوار سے خون صاف کر رہے تھے۔ اور قوم (کفار) کے سترہ گروہ بن چکے تھے اور اپنی تلوار سے (مولاعلیؑ) ہر ایک کو کاٹ رہے تھے حالانکہ آپ اپنے مقام پر ہی کھڑے تھے۔ قرآن کہتا ہے۔ کفی اللّٰه المؤمنین القتال "بعلی علیه السلام". ترجمہ: اللہ کافی ہے مومنوں کی جگہ پر قتال کرتا ہے۔ تفسیر برہان ج ۶ صفحہ ۲۴۲

(نمبر۲) "واقعہ صفین"

بحوالہ مدینۃ المعاجز جلد ۱ صفحہ ۴۲۹ سید ہاشم بحرانی ۱۱۰۷ھ عیون المعجزات صفحہ ۴۲

وروی أن من نجا منهم رجعوا إلی عند معاویة فلامهم علی الفرار بعد أن أظهر التحسّر والحزن علی ما حلّ بتلک الکتیبة فقال کلّ واحد منهم کیف کنت رأیت علیّا وقد حمل علیّ کلّها التفت ورائی وجدته یقفو أثری فتعجب معاویة وقال لهم: ویلکم ان علیاً لواحده کیف کان وراء جماعت متفرّقین؟ ترجمہ: جنگ صفین سے بچے کھچے شکست خوردہ

لوگ جب بھاگتے دوڑتے جان بچا کر معاویہ کے پاس پہنچے تو یہ دیکھ کر معاویہ کو بڑا افسوس ہوا اور ان لوگوں پر لعنت ملامت کی جب ان سے وجہ شکست پوچھی تو ہر ایک کے منہ پر یہی بات تھی کہ میں کیا کرتا مجھ پر علیؑ نے حملہ کر دیا تھا اگر پیچھے مڑتا تو عقب میں علیؑ کو پاتا تھا معاویہ اس بات پر حیران ہو کر کہنے لگا کہ تم پر ویل ہو ایک علیؑ آن واحد میں مختلف جتھوں کے پیچھے کیسے ہو سکتا ہے۔ واقعات مذکورہ سے ثابت ہوا کہ مولائے متقیانؑ بیک وقت متعدد مقامات پر حاضر ہو سکتے ہیں جس کا اعتراف موافقوں کے بجائے مخالفوں نے بھی کیا۔ قارئین کرام ویل کی تین معنیٰ ہیں۔ جہنم، لعنت، ان پر تھوک ہو۔ اس صورت میں جب یہ لفظ تین بار آئے جیسے ثم ویلٌ، ثم ویلٌ، ثم ویلٌ. ایک ہی لفظ ۳ بار استعمال ہونے سے مختلف معنیٰ رکھتا ہے۔

[''امام بیک وقت امکنۂ متعدد عوالم میں حاضر ہو سکتا ہے''

امام (ایک ہی وقت میں کئی جہانوں میں ہو کے آجانے والا ہوتا ہے)]

بحوالہ تفسیر برہان ج ۵ صفحہ ۹۳۔ بصائر درجات صفحہ ۴۰۱۔ الاختصاص صفحہ ۳۱۴

الشیخ المفید فی اختصاص عن محمد بن عبد اللّٰہ الرازی الجامورانی عن اسماعیل بن موسیٰ عن ابی عن جدہ عن عبد الصمد بن علی قال وخل رجلی علیٰ علی بن الحسین (زین العابدین) علیہ السلام فقال لہٗ علی بن الحسینؑ من انت؟ قال انا رجل منجم قائف عرّاف قال فانظر الیہ ثم قال ھل اولک علی الرجل قدمر منن دخلت الیّ أربعۃ عشر عالماً کل عالم أکبر من الدنیا ثلاث مراۃ لم یتحرک من مکانہ؟ قال من ھو؟ قال انا وان شئت أنباتک عما أکلت وما ادخرت فی بیتک. شیخ مفیدؒ نے کہا۔ ترجمہ: ایک مرد داخل ہوا امام سجادؑ

کے پاس آپ نے فرمایا تو کون ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں مرد منجم (نجومی) ہوں فرمایا تجھے ایسا شخص بتلاؤں جو تیرے آنے سے لے کر اب تک بیٹھے بیٹھے اپنی جگہ سے حرکت کئے بغیر چودہ (۱۴) عالموں سے گذر چکا ہے جب کہ ہر عالم اس عالم سے تین گناہ بڑا ہے، نجومی نے عرض کی وہ کون ہے، امام سجادؑ نے فرمایا وہ میں ہوں اگر میں چاہوں تو یہ بتلا سکتا ہوں کہ تو نے کیا کھایا اور تیرے گھر پونجی کیا ہے۔

[''ہم آل محمد علیہم السلام ہر وقت ہر مومن کے ساتھ مشرق و مغرب میں ہیں'']

بحوالہ (۱) مشارق انوار الیقین صفحہ ۷۷ الحافظ رجب البرسی ۸۰۰ھ۔

(۲) بحار الانوار جلد ۷ صفحہ ۴۲۷ علامہ مجلسی علیہ رحمہ ۱۱۱۱ھ۔

(۳) صحیفۃ الابرار جلد ۱ صفحہ ۸۴۔

قال امیر المؤمنین یا رمیلۃ ما من مؤمن ولا مومنۃ یمرض الا مرضنا المرضہ ولا حزن الاحزنا لحزنہ ولا دعانہ ولا سکت الا دعو نالہ وما من مومن ولا مؤمنۃ فی المشارق و المغارب الا ونحن معہ.

ترجمہ: نہیں کوئی مومن یا مومنہ پیچ مشرق اور مغرب میں سوا اس کے کہ ہم ان کے ساتھ ہیں ''کائنات میں ہر بندہ مرتے وقت ہمیں دیکھتا ہے خواہ مومن ہو کافر ہو مشرک ہو یا منافق وغیرہ'' قرآن مجید سورہ واقعہ آیت نمبر ۸۲۔۸۳ (۸۵) پ ۲۷

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ.

(مرنے والوں سے گفتگو ہے)۔ ترجمہ: جب تمہارے سانس حلقوں میں پہنچتے ہیں اور تم اس وقت ہمیں دیکھتے ہو اور (آیت مرنے والے کے عزیزوں کو چیلنج ہے)۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ. ۸۵ اور ہم تم سے اس کی طرف زیادہ نزدیک ہیں لیکن تم دیکھتے نہیں۔ قول امیر المؤمنین علیؑ یا حارث حمدان من یمت یرنی من مومن او

منـــافقٍ قُبلاً. ترجمہ: اے حارث ہمدان جو مر جائے گا مجھ کو آمنے سامنے دیکھے گا، مومن ہو یا منافق۔

[آئمہ علیہم السلام بھی ارواح قبض کر سکتے ہیں۔]

(۱) حق الیقین صفحہ ۳۸۵۔ (۲) دیوان علی صفحہ ۲۶۶۔ (۳) ینابیع المودۃ صفحہ ۲۹
(۴) معالم الزلفی صفحہ ۶۹ (۵) تفسیر النجف جلد ۴ صفحہ ۲۶۹
(۶) تفسیر برہان جلد ۷ صفحہ ۵۳ (۷) مدینۃ المعاجز جلد ۳ صفحہ ۱۲۹۔۱۱۸۔۱۱۹۔
(۸) امالی طوسی صفحہ ۴۲۔ (۹) بحار الانوار ج ۳ صفحہ ۱۴۵، صفحہ ۹۹۳ جلد ۹

[امتحان ہر ایک کا ہوگا۔]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احسب الناس ان یترکو ان یقولوا آمنا وھم لایفتنون ولقد فتنا الّذین من قبلھم فلیعمن اللہ الّذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین. ترجمہ: کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم چھوڑ دیئے جائیں گے یوں کہنے سے کہ ہم ایمان لائے اور ان کا امتحان نہیں ہوگا۔ تحقیق ہم نے امتحان لیا اگلوں کا۔ اللہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم میں سچے کون ہیں اور جھوٹے کون ہیں۔ پ ۲۰ عنکبوت ا ع

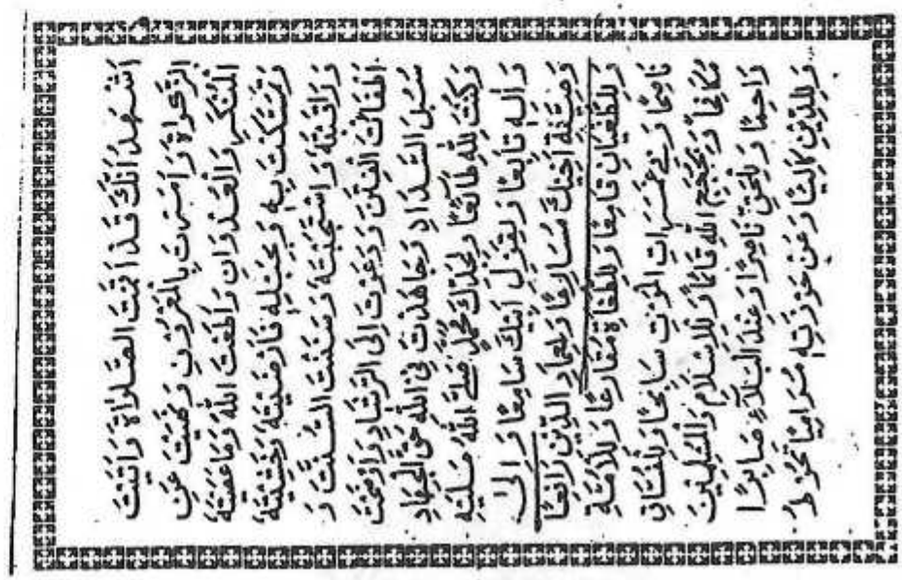
دیکھو تسیر الباری شرح صحیح بخاری صفحہ ۱۳۳ جلد اول۔ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِکُمْ حتیٰ یوتیٰ احدکم مَا عِلْمُکَ بِھٰذَا الرَّجُلِ. ترجمہ: تمہارا امتحان ہوگا قبروں میں ہر ایک سے پوچھا جائے گا کیا علم رکھتا ہے اس مرد کے بارے میں۔

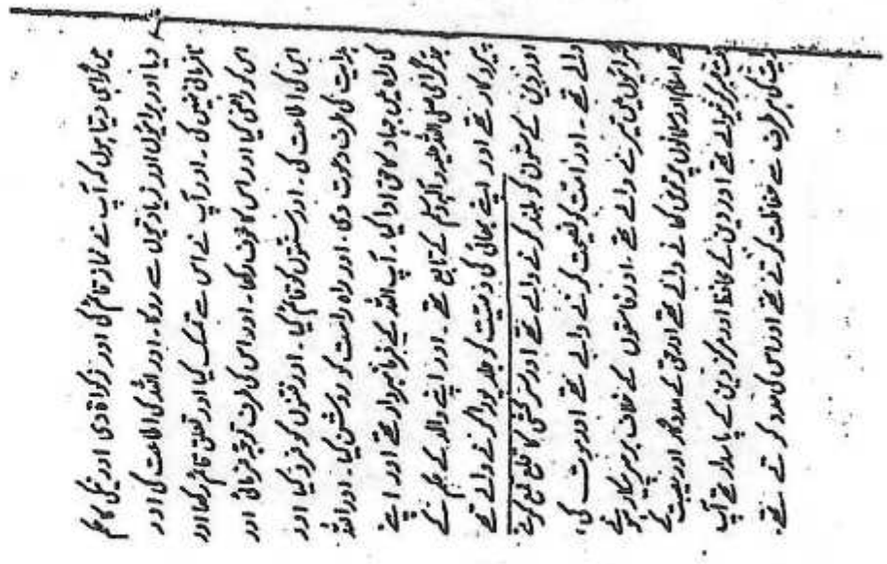
تسیر الباری شرح صحیح بخاری جلد ا صفحہ ۸۰۰۔ حدیث نمبر ۱۲۹۰ ترجمہ مترجم علامہ وحید الزمان: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے اور قبر کے امتحان کا حال بیان کیا جس سے آدمی جانچا جاتا ہے اس کو سن کر مسلمانوں نے شور مچایا (یعنی رونے لگے)۔ صحیح بخاری صفحہ نمبر ۸۰۰

زیارت ناحیہ مقدسہ

از
سرکار قائم آل محمد
حضرت صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ
تقدیم و ترجمہ
مولانا محمد حسنین السابقی
فاضل نجف اشرف

شائع کردہ
جامع الثقلین، ۵۴۱۔سی۔ گل گشت ملتان
بالمقابل حیدریہ مسجد امام بارگاہ





حدیث نمبر ۱۲۹۱۔ طوالت کی وجہ سے تھوڑا کچھ اردو ترجمہ علامہ وحید الزمان کی زبانی اور کچھ عربی میں عرض رکھتا ہوں۔ فرمایا آنحضرت ﷺ نے آدمی جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے لوگ (دفن کرنے والے، عزیز و اقارب، دوست، احباب) لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے اس کے پاس دو فرشتے منکر نکیر آتے ہیں اور پوچھتے ہیں۔ ما کنت تقول فی هذا الرجل لمحمدٍ فاما المؤمن ویقول اشهد ان عبد الله و رسوله' فیقال له اُنظر المقعدک من النار قد ابدلک الله به مقعداً من الجنة. الخ.

ترجمہ: تو ان صاحب محمد کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا جو ایمان دار ہے مومن ہے وہ کہتا ہے وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر اس سے کہا جائے گا کہ تو دوزخ میں اپنا ٹھکانہ دیکھ اللہ نے اس کے بدلے تجھ کو جنت میں ٹھکانہ دیا ہے۔

اور اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے پھر قتادہ سے انس کی حدیث بیان کرنا شروع کی۔ کہنے لگے۔ دیکھو صحیح بخاری جلد اول صفحہ نمبر ۸۰۰ طبع نور محمد کتب آرام باغ کراچی۔ اَنس قَالَ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَو الْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُوْلُو فِی هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ لاَ اَدْرِیْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَاسُ فَيُقَالُ لاَ دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ لمطَارِقَ مِنَ الْحَدِيْدِ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً سَمْعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ.

ترجمہ: کہنے لگے لیکن منافق یا کافر اس سے جب پوچھا جاتا ہے ان صاحب کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا ہے تو وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا لوگ جو کچھ کہتے تھے میں بھی وہی کہتا رہا۔ پھر اس سے کہا جائے گا نہ تو تُو خود سمجھا اور نہ سمجھنے والے کی راہ پر چلا اور لوہے کے گرز سے ایک مار اس کو پڑے گی کہ وہ چلا اُٹھے گا۔ اس کے پاس سونے والے آدمی وہ سب سنیں گے۔

حضرات قارئین حدیث نبوی یا ہے نا کنا نعرف المنافقین فی زمن رسول الله ببغضهم علی ابن ابی طالب. ہم پہچانتے تھے زمانہ رسول میں منافقین کو کہ وہ بغض

رکھتے تھے علی ابن ابی طالبؑ سے۔لہٰذا منافق کی پہچان علیؑ ہیں۔

نوٹ: یہاں حکم ہے ما کنت تقول فی ھذا الرجل ۔تو کیا اعتقاد رکھتا تھا یا تو کیا اعتقاد رکھتا ہے یا کیا کہتا ہے اس مرد کے بارے میں۔حضرات آپ کو معلوم ہے خیبر کی جنگ میں حضورؐ نے لفظ رجل فرمایا ہے۔حدیث: لاعطین رایت غداً رجلاً. کل اس کو علم (یا جھنڈا) دوں گا جو مرد ہوگا۔وہ مرد ہے۔

علی شاہِ مردان اماماً کبیرا

کہ بعد از نبی شد بشیراً نذیرا

اور حدیث میں ہے کہ منافق جواب نہیں دے گا۔

حضرات مومنین مشرک تو منکرِ خدا ہوتا ہے اور کافر منکرِ نبیؐ ہوتا ہے اور منافق بقول شرح ابن ابی الحدید معتزلی جلد ۳ صفحہ ۲۶۶۔شرح ابن ابی الحدید جلد دوئم صفحہ ۴۴۸۔الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۷۴ کنا نعرف المنافقین علی عھد رسول اللّٰہ الّا ببغض علی ابن ابی طالب. ترجمہ: ہم جانتے تھے منافقین کو عہد رسالت میں ساتھ بغض علیؑ کے۔

دیکھئے (۱) کنز العمال علاؤالدین ملا علی متقی ہندی جلد نمبر ۱۲ صفحہ ۲۰۰ حدیث نمبر ۱۱۲۴۔

لا یحب علیاً منافق ولا بغضہ مومن. لا یحبک الّا مومنٌ ولا یبغضک الّا منافق. ترجمہ: نہیں رکھے گا محبت منافق علیؑ سے اور نہ رکھے گا بغض مومن۔یا نہیں رکھے گا محبت سوائے مومن کے اور نہ رکھے گا تجھ سے بغض سوائے منافق کے اس وجہ سے یہی تو ہمارا عقیدہ ہے کہ ''ہر ایک کی قبر میں امام آتے ہیں خواہ مومن ہو یا غیر مومن''۔۔اور مزید دیکھو بحوالہ (۲) منصب امامت شاہ اسماعیل شہید دیوبندی صفحہ ۵۷۔(۳) خصائص مرتضوی صفحہ ۲۷

حب علی حسنۃٌ لا تضر معھا سیئۃ وبغض علیٍّ سیئۃ لا تنفع معھا حسنۃ.

ترجمہ: علیؑ کی دوستی (محبت) نیکی ہے جس کے ساتھ گناہ نقصان نہیں کرتا، اور علی کی دشمنی ایک گناہ ہے جس کے سامنے کوئی نیکی فائدہ نہیں دیتی۔

(۱) منصب امامت شاہ اسماعیل شہید دیوبندی صفحہ ۱۱۱۔ (۲) ارجح المطالب صفحہ ۴۸۸۔۴۹۱

کتاب اصلاح شیعہ میں محمد حسین فاضل لکھتے ہیں کہ ۲۲ رجب کا واقعہ ہے ہی نہیں یہ کونسی کتاب میں معجزہ لکھا ہے؟ گذارش ہے یہ واقع جو ہم عرض کرتے ہیں یہ ایک گاؤں ضلع لاڑکانہ میں ہوا ہے۔فرمایئے یہ کس کتاب میں ہے؟ جب کہ اخبار پنجتنی میں چھپ چکا تھا اخبار تو غائب ہوگیا۔اور کسی کتاب میں چھپا نہیں حضرات معجزہ کتاب سے مانگنا جاہل کا کام ہے۔کیونکہ ہر وقت ہر جگہ کئی معجزے ہوتے ہیں معجزہ کسی کتاب کا محتاج تو نہیں ہوتا۔

[''معجزہ امیرؑ'']

انڈیا میں امروہ شریف میں ان کا مزار ہے جس پر بچھو ہیں مگر کسی کو کاٹتے نہیں ہیں۔اس نے دیوار کو گھوڑا بنایا تھا۔امروہوی سادات کے جد ہیں۔۲۱ رجب کو ان کی وفات ہے۔یہ تو صاحب قبر کی کرامت ہے اور خود حضرت شاہ ولایت خود مولا علیؑ کا معجزہ ہے۔ اس لئے ناچیز دو معجزے اور ایک خاندان اہلبیت حضرت شاہ ولایت نقوی انڈیا کی کرامت کا عرض رکھتا ہوں۔

(تصویر پیش خدمت ہے)

مقصر صاحب آپ ۲۲، رجب کے کونڈے غلط ثابت کرنا چاہتے ہیں۔سب سے اول امروہہ سادات سے دریافت کریں۔(۱) ۲۱، رجب ان کے دادا کی وفات۔۲۲، کو کونڈے کرتے ہیں۔(۲) ۱۹، رمضان المبارک کو مولا علیؑ زخمی ہوئے۔۲۰ یوم عید ہے فتح مکہ قرآن ثبوت انا فتحنا لک فتحاً مبینا۔امام اول زخمی ہے کیا ۲۰ رمضان یوم فتح مکہ منائے گا یا نہیں یا کہے گا کہ مولا علیؑ زخمی ہے یہ ہمیں علم ہے کہ تو مقصر صاحب معاویہ کا نمک خوار ہے اس لئے ۲۲ رجب کے کونڈوں کا منکر ہے۔۔یہ جان کر ایسا کرتا ہے جب کہ حکم ہے کہ ہماری خوشیوں میں خوشی کرو اور غم میں غم کرو غم بھی ان کا ہوگا تو غم کریں گے۔مزید دیکھئے گا جلد دوئم۔

[مومن کی قبر میں امیر المومنینؑ کا آنا

''معجزہ امیرؑ'' اور صاحب قبر کی شان]

لاڑکانہ ڈسٹرکٹ تحصیل نصیر آباد

(یہ معجزہ لوگوں نے آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے) معجزہ ۲۲ رجب پر اعتراض کرنے والے مُلّان محمد حسین فاضل مقصر اس طرح کے کسی بھی مقصر شیعہ وہابی کے لئے جواز عرض کرتا ہوں جو کہتا ہے (یہ معجزہ کس کتاب میں ہے یہ صرف کہانی بنائی گئی ہے) تو یہ فرمادیہ معجزہ جس کا پورا ضلع لاڑکانہ گواہ ہے اخبار پختنی گواہ ہے۔ جو قدم گاہ حیدر آباد سے میوہ خان مرحوم نکالتے تھے۔ اُس اخبار میں یہ واقعہ چھپ چکا ہے۔

اُس مرحوم امام بخش کلہوڑا کی یوم وفات مورخہ ۸ شعبان المبارک ۱۳۸۳ھ ہے۔ آج سے تقریباً ۴۱ سال قبل کا واقعہ ہے۔

کہ ضلع لاڑکانہ تحصیل وارہ P.S. نصیر آباد شہر سے مشرق کی طرف (چھے کلومیٹر) دُور رشید و گن روڈ پر واسو کلہوڑہ شہر کے متصل گوٹھ ودھو کلہوڑو میں ایک مومن کی قبر میں اتارنے اور تلقین پڑھنے کے بعد جب تعویز قبر بند کر رہے تھے اس وقت میت کے چہرے کے بالمقابل مغرب کی طرف سے کٹی ہوئی مٹی کی دیوار پر کرسی پر بیٹھے ہوئے عمامہ (دستار) باندھے ہوئے بزرگ کی تصویر جس میں کے شہپر اور داڑھی مبارک بھی نظر آرہی تھی اس کی نگاہ میت کے چہرے کی طرف تھی تمام مکاتب فکر کے لوگوں مولوی صاحبان نے دیکھا۔ حقیقت یہ ہے۔ اس وقت مرحوم کے بھانجے ملازم حسین اور مرحوم کے پوتے امام بخش ثانی نے تصدیق کی مرحوم کی بہن اس وقت زندہ ہیں انہوں نے بھی تصدیق کی۔

پرائمری ماسٹر امام بخش بن اللہ ڈنو کلہوڑو ساکن ودھو کلہوڑو تحصیل وارہ ضلع لاڑکانہ سندھ صوبہ میں شیعہ فرد عزادار تھا مگر ابتداء میں مذہب شیعہ کی رسومات پر معترض تھا نہ تو ماتم کرتا تھا نہ کسی

مذہبی رسم کو اندھی تقلید مان کر اس پر عمل کرتا تھا بلکہ اس کے برعکس اس نے کتب مذاہب مختلفہ عیسائیت، بدھ مت، ہندو رسوم، سکھوں کے گرونانک، مسلمانوں کے تمام فرقوں حنفی، حنبلی، مالکی، شافعی اور اثنا عشری کے کتب کا مطالعہ بڑے غور سے کیا۔ قدرت کی شان اس کی زندگی ہی میں سندھ کا پہلا مناظرہ مڈباہو میں معرفت جناب پیارو خان لغاری ضلع دادو میں ہوا (جس کے نام پر آج بھی پیارو اسٹیشن ضلع دادو میں موجود ہے) پیارو خان لغاری نے مناظرہ کروایا جس میں مولوی شیخ الاسلام محمد بشیر انصاریؒ قبلہ فاتح ٹیکسلا اور قبلہ مبلغ اعظم مولوی محمد اسماعیلؒ سابق دیوبندی جو تازہ شیعہ مذہب میں آئے تھے انہوں نے مل کر اہلسنت والجماعت کے مولوی سے مناظرہ کیا۔

موضوع مناظرہ خلافت اور ایمان بالقرآن، مسئلہ بنات رسول تھا۔

جس میں خالق کائنات نے تینوں مسائل پر مذہب حقہ شیعہ خیر البریہ کو فتح دی پیارو خان لغاری اور کافی مومنین کلمہ علیؑ ولی اللہ پڑھ کر مذہب شیعہ میں داخل ہوئے۔ ان کا گروپ فوٹو جس میں مرحوم ماسٹر امام بخش کلہوڑو اور ان کے ساتھ (راقم ھذا الواقعہ کے والد) یعنی مولوی قاضی غلام شبیر کے والد گرامی المتوفی ۱۴ شوال ۱۹۸۴ء مرحوم مولوی زوار قاضی محمد مقیم جام سمون بن مولوی زوار قاضی دھنی بخش عرف طالب حسین جام سمون پرائمری ٹیچر ساکن نوڈیرو (وہ بھی اس وقت اِسی مناظرے میں ''ریسرچ مذہب اہلبیت'' کے لئے آئے ہوئے تھے جو کہ ابھی شیعہ نہ ہوئے تھے انگریز سرکار کا پاکستان میں اس وقت اثر باقی تھا اور باہر دوسرے ممالک کے لوگ بھی آئے تھے۔ اس مناظرے کے بعد اُسی دن ایک مومن کا قضائے الٰہی سے انتقال ہوا تھا جس کا نماز جنازہ بھی پڑھا گیا فوٹو میرے (مؤلف کے) پاس موجود ہے ساتھ میں منسلک نہیں ہوسکتا چونکہ فوٹو ضعیف حالت میں ہے۔ ہے جس میں میت کی چارپائی بھی رکھی ہوئی نظر آرہی ہے۔ مرحوم ماسٹر امام بخش کلہوڑہ نے اپنے فوٹو پر پین سے نشان کر دیا تھا۔ (پرانا فوٹو ہے اس لئے کتاب میں کاپی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اگر نہ ہوسکا تو جس کو شک گذرے آکر خود دیکھ سکتا ہے جو میرے پاس موجود ہے۔ (مؤلف کتاب)۔ مرحوم ماسٹر امام بخش کلہوڑو کا واقعہ میں نے (تلمیذ

مبلغ اعظم وکیل سادات مولوی قاضی غلام شبیر نے) قبلہ سید عبدالغفور شاہ کے سالانہ جلسہ در شہر ڈاتو تینونا میں مورخہ 23 صفر المظفر 2001ع میں تقریباً ایک لاکھ کے مجمع میں بیان کیا تھا کہ قبر مرحوم امام بخش کلہوڑو میں جناب امیرؑ تشریف لائے تھے۔ اسی طرح ہر قبر میں مولا تشریف لاتے ہیں، خواہ وہ مومن کی قبر ہو یا منافق مقصر کی قبر ہو۔ مرحوم کے عزیز دو افراد اس جلسے میں کھڑے ہو گئے انہوں نے میری بات کی تصدیق کی اسی غرض سے میں نے حسب وعدہ مورخہ 7-11-2002 بروز بدھ بمطابق یوم ضربت حضرت امیر المومنین علیؑ ۱۹ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ دن کو 9:15 بجے بذریعہ بس لاڑکانہ سے براستہ نظر شہر رشید وگن سے واسو کلہوڑو اسٹاپ پر اترے وہاں سے سوا کلومیٹر کے فاصلے پر دو دھو کلہوڑو میں اس قبر کی زیارت کی اور اس کی سوانح حیات شارٹ میں حاصل کی ہے واقعہ وفات پر جو معجزہ ہوا وہ قلم بند کر رہا ہوں۔ میرے ساتھ ہیڈ کانسٹیبل خادم حسین ابن شمس الدین آف محلہ نظر آف ضلع لاڑکانہ بھی تھا۔

پورا واقعہ مرحوم کے پوتے امام بخش ثانی نے سنایا کہ (۱) (فرمان معصوم پر عمل کرنے کی کوشش۔ پردہ کی پابندی) مرحوم پردے کا پابند تھا زندگی بھر اپنی بیوی کو نہ شادیوں میں لے گیا نہ ہی ان کے نامحرم چچازاد بھائیوں کے سامنے کیا بلکہ ان سے پردہ کروایا۔ (۲) (مال حلال کھانے کی کوشش) والد صاحب ان کے زمیندار تھے جیسے ہی سروس ٹیچری ان کو ملی اپنے والد سے جدا ہو گئے اور ان کو کہا کہ بابا آپ اگر میرے ساتھ کھائیں تو میں کھلاؤں گا باقی میں آپ کے مال سے نہیں کھاؤں گا ہو سکتا ہے کہ آپ ہاریوں پر ظلم کر کے ان سے زیادہ اناج اٹھاتے ہوں۔ (۳) (۳) (گورنمنٹ یا بچوں کے حقوق) گورنمنٹ کو اس نے اپنے جی پی فنڈ 20 سیکڑہ خط لکھ کر کہا تھا کہ میں نہیں لوں گا پھر اسے نہیں ملا۔ (۴) (ڈیوٹی کی پابندی) ماسٹر صاحب مرحوم بارش میں ہو یا جھکڑ چلے چاہے اولے گر رہے ہوں چھتری لے کر ہر صورت میں اپنی ڈیوٹی پر جاتے رہے بیماری کے عالم میں بھی چاہے راستے میں بیٹھ بیٹھ کر سانسیں لیتے ہوئے اپنے اسکول جاتے تھے اور کہتے تھے کہ آج اگر میں نہیں جاؤں گا تو میری تنخواہ حرام ہو گی اور حرام کھانے والا جنت میں کیسے جائے گا

اور اس سے آل محمد کیسے راضی ہوں گے۔

(۵) (زنا سے دُوری) ایک ان کی نیکی یہ بھی مشہور ہے کہ راستے میں کسی عورت کو کھیتی میں کام کرتے ہوئے دیکھتا تھا تو راستہ تبدیل کرتا تھا۔ اگر اسی حالت میں لیٹ (دیر سے) ہو جاتا تو اتنا وقت اسکول میں بچوں کو دیتا تھا سوال کرنے پر کہتا تھا کہ مجھ پر گورنمنٹ اور ان بچوں کا حساب بنتا ہے ان کو حق دے دوں۔ اسکول سے سردی کے موسم میں ۲ بجے گرمیوں کے موسم میں (چالیسویں گرمی میں) ۱ بجے چھٹی کرتا تھا۔ (۶) (مرحوم کے عامل ہونے کا ثبوت) اس کے عزیزوں نے مرحوم کے عامل ہونے کا ثبوت اس کا ایک واقعہ یہ بھی بتایا کہ ایک مرتبہ کئی دن متواتر ایسی بارش ہوئی کہ جگہیں گر رہی تھیں ہم نے ماسٹر صاحب کے علم اور کتابوں کا ذخیرہ اور اس کو بڑھتے ہوئے دیکھ کر اس کے پاس علماء کا نا جانا اور اس کا مذہبی شعور دیکھ کر کہا ماسٹر صاحب گھر گر رہے ہیں کوئی دعا تو کرو یا لکھو کہ مولا رحم کرے بارش بند ہو جائے، بس اس نے ایک تعویز دیا اور کہا کہ یہ درخت کی چوٹی میں باندھو باندھنے کی دیر تھی کہ بادل چھٹ گئے جگہیں گرنی سے بچ گئیں اور بارش بند ہو گئی اس کے بعد اس تعویز کو اتروا کر خدا جانے کہاں دفن کروا دیا۔ اس سے ان کا عامل ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (۷) (مرحوم کا دین کی خاطر جیل جانا) مرحوم ماسٹر امام بخش کلہوڑو صاحب تبرا ایجیٹیشن جو مناظرہ کے بعد وقوع پذیر ہوئی مفتی خیر پور میرس قبلہ سید خادم حسین شاہ صاحب کے ساتھ اور ان کے (برادر ذاکر اہلبیت سید امیر حسین شاہ آف بکھر جس کو امام مظلوم حسین علیہ سلاۃ والسلام کی زیارت کے بعد ٹی بی کا مرض کربلا معلا میں دعا مانگنے کے بعد ختم ہو گیا تھا اور اس کے بعد بدن میں بھی بھاری ہو گئے تھے اور کہا کہ امام حسینؑ کا معجزہ ہوا ہے جس نے میرا مرض چھڑا دیا نوڈیرو میں خدا بخش ویراگی کے پاس مجلس پڑھنے آیا اور اپنا واقعہ بتایا جو میرے چچا و سسر ذاکر قاضی علی مردان بن زوار قاضی دھنی بخش عرف قاضی طالب حسین جام سمون کے ذاکری میں استاد مکرم تھے) (ماسٹر صاحب مرحوم) کے ساتھ وہ بھی لکھنو جیل میں گئے تھے۔ (۹) مرحوم ماسٹر صاحب کتابیں پڑھتا رہتا تھا ہر آٹھویں پندرہویں دن خود مولوی غلام مصطفیٰؒ درانی نجفی ساکن

دادو جولوہار کا کام کرتا تھا یہ اس کی خدمت میں دادو جاتے تھے یا مولوی صاحب موصوف ان کے پاس ودھوکلہوڑو میں ملاقات کے لئے تشریف لاتے تھے۔ آخری بار جب وہ ملنے آیا تو ان کو معلوم ہوا کہ ماسٹر صاحب بیمار ہو گئے ہیں اور لاڑکانہ اسپتال میں داخل ہیں وہ ان سے ملنے کے لئے لاڑکانہ گئے وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ مرحوم کا انتقال ہو گیا ہے اس کا جنازہ ابھی ابھی بذریعہ ٹیکسی ودھوکلہوڑو لے جایا گیا ہے۔ یہی مولوی صاحب غلام مصطفیٰ درانی نجفی تھے جس نے آکر ان کو غسل دیا اور کفن پہنایا۔ **واقعہ وفات** مرنے والی رات سے پہلے دن کو ماسٹر صاحب امام بخش نے کہا مجھے اسپتال سے واپس گوٹھ لے چلو۔ مجھے رنگ لگ گیا ہے (مولا کا احسان ہوا ہے) کہ آج رات دو زیارتیں ہو گئیں ہیں، دو زیارتیں مجھے آنے والی رات کو ہوں گی، میرا مسئلہ حل ہو گیا۔ رات کو آخری وقت مورخہ ۸ شعبان المبارک ۱۳۸۳ھ میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون =/60 روپے کرایہ پر ٹیکسی کی گئی جب لاہوری محلہ سے دائیں جانب رائیس کنال کی پل کراس کی تو نصیر آباد دادو جانے والے راستے کے موڑ پر ابوبکر نامی (قبرستان) سے گذرے تو وہاں پر خود بخود گاڑی رک گئی ڈرائیور خود مکینک بھی تھا بارہا کوشش کی کوئی اس میں نقص نظر نہیں آیا۔ پانچ منٹ بعد گاڑی پھر چلی حتیٰ کہ اب ڈرائیور اور ان کے عزیزوں نے مشاہدہ کیا کہ خواہ ایک ہی قبر کیوں نہ آتی تھی تو گاڑی خود بخود پانچ (۵) منٹ کے لئے وہاں رکتی تھی پھر آگے چلتی تھی اسی طرح انہوں نے اپنے گاؤں تک بارہا مشاہدہ کیا کہ ایسا ہوتا رہا۔

(۳) بہرحال بعد غسل وکفن نماز جنازہ اور تلقین پڑھنے کے جب قبر پر تختے رکھنے لگے تو اس وقت جو قبر کا تعویز بند کر رہا تھا جس کا نام غلام قادر کلہوڑو تھا مرحوم کا چچازاد بھائی تھا اس کی نگاہ میت کے چہرے کی طرف مغرب کو مٹی کی دیوار پر پڑی تو دیکھا ایک فوٹو کاپی کی طرح دیوار پر ایک صاف تصویر نظر آئی شہپر اور داڑھی مبارک سے ایک مرد کرسی پر عمامہ (دستار) باندھے ہوئے بیٹھا ہے اور میّت کو دیکھ رہا ہے۔ اس نے مولوی صاحب کو آواز دی۔ مولوی صاحب نے خود آکر دیکھا اور کہا کہ یہ تو مولا علیؑ کی شبیہ نظر آ رہی ہے۔ پھر سارے گاؤں کے تمام مرد اور عورتوں نے

زیارت کی بات بڑھتی گئی۔ مولوی پیر بخش بھٹی مقامی مولوی پیش نماز جامع مسجد اہلسنت و الجماعت گوٹھ حمزہ بھٹی اور ایک متعصب مولوی محمد سلیمان بھٹی جو مشہور تھا نام علی سے نفرت کھاتا تھا۔ وہ بھی اقرار کر چکا کہ بیشک ماسٹر کی قبر میں معجزہ ہوا ہے شہر نصیر آباد کے چند ہندو مذہب کے لوگ بھی دیکھ گئے بہرحال رات ہو گئی اس وقت کسی نے اعتراض کیا کہ شیعوں نے پینٹنگ کی ہے جس کا اُسی وقت یہ سدباب کیا گیا کہ کوڈر کے ساتھ اس تصویر کو کریدا گیا جیسے کریدر ہے تھے مٹی گرتی تھی ویسے ہی اُسی جگہ پیچھے سے ٹھیک وہی تصویر ظاہر ہوتی تھی۔ جیسے کوئی پردہ ہٹائے اور شیشے پر پھر وہی عکس آ جائے حتیٰ کہ معترضین لوگوں نے اعتراف کیا خدا سے معافیاں مانگنے لگے توبہ استغفار پڑھنا شروع کی کہ ہم نے خطا کی یہ حقیقت ہے اور کہنے لگے بیشک یہ صحیح بخاری صفحہ ۱۳۳ کی روایت ہے کہ ایک مرد قبر میں آتا ہے جس کو منافق نہیں پہچانے گا (جو پہلے عرض کر چکا ہوں)۔

زعفر جن سے ان کے پوتے جن سے جو مرزا دبیر کا شاگرد تھا اس کے معرفت زعفر جن سے ملاقات کر کے واقعات کربلا سے آگاہی لی اور حالات جنگ کربلا زعفر کی روایت کے مطابق اشعار میں بیان فرمائی ہے۔ ان کے اشعار پر مولا علیؑ نے مہر لگائی ہے۔ وہ مرزا دبیر علیہ نے بھی منظر قبر کے متعلق فرمایا ہے۔

جینے کا مزا ہم قبر میں پائیں گے — وہاں میرے مولا علیؑ آئیں گے
کیا خوف ہے نکیرین کا اے دبیر — پوچھیں گے مزاج اور چلے جائیں گے۔
اے دوست تجھے قبر میں جب گاڑ جائیں گے — کچھ پوچھنے کے لئے تجھ سے نکیرین آئیں گے
جب کرسی پہ جناب امیر کو نہ پائیں گے — اے خارجی وہ خرج تیرا تاڑ جائیں گے
پھر گرز سے ناک اور منہ تیرا جوڑ کر — پوچھیں گے من اِمَامُکَ گردن مڑوڑ کر

[قبر میں مردے کے آنے کا ثبوت کتب اسلامیہ سے سُنئے]

مذکورہ بالا معجزہ کے ثبوت میں کتب اسلامیہ سے حوالہ عرض کرتا ہوں۔ دیکھئے

(۱) علل الشرائع شیخ صدوق علیہ رحمہ مترجم اردو صفحہ ۳۷۶ شیعہ خیر البریہ کتاب

(۲) تاریخ خمیس علامہ حسین دیار بکری صفحہ ۴۶۸۔ اہلسنت والجماعت کی کتاب تاریخ ہے

(۳) لغات الحدیث علامہ وحید الزمان جلد ۲ صفحہ ۳۱۔ اہلسنت والجماعت کی کتاب ہے۔

[حدیث نبوی کے تحت قبر جناب فاطمہ بنت اسدؑ

والدہ امیر المومنینؑ میں جناب امیرؑ کا آنا]

ایک دن حضرت امیر المؤمنینؑ دربار رسالت میں تشریف لائے حضورؐ نے فرمایا یا علی آج آپ کا چہرہ مرجھایا ہوا آنکھیں پرنم اور چہرہ غمگین ہے۔ آپ (علیؑ) نے عرض کی یہ صحیح ہے یا رسولؐ اللہ آج میری والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا اس دنیا سے رحلت کر گئیں ہیں ابھی ابھی ان کی روح پرواز ہوئی۔ آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا یا علی وہ صرف تیری ماں نہ تھی بلکہ میری بھی پالنے والی ماں تھیں۔ آپ نے غسالہ (غسل دینے والی) عورت کو بلایا صحابہ نے عرض کی حضور ہم کفن خرید کر لائیں آپ نے فرمایا نہیں کفن لانے کی ضرورت نہیں غسل مکمل ہو چکا غسالہ عورت نے کفن مانگا آپ سردار دو جہان آقائے نامدار محمد مصطفیٰؐ نے اپنا کرتا بدن سے اتارنا شروع کیا اور غسالہ عورت کو بھیج دیا کہ یہ میری ماں فاطمہؑ بنت اسد کو کفن کی جگہ پر پہنا دو۔ آپ کا جنازہ خود اپنے کاندھوں پر حضورؐ نے اٹھایا قبر جب تیار ہو چکی آپؐ پہلے خود قبر میں اترے خود قبر میں لیٹے دائیں بائیں ہر طرف ہاتھ پھیرے اور کروٹ بدلی پھر کھڑے ہو گئے علیؑ سے کہا یا علیؑ اب اماں کا جنازہ مجھے دے دو اپنے ہاتھوں سے لحد میں لٹایا۔ تعویذ قبر بند کیا جب تعویز قبر بند ہو چکا اس وقت آپ نے اپنا پنجۂ پرنور (دایاں ہاتھ) قبر فاطمہؑ بنت اسد پر رکھ کر فرمایا اِبْنُکِ. اِبْنُکِ. اِبْنُکِ. تیرا بیٹا۔ تیرا بیٹا۔ تیرا بیٹا۔

دیکھو لغات الحدیث ج ۲ صفحہ ۳۱۔ کتاب تالیف علامہ وحید الزمان اہلحدیث

فَارْتُحِ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلْعَمْ اِبْنُکِ اِبْنُکِ. ترجمہ: کسی نے فاطمہ بنت اسد

والدہ امیر المومنینؑ سے پوچھا کی تیرا امام کون ہے وہ خاموش ہو گئیں (کچھ نہ کہہ سکیں) آنحضرتؐ نے فرمایا تمہارا بیٹا، تمہارا بیٹا یعنی امیر المومنین علیؑ۔

صحابہ نے ہاتھ جوڑ کر (یعنی باندھ کر دست بستہ) عرض کی، یا رسولؐ اللہ آج اس میت کے ساتھ آپ نے تین کام ایسے سرانجام دیئے جو پہلے کسی کے ساتھ نہ کئے تھے۔ اپنا کرتا دیا، قبر میں خود لیٹے، اور دست مبارک رکھ کر آپ نے فرمایا تیرا بیٹا، تیرا بیٹا، تیرا بیٹا۔ اس کا کیا مطلب ہے وضاحت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا میں نے ایک دن قیامت میں حضور خداوندی میں لوگوں کو کفن پھٹے ہوئے اور ننگے دھڑنگے آنے کا ذکر کیا۔ میری اماں فاطمہؑ بنت اسد نے پوچھا بیٹا محمدؐ میں جو تیری ماں ہوں میرا کیا حال ہوگا میں نے کہا تھا اماں فکر مت کریں دنیا بازاری کفن پہن کر آئے گی کوئی ننگے دھڑنگے ہوں گے مگر تجھے میں اپنے کرتے میں دفن کروں گا تجھے انبیاء پر فخر حاصل ہوگا۔ پھر میں نے قبر کے فشار کرنے (عذاب قبر کا) ذکر کیا تھا اماں نے پوچھا بیٹا محمدؐ میرا کیا حال ہوگا، میں عرض کی تھی اماں جان جہاں میں لیٹ جاؤں وہ جگہ جنت الفردوس سے افضل واعلیٰ ہوگی۔ اس لئے لیٹ کر مقام اعلیٰ بنا دیا۔ جب ہم نے قبر تعویز بند کیا تو دو ملک المقرب آ گئے سوال وجواب ہوا سب سوالوں کا جواب اماں دیتی رہی جب ایک مرد کی طرف جو کرسی پر بیٹھا ہے اشارہ کر کے ملائکہ نے پوچھا کیا اس مرد کو جانتی ہو، یا یوں کہا کہ تیرا امام کون ہے اُس وقت یہ نہیں کہ میری اماں فاطمہؑ بنت اسد کو جواب نہیں آ رہا تھا بلکہ دیکھ بھی رہی تھی پہچان بھی رہی تھی بتا بھی سکتی تھی مگر ایک بات اس کو ذہن میں تھی کہ میں ملائکہ کو کیا بتاؤں کس طرح بتاؤں کون سا لقب سناؤں۔ یہ کس لقب سے مطمئن ہوں گے یہ تو شیر خدا ہے، حاجت روا ہے، راہنما ہے، بادشاہ ہے، کل کفی ہے، سردار اوصیاء ہے، نور خدا ہے، لافتیٰ ہے، مظہر العجائب ہے، اسد ہے، حیدر ہے، صفدر ہے، اس کا ہاتھ ید اللہ ہے، اس کا چہرہ وجہ اللہ ہے، اس کی آنکھ عین اللہ ہے، یہ خود (دروازہ) باب اللہ ہے، اس کی زبان لسان اللہ ہے، یہ ولی اللہ ہے، یہ سر اللہ (یعنی اللہ کا راز) ہے، کیا بتاؤں یہ کونسا لقب قبول کریں گے۔ میں نے اماں سے مخاطب ہو کے یہ کہا اماں جان ماں کے لئے بیٹا بیٹا ہوتا ہے چاہے صدر ہو

چاہے وزیر اعظم ہو چاہے گورنر ہو چاہے امیر المومنینؑ ہو تو ملائکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ملا کر کہہ دے میرا بیٹا میرا امام ہے، میرا بیٹا میرا امام ہے، میرا بیٹا میرا امام ہے۔ دیکھئے لغات الحدیث صفحہ ۳۱ میں لفظ ر کے تحت لکھا ہے

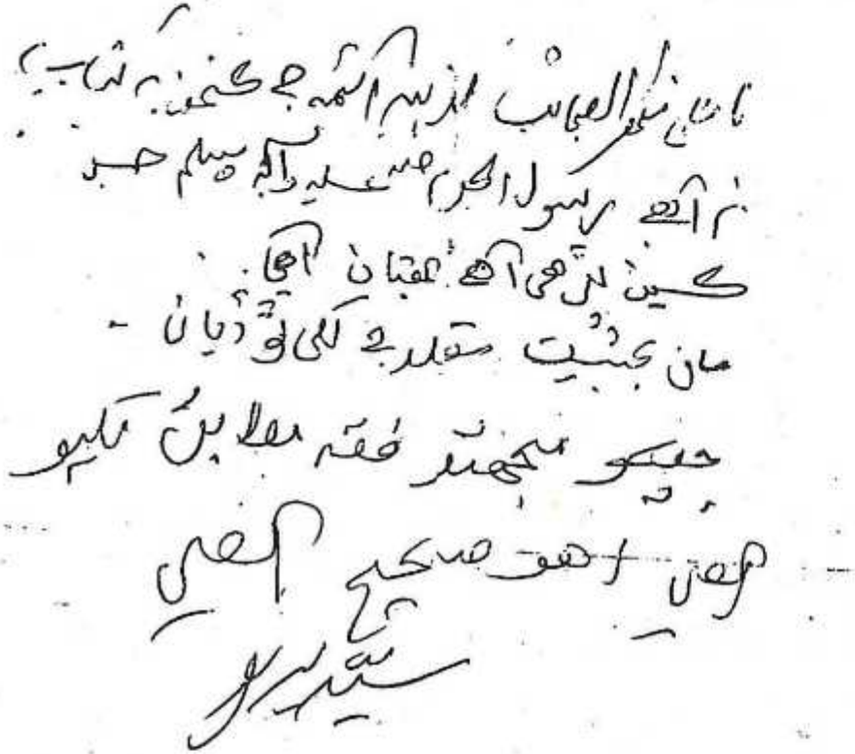
قارئین حضرات جب علیؑ کی اماں جناب فاطمہؑ بنت اسد جیسی ہستی کا قبر میں مقام اچھا علی کے بغیر نہیں بنتا تو تیری میری کیا حقیقت ہے کہ نام علیؑ کے بغیر نماز کیسے قبول ہوگی نماز ہی قبر کے عذاب سے بچاتی ہے فشار قبر ایک طرف نماز کی وجہ سے ہوتا ہے۔

روز محشر کہ جاں گداز بود
اولین پرسش نماز بود

اسی طرح قرآن کی آیت سے جونص ہے۔ اذان من اللّٰہ و رسولہ من یوم الحج الاکبر. معصومین فرماتے ہیں اذان نام ہے علیؑ کا جب نام علیؑ اذان ہو گیا وہ کیسی اذان ہے جس میں علیؑ کا نام نہ ہو۔ تو جب نام علیؑ نماز میں برداشت نہیں کرتا فتویٰ لگاتا ہے کہ جو ولایت علیؑ کی نماز میں گواہی دیں گے یا دیتے ہیں ان کی نماز ضائع ہوتی ہے تو محترم اس میں ناراض ہونے کی کوئی بات نہیں آپ ہی فیصلہ فرمائیں جس مولا علی کی ولا کے بغیر تیری قبر میں سکونت صحیح نہیں ہو سکتی آرام بغیر ولایت علی کے بتائے نہیں نصیب ہوتا اور ایک طرف یہی نماز فشار (دباؤ ڈالتی ہے) وہ تو نام علیؑ سے بچے گا۔ دین بھی نام علیؑ سے کامل ہوا ہے۔ اور نماز خود دین کا رکن ہے۔

الیوم اکملک لکم دینکم. سورۃ مائدہ آج کے دن تیرے دین کو حد کمال پر پہنچا دیا۔ یوم غدیر ۱۸ ذی الحج کے دن۔

اس لئے آقائے روح اللہ موسوی الخمینیؒ نے اپنی کتاب پرواز در ملکوت جلد اول صفحہ ۲۴ حضرت امیر المومنینؑ سے روایت کیا ہے آپ علیؑ نے خود فرمایا ہے قال امام الموحدین



نوٹ:- تاریخ کرام گواہ ہے وہ سید آل محمد کا مشیائی سنۃ کا مولوی بھی ہے مگر غیر سید یتیم آل محمد تقلید کے نتیجے میں اپنے علم بیان بھی کھو بیٹھا حالانکہ تحفۃ العوام آقا ابوالحسن اصفہانی میں کبیر زاد علی درج ہے خدا جانے کس بنا پر اسکو نادعلی کا مظہر نہ دیا یہ مقصر مجتہد نے کیا ہے

علی امیر المومنین انا الصلاۃ المومنین و صیامھم. علیؑ نے فرمایا میں مومنوں کی نماز ہوں میں مومنوں کا روزہ ہوں تو جس نماز میں ولایت علیؑ کی گواہی نہیں ہوگی وہ علی والی نماز کہاں ہوسکتی ہے۔ دیکھئے۔

[مقصروں کا رد، امامؑ مردے کو قبر میں اٹھا کر زندہ کر کے پوچھ گچھ کرسکتا ہے]

دیکھئے (۱) بصائر درجات صفحہ ۲۷۳ (۲) عیون المعجزات (۳) صحیفۃ الابرار (۴) طوالع الانوار (۵) بحار الانوار ج ۷ صفحہ ۵۱۲ باب انہم یقدرون علیٰ احیاء الموتی (۶) اصول کافی جلد ا صفحہ ۴۵۶۔ حدیث ۷

محمد بن یحیی عن سلمہ بن خطاب عن عبداللہ بن محمد۔ عن عبداللہ بن قاسم۔ عن عیسیٰؑ بن شلقان قال سمعت أبا عبد اللّٰہ علیہ السلام یقول وان امیر المومنین علی علیہ السلام لہ خوؤلۃ فی بنی محزوم وان شاباً منھم أتاہ فقال: یا خالی إنَّ اخی مات وقد حزنت علیہ حزناً شدیداً قال: فقال لہ وتشتھی أن تراہ؟ قال بلی قال: فأرنیٰ قبرہ قال فنخرج و معہ. بردۃ رسول اللّٰہؐ متزرًا بھا: فلما انتھی الی القبر تلملت شفتاہ ثم رکضہ برجلہ فخرج من قبرہ وھو یقول بلسان الفرس فقال امیر المؤمنین علیہ السلام ألم تمت وأنت رجلُ من العرب؟ قال: بلی ولکنا متنا علی سنۃ فلان و فلان فانقلب ألسنتنا. ترجمہ: عیسےٰ بن شلقان نے کہا سنا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کی خدمت میں بنی محزوم کا ایک جوان حاضر ہوا عرض کیا مولا بھائی جوان تھا سال ہوا مر گیا ہے اس کے صدمے سے بے حد

بے قرار و مضطرب ہوں فرمایا کیا تو اسے دیکھنا چاہتا ہے کہا جی ہاں، پس آپ چادر رسول اوڑھ کر اس کے ہمراہ قبرستان گئے وہاں پہنچ کر کہا مجھے اس کی قبر دکھا آپ کے لب مبارک متحرک ہوئے اور قبر کو ٹھوکر ماری، پس ایک شخص قبر سے برآمد ہوا جو فارسی میں باتیں کر رہا تھا آپ نے فرمایا تو عربی ہو کر فارسی میں بولتا ہے کہا ہاں مولا ہم فلاں وفلاں کی سنت پر مرے جس کی وجہ سے ہماری زبانیں بدل گئیں۔

[مقصروں کا رد، (امامؑ بیماروں کو شفا) (مبروص) کوڑھی کو شفا (اندھوں کو بینا) (مردوں کو زندہ) کرسکتے ہیں۔]

دیکھئے (۱) اصول کافی جلد ا صفحہ ۴۷۰ (۲) بصائر درجات صفحہ ۲۶۹ جلد ۲
(۳) الخرائج والجرائح ج ا صفحہ ۲۷۴۔۲۷۵ (۴) مشارق انوار الیقین صفحہ ۹۱

ماروی عن أبی بصیر قال قلت یوماً للباقرؑ انتم ذریۃ رسول اللّٰہ؟ قال نعم قلت ورسول اللّٰہ وارث الانبیاء کلھم؟ قال نم ورث جمیع علومھم قلت وانتم ورثتم جمیع علوم رسول اللّٰہ؟ قال نعم قلت وأنتم تقدرون أن تحیوا الموتیٰ وتبرؤ الاکمہ والابرص وتخبر والناس بھا مأیکلون وما یذحرون فی بیوتھم؟ قال نعم باذن اللّٰہ ثم قال اُدن منی یا أبا بصیر فدنوت منہ فمسح یدہ علی وجھی فأبصرت اسمل والجبل والسماء والارض (وفی اصول کافی الشمس والسماء والارض والبیوت وکُلَّ شئٍ فِی الْبَلَدِ) ثم مسح یدہ علی وجھی فعدت کما کنت لا أبصر شیئا قال ثم قال فی الباقرؑ ان أحببت ان (تکون ھکذا) کما أبصرت و حسابک علی اللّٰہ؟ وان احببت أن

تکون کما کنت وثوابک الجنة؟ فقلت: اکون کما کنت والجنة أحب الی. ترجمہ: ابوبصیر سے روایت ہے میں نے امام محمد باقرؑ کی خدمت میں عرض کیا تم وارث رسول ہوانہوں نے کہاہاں میں نے عرض کی رسولؐ خدا وارث علوم انبیاء تھے وہ انبیاء کے جملہ علوم جانتے تھے فرمایا بالکل جانتے تھے کہا کیا آپ کو اللہ نے ان تمام پر قدرت دی ہے۔ (طاقت دی ہے) کہ مردوں کو زندہ کرسکتے ہو اور مادرزاد اندھوں کو بینا کرسکتے ہو اور مبروص اور کوڑھوں کو شفا دے سکتے ہو (ان کو صحیح کرسکتے ہو) فرمایاہاں۔ باذن اللہ خدا کے اذن سے پھر مجھے بلایا کہا میرے قریب آؤ میں گیا آپ نے ہاتھ پھیرا مجھے تمام پہاڑ، آسمان، زمین (اصول کافی جلد اول صفحہ ۴۷۰ میں ہے) (سورج، آسمان، زمین، تمام گھر اور شہر کی ہر چیز) دکھائی دے رہے تھے۔ پھر آپ نے ہاتھ پھیرا جیسے تھا کچھ دکھائی نہ دینے لگا آپ امام محمد باقرؑ نے فرمایا کیا تو اس کو محبوب رکھتا ہے کہ تجھ سے پوچھ گچھ خدا کرے اور تیرا حساب ہو تو آنکھ روشن ہو جائیں اور اگر تو اس کو محبوب رکھتا ہے کہ تجھے ثواب میں جنت ملے تو جیسا ہے ویسا رہ میں نے عرض کی میں پہلے جیسا بہتر ہوں۔ پھر آپ نے ہاتھ پھیرا پہلے کی طرح نابینا ہوگیا۔

[معجزہ امام علیہ السلام]

دلائل الامامۃ لابی جعفر محمد بن جریر بن رستم الطبری صفحہ ۱۸۷ کی توثیق

اہلسنت والجماعت تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۳۵ فارسی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں محمد بن جریر بن رستم آملی شیعہ است۔ خود علامہ مولوی محمد حسین ڈھکو رئیس المقصرین صاحب اپنی کتاب احسن الفوائد صفحہ ۱۶ پر لکھتے ہیں۔ محمد بن جریر رستم طبری علمائے امامیہ میں سے جلیل القدر عالم متکلم تھے۔

[شیعہ مقصر یا شیعہ وہابی کو چیلنج کہ اس معجزہ کا انکار کرے کہ یہ امام معصوم نے دکھایا یا خدا کا معجزہ ہے]

قال ابو جعفر حدثنا ابو محمد عبد الله بن محمد قال حدثنا

ابراهیم بن سهل قال لقیت علی بن موسیٰ الرضا وهو علی حماره فقلت لهٗ من أرکبک هٰذا وتزعم اکثر شعتک ان اباک لم یوصک ولم یقعدک هٰذا المقعمر وادعهت لنفسک مالم یکن لک فقالهٗ وما دلالة الامام عندک؟ قلت ان یکلم ماوراء البیت وان یحی ویمیت فقال انا افعل اما الّذی معک فخمسة اخری ثم اقبضها الی تعلم انی امامٌ بلا خلاف فوقع علی الرعد فقال اخرج روعک فانک آمن ثم انطلقت الی منزل فاذا بأهلی جالسة فقلت لها ما الذی جاء بک فقالت لی یا هذه قوسی وارجعی الی زوجک فانک ترزقنی بعد الموت ولدا فرزقت واللّٰه. ترجمہ: ابراہیم بن سہل سے روایت ہے کہ ایک دن میری ملاقات امام رضاؑ سے ہوئی جو کہیں سوار کے جارہے تھے میں نے عرض کی مولا اکثر شیعہ یہ گمان کرتے ہیں کہ تیرے والد نے (تجھے) وصیت نہیں کی اور اس مقام پر نہیں بٹھایا جس کے آپ مدعی ہیں (یعنی امامت) حضرت امام رضاؑ نے فرمایا تیرے نزدیک امام کی کیا نشانی ہے میں نے عرض کی کہ امام وہ ہے جو غیب کی خبریں بتلائے آدمیوں کو مارے اور جلائے۔ حضرت امام رضاؑ نے فرمایا میں یہ سب کچھ کرسکتا ہوں، پس تیرے پاس پانچ دینار ہیں، تیری ایک عورت کو فوت ہوئے ایک سال ہوگیا ہے جسے میں نے ابھی ابھی زندہ کیا ہے جو سال بھر تیرے پاس رہے گی بعد میں اسے بلاؤں گا تا کہ تجھے پتہ چلے کہ میں بلا اختلاف امام ہوں یہ سن کر راوی کہتا ہے مجھے کپکپی طاری ہوگئی امام نے فرمایا اطمینان سے گھر چلے جاؤ تو امن میں ہے۔ پس میں اپنے گھر گیا دیکھا عورت واقعتاً (فرمان امام کے مطابق) زندہ بیٹھی تھی میں نے پوچھا کہ تو زندہ کیسے ہوئی اور تجھے لایا کون؟ وہ بولی کہ میں سوئی ہوئی تھی کہ ایک نوجوان (اس نے امام رضاؑ کا حلیہ بتایا) نے آکے کہا اٹھ اور جا کے اپنے شوہر سے مل تجھے اللہ ایک بچہ عطا کرے گا راوی کہتا ہے کہ جیسے امامؑ نے فرمایا تھا

ویسے ہی اللہ تعالیٰ نے مجھے فرزند عطا کیا۔

[معجزہ واقعہ شق القمر]

اقترب اللناس وانشق القمر. (قرآن) ترجمہ: قیامت قریب ہوگئی چاند پھٹ گیا۔
واقعہ: ۱۳ شعبان قبل ہجرت کتاب سفینۃ البحار صفحہ ۷۰۹ چودہ ستارہ نجم الحسن کراروی صفحہ ۵۹
حضرات واقعہ شق القمر میں یہ فعل رسولؐ نے کر کے دکھایا یا خدا نے ہاتھ چلایا انگلی رسول کی چلی یا کسی غیر کی چلی۔ مقصر ملعون ایسا نہ ہو کہ (خدا کو تو کوئی خطرہ نہیں) توحید بچاتے بچاتے تو رسالت وامامت سے ہاتھ نہ دھو بیٹھے۔ (پڑھیئے گا جلد ۲ واقعہ شق القمر کس تک خبر پہنچی ہے۔)

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنَاهُ فی امام مبين

[کس کی شان میں نازل ہوئی ہے (مراد علیؑ ہیں)]

(۱) تفسیر صافی ج ۴ صفحہ ۲۴۷ (۲) تفسیر برہان ج ۶ صفحہ ۳۸۶۔۳۸۷ حدیث نمبر ۱۷
(۳) امالی شیخ صدوق صفحہ ۱۴۴ صرف حروف کی تبدیلی ہے اس سے معترضین کے نام نہیں ہیں۔

فی المعافی عن الباقر عن ابیه عن جده علیهم السلام قال لما نزلت هذه الایت علی رسول اللّٰهؐ وکل شی احصیناه فی امام مبین (یس) قام ابو بکر و عمر من مجلسهما وقالا یا رسول اللّٰهؐ هو التورات قالؐ لا. قالا فهو الانجیل قالؐ لا. قال فهو القرآن. قالؐ لا قال فا قبل امیر المؤمنین علیه السلام فقال رسول اللّٰهؐ هو هذ انه الامام الذی احصی.اللّٰه فیه علم کل شیءٍ. ترجمہ: تفسیر صافی۔ تفسیر برہان اور معانی میں امام محمد باقرؑ نے اپنے بابا سے اور انہوں نے اپنے جد اطہر سے سنا فرمایا جب یہ آیت حضورؐ پر نازل

ہوئی وکل شی احصیناه فی امام مبین اور ہر شے کو امام مبین میں ہم نے رکھا ہے تو ابو بکرؓ اور عمرؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسولؐ اللہ اس سے مراد تورات ہے آپؐ نے فرمایا نہیں پھر کہنے لگے (ابو بکرؓ و عمرؓ) کیا اس سے مراد انجیل ہے فرمایا نہیں پھر دونوں (ابو بکرؓ و عمرؓ) کہنے لگے یا رسول اللہؐ اس سے مراد قرآن ہے فرمایا نہیں فرمایا امام نے پس امیر المؤمنین (علیؑ) آئے (جیسے ہی محفل میں انہوں نے قدم رکھا) فرمایا رسالتمآبؐ نے وہ یہ ہے بتحقیق جس میں اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو احصا کیا ہے یہ ہے امام مبین۔ یعنی علی علیہ السلام۔

تفسیر صافی صفحہ ۲۴۷ جلد ۴۔ فی الاحتجاج عن النبیؐ فی حدیث قال معاشر الناس ما من علم الا علمنیه ربّی وانا علمة علیاً وقد احصاه اللّٰه فی کلّ علم علمت فقد احصیته فی امام المتقین وما من علم الا علمة علیّا. ترجمہ. فرمایا حضور اکرمؐ نے اے لوگوں کوئی ایسا علم نہیں جو میرے پروردگار نے مجھے تعلیم نہ کیا ہو اور میں نے اپنے علوم علی میں جمع کر دیئے ہیں پس وہی ہیں امام مبین۔

یہی تو سبب ہے کہ آپؐ نے فرمایا تھا انا مدینة العلم وعلی" بابها. میں شہر علم ہوں اور علی بن ابیطالب اس کا دروازہ۔ ومن اراد العلم فلیات الباب. پھر جو علم حاصل کرنے کا ارادہ رکھے دروازہ (علی) کے پاس آئے۔

تفسیر برہان جلد ۶ صفحہ ۳۸۷ روایت نمبر ۲۰ عن ابی ذر فی کتاب مصباح الانور قال: کنتُ سائِرًا فی أغراضِ أمیر المؤمنینؑ اِذمرَرْنا بوادٍ وَنَمْلُه کالسیّل سارٍ فذَهلتُ مِمَّا رأیتُ فقلت اَللّٰهُ اکْبَر جَلّ مُحْصِیهُ فقال امیر المؤمنین علیه السلام لا تَقُلْ ذالک یا أباذرّ. ولکن قُلْ جَلّ بارِیه فَوالّذی صوَّرک اِنّی أحصِی عدَدَهم وأعلَم الذَّکَر من الأنثیٰ بِاذن اللّٰه

عزوجلّ. ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری کی روایت یہ ہے مصباح الانوار شیخ طوسی کے حوالے سے تفسیر برہان میں موجود ہے کہ ایک دفعہ کسی کام سے میں مولا امیر المؤمنین (علیؑ) کے ہمراہ جارہا تھا کہ راستے میں چیونٹیوں کے ایک سیلاب بے پناہ کے پاس سے گذر ہوا میں نے دیکھ کر کہا اللہ اکبر حل محصیہ کہ کتنا بڑا ہے (بلند ہے) اس کا شمار کرنے والا حضرت امیر المومنین علیؑ نے یہ سن کر فرمایا اے ابوذر ولا تقل ذلک یا ابا ذر ولکن جل باریہ یہ بات نہ کہہ بلکہ یوں کہہ کہ کس قدر بلند ہے وہ ذات جو ان کو پیدا کرنی والی ہے قسم ہے اس ذات کی (فو الذی) اے ابوذر جس نے مجھے صورت بخشی میں باذن اللہ ان کا شمار بھی جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ ان میں نر کتنے اور مادہ کتنے ہیں۔

[فرمان امام جعفر صادقؑ یہ عقیدہ رکھیں]

دیکھو (۱) تفسیر برہان جلد ۶ صفحہ ۳۸۷ حدیث نمبر ۱۹۔ (۲) مدینۃ المعاجز صفحہ ۱۲۷۔ ۱۲۸ جلد دوئم۔ (۳) طوالع الانوار صفحہ ۲۶۴۔ (۴) بحار الانوار جلد ۷ صفحہ ۳۰۳۔ (۵) مصباح الانوار

الشیخ باسنادہ عن رجالہ مرفوعا الی المفضل بن عمر قال دخلت علی الصادق علیہ السلام ذات الیوم فقال لی یا مفضل عرفت محمدًا، وعلیًا، و فاطمۃ، والحسنؑ. والحسین علیہا السلام کنہ معرفتہم؟ قلت یا سیدی ما کنہ معرفتہم؟ قال: "یا مفضل تعلم أنہم فی طیر عن الخلائق بجنب الروضۃ الخضراء فمن مرفہم کنہ معرفتہم کان معنا فی السنام الا علی" قال قلت عرفنی ذلک یا سیدی قال: "یا مفضل تعلم أنہم عَلِمو ما خلق اللّٰہ عزوجل وذَرَاہ وبَرَاہ وأنہم کلمۃ التقوی وخزان السمٰوٰۃ والارضین والجبال

والرمال والبحار وعرفو کم فی السماء نجم ومَلَکَ ووزن الجبال وکَیلَ ماءِ البحارِ وأنہارہا وعُیونہا وما تسقط من ورقۃٍ اِلَّا عَلِموہا ولا حِبَّۃٍ فی ظُلمٰات الأرض ولا رَطب ولا یابس الافی کتابٍ مبین وہو فی علیہم وقد علمو ذلک فقلت یا سیدی قد عَلِمتُ ذلک وأَقرَرتُ بہ وآمنت قال نعم یا مُفَضّل نعم یا مُکَرّم نعم یا طیّب نعم محبوب طبت وطابَت لک الجنۃ ولکل مؤمن ابہا. ترجمہ: مفضل بن عمر نے کہا میں ایک دفعہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو معصومؑ نے فرمایا اے مفضل کیا تم نے محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسین علیہ السلام کو ایسے پہچانا جیسے کہ ان کے پہچاننے کا حق ہے میں نے عرض کی اے مولا اے میرے سرداران کے پہچاننے کا حق کیا ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جو ان کو بحق معرفت جانے گا وہ اعلیٰ درجے کا مومن ہوگا آل محمد کو ایسا پہچانو جیسا پہچاننے کا حق ہے میں نے عرض کی کہ اے مولا پھر ذرا مجھ کو پہچانوائیں۔ امام نے فرمایا تم یہ جان لو کہ وہ اللہ کی تمام مخلوق کو جانتے ہیں اور تقوی کے کلمہ ہیں اور زمینوں، آسمانوں، پہاڑوں، ریتوں، سمندروں، نہروں اور چشموں کے خازن ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ آسمان میں کتنے ستارے اور کتنے فرشتے ہیں اور پہاڑوں کا وزن اور نہروں، سمندروں، چشموں کے پانیوں کا وزن جانتے ہیں اور کوئی پتہ نہیں گرتا جس کو وہ نہ جانتے ہوں اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ اور کوئی خشک وتر نہیں ہے جو کہ کتاب مبین میں نہ ہو اور سب ان کے علم میں ہے میں نے کہا اے مولا میں نے جان لیا اور اقرار کرلیا اور ایمان لے آیا۔ آپ نے فرمایا ہاں اے مفضل، اے مکرم، اے طیب، اے خوش قسمت تیرے لئے جنت پاکیزہ ہوگئی اور ہر اس مومن کے لئے پاکیزہ ہوگئی جو اس پر ایمان لایا۔

اب دیکھئے کتب ذیل۔

(۱) مدینۃ المعاجز جلد ۲ صفحہ ۱۲۷۔ (۲) غایت المرام صفحہ ۵۱۶۔ (۳) تفسیر صافی صفحہ ۲۴۷ جلد ۴۔

(۴)تفسیر قمی ج ۲ صفحہ ۲۱۲ (۵)تفسیر برہان جلد ۶ صفحہ ۳۸۸ حدیث نمبر ۲۱

عن عمار بن یاسر قال کنت مع امیر المومنینؑ فی بعض غزواته نرونا بواءٍ نملوء نملا فقلت یا امیر المومنینؑ تری یکون أخَذُ من خلق اللّٰه یعلم کم عدد هٰذا النمل؟ قال "نعم یا عمار انا أعرِف رجُلاً یعلَمُ کم عدّده و کم فیه ذَکر و کم فیه اُنثیٰ فقلت من ذالک یا مولای الرجل؟ فقال "یا عمار أما ترأت فی سورة یس (و کل شی احصیناه فی امام مبین) فقلت بلی یا مولای قال انا ذلک الامام المبین. ترجمہ: فضل بن شاذان اور تفسیر برہان میں حضرت عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ مولا امیر المومنینؑ کے ہمراہ ایک جنگ کو جاتے ہوئے راستے میں چیونٹیوں سے پُر ایک وادی سے گذر ہوا میں نے عرض کیا مولا مخلوق خدا میں کوئی ایسا بھی ہے جو ان چیونٹیوں کی تعداد کو جانتا ہو آپؑ نے فرمایا ہاں اے عمار میں اس شخص کو جانتا ہوں جو ان کی تعداد کے ساتھ ساتھ یہ بھی جانتا ہے کہ اس میں کتنے نر اور کتنے مادہ ہیں۔ پھر آپؑ نے فرمایا عمار تو نے سورہ یس میں و کل شی احصیناہ فی امام مبین ہم نے ہر چیز کو امام مبین میں قرار دیا کی آیت نہیں پڑھی عمار نے عرض کی پڑھی ہے أنا ذَالِکَ امام مُبین آپؑ نے فرمایا وہ امام مبین میں ہوں۔

[امامؑ کا علم]

اصول کافی جلد ا صفحہ ۲۲۵ کتاب الحجۃ

عن ضریس الکناسی قال کنت عند ابی عبد اللّٰه وعنده أبو بصیر فقال أبو عبد اللّٰه علیه السلام ان داؤد ورث علم الانبیاء وان سلیمان ورث داؤد وان محمد ورث سلیمان وانا ورثنا محمدًا وانَّ

عندنا صحف ابراهیم وألواح موسیٰ فقال أبو بصیر ان هٰذا لَهُو العلم فقال: یا أبا محمد لیس هٰذا هو العلم اِنّما العلم ما یحدث باللّیل والنهار یوماً وساعة بساعة. ترجمہ: روایت کرتے ہیں ابوبصیر فرمایا ابوعبداللہ صادقؑ نے داؤد انبیاء کا وارث ہوا۔ سلیمان داؤد کا اور بتحقیق محمدؐ سلیمان کے وارث ہوئے اور میں محمدؐ کا وارث ہوا ہمارے پاس تو آیت زبور انجیل کا علم ہے صحیفہ ابراہیم اور الواح موسیٰ کا علم ہے میں نے کہا علم اس کا نام فرمایا بتحقیق علم وہ ہے جس کا تعلق ہر دن اور ہر گھڑی کے واقعات سے ہے۔

["مقام امام" علوم الٰہی کا خازن ہونا]

اصول کافی ج ا صفحہ ۱۹۲ کتاب الحجۃ حدیث ۳

عن سدیر عن أبی جعفر قال قلت له جعلت فداک ما أنتم قال: نحن خزأن علم اللّٰه ونحن تراجمة وحی اللّٰه ونحن الحجة البالغة علی من دون السماء ومن فوق الأرض. ترجمہ: سدیر نے امام محمد باقرؑ سے سوال کیا مولا آپ کا مقام کیا ہے فرمایا ہم علوم الٰہی کے خازن یعنی رکھوالے ہیں وحی خدا کے ترجمان زمین کے اوپر اور آسمانوں پر خدا کی حجت کامل ہیں۔

(۱)مدینۃ المعاجز جلد ۵ صفحہ ۴۴۱ (۲)دلائل امامۃ طبری صفحہ ۱۲۵

(۳)بحار الانوار جلد ۱۴ صفحہ ۶۳۳ (۴)صحیفۃ الابرار جلد ۲ صفحہ ۲۹۴

عن مفضل بن عمر قال ابی عبد اللّٰه علیه السلام. أعلم ما فی المشرق وما فی المغرب وما فی السمٰوة والأرض وما فی البرّ والبحر وعدد ما فیهن ولیس ذالک لابلیس ولا لملک الموت

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا میں شرق و غرب جانتا ہوں، اس میں کیا ہے۔ بیچ آسمان و زمینوں میں کیا ہے میں جانتا ہوں، سمندروں میں کیا ہے میں جانتا ہوں، خشکی میں کیا ہے

میں جانتا ہوں، ان کی تعداد بھی جانتا ہوں۔ جس کا علم نہ شیطان کو ہے نہ ملک الموت کو۔ خدا فرماتا ہے تم شیطان رجیم کی قوت و متصرف کا ادراک بھی نہیں کر سکتے۔

آیت۔ انه یراکم وهم قبیله من حیث لا ترونهم. پ۸ رکوع ۱۰

ترجمہ: شیطان مع قبیلہ کے تم کو دیکھتا ہے، اور تم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔

نوٹ: مومنین افسوس اس آیت کے تحت مقصر بھی مانے گا کہ شیطان مع قبیلے کے ہمیں دیکھتا ہے۔ مگر یہ مقصر رسولؐ خدا، خاتم الانبیاء و ائمہ معصومینؑ کو شیطان کے مقابل بے خبر سمجھتا ہے کتنی محمدؐ و آلِ محمدؐ کے ساتھ غداری ہے، مقصری ہے۔ کہ شیطان جانتا اور دیکھتا ہو ائمہ کو علم ہی نہ ہو۔ انصاف فرمائیں۔

[امامؑ کا علم عطائی ہے]

اصول کافی ج ۱ صفحہ ۱۹۷ کتاب الحجۃ۔ قال امیر المومنین علی علیه الصلاة والسلام علمت علم المنایا والبلایا والانساب وفصل الخطاب فلم یفتنی ما سبقنی وولم یعزب عنّی ما غاب عنّی أبشر بإذن الله واؤدّی عن الله عزوجل کل ذالک مکننی الله فیه باذنه. ترجمہ: فرمایا امیر المومنین علیؑ نے مجھے موتوں اور نسبوں کا اور فیصلہ کرنے کا علم دیا گیا ہے پس غائب نہیں مجھ سے جو پہلے ہو چکا اور دور نہیں مجھ سے جو مخفی ہے۔ باذن اللہ لوگوں کو بشارت دیتا ہوں اور یہ سب قدرت کی طرف سے مجھے عطا کیا گیا ہے اور اپنے علم میں مجھے اس نے (اللہ نے) قدرت دی ہے۔

[امامؑ ہمارے اعمال ہر وقت دیکھتا ہے]

مشارق انوار الیقین صفحہ ۷۲ قال امیر المومنین انا الشاهد لاعمال خلائق فی المشارق والمغارب. ترجمہ: میں ہی مشرقوں اور مغربوں کے مخلوق کے

اعمال کا شاہد ہوں۔

مشارق انوار الیقین صفحہ ۱۷۔ قال امیر المومنین ان الذی أری أعمال العباد.

ترجمہ: میں ہی وہ ہوں جو عبادت کرنے والوں کے اعمال دیکھوں گا۔

اَنَا الَّذی لا تقبلُ لِاَعمَال اِلَّا بِوِلایَتی. ترجمہ: میں ہی ہوں جس کی ولایت کے بغیر اعمال قبول نہیں ہوں گے۔ اصول کافی ج ۱ صفحہ ۲۱۹ کتاب الحجۃ حدیث نمبر ۴

عن عبد الله بن أبان الزیّات وکان مکیناً عند الرضاً قال قلت الرضاً ادع الله لی ولاهلبیتی فقال أولست أفعل؟ والله انّ اعمالکم لتعرض علی فی کل یومٍ ولیلةٍ قال: فاستعظمت ذلک فقال لی أما تقرء کتاب الله عزوجل وقل اعملو نسیری الله عملکم ورسوله والمؤمنون؟ قالؑ: هو والله علی بن ابیطالبؑ. ترجمہ: بن ابان زیات کہتا ہے کہ میں مولا امام رضاؑ کے پاس گیا کہا امام رضاؑ کو مولا گھر والوں کے لئے دعا کیجئے آپ نے فرمایا کیوں کہوں جب کے تمہارے اعمال خدا کی قسم ہر دن اور رات ہمارے ہاں پیش ہوتے ہیں راوی کہتا ہے کہ بات کو میں بڑا سمجھا آپؑ نے آیت پڑھی اور فرمایا تم عمل کئے جاؤ تمہارے اعمال اللہ اور رسول اور مومن دیکھتے ہیں فرمایا خدا کی قسم اس سے مراد علی بن ابیطالبؑ ہیں۔ (جو تمہارے اعمال دیکھتا ہے وہی مومن سے مراد ہے)۔ یہ ائمہ معصومین و رسولؐ خدا کا ہمارے حال سے ہر وقت واقف ہونے کی دلیل قرآنی ہے۔ اصول کافی جلد اول صفحہ ۲۲۶ کتاب الحجۃ

قال أبی الحسن أول علیه السلام (علیؑ)... جعله الله لنا اُمّ الکتاب أن اللّٰهُ یقول وما من غائبة فی السماء والأرض الا فی کتاب مبین ثم قال: "ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا" فنحن الذین اصطفانا اللّٰه عزوجلّ وأورثنا هذا الّذی فیه تبیانٌ کل شیءٍ.

ترجمہ: اور نہیں ہے کوئی غیب بیچ آسمانوں اور زمین کے جو ہے سب کا سب اس کتاب مبین قرآن مجید میں ہے پھر فرمایا پھر ہم نے اس کتاب کے وارث بنائے ہیں مصطفٰے بندے (علیؑ) فرماتے ہیں وہ ہم ہی تو مصطفٰے بندے ہیں اللہ کے اور وارث کیا ہے اور کہا ہے جو کیا ہے ہر شے کو اس کتاب مبین میں ان تمام چیزوں کو ہم ان کے وارث ہیں۔

حاصل مطلب ''کل کا کل کتاب جو اللہ نے نازل کیا نہیں جانتا کوئی سوائے علی ابن ابیطالبؑ کے''

تفسیر ابن کثیر دمشقی ج ۱ صفحہ ۴۱۰ میں ہے جب احد میں حضورؐ کے دندان مبارک شہید ہوئے حضورؐ زمین پر گرے جعل بن سراقہ کہ ملعون نے آواز دی قد قتل محمد. یعنی محمدؐ قتل ہو گئے۔ مسلمان بھاگنے لگے کافر حملہ آور ہونے لگے، یہ آواز حضرت علیؑ نے سنی آپؑ لڑ رہے تھے آپ کے ہاتھ میں دو تلواریں تھیں ایک کا نام سمسام اور دوسری کا نام ذقام تھا۔ دونوں کو ملایا گھٹنے پر مارا توڑ دیا۔ اور یہ جملے کہے لا حیات بعد حبیب. ترجمہ: حبیب کے بعد حیاتی بے کار ہے۔ ان تین مشکلوں میں دوڑتے ہوئے حضورؐ کے پاس یہ کہتے ہوئے آئے اور راستے میں کافروں کو گردنوں سے پکڑ پکڑ کر آپس میں ٹکراتے ہوئے مارتے ہوئے کہتے جاتے تھے وَاللّٰہُ لَا اَنَا اَخُوْہُ وَوَلِیُّہٗ وَوَارِثُہٗ فَمَنْ اَحَقُّ بِہٖ مِنِّی. المختصر ترجمہ: خدا کی قسم یا مر جاؤں گا یا محمدؐ کا دین قائم کر جاؤں گا کیونکہ میں محمدؐ کا بھائی ہوں میں محمدؐ کا وارث ہوں، میں محمدؐ کا ولی ہوں مجھ سے بڑھ کر اس بات کا حقدار کون ہے۔ تین مشکلیں تھیں۔

آتے ہی گرتے ہوئے حضورؐ کو اٹھا لیا اور آتے ہوئے حملہ آور کافروں کو ہٹا لیا اور بھاگے ہوئے مسلمانوں کو بلا لیا۔ اور کہا ایھا الناس ھٰذَا مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ. اے انسانوں یہ ہے اللہ کا رسول۔ (حضورؐ نے حضرت عباسؓ کو جس کی آواز تین میل تک جاتی تھی مسلمانوں کو بلانے کا حکم دیا اور علیؑ سے فرمایا یا علی تو نے مجھے کافروں میں بلند کیا ہے۔ میں تجھے مسلمانوں کے مجمع میں بلند کر کے بتا دوں گا۔ کہ جس کا میں مولا اس کا یہ علیؑ مولا ہے)۔ از مؤلف

[امیر المومنین علیؑ اور آئمہ علیہم السلام ہی جانتے ہیں بالترتیب نزول قرآن]

اصول کافی ج ۱ صفحہ ۲۲۸ حدیث نمبر ۱ باب لم یجمع القرآن الا آئمه انهم یعملون علمه کله. عن جابر قال سمعت أبا جعفرؑ یقول ما ادعی أحدٌ من الناس أنّه جمع القرآن کلّه کما انزل اِلّا کذّاب وما جمعه وحفظه کما نزّله اللّٰه تعالیٰ اِلّا علیُّ بن أبیطالبؑ والأئمّة من بعده علیه السلام. ترجمہ: حضرت جابر سے روایت ہے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا نہیں کوئی انسانوں میں یہ دعویٰ کر سکتا سوائے کذاب کے تحقیق جمع کیا ہے قرآن جیسے نازل ہوا اور حفاظت کی جس طرح نازل ہوا ہے سوائے علی ابن ابیطالبؑ کے اور آئمہ (جو ان کی اولاد) جو ان کے بعد ہیں۔

[سات آئمہؑ کے ہاتھوں کے لکھے ہوئے قرآن کے عکس منسلک]

قارئین کرام! معاف کرنا پڑھنے یا سننے والے غلطی نہ کھائیں۔ نہج البلاغہ میں علیؑ نے فرمایا ہے:

''القرآن'' ھو بین الدفتین فی ایدی الناس. (قرآن پاک) بیشک یہ ہے جو لوگوں کے ہاتھوں میں دو تختیوں میں یعنی گتے کے اندر بند ہے اور لوگوں کے ہاتھوں میں ہے یہ قرآن ہے۔ البتہ بات ترتیب کی تھی کیونکہ حضورؐ کی پہلی زندگی مکی وہاں جو قرآن نازل ہوا وہ مکی اور بعد ہجرت تا شہادت مدینہ میں زندگی گزاری وہاں جو قرآن نازل ہوا وہ مدنی صورتیں مگر اس وقت مدنی پہلے مکی بعد پھر مکی پھر مدنی پھر مدنی پھر مکی ترتیب الگ بات ہے جو موضوع بحث بات ہے۔ باقی قرآن یہی ہے یہ ہمارا ایمان ہے۔

اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۲۲۹ حدیث نمبر ۴ میں فرمایا۔ قال سمعت ابا عبد اللّٰه علیه السلام یقول واللّٰه اِنی لأعلم کتاب اللّٰه من أوّله اِلی الآخره کأنّه فی کفّی فیه خبر السماء وخبر الأرض وخبر ما کان وخبر ما هو کائن

قال اللّٰہ فیہ تبیان کلّ شئ. ترجمہ: فرمایا امام جعفر صادقؑ نے میں خدا کی قسم کتاب کو اول سے آخر تک ایسے جانتا ہوں گویا وہ میری مٹھی میں ہے اس میں آسمان کی خبریں اور زمین کی خبریں اور جو کچھ ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے کی خبر ہے اور ارشاد خداوندی ہے کہ اس میں ہر شے کا بیان موجود ہے۔

حدیث نمبر۵ اصول کافی جلد ا صفحہ ۲۲۹ عن ابو عبد اللّٰہؑ قال بین أصابعہ فوضعھا فی صدرہ ثمّ قال: وعندنا واللّٰہ علم الکتاب کُلہ. ترجمہ: امام نے انگلیوں کو کھول کر سینے پر رکھتے ہوئے فرمایا خدا کی قسم ہمارے پاس ساری کتاب کا علم ہے۔

[آئمہ علیہم السلام کو علم لدنی ہے]

اصول کافی جلد ا حدیث نمبر ا، نمبر ۳ صفحہ ۲۳۰ آئمہ کو اسم اعظم

عن جابر عن ابی جعفرؑ قال ان اسم اللّٰہ الاعظم علی ثلاثۃ وسبعین حرفاً انما کان عند آصف ابن برخیا منھا حرف واحد فتکلّم بہ فخسف بالأرض ما بینہ وبین سریر بلقیس حتّیٰ تناول السریر بیدہ ثمّ عادت الأرض کما کانت أسرع من طرفۃ عین ونحن عندنا من الاسم الاعظم اثنان وسبعون حرفاً وحرف واحد عند اللّٰہ تعالیٰ استاثر بہ فی علم الغیب عندہ. ولاحول ولاقوۃ الّا باللّٰہ العلی العظیم

حاصل مطلب آصف ابن برخیا کو ایک حرف اور ہمیں خدا نے ۷۲ حرف عطا کئے ہیں۔ ایک حرف باقی ذات وحدت کے لئے ذاتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ محمد آل محمد جو علم غیب عطائی ہے وہ بھی اتنا جس کا کوئی احصاء یعنی حد بندی مقرر نہیں کر سکتا اللہ جانتا ہے کہ اس نے کتنا علم دیا ہے آل محمد کو۔ علم کے اندازے کا فیصلہ کرنے والا بندا جاہل نہیں بلکہ اجہل ہوگا۔

[”آئمہ علیہم السلام تمام علوم جانتے ہیں“]

باب آئمہ یعلمون جمیع العلوم

اصول کافی ج ا صفحہ ۲۵۵ حدیث نمبر ۳

عن علی بن ابراھیم عن صالح بن السندی عن جعفر بن بشیر عن ضریس قال سمعت أبا جعفر علیھم السلام یقول ان اللّٰہ عزوجل علمین. علمٌ مبذول وعلمٌ مکفوف فأمّا المبذول فانّہ لیس من شیءٍ تعلمۃ الملائکۃ والرُّسل اِلّا نحنُ نعلمہُ وأمّا المکفوف فھو الّذی عند اللّٰہ عزوجل فی ام الکتاب اذا خرج نفذ. ترجمہ: امامؑ نے فرمایا اللہ کے دو علم ہیں ایک علم مکفوف ہے وہ جو نہیں دیا گیا۔ علم مبذول جو عطا کیا گیا ہے ایسا کوئی امر نہیں ہے جو ملائکہ اور مرسلین جانتے ہوں اور ہم نہ جانتے ہوں اور مکفوف وہ علم ہے جو خدا کے پاس لوح محفوظ میں ہے جب سرکار امام زمانہؑ کا ظہور ہوگا تو جاری ہوگا۔ (معلوم ہوا سب آئمہ جانتے ہیں بلکہ وہ علم جاری امام زمانہؑ کریں گے)

اصول کافی جلد اول صفحہ ۲۵۵ حدیث نمبر ۴۔ عن أبی بصیر عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اللّٰہ عزوجل علمین: علمٌ لا یعلمہُ اِلّا ھو وعلمٌ علّمہ ملائکۃ ورسلہ فما علّمہ ملائکۃ ورسلہ علیہ السلام فنحن نعلمہ. ترجمہ: اللہ کے دو علم ہیں ایک علم جسے وہ جانتا ہے اور وہ علم ملائکہ اور رسولوں کو سکھایا گیا ہے اور نہیں علم ملائکہ اور رسولوں کو جو ہم کو سکھایا گیا۔ معلوم ہوا ملائکہ اور باقی رسولوں کو وہ علم نہیں ہے جو رسول خدا اور آئمہ معصومین علیہم السلام کو دیا گیا ہے۔

مطلب یہ ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ جو امام زمانہؑ آکر ظاہر کریں گے اس سے ثابت ہے

کہ باقی آئمہ سب جانتے ہیں لیکن ظاہر کرنا انہیں نہیں سوائے امام آخرالزمانؑ مہدیؑ کے۔

ان روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے (۱) ملائکہ نے آدم کے مقابلے میں کہا۔ لا علمنا الا ما علمتنا انک انت علیم الحکیم. اور آدم علیہ السلام سے حضورؐ تک باقی انبیاء کے پاس وہ علم نہ تھا جو حضور کو عطا ہوا۔

محمد وآل محمد فرماتے ہیں۔ نحن مشیت اللّٰہ. کہ اللہ کی مشیت ہم ہیں۔

خدا فرماتا ہے عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه أحدا الا من ارتضیٰ من رسول. (سورہ جن) ترجمہ: جاننے والا غیب پس ظاہر نہیں کرتا کسی ایک پر سوائے رسول میں سے ارتضیٰ بندے جس کو اس نے پسند کرلیا ہے۔

جسے تفسیر برہان جلد ۸ صفحہ ۱۴۱ الا من ارتضیٰ من رسولٍ. یعنی علیاً مرتضیٰ من الرسولِ وهو منهُ. وہ علیؑ ہے جس کو اللہ غیب دیتا ہے۔

[قرآن مجید میں پانچ قل ہیں]

(۱) قل اوحی (۲) قل هو اللہ احد (۳) قل یا ایها الکافرون (۴) قل اعوذ برب الفلق (۵) قل اعوذ برب الناس پانچوں کا نزول مکہ (مکی سورتیں ہیں) میں ہوا ہے گویا قبل ھجرت ہوا ہے

تفسیر برہان جلد ۸ صفحہ ۱۴۰ سورہ جن میں ارشاد ہے ولایت کی طرف بلایا جارہا ہے۔ اس لئے مولوی صاحبان چاروں قل کو دیوار مساجد یا گھروں میں سجا دیتے ہیں یہ مقصر مولوی خوف ولایت علیؑ سے پانچواں قل اوحی الی (سورہ جن) نہ چھاپتے ہیں نہ چھپواتے ہیں، نہ جھاڑتے ہیں نہ بتلاتے ہیں اس لئے کہ ولایت علی کا اس میں سبق دیا گیا ہے۔

[آئمہ علیہم السلام کے پاس گذشتہ اور آئندہ کا علم عطیہ خدا ہے]

باب ان الآئمهٔ یعلمون علم ما کان وما یکون ونه لا یخفی

علیهم شیٔ. ترجمہ: تحقیق آئمہ جانتے ہیں علم جو تھا اور جو ہوگا۔ نہیں ہے مخفی ان سے کوئی شے۔

(۱) اصول کافی ج ۱ صفحہ ۲۶۰۔۲۶۱ حدیث نمبر ۱ (۲) تفسیر صافی جلد ۲ صفحہ ۲۷۵

(۳) بصائر درجات صفحہ ۲۳۰ (۴) بحار الانوار جلد ۷ صفحہ ۴۴۶

(۵) الخراج وجرائح صفحہ ۳۰۴ جلد.....

عن السیف التمار قال: کنا عند مع ابی عبد اللّٰه علیه السلام جماعت من الشیعة فی الحجر فقال علینا عین؟ فالتفتنا یمنة ویسرة فلم نر أحدا فقلنا: لیس علینا عین؟ فقال: وربّ الکعبة وربّ البیّنة ثلاث مرّاة. لو کنت بین موسیٰ و الخضر لأخبرتهما أنّی أعلم منهما ولا نبئتُهُمَا بما لیس فی أیدیهما لأن موسیٰ والخضر علیهما السلام عطیا علم ما کان ولم یعطیا علم ما یکون وما هو کائن حتی تقوم الساعة وقدور ثناه من رسولِ اللّٰهؐ وراثة. ترجمہ: ہم حجرے میں بیٹھے تھے آپ نے فرمایا یہاں کوئی جاسوس تو نہیں، ہم نے دائیں بائیں دیکھ کر کہا مولا کوئی نہیں۔ حضرت نے تین بار فرمایا قسم ہے رب کعبہ کی اگر میں موسےٰ اور خضر کے زمانے میں ہوتا کیونکہ میں ان دونوں سے زیادہ عالم ہوں اور انہیں آگاہ کرتا جو وہ نہیں جانتے کیونکہ موسےٰ اور خضر وہ نہ جانتے تھے جو کچھ ہو چکا ہے آئندہ کا علم اور قیامت تک ہونے والے واقعات کا علم وہ نہیں دیئے گئے تھے اور یہ علم ہمیں رسول اللہ سے وراثت میں ملا ہے۔ (آئمہ بندوں کا ظرف دیکھ کر بات کرتے تھے تاکہ جہلا ہمیں خدا نہ کہہ دیں ورنہ وہ سب کچھ جانتے تھے بامر اللہ)۔

اصول کافی جلد اول صفحہ ۲۶۱ حدیث نمبر ۲۔ عبد اللّٰه بن بشیر الخثمنی سمعو أبا عبد اللّٰه علیه السلام یقول إنّی لأعلم مافی السمٰوة وما فی الارض وأعلم ما فی الجنّة وأعلم ما فی النار وأعلم ما کان وما یکون قال: ثمّ

مکث هنیئة فرأی أنّ ذٰالک کبر علی من سمعه منه فقال: علمتُ ذلک من کتاب اللّٰه عزّوجل اِنّ اللّٰه عزوّجل یقول فیه تبیان کلّ شئ.

ترجمہ: بتحقیق میں جانتا ہوں جو کچھ آسمانوں زمینوں میں ہے جو کچھ جنت میں ہے جو کچھ جہنم میں ہے جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے جانتا ہوں۔ پھر کچھ تامل کیا کہ یہ بات سننے والے کم فہموں پر گراں گذر رہی ہے چنانچہ معاف فرمایا کہ یہ سب کچھ میں کتاب خدا سے جانتا ہوں جس میں ہر شے وضاحت سے بیان کی گئی ہے اور یہاں موجود ہے۔

[مقصرین کو تنبیہ امامؑ کہ ہمارے پاس سب علوم ہیں]

اصول کافی ج ا صفحہ ۲۶۱ کتاب الحجة باب علم ما کان ومایکون حدیث نمبر ۴

محمد بن یحیٰ عن احمد بن محمد عن ابن عبوب عن ابن رتاب عن ضریس الکناسی قال سمعت ابا جعفرؑ یقول: وعنده أناس من أصحابه. عجبت من قوم یتولّونا ویجعلونا آئمة ویصفون أنّ طاعتنا مفترضة علیهم کطاعة رسول اللّٰهؐ ثمّ یکسرون حجتهم ویخصمون أنفسهم یضعف قلوبهم فینقصونا حقّنا ویعیبون ذلک علی من أعطاه اللّٰه برهان حقّ معرفتنا والتسلیم لأمرنا أترون أنّ اللّٰه تبارک و تعالیٰ افترض طاعته أولیائه علی عباده ثمّ یُخفی عنهم أخبار السمٰوٰة والأرض ویقطع عنهم الموادّ العلم فیما یرد علیهم مِمّا فیه قوام دینهم؟ فقال لهٗ حمران: جعلتُ فداک أرأیت ما کان من أمر قیام علی بن أبیطالبؑ والحسنؑ والحسینؑ وخروجهم وقیامهم بدین اللّٰه عَزّ ذکره. الخ ترجمہ: ضریس کہتا ہے میں نے امام محمد تقیؑ سے یہ حدیث اس وقت سنی جب آپ کے بیٹھے تھے اور آپؑ فرما رہے تھے کہ

میں اس قوم سے تعجب کرتا ہوں جو ہمارے تولا کا دعویٰ بھی کرتی ہے اور ہم کو ظاہر امام بھی سمجھتی ہے اور یہ بھی کہتے ہیں ہماری اطاعت ان پر مثل رسول کریمؐ فرض ہے پھر اپنے دعویٰ کے دلائل خود ہی توڑ دیتے ہیں پس ہمارے حق میں تنقیص یعنی ہم آئمہ میں نقص نکالتے ہیں یعنی ہمارے فضائل کو کم کرنا شروع کر دیتے ہیں اور جن علماء کو اللہ نے ہماری معرفت کے دلائل و براہین عطا فرمائے ہیں اور ہماری امر امامت کو تسلیم کرنے کی توفیق دی ہے ان پر یہ لوگ عیب لگاتے ہیں۔ (علماء عارفین کی عیب جوئی کرنا مقصرین کا کام ہے)۔ نوٹ: اصول کافی جلد اول صفحہ ۲۶۲ کی یہ حدیث تفسیر برہان اور احتجاج طبرسی میں امام حسن عسکریؑ کے قول کی تائید کرتی ہے۔

کیا تم سوچ سکتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ایک خاص بندے کی اطاعت تو بندوں پر فرض کر دے اور زمین آسمان کا علم اس سے پوشیدہ رکھے اور اُسے وہ علم عطا نہ کرے جس پر دین کی بقا ہے۔

اصول کافی صفحہ ۲۶۴ جلد ا عن أبان بن عثمان عن عبد الواحد بن المختار قال أبو جعفرؑ لو کان لألسنتکم أوکیة لحدّثت کلّ امرئ بماله وعلیه. ترجمہ: امام محمد باقرؑ نے فرمایا اگر تمہاری زبانوں پر بندش نہ ہوتی (آگے بتانے کی پابندی نہ ہوتی) تو ہر شیعہ کو ہم اس کے نفع و نقصان کی خبر دیتے۔ دیکھو (بصائر درجات صفحہ ۴۲۲)

تفسیر صافی ج ا صفحہ ۴۶۲ یا ایها الذین آمنو اطیعو اللّٰه واطیعو الرسول واولی الامر منکم. ترجمہ: اے ایمان والوں اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور صاحبان امر کی جو تم میں سے ہیں۔

فی کافی و عیاشی عن الصادقؑ انه مثل عن اوصیاء طاعتهم مفروضة قال نعم هم الذین قال اللّٰه اطیعو اللّٰه. وقال اللّٰه انما ولیکم اللّٰه فی تفسیر عیاشی قال نزلت فی علی بن ابیطالب والحسن والحسینؑ ثم بعده علی ابن الحسین ثم بعده محمد ابن علیٍ الخ تا

مہدیؑ. ترجمہ: یہ آیت علیؑ اور ان کے گیارہ بیٹوں کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

[آقا سید علی خامنہ ای اور تشہد کے لئے نص قرآنی]

نماز کی گہرائیاں صفحہ ۹۶ آقا سید علی خامنہ ای حفظ اللہ تعالیٰ۔

تشہد: ہر نماز اور دوسری اور آخری رکعت میں جب نمازی دو سجدوں کے بعد سر اُٹھا کر بیٹھتا ہے تو اس حالت میں تین جملوں کو اپنی زبان سے ادا کرتا ہے۔ جو دین کے حقائق اور عظمتوں کی ترجمانی کرتے ہیں نمازی کا یہ عمل کہ جس میں اس کا بولنا بھی شامل ہے ہم اسے تشہد (گواہی) کا نام دیتے ہیں۔ ''جملے کو عربی میں کلمہ کہتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ تین کلموں کی گواہی دینے کو تشہد کہتے ہیں۔ اشهد ان لا اله الا الله. وحدهٗ لا شريک لهٗ.

صفحہ ۹۸ قرآن کی یہ آیت حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

[یہ ہے نص قرآنی]

(۱) اطيعو الله (۲) واطيعو الرسول (۳) واولی الامر منكم.

الخ ترجمہ: اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ان کی جو تم میں اولی الامر ہیں۔ نص قرآن مل گئی اجتہاد اب مردود ہے۔ خدا کی اطاعت اس کے رسول کی اطاعت اور ان لوگوں کی اطاعت جن کو خداوند عالم نے تمہارے درمیان مقرر کیا ہے اور جو صاحبان حکم ہیں، معصوم ہیں انہی کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے

نوٹ: جب نص قرآنی مل جائے تو اجتہاد مردود ہو جاتا ہے۔ اب اولی الامر کا ماننا توحید و رسالت کی طرح واجب ہو گیا۔ پھر سمجھنے کی کوشش کرو۔

اور یہ شاید اسی حقیقت کو دیکھتے ہوئے نمازی تشہد کا دوسرا جملہ (کلمہ) واشهد ان محمد عبده و رسولهٗ. اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے پیغام لانے

والے ہیں۔

(۱) تفسیر صافی صفحہ ۴۶۴، ۴۶۳، ۴۶۲ ج ۱ (۲) تفسیر عمدۃ البیان ج ۱ صفحہ ۲۴۳

(۳) تفسیر برہان ج ۲ صفحہ ۲۵۲ (۴) تفسیر عیاشی ج ۱ صفحہ ۲۴۹، ۲۵۳ (۵) تفسیر قمی ج ۱ صفحہ ۱۴۱

(۶) امالی شیخ صدوق صفحہ ۳۱۳، المفروضة الطاعته قال الله اطيعو الله واطيعو الرسول الله واولی الامر منكم، طاعتهم. (امیر المومنین علیؑ)

مفروضت قال صادقؑ نعم هم الذين ..... انما وليكم الله.

اولی الامر منكم فكان علیؑ والحسنؑ والحسينؑ وعلی زين العابدينؑ محمد بن علیؑ. الخ..... ترجمہ: یعنی ان کی اطاعت فرض کی گئی ہے۔

عن الصادقؑ. شهادة ان لا اله الا الله و ان محمد رسول الله..... والولايت التی أمر الله بها ولايت آل محمدؐ قال الله اطيعو الله وأطيعو الرسول وأولی الامر منكم فكان علی عليه السلام ثم مارمن بعد الحسن الخ اشهد ان لا اله الا الله وحدهٗ لا شريک له واشهد ان محمداً عبدهٗ ورسوله وارسله، بالحق بشيراً و نذيراً بين يدی الساعة اب تو پڑھنا پڑے گا۔ واشهد ان امير المؤمنين علی ولی الله واولاد المعصومين احد عشر آئمة حجة الله صلواة الله وسلامه عليه.

نوٹ: معترضین کے لئے جواب ہے فكان علیؑ یہ ان لوگوں کی رد میں ہے جو کہتے ہیں کہ آپ لوگ آج کل تشہد میں یا کلمہ میں یا اذان میں یا اقامت میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ کی گواہی دو اور ہر دور میں ہر امام کی اطاعت دکھاؤ۔ وہ لفظ فكان علیؑ گرامر کے طور پر سمجھ لو۔ علیؑ پہلے بھی واجب تھا، اب بھی واجب ہے اور قیامت تک واجب رہے گا۔ خواہ کلمہ میں، اذان میں، اقامت میں خواہ قیام میں، خواہ دعائے قنوت میں یا تشہد میں واجب ہے۔

(۱) امالی صدوق صفحہ ۳۱۳۔ (۲) تفسیر صافی ج ۱ صفحہ ۲۶۲۔ از حکم امام جعفر صادقؑ جیسے اوپر گذر چکا اور از روئے فتویٰ آقائے سید علی خامنہ ای واز روئے قرآنی آیت۔

[درود شریف پڑھنے کا حکم]

حضورؐ اور سیدہؑ خاتونِ جنت اور علیؑ بھی داخل ہے مع ۱۱، اماموں کے

ان اللّٰہ و ملائکتہٗ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنو صلو علیہ ویسلمو تسلیما. (اللّٰھم صلی علی محمدٍ وَّ آل محمد)

مشارق الانوار الیقین علامہ رجب برسی صفحہ ۱۶۱ ومعناہ صَلُّوا عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلِّمُو الِعَلِیٍ أمرہ فجمعھا فی جسد واحد جوھری، وفرق بینھما بالتسمیۃ والصفات فی الامر فقال صَلُّو عَلَیْہِ وَسَلِّمُو تَسْلِیْمًا فَقَالَ صَلُّو عَلَی النَّبِیِّ وسَلِّمُو علی الْوَصِیِ وَلَا تَنْفَعُکُمْ صَلٰوتُکُمْ عَلَی النَّبِیِ بِالرِّسَالَۃِ اِلَّا بِتَسْلِیْمِکُمْ عَلِیًا بِالْوِلَایَۃِ عَلِیٍّ. الف لام جنسہ النبی والایعنی اس کی جنس پر سلام۔ ترجمہ: محمد مصطفیٰؐ پر درود پڑھو اور تسلیم علیؑ کا امر ہے کر واس کو ایک جسم سمجھ کر جمع کر و ایک جوہر ہے فرق دونوں میں صرف ناموں اور صفات کا ہے تمہارے لئے حکم ہے صلواۃ اس پر اور سلام اِس پر صلواۃ نبی پر اور تسلیم سلامتی اس کے وصی علیؑ پر اور نہیں نفع دے گا درود نبی کی رسالت پر جب تک علیؑ کی ولایت تم تسلیم کر کے اسے اس میں شامل نہ کرو گے۔

سورہ المائدہ۔ ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولائک ھم الکافرون. آیت نمبر ۴۴ من لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولائک ھم الظالمون. آیت نمبر ۴۵ من لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولائک ھم الفاسقون. آیت نمبر ۴۷۔ ترجمہ: المختصر۔ قرآن میں ارشاد ہے جو حکم لگائے جو اللہ نے نازل نہیں کیا وہ کافر ہے، ظالم ہے، فاسق ہے یعنی وہ حکم دو جو قرآن میں ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے جو گواہی ہے اس کو چھپانے والوں

کے لئے فرماتا ہے۔

ومن اظلم ممن کتم شھادۃ عندہ من اللّٰہ. سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۴۰ تفسیر صافی ج ۱ صفحہ ۱۹۴ نے اس کی تفسیر میں لکھا ہے: اور وہ ظالم ہیں جو چھپاتا ہے گواہی اللہ کی طرف سے ہے۔ بکتمناھم شھادۃ اللّٰہ لمحمدٍ بالنبوۃ ولعلیٍّ بالوصایۃ. ترجمہ: وہ چھپاتے ہیں گواہی اللہ کے رسول کی نبوت اور علی مرتضیٰ کی ولایت۔ دیکھو تفسیر صافی ج ۱ صفحہ ۱۰۵۔ تفسیر برہان ج ۱ صفحہ ۱۵۹ میں واضح طور پر فاسقوں کا ذکر ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَنْقُضُوْن عھد اللّٰہ، الماخود علیھم اللّٰہ بالربوبیۃ ولمحمدٍ بالنبوۃ ولعلی علیہ السلام بالامامت مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ. سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۷ ترجمہ: وہ لوگ فاسق ہیں جو توڑتے ہیں اس کو جو اللہ سے وعدہ کر چکے ہیں۔ وہ ہے ربوبیت اللہ کی، اور محمد مصطفیٰؐ کی نبوت اور علی مرتضیٰ کی امامت۔ وَیَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖ اَنْ یُّوْصِلَ. اور اس کو کاٹتے ہیں جسے ملانے کا اللہ نے حکم کیا ہے اور رسولؐ نے مشکوٰۃ شریف کی شرح مرقاۃ جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۶ میں ارشاد کیا ہے یا علی انت متصل بہ. اے علی تو میرے ساتھ ملا ہوا ہے۔ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ. اور زمین میں (ولایت علیؑ) کے خلاف لوگوں کو ورغلاتے پھرتے ہیں ان کی ولایت کا انکار کراتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یہی وہ فاسق ہیں۔ جب انہیں کہا جاتا ہے وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا تفسدون فی الارض قالو انا نحن مصلحون. جب انہیں سمجھایا جاتا ہے کہ فساد نہ کرو اور روکا جاتا ہے ولایت علیؑ (انکار کرانے سے) کی بغاوت نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کر رہے ہیں۔ یہ ہیں مقصرین کی علامات۔ جن سے ولایت علیؑ برداشت نہیں ہوتی۔ تفسیر صافی ج ۱ صفحہ ۱۰۵ تفسیر برہان ج ۱ صفحہ ۱۵۹

اصول کافی ج ۱ صفحہ ۱۸۷۔۱۸۸، باب فرض اطاعت صفحہ ۱۸۶، کتاب الحجۃ حدیث ۱۶۔ عن محمد بن الفضیل قال سألتہ عن افضل ما تقرب بہ العباد الی اللّٰہ

والی کتاب کے معتبر و مستند ہونے کو تسلیم کرتا ہے تو ڈھکو میاں کا واویلا اور اپنے مزاج کے خلاف ہر تحریر پر تنقید کرنا شکست خوردہ کا انداز نہیں تو اور کیا ہے۔

حوالہ جات مذکورہ کے عکس

الخطأ الخامس

الشيخ الخالصي والامام الصادق (ع)

أبا جعفر :

وهنا اذكرك بخطأ خامس ارجو ان لا تكون قد نسيته ، وهو خطأ لا يغتفر من أي عالم من علماء الامامية الذين اجمعوا على وجوب الاعتقاد بعصمة الائمة الاثني عشر عليهم السلام ، فان من تبحّر من العلماء في علوم الكلام والاصول والفقه يعرف جيداً : ان قول الامام المعصوم حجة كحجية الكتاب والسنّة والاجماع المحصّل ، وان الامام المعصوم ليس كسائر المجتهدين في زمان الغيبة إن اصاب فله عشر حسنات ، وإن اخطأ فله حسنة واحدة .

من كنت مولاه فهذا علي مولاه

هذا هو عنوان الكتاب القيم الذي ألفه فضيلة الاستاذ الشيخ عبدالمنعم الكاظمي وهو القسم الاول من الجزء الثاني من رسائله في المعصومين الاربعة عشر عليهم السلام وقد جاء الكتاب حافلا بالبحوث العلمية والمواضيع الاجتماعية وهو سفر جليل تضمن أشعة وضاءة من حياة مولانا الامام امير المؤمنين عليه السلام وقد كشف فيه عن كثير من الملابسات التأريخية التي فرضتها السياسة الزمنية على التاريخ وحولت

خالصی کا عصمت معصومینؑ سے انکار اور

اہل بیتؑ اور عزاداری کی توہین

عطاء اللہ : صفدر میں آپ کا کس زبان سے شکریہ ادا کروں آپ نے آج میرے دماغ کی کایا ہی پلٹ کر رکھ دی ہم لوگ بھی کس قدر بھولے بھالے ہیں کہ نجدیوں کے خفیہ ہاتھوں میں فروخت ہوتے جا رہے ہیں اور ہمیں شعور تک نہیں ہے مگر ہمیں بات یاد آگئی کہ صفدر ڈوگر نے اپنے حالیہ انٹرویو میں ڈھکو صاحب سے سوال کیا کہ کیا خالصی نے کسی رسالہ میں امام جعفر صادقؑ کو غیر معصوم مجتہد لکھا تھا۔ ڈھکو صاحب نے جواب دیا کہ خالصی آلِ محمد کو معصوم سمجھتے ہیں عالم علم لدنی سمجھتے ہیں مبرا عن الخطاء سمجھتے ہیں جو لوگ خالصی کی طرف اس بات کو منسوب کرتے ہیں ان کے پاس کا ثبوت نہیں ہے ورنہ اگر کسی رسالے یا کتاب میں خواہ وہ عربی میں ہو یا فارسی میں یہ حوالہ دکھا دیں کہ تو میں ان کو منہ مانگا انعام دوں گا۔

صفدر عباس : چونکہ ڈھکو میاں اپنے سوا سب کو بدھو سمجھتے ہیں اس لئے وہ ہر بات پر انعام کی بات کرتے ہیں مگر جو سعودی ایجنٹ خالصی کی حمایت میں ہو تو کیا عجب ہے کہ وہ سعودیوں کی برکت سے منہ مانگا انعام دیدے اگر منہ مانگا انعام ڈھکو صاحب کو کافی مہنگا پڑ سکتا ہے۔ عرض ہے کہ خالصی بالکل واضح طور پر معصوم کے علم لدنی کا منکر ہے بلکہ وہ علم لدنی کے عقیدہ کو کفر قرار دیتا ہے مثلاً اس نے مدینۃ العلم صفحہ ۹۲ میں لکھا ہے ان بعض دقاۃ المنابر لا یتحققون فیما یاخذونہ من کتب التاریخ وذکر بعض الاحادیث الموضوعۃ کروایۃ بعض الغلاۃ ان علیاً عندما ولد وسقط علی الارض اخذ یقرأ القرآن وھذہ الروایۃ لا تقول بھا الشیعۃ



بل تکفر قائلها لانها طعن فی النبوۃ ترجمہ: بعض اہل سنت کتب تاریخ اور من گھڑت احادیث کی چھان بین کئے بغیر غلط بیانیاں کر جاتے ہیں مثلاً غالیوں کی ایک روایت ہے کہ حضرت علیؑ جب پیدا ہوئے اور زمین پر آئے تو قرآن پڑھنے لگے حالانکہ شیعہ اس کے قائل نہیں بلکہ اس کے قائل کو کافر قرار دیتے ہیں چونکہ یہ نبوت میں طعن ہے۔ گویا خالصی کے نزدیک امام کا جاہل پیدا ہونا ضروری ہے نیز خالصی نے اپنی بڑی کتاب احیاء الشریعہ صہ ۶۹ سے صہ ۷۶ تک امامت کے موضوع پر خامہ فرسائی کی ہے شرائط امامت لکھے ہیں مگر کہیں امام کی عصمت کا ذکر نہیں کیا بلکہ اس کے تصور میں امام ایک اچھا سلجھا ہوا حاکم ہے جو اعلم ہو شریعت پر عمل کرنے کی رغبت رکھتا ہو خلقت میں بے عیب ہو اور حافظ ہو بھول چوک سے محفوظ رہتا ہو باقی رہا کہ خالصی نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو مجتہد کہا ہو اس کا ثبوت تو خالصی کا یہ قول خالصی کے قریبی عزیز حجۃ الاسلام علامہ شیخ عبدالمنعم کاظمی نے من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ جلد چہارم صفحہ ۲۰۹ میں الخالصی والامام الصادقؑ کے عنوان سے ذکر کیا ہے اور تمہید میں لکھا ہے کہ علماء امامیہ کے نزدیک ائمہ اثنا عشر کا معصوم ہونے کا عقیدہ واجب ہے اور علماء کے نزدیک قول امام معصوم بذات خود کتاب سنت اجماع عقل کی طرح حجت قطعی ہے امام معصوم کسی مجتہد کی طرح نہیں کہ صحیح فتویٰ دینے پر اس کو دس نیکیاں ملتی ہیں اور پوری تحقیق کے باوجود فتویٰ میں غلطی کرنے پر اس کو ایک نیکی ملتی ہے پھر وہ لکھتے ہیں کہ خالصی کے مدرسہ میں ۱۷ ربیع الاول کو امام جعفر صادقؑ کی ولادت اور میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں اجلاس تھا جس میں اکابر علماء اور معروف شخصیات موجود تھے علامہ شیخ محمد رضا شبیبی، میسر قاضی، استاد شیخ عبدالرسول خالصی استاد حسن محمد علی کے علاوہ ہزاروں کا مجمع عام تھا اور خالصی نے واشگاف الفاظ میں یہ کہہ دیا کہ انی اعتبر جعفر بن محمد احد المجتہدین والمجتہد مخطی ویصیب میں امام جعفر بن محمد کو مجتہدین

عزوجل قال: طاعته اللّٰه وطاعت رسوله وطاعته اولی الامر. ترجمہ:اللہ کی اطاعت، رسول کی اطاعت اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔ تین اطاعتیں اور یہی تین گواہیاں تشہد میں ہیں۔

حدیث نمبر۱۳عن اسماعیل بن جابر قال قلت لابی جعفرؑ (محمد باقرؑ) آعرض علیک دینی الذی أدین اللّٰه قال فقال هات قال فقلت (۱)اشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لا شریک له (۲)وان محمد عبدهٗ ورسولهٗ والاقرار بما جاء به من عند اللّٰه (۳)وان علیا کان اماما فرض اللّٰه طاعته ثم کان بعده الحسن اماما الخ. فقال: هذا دین اللّٰه و دین ملائکة. ترجمہ:معصوم نے فرمایا تم اللہ کے دین اور میرے قانون، میرے طریقے یا میرے دین سے منہ پھیر رہے ہو افسوس ہے۔

[اللہ کی توحید، محمد کی رسالت اور اللہ کی طرف سے علیؑ اور اولاد علیؑ کی امامت کی اطاعت فرض کی گئی ہے]

فرمایا هتی انتهی الامر الیه ثم قلت أنت یرحمک اللّٰه قال فقال هذ دین اللّٰه و دین ملائکته. ترجمہ: یہی تو دین اللہ کا ہے، اللہ تم پر رحم کرے یہ ہے اللہ کا دین اور ملائکہ کا دین ہے۔

مشارق الانوار الیقین سطر۳صفحہ۱۷۱ عن الواجب له من اللّٰه الطاعة. قال علیؑ ترجمہ: میں وہ ہوں جس کی اللہ نے اطاعت واجب کردی۔قول علیؑ۔یہ مقصرین کا رد ہے

مشارق الانوار الیقین سطر۱۶صفحہ۱۷۱ انا مع رسول اللّٰه فی الارض وفی السماء. ترجمہ: میں ہی ساتھ رسول کے ہوں زمین اور آسمان میں۔قول علیؑ۔یہ مقصر کا رد ہے۔

مشارق الانوار فی اسرار امیر المومنین صفحہ۱۷۱۔انا الذی لاتقبل الاعمال الا بولایتی ترجمہ: میں ہی وہ ہوں، نہیں قبول کئے جائیں گے تمہارے اعمال سوائے میرے ولایت کے۔قول علیؑ۔

کیا نماز ہر انسان کے اعمال نامہ میں نہ ہوگی پھر ولایت علیؑ کے بغیر کیسے قبول کی جائے گی مقصر کی نماز؟

[ایمان داخل ہوتا ہے قلب میں۔]

(۱)قالت الاعراب آمنا قل لم تومنو ولکن قولو اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم. الحجرات پ۲۶ ترجمہ: عرب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے مومن ہیں ن و کہدو کہ تم مومن نہیں ہو لیکن یوں کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں۔ابھی ایمان تمہارے قلبوں میں داخل ہی نہیں ہوا ہے۔

[ایمان کے رہنے کی جگہ قلب یعنی دل ہے۔]

(۲)حبب الیکم الایمان زینه فی قلوبکم و کره الیکم الکفر والفسوق والعصیان. الحجرات پ۲۶ ترجمہ: ہم نے تمہارا ایمان محبوب بنالیا ہے زینت دی ہے تمہارے قلبوں کو اس سے۔اور نفرت دلائی ہے تم کو (تین سے) کفر فسق اور عصیان سے۔تفسیر برہان ج۷ صفحہ ۲۵۶ لکھا ہے کہ ایمان سے مراد علیؑ ہے۔اور کفر فسق، عصیان سے اول، ثانی، ثالث مراد ہیں۔(۱)تفسیر برہان جلد۷ صفحہ ۲۵۶۔ (۲)تفسیر صافی جلد۵ صفحہ ۵۰

ایمان سے مراد علیؑ ہیں اس لئے قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ ہے۔ایمان ہو گئے علیؑ۔

اس لئے فرمایا الصلاة المعراج المؤمنین. ترجمہ: کیونکہ نماز ہی علیؑ ہے وہ ہے قلب میں پھر اس کا کیوں نہ ہو معراج۔

قال امیر المؤمنین انا صلاۃ المومنین. پرواز در ملکوت صفحہ ۲۴ آقائے خمینیؒ

ترجمہ: میں (علیؑ) مومنوں کی نماز ہوں۔

تو علی کی طرف آنے اور بلانے کا مقصد ہی یہی ہے جس نماز میں علیؑ کا ذکر ہوتا تھا تم کو حی علی خیر العمل کہہ کر بلاتے تھے اور سنواتے تھے تو پھر کیوں نہیں آتے تھے اس لئے خدا غصے میں کہے گا جب تمہیں ایمان کی طرف بلاتے تھے (پہلے آیت گذر چکی ہے)۔ تو تم کفر کرتے تھے یعنی انکار کرتے تھے طرح طرح کی باتیں بناتے تھے۔ کبھی کہتے رسولِ خدا نے نماز میں گواہی علی کی پڑھی ہے یا نہیں۔

[بروزِ قیامت خدا رنجیدہ سخت لہجے میں ایمان کے لئے پکارے گا]

ومقت اللہ الاکبر اذ تدعون الی الایمان فتکفرون. سورہ مومن۔

ترجمہ: خدا اپنی جلالت کی آواز میں کہے گا جب ہم تمہیں دعوت دیتے تھے، یا بلاتے تھے ایمان کی طرف تو تم کفر کرتے تھے۔ یعنی انکار کرتے تھے۔ اس لئے خدا نے فرمایا ہے۔ یعنی علیؑ کی طرف تمہیں پکارتے تھے۔

[جو ایمان کا انکار کردے گا اس کا حشر کیا ہوگا۔]

من یکفر بالایمان فقد حبط عملہ. (قرآن) پ ۶ المائدہ

ترجمہ: پھر جس نے ایمان کا انکار کیا اس کے اعمال حبط (یعنی برباد) کئے جائیں گے۔ جو بھی علیؑ کی ولایت کا انکار کرے گا۔

[اقرار کریں گے کہ ہمیں ایمان کیلئے بلایا گیا تھا ہم نے سنا تھا]

ربنا انا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم فامنا. ترجمہ: اے ہمارے پالنے والے ہم نے ایک آواز لگانے والے کو سنا وہ ایمان کے واسطے اس طرح پکارتا

تھا کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ پ ۴ سورہ آل عمران

وہاں تم نے خود اقرار کرنا ہوگا کہ ہمیں علیؑ کی ولایت پڑھنے کو کہتے تھے مگر ہم واقعی نہیں مانتے تھے اور یوں کہو گے۔ لم اتخذ فلانا خلیلا. کاش..... کو یار نہ بناتے، اس کی یاری میں یا اس کے حکم پر نہ چلتے۔

[ایمان نام علیؑ کا ہے۔]

شرح بن ابی الحدید ج ۳ صفحہ ۲۷ حدیث پیغمبر یوم الخندق برزل ایمان کلیہ الی الشرک کلہ. ترجمہ: یہ کل ایمان جارہا ہے کل شرک کے مقابلے میں۔

حیاۃ الحیوان دمیری جلد اول صفحہ ۳۹۰ دوسری حدیث پیغمبر برزل ایمان کلہ الی الکفر کلہ. بحار الانوار علامہ مجلسیؒ۔ ترجمہ: یہ کل ایمان جارہا ہے کل کفر کے مقابلے میں۔

[بحکم امام رضاؑ تشہد میں ولایت علیؑ واجب ہوگئی۔ مستحب واجب جیسا حکم تقیہ]

مجتہد علامہ حسین بخش جاڑا اپنی کتاب انوار شرعیہ در فقہ جعفریہ صفحہ ۵۸ پر لکھتے ہیں مستدرک وسائل میں امام علی رضاؑ سے منقول ہے۔ جہاں دوسری تشہد میں آپؑ نے باقی اذکار مستحب کا ذکر (حضرات مستحب کی معنی ہے کرو تو ثواب نہ کرو تو کوئی گناہ نہیں۔ کیا امام بھی مستحب کر کے ثواب کماتا ہے۔) فرمایا ہے وہاں اشہد انک نعم الرب وان محمد نعم الرسول وان علی ابن ابی طالب نعم الولی کا تشہد واجب کے بعد پڑھنا بھی مستحب قرار دیا ہے۔ یہ واجب جیسا اہم ہے۔ امامؑ اگر حکم کرتے تو نہ پڑھنے والوں کی نماز نہ ہوتی اور جو پڑھتے تو اس ظالم دور میں مارے جاتے۔ آگے پھر دوبارہ ذکر آئے گا۔ حضرات ناظرین اس کو پڑھ کر منصفانہ فیصلہ کرنا۔

رسالہ توضیح المسائل جلد اول صفحہ ۳۱۴ آغا یعقوب الدین رستگاری جویباری لکھتے ہیں واشهد ان امیر المومنین علیًا و اولاده المعصومین حجج اللّٰه صلواة اللّٰه علیهم اجمعین. تشہد میں پڑھیں۔

[ذکر آئمہ قنوت میں کریں شیخ صدوقؒ]

امالی میں شیخ صدوقؒ صفحہ ۵۱۱ پر فرماتے ہیں وان احب المصلی أن یذکر آئمه فی قنوته ویصلی علیهم فیجعلهم. ترجمہ: جو نمازی محبت آئمہ سے کرتا ہے وہ اجمالی طور پر ان کا ذکر قنوت میں کرے اور ان پر درود پڑھے۔ (ذکر آئمہ الگ ہے اور آل محمد پر درود پڑھنا الگ ہے) غور طلب حدیث ہے یعنی دو کام کرنے ہیں پہلے ائمہ کا ذکر کرے پھر ان سب پر درود پڑھے صرف درود پڑھنا نہیں ہے درود تو آخر میں لازم وملزوم ہے مگر پہلے ائمہ کی گواہیاں دے۔

[تیسری گواہی قبولیت عبادت کے لئے ہے شیخ صدوقؒ]

امالی شیخ صدوقؒ صفحہ ۵۱۲ میں فرماتے ہیں فانا ذالک یجزیه ویجزی فی تشهد الشهادتان فما زاده فتعبد وتسلیم فی الصلاة. ترجمہ: تشہد میں دو گواہیاں کفایت کرتی ہیں اور جو گواہیاں اس سے زیادہ ہیں وہ عبادت کے لئے ہیں۔ اور تسلیم فی الصلاۃ سے مراد ولایت علیؑ کی اور ان کے اجزاء یعنی جنس احد عشر ائمہ اولاد المعصومین کی گواہیاں دینا قبولیت نماز کا سبب ہے جیسے درود بھی ہے۔

[اجر دین تین گواہیوں میں سمایا ہوا ہے شیخ صدوقؒ]

امالی شیخ صدوقؒ صفحہ ۵۱۰ فرماتے ہیں فقال اطیع اللّٰه واطیع الرسول و اولی الامر منکم. وان طاعتهم ومعصیتم معصیت اللّٰه ولیهم ولی اللّٰه

وعدوهم عدو اللّٰه و مودة ذریة النبی اذ کانو منهاج آبائهم الطاهرین فریضة واجبة فی اعناق العباد الی یوم القیامة وهو اجر النبوة قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القرباء. ترجمہ: فرمایا اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اور صاحبان امر کی جو تم میں سے ہیں۔ اور ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے ان کا گناہ اگر کرو گے تو وہ اللہ تعالیٰ کا گناہ کرو گے۔ ان کو ولی ماننا اللہ کو ولی ماننا ہے ان سے دشمنی اللہ سے دشمنی اور مودۃ ذریت مصطفیٰؐ ایسے ہے جیسے تھی، ہے اور جیسے رہے گی ان کے آباؤ اجداد طاہرین پاکوں کی فرض ہے واجب ہے عبادت گزاروں کی گردن میں تا قیامت۔ یہ اجر نبوت یعنی سارے دین کا بدلہ ہے مذکورہ بالا آیت کے تحت۔

[''امامؑ کی اجازت'' با آواز بلند یا دل میں پڑھیں مومنین کو اجازت ہے]

تہذیب الاحکام جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ عن علی ابن یقطین قال سألت ابی الحسنؑ عن الرجل قیل یصلح له ان یجهرو بتشهدو والقول فی الرکوع والسجود والقنوت؟ قال ان شآء جهرو وان شآء لم یجهر.

ترجمہ: امام نے اجازت دی حاصل مطلب ذکر تشہد رکوع اور سجود وقنوت چاہے آواز سے پڑھو چاہے آہستہ دل میں پڑھو (یہ سب حالات کے تحت ہے)۔ یہ مومنین پر مولا نے صاف واضح فرمادیا ہے کہ اگر تم حالات درست دیکھو تو تم با آواز بلند پڑھو تشہد میں ذکر، رکوع میں ذکر، سجدہ میں ذکر اور جو قنوت میں پڑھتے رہو یہ تم پر چھوڑا گیا ہے۔ اور اگر زمانے کے حالات خراب ہوں تو تم آہستہ سے دل میں پڑھ لو یا تقیہ کر لو۔ مولائے کائنات اور کوئی بھی ۱۲، اماموں میں سے ایک امام بھی نہیں چاہتا کہ مومنین مارے جائیں۔

باقی مقصرین تو ہزار بہانے ڈھونڈیں گے۔ وہ تو آلِ محمد کو محمد مصطفیٰ سے جدا ہی کرنے کے چکر میں ہیں آپ دیکھو گے کہ وہ نماز میں محمد و آلِ محمد ملا کر مجبوراً پڑھیں گے اور واعظ میں مجلس میں آج کل لفظ درس کی ان کو بیماری لگی ہے اس میں درود جب مجلسوں میں پڑھیں گے تو ان بیچاروں کو سانس کا مرض شروع ہو جائے گا۔ اللّٰھمّ صلّ علی محمد. ۔۔خاموش ہو جائیں گے پھر سانس لے کر پھر زور سے دوبارہ کہیں گے و آلِ محمدؐ کہہ کر درود پورا کرتے ہیں۔

شاید ان کی بیماری کی وجہ سے مجبوری ہے تو وہ مہربانی فرما کر پورے پاکستان کے شیعانِ حیدرِ کرار کو تو اس بیماری میں مبتلا نہ کریں اور اپنا علاج کروائیں۔ اگر یہ درود درست ہے تو مہربانی کر کے نماز میں اسی طرح پڑھ کر دکھائیں یہ تو کسی مجتہد کا قول نہیں ہے۔ مجتہدوں کی کیوں مخالفت کرتے ہو انہوں نے کسی توضیح المسائل میں ایسا درود نہیں لکھا ہے نہ پڑھ کر دکھایا ہے۔ عقل حیران ہے یہ کس کی ایجاد ہے یا خود ساختہ۔

یہ دلیل کے طور پر دو تفاسیر پیش کرتا ہوں۔

(۱) البرهان

فی تفسیر القرآن

تألیف

العلامة المحدّث السّیّد هاشم البحرانی

حققه و علق علیه

لجنة من العلماء و المحققین الأخصائین

الجزء الاوّل

منشورات

مؤسسة الأعلمی للمطبوعات

بیروت . لبنان

ص.ب ۷۱۲۰

الجانين على أنفسهم بترك تأمله ويوضعه على خلاف ما أمر الله بوضعه عليه. ثم وصف هؤلاء الفاسقين الخارجين عن دين الله وضاعته، فقال عزوجل: ○ الّذين ينقضون عهد الله ○ الساخذ عليهم بالربوبية، ولمحمد ﷺ بالنبوة، ولعلي عليه السلام بالإمامة، ولشيعتهما بالمحبة والكرامة ○ من بعد ميثاقه ○، واحكامه وتغليظه، ○ ويقطعون ما أمر الله به أن يوصل ○ من الأرحام والقرابات أن يتعاهدوهم ويقضوا حقوقهم، وأفضل رحم وأوجبه حقا رحم رسول الله ﷺ، فإن حقهم بمحمد كما أن حق قرابات الانسان بأبيه وأمه ومحمد ﷺ أعظم حقا من أبويه، وكذلك حق رحمه أعظم وقطيعته أفظع وأفضح ○ ويفسدون في الأرض ○ بالبراءة من فرض الله امامته واعتقاد امامة من قد فرض الله مخالفته ○ أولئك ○ أهل هذه الصفة ○ هم الخاسرون ○ قد خسروا أنفسهم وأهليهم لما صاروا الى النيران وحرموا الجنان فيا لها من خسارة ألزمتهم عذاب الأبد، وحرمتهم نعيم الأبد.

یہ دوسری تفسیر پیش کرتا ہوں وکیل کے طور پر

(۲) تفسير الصّافي

تأليف

فيلسوف الفقهاء، وفقيهُ الفلاسفة، أستاذ عصرٍ

ووحيد دهره، المولى محسن الملقّب ب "الفيض الكاشاني"

المتوفى سنة ١٠٩١ هـ

صححه وقدّم له و علن عليه

العلامة الشيخ حسين الأعلمي

الجزء الأول

منشورات

مكتبة الصّدر طهران، شارع ناصر خسرو

تليفون: ٣٩٧٦٩٦

(۲۷) الذین ینقضون عهد الله الماخوذ علیهم الله بالربوبیة ولمحمد صلی الله علیه و آله بالنبوة ولعلیّ علیه السلام بالامامة ولشیعتهما بالکرامة من بعد میثاقه احکامه وتغلیظه ویقطعون ما أمر الله به أن یوصل من الارحام والقرابات أن یتعاهدوهم ویقضوا حقوقهم وأفضل رحم وأوجبهم حقا رحم محمد صلی الله علیه و آله وسلم فان حقهم بمحمد صلی الله علیه و آله کما أن حق قرابات الانسان بأبیه وامه ومحمد أعظم حقا من أبویه وکذلک حق رحمه أعظم وقطیعته أقطع وأفضح.....

لو کتمنا هذه الشهادة وفیه تعریض بکتمانهم شهادة الله لمحمد صلی الله علیه و آله وسلم بالنبوة ولعلی علیه السلام بالوصایة فی کتبهم وغیرها وما الله بغافل عمّا تعملون وقرئ بالیاء وعید لهم.

دیکھو توثیق تفسیر صافی کی رئیس المقصرین محمد حسین ڈھکو صاحب کی کتاب

بسم الله

ومن احسن قولاً ممّن دعا الی الله وعمل صالحاً وقال انّنی من المسلمین

اس سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو (لوگوں کو) خدا کی طرف بلائے اور اچھے اچھے کام کرے اور کہے کہ میں بھی یقیناً (خدا) کے فرمانبردار بندوں میں ہوں۔

کتاب مُستطاب

احسن الفوائد

فی

شرح العقائد

مصنف العقائد

سرکار صدوق العلماء العالمین رئیس الفقہاء والمحدثین حضرت ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن ابویہ القمی۔

مصنف شرح

سرکار... والمحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ محمد حسین صاحب قبلہ

مدظلہ العالی علےٰ قدس.....

ناشر

مکتبۃ السبطین، کوٹ فرید سرگودھا

[توثیق]

احسن الفوائد صفحہ ۳۱ محمد حسین ڈھکو رئیس المقصرین صاحب۔ تفسیر صافی و مفسر قرآن کی تعریف فرماتے ہیں۔

محمد محسن ابن مرتضےٰ کاشانی المعروف مُلّا محسن فیض:۔

یہ بزرگوار بڑے جامع الفنون والعلوم اور کثیر التصنیف والتالیف عالم جلیل و فاضل نبیل تھے۔ بروایت علامہ جزائری مرحوم نے مختلف علوم وفنون میں تقریباً سو کتب تحریر فرمائیں۔ علمِ کلام میں بھی اُنہوں نے متعدد کتابیں تصنیف کیں۔ جن میں سے مندرجہ ذیل کتب خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ المعارف فی اُصول الدین۔ علم الیقین۔ عین الیقین۔ منہاج النجاۃ۔ اگرچہ ان کتب میں ایک معمولی سا نقص یہ ہے کہ ان میں تصوف وعرفان کی ہلکی سی جھلک پائی جاتی ہے جس کا سبب اور پھر اس کا عذر سرکار فیض نے اپنے رسالہ ''انصاف'' مطبوعہ ایران میں کر دیا ہے جس کا قبول نہ کرنا دیانت بلکہ انسانیت کے منافی ہے جو حضرات بالعموم محسن فیض کے مسلک وعقیدہ کے متعلق مختلف شکوک واوہام میں مبتلا ہیں۔ انہیں رسالۂ انصاف کا مطالعہ کر کے اپنے شکوک وشبہات کو دُور کرنا چاہیں۔ (قرن یازدہم ۱۰۹۱ھ)

قارئین کرام ومحبان محمدؐ وآل محمدؐ اگر آپ مزید تصدیق کرو کہ معاویہ سے حضور کی گواہی بھی برداشت نہیں ہو رہی تھی مگر مجبوراً بند نہ کروا سکا البتہ جس سے رسول کی رسالت برداشت نہ ہو رہی تھی وہ علیؑ کی ولایت کیسے جاری ہونے دیتا۔

دیکھو مروج الذھب مسعودی ج ۳ صفحہ ۴۵۴۔ میں اس آیت ذیل کی دلیل دیکھئے ایسے ہوا ہے یا نہیں۔

الذین ینقضون عھد اللّٰہ من بعد میثاقہ ویقطعون. ما امر اللّٰہ بہ ان یوصل.

(قطع کرنا، کاٹنا)

وہ لوگ جو جن سے وعدہ لیا گیا ہے میثاق ہیں اس کو کاٹتے ہیں مگر ملاتے نہیں۔ جس کا اللہ نے امر کیا ہے ملانے کا۔ (لفظ وصل ہے ملانا)

ویفسدو وما فی الارض. اور زمین میں فساد کرتے ہیں۔

دیکھئے مروج الذھب جلد ۳ صفحہ ۴۵۴۔

حاصل مقصد۔ معاویہ نے کہا ہمارے بھائی ابوبکرؓ نے حکومت کی وہ مر گئے تو اس کا ذکر بھی مر گیا۔ عمرؓ نے حکومت کر گئے وہ مر گئے اس کا ذکر بھی مر گیا۔ ہمارے بھائی عثمانؓ مر گئے اس کا ذکر بھی مر گیا اور محمدؐ کا ذکر پانچ دفعہ دن میں آ رہا ہے، خدا کی قسم اس کو زمین میں دفن کر دوں۔ اس کے عربی آگے آئے گی۔

کتاب کا عکس اور عربی عبارت واضح پیش کرتا ہوں۔

ثبوت دیکھو

[مروج الذھب الجزء الثالث]

ومعادنالجواھر

الحسین بن علی بن المسعودی ۳۴۶ھ

اصل عبارت جس میں محمد رسول اللہؐ سنانا چاہتے تھے

فقال لي: هيهات هيهات!! مَلكَ أخو تيمٍ فعدل وفعل ما فعل، فو اللّه ما عدا أن هلك فهلك ذكره، الا أن يقول قائل: أبو بكر. ثم ملك أخو عَديءٍ، فاجتهد وشمر عشر سنين، فو اللّه ما عدا أن هلك فهلك ذكره، الاأن يقول قائل: عمر، ثم ملك أخونا عثمان فهلك رجلٌ لم يكن أحد في مثل نسبه، فعمل ما عمل وعمل به فو اللّه ما عدا أن هلك فهلك ذكره، وذكر ما فعل به، وان أخا هاشم يُصْرَخُ به في كل يوم خمس مرات: أشهد أن محمداً رسول اللّه، فأي عمل يبقى مع هذا؟ لا أمَّ لك؛ واللّه الا دفنا دفنا، وان المأمون لما سمع هذا الخبر بعثة ذلك على أن أمر بالنداء على حسب ما وصفنا، وانشئت الكتب الى الآفاق بلعنه على المنابر، فأعظمَ الناسَ ذلك وأكبروه، وضطربت العامةِ منه فأشير عليه بترك ذلك، فأعرض عما كان هم به.

حضرات قارئین جو شخص محمد رسولؐ اللہ کو نماز اور اذان سے نکالنا چاہتا تھا وہ نماز میں اور اذان میں کیسے رہنے کے لئے راضی ہوا ہوگا۔ انیس کلمات اذان میں تھے آج پندرہ ملتے ہیں بقول مسلمانوں کے۔ گویا دو کلمے ایک ثانی صاحب حضرت عمرؓ نے حی علیٰ خیر العمل نکال دیا اور دوسرا اشھد ان امیر المومنین علی ولی اللہ کو حذف کر گیا۔ اور اسلام کا پہلا امیر البحر حاکم شام معاویہ ابن ابی سفیان جب مدینے میں آیا اور مسجد نبوی میں نماز پڑھائی تو بسم اللہ کو حذف کر گیا۔ تمام صحابہ کی

جماعت سے یک زباں آواز بلند ہوئی یا سرقۃ بسم اللہ اے بسم اللہ کے چور، بسم اللہ کہاں غائب کر دی۔ یعنی سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ ہی نہ پڑھی۔ دیکھو کتاب دراساۃ للبیب۔ بیان اوپر گزر چکا ہے۔ وہ اس لئے بسم اللہ نکالی کہ بسم اللہ سے مراد اسم اللہ ہے اور وہ ہے علیؑ ابتداء میں ذکر گذر چکا ہے صفحہ ۲ دیکھئے۔

قارئین حضرات جو اشھد ان محمد رسول اللّٰہ کے نکالنے کے چکر میں تھا وہ اشھد ان امیر المومنین علی ولی اللّٰہ پڑھنے کیسے دیتا ہوگا؟ ہرگز نہیں، ناممکن۔

[ولایت علیؑ سے دین کامل ہوا تو نماز تو فروع دین ہے وہ ولایت علیؑ کے بغیر کیسے مکمل ہوگی۔]

اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْ مِنْ دِيْنِكُمْ.

ترجمہ: آج کے دن مایوس ہوگئے، ناامید ہوگئے کافر تیرے دین سے۔

فَلاَ تخشون واخشون.

ترجمہ: ہرگز ان سے نہ ڈر اور مجھ سے ڈر۔

اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا. (پ۶ مائدہ) ترجمہ: آج کے دن کامل کر دیا تیرا دین اور تمام کر دی نعمت تجھ پر اور راضی ہوا میں تمہارے دین اسلام سے۔

اس کی توثیق وتائید

اصول کافی ج ۱ صفحہ ۲۹۰ حدیث نمبر ۶

اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم و نعمتي وكان كمال الدين بولايت علي بن ابيطالب عليه السلام. گویا ہر زمانے میں دین ولایت علیؑ

سے مکمل ہوگا۔

ترجمہ: آج دین مکمل ہوا نعمت تمام ہوئی دین کو کمالیت ملی ولایت علیؑ پہچانے کے بعد۔

اصول کافی ج صفحہ ۲۸۹ حدیث نمبر ۴

[ولی نص جلی سے علیؑ ہے]

انما ولیکم اللّٰہ ورسولہ والذین آمنو والذین یقیمون الصلاۃ یؤتون الزکواۃ و فرض الولایت اولی الامر فامر اللّٰہ محمدؐ ان یفسر لھم الولایت. (قرآن) پ۶ المائدہ۔ وھم راکعون. آیت نمبر ۵۵

آیت کا ترجمہ: انما کلمہ حصہ ہے حد بندی ہے میں ولی یعنی وارث تمہارا ایک اللہ اور اس کا رسول اور وہ مومنین جو نماز قائم کرتے ہیں زکواۃ ادا کرتے ہیں حالت رکوع میں یعنی حالت رکوع میں زکواۃ دیتے ہیں۔ فرض ہوگئی ولایت اولی الامر کی خدا کے امر سے۔ یعنی محمد مصطفیٰ نے ولایت علیؑ پہنچادی۔ (یہ نص قرآن ہے) یہاں پر (عقل سے پیدل) مسلمان ولی کے معنیٰ دوست کرتے ہیں جبکہ ولی کی معنیٰ وارث ہے۔ حضرت ام المومنین بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں: ایتما أمرۃ فاکحتاً. بغیر اذن ولیھا فنکاحکا باطلٌ باطلٌ باطلٌ. جو عورت اپنا نکاح اپنے باپ یا دوست یا سنگتی یہ ہے ولی کے معنیٰ کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح نہیں ہے، نہیں ہے، نہیں ہے، غلط ہے۔ اب ماننا پڑے گا کہ ولی کی اجازت سے مراد وارث ہوگا۔ یہ صرف بغضِ علیؑ کی وجہ سے معنیٰ یار دوست بدلا گیا ہے۔

یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان تم تفعل فما بلغت رسالتہ واللّٰہ یعصمک من الناس. پ۶ المائدہ آیت ۶۷ القرآن۔

ترجمہ: اے رسولؐ پہنچادے جو تجھ پر پہلے نازل ہو چکا ہے تیرے رب کی طرف سے اور اگر تو نے یہ فعل نہ کیا یعنی کام ہاتھوں سے کر کے نہ دکھایا تو جیسے میری رسالت ہی نہ پہنچائی۔ خدا کی قسم

تجھے انسانوں کے خوف سے بچاؤں گا۔ اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔

لا یھدی القوم من الکافرین. فقام بولایت علی یوم غدیر خم فنادی صلاۃ جامعۃ. پ۶ مائدہ ترجمہ: اکٹھی نماز کا بلاوہ دیا اور کہا پہنچادیجئے اے رسول جو نازل ہو چکا ہے تجھ پر اگر نہ پہنچایا تو میری رسالت کا کام ہی نہ کیا۔ خدا کی قسم میں انسانوں سے تجھے بچاؤں گا۔ اور اللہ کافروں کی ہدایت نہیں کرتا۔ پھر کھڑے ہوئے ولایت علی پہنچادی غدیر خم میں۔ (یہ نص قرآن ہے) ہر مفسر نے لکھا ہے کہ علیؑ کا بازو پکڑ کر بلیغ خطبے کے بعد فرمایا من کنت مولاہ فعلیٌ مولاہ. جس جس کا میں مولا ہوتا تھا اس کا یہ علی مولا ہے۔

[رفع یدین اور ارسال یدین]

مقصرین کا اسلامی نماز جو رسول نے بتلائی کی کرنے کا ثبوت ملاحظہ ہو۔ دیکھو ہدایہ شریف جلد اول صفحہ ۱۰۲۔ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کان یرفع یدیہ عند تکبیرۃ الافتتاح ثم یرسل. تحقیق نبی پاکؐ تاحیات رفع یدین کرتے تھے تکبیر ابتدائیہ کے بعد پھر ہاتھ کھول دیتے تھے۔ یرسل کے معنیٰ ارسال سے نکلا ہے۔ چھوڑ دینا یعنی ہاتھ چھوڑ دیتے تھے۔

صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۱۷۳ عن امام مالک ارسال فی الفرض وضع فی السنت. امام مالک مدنی کہتے ہیں کہ فرض میں ہاتھ کھول لو سنت میں باندھ لو۔

[مذہب اہلسنت والجماعت کے تحت دعائے توجہ قبل سورۃ فاتحہ]

دیکھو کتب اہلسنت والجماعت (۱) سنن ابی داؤد صفحہ ۱۱۰۔ (۲) ہدایہ شریف اولین صفحہ ۱۰۲ حاشیہ ۲۸

جب حضورؐ تکبیر الافتتاح کے بعد یہ پڑھتے تھے عن عبد اللّٰہ ابن عمر قال کان رسول اللّٰہ ﷺ اذا افتتح الصلوٰۃ قال وجھت وجھی لِلّذی فطر

السموٰة والارض حنیفاً وما انا من المشرکین ان الصلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین لا شریک لہٗ وبذالک وامرت انا اول المسلمین.

[بحوالہ کتب شیعہ دعائے توجہ قبل سورہ فاتحہ در مذہب شیعہ]

باقی مکمل عبارت کتب شیعہ خیر البریہ میں آئمہ ہدیٰ کے فرمان سے اور مجتہدین عظام کے اقوال سے دیکھو ذیل کتب شیعہ میں درج ہے۔

(۱) دیکھو تحفۃ العوام کامل سید ابوالحسن اصفہانی صفحہ ۳۸۔

(۲) من لایحضرہ الفقیہ جلد ۱ صفحہ ۲۹۷، ۲۹۹ (۳) فلاح الدارین علی ابن طاؤس صفحہ ۲۲۷

(۴) بحار الانوار جلد ۸۴ علامہ مجلسی صفحہ ۱۱۱ (۵) احتجاج طبرسی جلد ۲ صفحہ ۳۰۷۔

امام صادق آل محمد نے نماز مختصراً پڑھ کر دکھائی اور سنائی ہے۔ اس میں آپؑ نے پڑھا وجھت وجھی لِلّذی فطر السموٰۃ والارض عالم الغیب والشھادۃ علی ملت ابراھیم دین محمد ﷺ ومنھاج علیًّا صلوٰۃ اللّٰہ والسلامہ علیہ حنیفاً مسلماً وما انا من الامشرکین ان الصلاتی ونسکی ومحیای ومماتی اللّٰہ رب العالمین. لا شریک لہ وبذالک امرت وانا من المسلمین. مگر دونوں گروہوں میں یہ مقصرین حضرات اس کو پڑھنا ہی چھوڑ گئے ہیں۔ اس لئے کہ قیام رکن نماز ہے اس میں ذکر رسول اور ذکر علیؑ آرہا تھا تشہد کو تو کچھ لوگ نماز کا رکن مانتے ہی نہیں۔

دیکھو مزید (۱) تفسیر قمی ج ۲ صفحہ ۳۸۹ (۲) تفسیر برہان ج ۸ صفحہ ۱۷۲

لاصدق ولا صلی. نہ تصدیق کی ولایت علیؑ کی نہ نماز پڑھی ولایت علیؑ والی۔ اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ خم غدیر میں آخری حج اور حضورؐ کے پہلے حج میں حضورؐ کے پیچھے معاویہ

نے نہ ولایت علیؑ والی نماز پڑھی نہ ولایت علیؑ کی تصدیق کی اور بیعت علیؑ بھی نہیں کی یعنی نماز جامعہ بھی نہیں پڑھی یعنی ولایت علیؑ والی اس نماز کا پہلا انکار کرنے والا معاویہ تھا۔ یہ وہ نماز تھی جو یادگار تھی اعلان ولایت علیؑ کا۔

وکانت الولایت آخر الفرائض فانزل اللّٰہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی. الخ. ترجمہ: تھی ولایت آخر فریضوں میں سے پھر اللہ نے نازل کیا حکم الیوم آج کے دن دین کو میں نے کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دیں۔

دیکھو حدیث نمبر ۲۔ آخری فرض ولایت ہوئی ہے آیت نازل ہوئی۔

حضرات اس لئے ہم بفرمان رسولؐ حی علیٰ خیر العمل کہہ کر نماز کی طرف بلا کر آپ کو ولایت علیؑ کی گواہی نماز کے تشہد میں دے کر بتاتے ہیں اور بقول آیت قرآنی یدعون الی الخیر بلاتے ہیں خیر کی طرف اور حی علیٰ خیر العمل تو کہتے ہیں مگر آپ بلا کر پھر ولایت علیؑ خود تم (لوگ مقصر) تو نہیں پہنچاتے ہو (وہ تو آپ جانیں) مگر جو پہنچاتے ہیں کیونکہ بلایا ہی اس لئے تھا کہ ولایت علیؑ کی مومنین گواہی دیں تو پھر آپ لوگ فتوے کیوں لگاتے ہو کہ علیؑ کی ولایت کا ذکر کرنے سے نماز نہیں ہوگی۔

[تشہد میں کیا مانگا جا سکتا ہے۔ بقول اہلسنت والجماعت]

نمبر ۱۔ قارئین کرام! اس سے پہلے آقائے خمینی کی کتاب آئین سعادت صفحہ ۲۶۴ بحوالہ شیعہ حجاج کے لئے چند سفارشات نمبر ۳ اہلسنت کی نماز جماعت میں شریک ہونے کے لئے تقیہ کے طور پر ان کی طرح وضو کرے اور ہاتھ باندھ کر نماز پڑھے اور فرش پر سجدہ کرے تو نماز صحیح ہے اور دوبارہ پڑھنا بھی ضروری نہیں۔

نمبر ۲۔ اب جواب دو اہلسنت برادران کی کتاب صحیح بخاری صفحہ ۵۵۴ جلد ۱ حاشیہ ۱ میں مرقوم ہے

تشہد میں نمازی اگر جوتے کا تسمہ مانگے یا ہانڈی کا نمک تو تشہد جائز ہے نماز ہوگی، افسوس ایسے شیعان علیؑ کہلانے والوں پر یہ جھوٹے دعویدار ہیں محبت علیؑ کے ورنہ فتویٰ تو نہ دیتے مرضی ان کی نماز میں قیام میں قنوت میں تشہد میں ولایت علیؑ کی گواہی دیں یا نہ دیں یہ بات تو ایمان کے درجوں میں شامل ہے جسے مولائے کائنات عطا کرے ولایت علیؑ سے تو روحانی سبق مل جائے جس کا دل اللہ ولائے علیؑ سے پُر کردے ہم نماز میں گواہی ولایت علیؑ نہ دینے والوں پر نہ تو فتویٰ دیتے ہیں نہ الزام لگاتے ہیں مگر اُن کو شرمندہ ضرور کرتے ہیں وہ بھی اس وقت جب وہ ہم پر فتویٰ لگاتے ہیں۔ جب کہ ان کو فتویٰ کا حق ہے ہی نہیں کہ علیؑ کی ولایت وامامت کی گواہی دینے والوں کی نماز نہ ہوگی۔ یہ فتویٰ انہوں نے کیوں دیا کیا یہ فرمان امام سے ہے کہ نماز نہ ہوگی یا امام زمانہ کی توقیع مبارک جو مولا آخر الزمانؑ نے شیخ مفیدؒ کو لکھ کر بھیجی تھی اس میں لکھا ہے تو دکھاؤ یا مبطلات نماز کی شرطوں میں یہ شرط ہے کہ شہادت ثالثہ (ولایت علیؑ) دینے والوں کی نماز نہ ہوگی تو دکھاؤ۔ ہمیں اعتراض نہیں ہم مان جائیں گے۔ توبہ استغفار کریں گے، مومنین سے معافی مانگیں گے۔

اول تو فتویٰ لگانے والوں کو شرم آنی چاہیئے تھی۔ افسوس ان کے نصیب میں جوتے کے تسمے ہیں جن سے قیامت میں ان کے منہ کو ٹانکا لگایا جائے گا۔ کیونکہ آقائے خمینی کی نمازِ جنازہ آقائے گلپائے گانیؒ نے پڑھی ہے اس میں انہوں نے تیسری گواہی ولایت علیؑ دے دی۔ جس کی ویڈیو موجود ہے میڈیا پر دیکھی گئیں اور سنی گئیں اس کی کیسٹ میرے پاس بھی موجود ہے ایرانی ایمبیسی سے بھی ہر وقت مل سکتی ہے اور دیکھ سکتے ہو۔ کیا آقائے خمینیؒ کی نمازِ جنازہ ولایت علیؑ پڑھنے سے نہ ہوئی۔ آپ تو مجتہدوں سے بھی بڑھ گئے ہو اور ان پر فتویٰ لگا دیتے ہو۔ حد ہوگئی۔ ولایت علی کی دشمنی میں اتنے اندھے ہوگئے۔ کہ نہ عالم کا پتہ نہ مجتہد کی خبر۔ صرف تقلید کا رٹا لگاتے پھرتے ہو۔ اور علماء کے خلاف خود ہی بکواس کرتے ہو، کبھی ان کے نام کے نعرے لگاتے پھولے نہیں سماتے یا یہ پیسے ملنے کی وجہ سے نعرت لگاتے ہو کچھ تو ہوش کے ناخن لو۔

صرف ڈھکوزندہ باد کے نعرے لگاتے پھرتے ہو۔ خوفِ خدا کرو۔ محمدؐ وآلِ محمدؐ کو کیا منہ

دکھاؤ گے۔

جب ہمیں نص قرآنی مل گئی دیکھو نماز کی گہرائیاں صفحہ ۹۶ آقائے خامنہ ای اوپر گذر چکا تو یہاں اجتہاد اب مردود ہے۔

پھر بھی دیکھو توضیح المسائل آغا یعصوب الدین رستگاری صفحہ ۲۷۸ کیونکہ تمہیں توضیح چاہئے

[تقلید کس کو کرنی ہے؟]

تاہم تقلیدی لوگوں جن کو حکم ہے فالیقلدو للعوام. العوام کانعام. عوام وہ جو جانوروں کی مانند ہیں ان کے لئے بیعت کا پٹہ ضروری ہے اس روایت میں علی العوام نہیں ہے۔ مومنین میں سے جو خود روایت و درایت ناسخ و منسوخ محکم و متشابہ جانتا ہو اُس کو تقلید کی ضرورت نہیں ہے۔

[اہم بات]

[مناظرین حضرات تو تقلیدی ہرگز نہیں ہوتے بلکہ وہ اخباری ہوتے ہیں۔

از مؤلف قاضی غلام شبیر (میں بھی اخباری ہوں) اور علامہ محمد باقر مجلسیؒ بھی اخباری تھے۔]

دیکھئے توضیح المسائل آغا یعصوب الدین رستگاری صفحہ ۳۱۴

تشهد لازم است یعنی بگوید

اشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لا شریک لهٗ واشهد ان محمدً عبده ورسوله اللّٰهم صلی علی محمدٍ و آل محمد وکمتر ازاین کفایت نمي کند واحتیاط واجب آنستکه بهمیس ترتیب بگویدو جائز است پس از شهادتین بگوید وَاشهد ان امیر المؤمنین علیاً و اولاده المعصومین حُجَجُ اللّٰهِ صلواة اللّٰه علیهم اجمعین.

امالی شیخ صدوق صفحہ ۵۱۱ میں فرماتے ہیں وان احب المصلی أن یذکر الآئمة

فاقنوته ویصلی علیهم فیجملهم والقنوت فی کل صلاة فریضة.

امالی شیخ صدوق صفحہ ۵۱۱ میں شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں: وہ نمازی جو محبت رکھے تحقیق ذکر کرے آئمہ کا بیچ قنوت کے اوران پر درود پڑھے ان پر ملا کر سب کو اور قنوت ہر نماز میں فرض ہے۔

امالی شیخ صدوق صفحہ ۵۱۲ فان ذالک یجزیه ویجزی فی التشهد الشهادتان فما زاد فتعبد وتسلیم فی الصلاة. ترجمہ: تحقیق یہ زیادہ کرے اس کو جائز ہے بیچ تشہد کے پھر نماز میں نہیں ہے زیادتی یعنی جائز جو زیادہ تسبیح ساتھ شہادتوں کے نماز میں ادا کرے پھر نماز میں یہ عبادت میں سلامتی ہے۔ مطلب یہ ہوا اگر شہادت کے ساتھ زیادہ پڑھو گے تو نماز ضائع نہیں ہوگی۔ یہ ان کا تفیتا عجیب جملہ ہے۔ جو عقل مند مومن ہی سمجھ جائے گا۔ ورنہ یہ کتاب شیخ صدوق کی جو چار سو کتب غائب اور ضائع کر دی گئیں ہیں یہ بھی ضائع ہو جاتی۔ اگر کھل کر علی ولی اللہ تشہد میں بیان کرتا۔ یا اذان میں بیان کرتا۔ وہ ظلمت کا دور ہم نے نہیں دیکھا جو ان علماء نے ظلم برداشت کیے ہیں۔ جس کی مثال آقا جمال الدینؒ صاحب شرح لمعہ جن کو ظلم سے شہید کر دیا گیا۔

شرح لمعہ۔ نوٹ: کیا دور حاضر میں ان علماء کے سر پر اب کوئی تلوار جو علیؑ ولی اللہ پڑھنے سے مرتے ہیں جیسے ان کی جان چلی جائے گی۔ ویسے ہی اپنی دوستی قائم کرنے اور برادری کی وجہ سے اور اتحاد کرنے کی بنیاد پر منکرین زہراؑ کو مولا علیؑ کے القابات دیتے ہیں۔ تاہم پھر بھی سزائیں کھاتے ہیں۔ دونوں طرف سے برباد ہوتے ہیں۔ (۱) سزائیں بھی کھاتے ہیں۔ دوسری طرف سے آئمہؑ بھی ان پر لعنت کرتے ہیں۔

[ولایت علیؑ ولایت اللہ ہے۔ یہ ہے شہادت ثالثہ]

خصال میں ج ۱ صفحہ ۳۴۰ شیخ صدوق فرماتے ہیں: قال رسول اللّٰہؐ ان اللّٰہ امرنی بولایت علی ولایتهٗ ولایتی وولایتی ولایت ربی الخ.....

ترجمہ: فرمایا رسول اکرمؐ نے کہ اللہ نے مجھے امر کیا ولایت علی کے لئے۔ یعنی اس (علیؑ) کی ولایت میری ولایت ہے اور میری ولایت خدا کی ولایت ہے۔

برادران اہلسنت والجماعت کی کتاب کنز العمال ج ۱۲ صفحہ ۲۰۹ چھاپ حیدر آباد دکن الہند میں حدیث ۱۱۹۸ میں اللّٰهم من آمن بی وصدقنی فلیقول علی بن ابیطالبؑ فانه ولایته ولایتی و ولایتی ولایت اللّٰه. ترجمہ: فرمایا رسولؐ اللہ نے جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی پھر علی ابن ابیطالبؑ کی ولایت کی تصدیق کی کیونکہ علیؑ کی ولایت میری ولایت ہے اور میری ولایت اللہ کی ولایت ہے۔

اب انصاف سے کہو جب علیؑ کی ولایت اللہ کی ولایت ہوئی تو قرآن نے جو منع کیا لا تکتم الشهادة عنده من اللّٰه من یکتمها آثمٌ قلبه. ذکر دوسری جگہ ہے یہ ہے شہادت ثالثہ کا اہلسنت والجماعت سے ثبوت کہ زمانہ رسولؐ میں ولایت علیؑ بیان ہوتی تھی۔

[اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔]

اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۱۸ روایت نمبر ۳ عن ابی جعفر بنی الاسلام خمسة ..... ولم ینادی بشیٔ کما نودی بالولایت فاخذ الناس باربع و ترکو هذا یعنی الولایت. نہیں ندا کی گئی کسی شے کی جیسے ندا دی گئی یا بلایا گیا ولایت (علیؑ) کے لئے۔

اسلام کی بنیاد پانچ پر ہے اور لوگوں نے چار کو پکڑ لیا اور چھوڑ دیا (پانچویں) ولایت علیؑ کو (۱۔ نماز۔ ۲۔ روزہ۔ ۳۔ حج۔ ۴۔ زکواۃ) یہ ہیں چار جو لوگوں نے لے لئے ہیں باقی (پانچویں) اس کو یعنی ولایت علیؑ کو چھوڑ دیا۔

[ولایت علیؑ کے بغیر خود رسولؐ خدا کے اعمال حبط ہو رہے تھے

شیخ صدوقؒ]

امالی صفحہ ۴۰۰ میں شیخ صدوقؒ فرماتے ہیں رسول خداؐ نے علیؑ سے گفتگو خم غدیر پر کرتے ہوئے فرمایا:

لولم ابلغ بولایتک یا علی لحبط عملی.

ترجمہ: یا علی اگر میں نہیں پہنچاتا تیری ولایت کی بات لوگوں کو تو میرے اعمال حبط ہو جاتے۔ جب ولایت علیؑ پہنچائے بغیر حضورؐ کے اعمال حبط ہو رہے تھے تو تیری نماز کی کیا قیمت جو بغیر ولایت علیؑ بارگاہ ایزدی میں قبول ہوگی۔

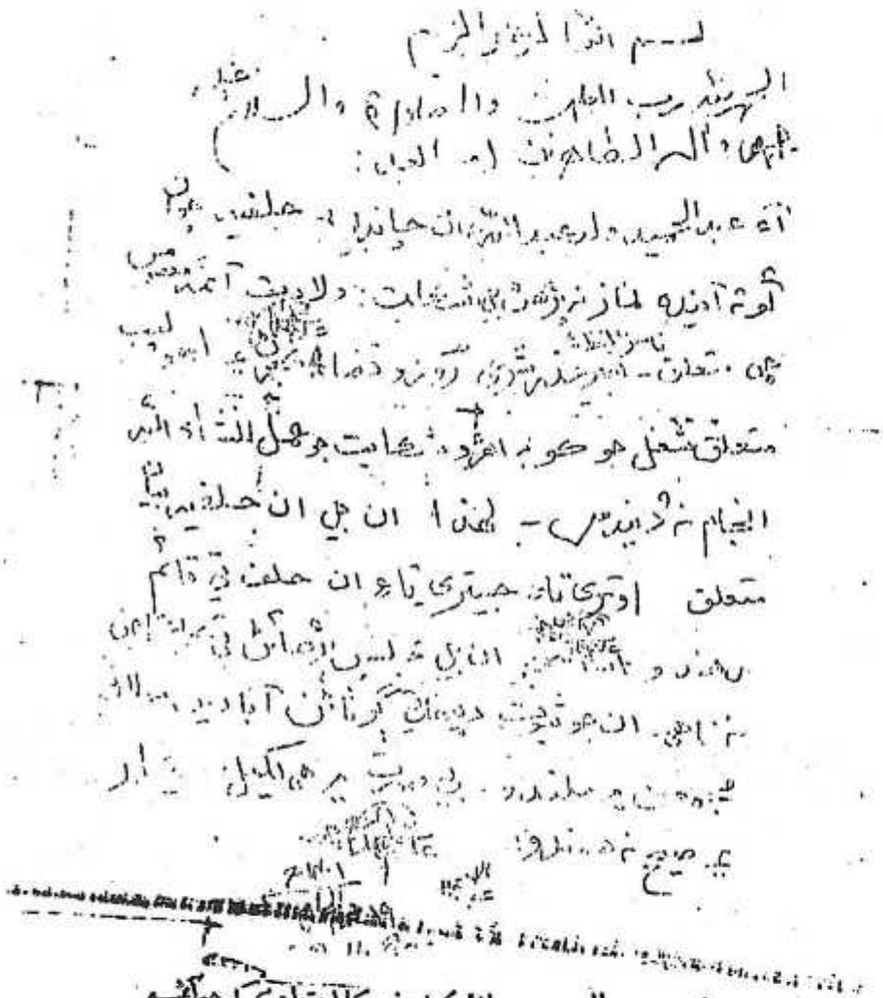
[آپ امر امامؑ سے نماز میں آئمہ علیہم السلام کے نام لے سکتے ہیں]

امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا گیا مولا نماز میں آئمہ ہدیٰ کے نام لئے جا سکتے ہیں؟

دیکھو تہذیب الاحکام ج ۲ صفحہ ۱۳۱ عن الحلبی انہ قال لابی عبد اللّٰہ اسمی الآئمہ فی الصلاۃ؟ فقال اجملهم.

ترجمہ: سوال کیا حضرت حلبی نے امام جعفر صادقؑ سے یا مولا آئمہ کے اسم پاک نماز میں لیں؟ فرمایا سارے نام ملا کر لو۔ نوٹ:۔ ظاہر ہے جیسے تمام انبیاء کے سردار حضورؐ کا نام واضح لیتے ہیں اشهد انّ محمدً عبدهٗ ورسولهٗ ارسلهٗ بالحق بشیراً ونذیراً بین یدی الساعة. اسی طرح ابوالآئمہ علیؑ کا نام لے کر پھر اسی طرح اشهد ان امیر المؤمنین علی ولی اللّٰہ و اولادهٖ المعصومین حجج اللّٰہ کہنا یہ اجملهم هوا.

من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ صفحہ ۲۰۸ قال الحلبی لهٗ الاسمی الآئمہ فی الصلاۃ؟ قال اجملهم. (دونوں کتابوں کا حوالہ غور سے پڑھو کتب اربعہ میں سے ہیں اور راوی بھی کچا نہیں) ترجمہ: کہا حلبی نے مولا! کیا اسماء آئمہ بیچ نماز کے لئے جا سکتے ہیں؟ امام



حضرات قارئین عبدالحمید جائنہ کا خود کا اعتراف کہ جو آئمہ معصومین علیہم صلاۃ والسلام کے خلاف ناسزا۔ بے الفاظ ولادت کے مسئلہ کے متعلق اپنے سے قیاس کرنا واضح ثبوت سچفہ زمانہ کی تصدیق باقی اور مقصر کس کو کہتے ہیں۔

جعفر صادقؑ نے فرمایا ملا کر پڑھو۔ یا حُسین تر کر کے پڑھو۔

[مولا کی اجازت ہے کہ تشہد میں جو تم جانتے ہو پڑھیں]

فروع کافی ج ۳ صفحہ ۳۳۷۔ تہذیب الاحکام ج ۲ صفحہ ۱۰۱۔ قال سالت ابا جعفر عن تشهد فقال لو كان يقولون واجبا على الناس هلكو كان القوم يقولون أيسر ما يعلمون اذا حمدة الله اجزً منک اجزاک.

ترجمہ: کہا سوال کرنے والے نے امام محمد باقرؑ سے تشہد کے بارے میں مولا لوگ چاہتے ہیں اگر آپ مقرر واجب کرتے یا واجب کر دیں۔ آپؑ نے فرمایا لوگ مارے جائیں گے اگر ہم وہ جملے واجب یا مقرر کر دیں گے۔ لوگوں سے فرمایا جیسے لوگ پڑھتے ہیں اور جو تم جانتے ہو اس پر عمل کرو تمہیں اللہ سے اجر ملے گا۔ (عقلمند کے لئے اشارہ کافی ہے)۔ اب ہم اپنے آپ کو ہلاکت میں کیوں ڈالیں۔

[فرمان امامؑ تشہد اور قنوت میں حُسین تر ذکر کرو ہم مقرر کریں گے تو تم مارے جاؤ گے۔]

دیکھو فروع کافی ج ۳ صفحہ ۳۳۷۔ تہذیب الاحکام ج ۲ صفحہ ۱۰۲۔ قلت لابی جعفرؑ ای شیءٍ اقول فی التشهد و القنوت قال بأحسن ما علمت فانهٗ لو كان موقوفا لهلک الناس. ترجمہ: فرمایا امام محمد باقرؑ سے جب لوگوں نے کہا مولا تشہد میں اور قنوت میں کیا پڑھیں، آپؑ نے فرمایا جو اچھا جانتے ہو پڑھو اگر ہم مقرر کر دیں گے تو لوگ مارے جائیں گے۔ (لوگ تو علیؑ کے نام پر ہی مارے جا رہے ہیں ورنہ اور کون سی دشمنی ہے)۔ ہمیں اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت چاہئے۔ نماز میں نام لے کر (دعائے قنوت) میں تبرا کی جاتی ہے اس لئے آپؑ نے فرمایا تم خود جو جانتے ہو پڑھو۔ دیکھو ثبوت یہ ہوئی سنت النبیؐ

[رسول خداؐ کا نماز میں تبرا یا بددعا کرنا]

روایت نمبر ا دیکھو مسند احمد بن حنبل ج ۲ صفحہ ۳۱۸ عبداللہ عمر بن خطاب۔ قاضی القضات مکہ معظمہ روایت کرتے ہیں۔ حدیث نمبر ۶۳۱۴

حدثنا..... عبد الله حدثني ابي ثنا علي بن اسحاق ثنا عبيد الله بن المبارک أنا معمو عن الزهري حدثني سالم عن ابيه انه سمع رسول اللهؐ اذا رفع راسة من الركوع في الركعة الآخرة من الفجر يقول اللهم العن فلاناً و فلاناً و فلانا بعد ما يقول بسمع الله لمن حمده ربنا لک الحمد ربنا ولک الحمد فانزل الله

"ليس لک من الامر شئ او يتوب عليهم أو يعذبهم فانهم ظالمون"

ترجمہ: زہری راوی اگر شیعہ ثابت ہو جائے تو جو سزا مقرر کی جائے ناچیز قبول کرنے کو تیار ہے۔ اس کی توثیق صحیح مسلم جلد ا صفحہ ۹ مسند امام اعظم صفحہ ۸۲ پر دیکھئے۔ طوالت کی وجہ سے حاشیہ چھوڑ دیا ہے۔ دیکھئے جلد ۲

ترجمہ: حضورؐ نے سر اٹھا کر رکوع سے صبح کی آخری رکعت میں اور فرمایا خداوند لعنت کرے فلانے پر فلانے پر فلانے پر ۳ شیخوں کے نام لئے۔ الخ.....

معاف کرنا وہ یہ ہیں (ا) حارث بن ہشام (۲) سہیل بن عمرو (۳) صفوان بن امیہ۔

روایت نمبر ۴ دیکھو مسند احمد بن حنبل ج ۲ صفحہ ۲۲۲ حدیث نمبر ۵۶۴۱

حدثنا عبد الله حُدثني ابي. منا ابو التصر. ثنا أبو عقيل قال أبي وهو عبد اللّٰه بن عقيل صالح الحديث ثقة ثنا عمر بن حمزه عن مسالم عن أبه قال سمعت رسول الله يقول اللّٰهم العن فلانا اللّٰهم العن الحرث بن هشام اللّٰهم العن سهيل بن عمرو اللّٰهم العن صفوان بن

امیه قال نزلت هذه آیت لیس لک من الامر شیء أو یتوب علیهم أو یعذبهم فانهم ظالمون قال: فیتب علیهم کلهم.

ترجمہ تقریباً ملتا جلتا ہے۔ البتہ نام دیئے ہیں عرض کرتا ہوں حارث بن ہشام، سہیل بن عمرو، صفوان بن امیہ پر خداوند لعنت کر۔

[مزید اطمینان کے لئے حضورؐ نماز میں تبرا کرتے تھے۔ پڑھیں]

ذکر دعائے قنوت۔ صحیح بخاری و ۱۸ صفحہ ۸۶۔۸۷ میں واقع لکھا ہے کہ عبداللہ بن عمر روایت کرتا ہے کہ رسول اللہؐ جب صبح کی دو رکعت سے سر اٹھاتے تھے تو یوں دعا فرماتے تھے:

اللهم العن فلاناً و فلاناً و فلاناً آپ چار اشخاص کے نام لیتے تھے۔ پہلے صفوان بن امیہ، دوسرے سہیل بن عمیرا، تیسرے حارث بن ہشام اور چوتھے عمرو ابن العاص۔ اور ابو ہریرہ کہتا ہے کہ حضورؐ رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ عرب کے فلان فلان قبیلہ پر لعنت کر۔ اور دو قبیلوں کے نام لیتے تھے۔ (۱) رعل۔ (۲) زکوان۔ یہ قبیلے تھے۔ صحیح بخاری اردو، صفحہ ۶۰۹، عربی ج ۱ صفحہ ۱۳۶

نوٹ: یہ بات آپ نوٹ کرلیں اور ذہن نشین کرلیں اس لئے کہ نماز رسول و آئمہ کتب شیعہ سے جب عرض کروں گا اس وقت یہ بات ذہن میں ہو کہ کیا وجہ ہے کہ تشہد اور دعائے قنوت پڑھنے کے لئے کوئی مقرر حروف یا جملے نہیں بلکہ اجازت ہے جو چاہے پڑھ لو۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ عقل مندوں کے لئے اشارہ ہی کافی ہے۔ گویا اللہ و رسول و دشمن آئمہ پر تبرا دعائے قنوت میں کرنا سنت الٰہی ہے۔

دیکھو مسند احمد بن حنبل ج ۲ صفحہ ۳۲۴ عبداللہ بن عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے

حدیث نمبر ۶۳۴۶ حدثنا عبد الله عن ابن عمر قال بعث النبیؐ خالد بن الولید الی بنی أحسبه قال. جنمیة فدعاهم الی الاسلام، فلم

یحسنوا أیقولوا. أسلمنا فجعلو یقولون: صبأنا صبأنا، وجعل خالدیهم / أسراً وقتلاً. قال ودفع الی کل رجل منا ألیسرًا حتی اذا صبح یوما، امر خالد أن یقتل کل رجل منا أسیره قال ابن عمر فقلت: واللّٰه لا أقتل أسیری، ولا یقتل رجل من اصحابی أسیره: قال فقد سوا علی النبیؐ فدکرو لهٗ ضیع خالد فقال النبیؐ ورفع یدیه اللّٰهم انی ابرأ الیک سما ضع خالد مرقین. ترجمہ: خالد بن ولید نے کچھ قیدیوں کو قتل کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو منع کیا اور کہا خدا کی قسم قیدیوں کو قتل نہ کرو مگر وہ باز نہ آیا۔ جب حضورؐ نے سنا تو فرمایا دعائے قنوت میں: اے میرے اللہ میں خالد بن ولید کے اس امر سے بری الذمہ ہوں۔ یعنی میں اس پر لعنت بھیجتا ہوں الخ۔ بیزار ہوں اس سے یا اللہ۔ (أبرء) صیغہ امر یہ ہے۔

[خالد بن ولید حضرت عمر کا سالا تھا۔]

دیکھو کتب اہلسنت والجماعت۔

اسد الغابه فی معرفت الصحابه تالیف ابن الاثیر ابی الحسن علی بن ابی الکریم محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد سیبانی ج ۱ صفحہ ۳۵۲ لماتونی تزوج عمر بن خطاب امرأته فاطمه بنت الولید بن مغیره أختٔ خالد بن ولید وهی أم عبد الرحمٰن بن الحارث بن هشام.

ترجمہ: جب زوجہ عمر بن خطاب فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ وفات ہوئی وہ بہن تھی خالد بن ولید کی وہ عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کی ماں تھی۔ یعنی خالد بن ولید حضرت عمرؓ کا سالا تھا۔

[دو قبیلوں پر لعنت دعائے قنوت کا کتب اہلسنت سے ثبوت]

نوٹ کریں: صحیح بخاری ج ۱ صفحہ ۲۰۸ رکوع سے پہلے قنوت میں (قبیلوں کا نام لے کر)

حضور کافروں کو بددعا دیتے تھے۔ رعل اور زکوان یہ دو قبیلے تھے جن پر حضور لعنت کرتے تھے۔ صحیح بخاری ج ۱ صفحہ ۶۰۹ مترجم پ ۴۔ عربی ج ۱ صفحہ ۱۳۶۔

[دعائے قنوت کا کتب شیعہ سے ثبوت]

(۱) فروع کافی ج ۳ صفحہ ۳۳۹ (۴) علی عن محمد بن عیسیٰ عن یونس بن عبد الرحمٰن عن محمد بن الفضل عن الحارث بن المغیرہ قال ابو عبد اللّٰہ علیہ السلام اقنت فی کل رکعتین فریضة او نافلة قبل الرکوع. ترجمہ: سب نماز کی دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے قنوت فرض ہے۔

(۲) فروع کافی صفحہ ۳۴۰ (۷) علی بن ابراھیم عن ابیہ عن عمیر عن زرارہ عن ابی جعفر علیہ السلام قال القنوت فی کل الصلاة فی رکعة الثانیہ قبل الرکوع.

[یہ مسئلہ گویا متفق علیہ ہوگیا]

ترجمہ: امام صادقؑ نے فرمایا ہر نماز کی دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھیں۔

(عبداللہ بن عمر کس طرح سجدے میں جاتے تھے) دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۵۰۳ عبداللہ بن عمر سجدہ میں جاتے تھے پہلے ہاتھ زمین پر رکھتے تھے پھر گھٹنے۔ نوٹ: (جیسے شیعان آل محمدؐ جاتے ہیں)

(۳) تہذیب الاحکام ج ۳ صفحہ ۸۹ عن ابی عمر عن عمر بن اذنیتہ عن زرارہ عن ابی عبد اللّٰہ علیہ السلام قال: قنوت فی کل الصلاة فی رکعت الثانیہ قبل الرکوع. ترجمہ: امامؑ نے فرمایا قنوت ہر نماز میں ہے اور ہر نماز کی دوسری رکعت میں قنوت ہے جو رکوع سے پہلے ہے۔

(۴) امالی صفحہ ۵۱۱ شیخ صدوق علیہ رحمہ: والقنوت فی کل صلاة فریضة و

نافلته فی الرکعة الثانیہ. قنوت کل نماز میں فرض اور نوافل میں مگر دوسری رکعت میں ہے

علل الشرایع = اردو صفحہ ۲۶۱ شیخ صدوق علیہ رحمہ۔ ویجری فیہ ایضاً ثلاث تسبیحات تین مرتبہ کہو۔ کذالک اللّٰہ ربی کذالک اللّٰہ ربی کذالک اللّٰہ ربی. مگر مقصرین صرف ایک مرتبہ پڑھنے پر اکتفا کرتے ہیں جب کہ امام معصومؑ نے مختصر نماز میں بھی ۳ مرتبہ پڑھ کر دکھایا ہے۔ کیوں حضرات قارئین نماز مولوی مقصر کے باپ کی جاگیر ہے۔ جو صرف ایک مرتبہ پڑھتا ہے۔ رکوع میں اور سجود میں ذکر تسبیح مع حمد ایک مرتبہ کیوں کرتا ہے کیا اس کو جلدی ہے۔ اس کو اپنی تقریر میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے خالی وقت کیوں صرف کر کے امام کی مخالفت کرتا ہے۔ جب کہ ائمہ معصومین نے ۳ مرتبہ عام لوگوں کو پڑھ کر دکھائی ہے اور وہ نماز مختصر اسکھائی ہے۔

امالی صفحہ ۵۱۱ شیخ صدوق علیہ رحمہ وان احب المصلی ان یذکر الآئمة فی قنوته ویصلی علیهم فیجملهم. ترجمہ: جو نمازی آئمہ سے محبت کرتا ہے وہ ان آئمہ کا ذکر قنوت میں کرے اور ان پر درود پڑھے اور پھر اجمالی ذکر کرے ان کا۔ (آل محمد سے معصومینؑ مراد ہیں)۔ نوٹ: غور فرمانا۔ ذکر کرنا الگ لکھا ہے اور درود پڑھنا بھی الگ لکھا ہے۔

ناظرین نوٹ آپ کو یاد دلاؤں صحیح بخاری ج ۱ صفحہ ۵۰۴ کے حوالے سے پہلے عرض کیا گیا ہے آپ کو عرض کر چکا ہوں۔

نوٹ: دعائے قنوت کے لئے تمام علماء کہتے ہیں کہ اجازت ہے جتنی بھی دعا مانگو جائز ہے تو پھر اللہ کی بارگاہ میں معصومینؑ کا تذکرہ کیسے نہ کریں جب کہ حضور پاک بقول اہلسنت والجماعت کے کتب صحیحہ صحیح بخاری کے چار اشخاص کے نام لے کر ان پر لعنت کرتے تھے دعائے قنوت میں۔ معلوم ہوا دعائے قنوت میں تبرا کرنا سنت نبیؐ ہے۔ جب چار دشمنوں پر دعائے قنوت میں نام لے کر لعنت بھیجنا سنت ٹھہری تو بارہ اماموں کے ساتھ بہم اتولی یعنی یا اللہ ان سے محبت کرتے ہیں۔

کہنا جرم نہیں بلکہ سنت درج ہے مقصر کیوں نہیں بتلاتے اور پڑھتے۔اور کہتا و من اعدائھم أتبراء. آئمہ کے دشمنوں پر لعنت کرتا ہوں۔اگر اس کو خود ساختہ کہے تو مقصر جب کہ دعائے قنوت کو رکن نماز بھی نہیں مانتا مگر سجدہ نماز میں جو رکن نماز مانتا ہے اس میں یہ امام محمد باقرؒ کے قول سے پڑھتا ہے؟یا خیر المسئولین یا خیر المعطین رزقنی و رزق عیالی فانک ذو الفضل العظیم. خود یہاں انکار کیوں نہیں کرتا کیوں پڑھتا ہے۔ہم نے بخاری کی دلیل دی ہے خود افضل رکن نماز میں راوی کو رجال پر پرکھے بغیر پڑھتا ہے۔

بحوالہ شرح صحیح بخاری تفسیر الباری ج ۸ صفحہ ۸۶۔۸۷ کے حوالے سے عرض کیا گیا کہ برادران اسلام نے لکھا ہے حضور دو قبیلوں کے نام لے کر ان پر دعائے قنوت میں نماز میں لعنت کرتے تھے۔

[یہ دعائے قنوت ہے]

پہلے اللّٰھم صل علیٰ محمدٍ وّآل محمدٍ پڑھو

اب پڑھو رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامَ دِیْناً وَبِالْقُرْآنَ کتابٌ وَکَعْبَۃَ قِبْلَۃً مُحَمَّدُ نَبِیًّا. الخ جاری ہے۔آگے دیکھئے اور پڑھئے۔

وعلیٌ ولیاً اماماً وھادیاً واولادہِ المعصومین احد عشر آئمۃ وسیدۃ النساء العالمین بنت رسول اللّٰہ علیٰ حُجَّتِھِمْ بِھِمْ أتَوَلیٰ وَمِنْ اَعْدَائِھِمْ أتَبَرَاءُ.

یہ بھی دعائے قنوت کا ذکر ہے۔ لا الہ الا اللّٰہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللّٰہ علی العظیم سبحٰن اللّٰہ رب السمٰوٰۃ و الارضین السّبع وما فیھن وما فوقھن وما تحتھن وھو رب العرش العظیم والحمد للّٰہِ رب العالمین.

رَبّنا اغْفِرلی ولوالدَیَّ وللْمؤمنین یوم یقوم الحساب.

اس میں بھی باقی تمام مسلمان متفق ہیں

اللّٰھم اغفِرلَنَا وَرَحِمْنَا وَعَافِنَا وَاعف عَنَّا فِی الدُّنیَا وَالْآخِرَۃِ انَّکَ علیٰ کُلِّ شئٍ قدیر. یہ قرآنی آیت بھی ہے۔

درود آخر میں پھر اللّٰھم صل علیٰ محمدٍ وّآل محمدٍ پڑھو۔اللہ اکبر کہہ کر رفع یدین کر کے رکوع میں چلے جاؤ۔

رضیت باللّٰہ رباً ..... محمد نبیاً. یا المختصر یہ پڑھے

وعلیٌ ولیًا واحدَ عَشَرَ آئمۃً حُجَجُ اللّٰہ وَام الآئمہ سیدۃ النساء العالمین بنت نبیًا علیٰ حجتھم بھم اتولی ومن اعدائھم اتبراء. اللّٰھم صل علیٰ محمّدٍ وآل محمّد. اللہ اکبر کہہ کر رفع یدین کر کے رکوع میں چلا جائے۔

[دعائے قنوت میں تبراء۔سنت امام حسنؑ۔]

(۱) سنت امام حسن مجتبیٰ بحوالہ صحیح بخاری ج ۱ صفحہ ۲۰۹ حاشیہ مترجم علامہ وحید الزمان قاتلان اولیاء اللہ پر لعنت دعائے قنوت میں کرتے تھے۔اللّٰھم لعن الکفرۃ الذین یصدون عن سبیلک ویقاتلون اولیائک الخ.

[دعائے قنوت میں تبراء۔سنت زہراؑ۔]

() سنت جناب زہراؑ الامامت والسیاست صفحہ ۱۴ جناب زہراؑ نے فرمایا تم دونوں (ابوبکرؓ اور عمرؓ سے کہا تھا) نے مجھے رنجیدہ کیا ہے میں تمہیں ہر نماز میں خدا کی قسم بددعا کرتی رہوں گی۔

ابن قتیبہ دینوری۔أنکما أسخطتمانی وَاللّٰہِ لأدعُون اللّٰہ عَلیک فِی

كُلِّ صَلاةٍ أصْلِيُهَا.

ان مندرجہ بالا دلائل سے ثابت ہو چکا سنت نبیؐ، سنت امام حسنؑ، سنت معصومہ بنت رسولؐ ہے۔ الامامت والسیات صفحہ ۱۴ علامہ ابن قتیبہ دینوری دیکھو عبارت آئندہ صفحہ پر دیکھیں۔ کہ ہم بھی دعائے قنوت میں ان پر نفرین کریں۔ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ اور ان کی آل پاک کو رنجیدہ کیا جس کے لئے تبرا کرنے کی نص قرآنی موجود ہے۔ اور حکم خدا بھی ہے۔ جنہوں نے اصحاب صالحین کو ستایا ان پر بھی نماز میں تبراء کریں۔

تبراء کے لئے نص قرآنی۔ قرآن کہتا ہے: ان الّذین یؤذون اللّٰہ ورسولہٗ لعنھم اللّٰہ فی الدنیا والآخرہ واعدلھم عذابا مھینا. ۵۷، الاحزاب، پ۲۲

ترجمہ: تحقیق جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر دنیا میں لعنت اور آخرت میں عذاب دینا مقرر کیا ہے۔

درود پڑھنے کی قرآنی نص موجود ہے۔

ان اللّٰہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الّذین آمنو صلو علیہ وسلمو تسلیما. ۵۶، الاحزاب، پ۲۲

صلو علی النبیؐ وتسلیمًا لعلیؑ. اوپر بیان ہو چکا ہے۔

دعائے قنوت میں اول ذکر۔

یا پھر اس طرح اور تبرا میں کہنا ہے۔

اللّٰھم العن مبغض محمد و آل محمد.

اللّٰھم العن قَتلۃَ الحسن والحسین واصحابہ.

اللّٰھم العن قَتلۃَ الامیر المؤمنین. الخ.

اللّٰھم العن قَتلۃَ الاولیائکَ. قال امام حسن مجتبیٰؑ.

[جو تبراء نہ کرتا ہو وہ مسلمان ہی نہیں ہے]

نوٹ: اسلام قبول ہی نہیں یا یوں کہئے کہ کوئی مسلمان بن ہی نہیں سکتا جب تک لعنت یا تبراء نہ کرے۔ جس کا ثبوت کلمہ لا الٰہ ہے یعنی جھوٹے خداؤں پر تبراء ہے، اسی طرح جھوٹے نبیوں پر تبراء ہے، اسی طرح جھوٹا جو امامت کا دعویٰ کرے اس پر تبراء۔ یہ ابراہیمؑ کی ملت وسنت میں ہونے کی دلیل ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے جھوٹے خدا نمرود پر، جھوٹے بتوں پر جن کو بنایا گیا تھا اور اپنے چچا آذار پر جو ان کو بناتا تھا اور مانتا تھا ان تینوں پر تبراء کیا اس دن سے لے کر آج تک ہم بھی جھوٹے خداؤں جو خدا نہ ہو بن جائے اس پر تبراء جو ان کو بنائے ان پر تبراء جو ان کو مانے ان پر تبراء کرتے ہیں۔ اسی طرح جو نبی نہ ہو اس کو کوئی بنائے اس پر تبرا یا کوئی خود دعویٰ کرے اس پر تبرا اور جو اس کو مانے ان پر تبرا اسی طرح جو امام نہ ہو اور دعویٰ امامت کرے اور جو اس کو بنائے اور جو اس کو مانے اس پر تبراء کرتے ہیں۔ اب ہمیں یقین ہوا کہ ہم سنت ابراہیمؑ پر پکے شیعہ مسلمان ہیں۔ ابراہیمؑ کی طرح۔

[نماز میں دعائے قنوت میں صحابہ کا تبراء کرنا۔]

اردو مترجم حجت اللہ بالغہ حضرت شاہ ولی اللہ اہلسنت والجماعت لکھتے ہیں کہ صفحہ ۳۱۹۔

نبی اکرم اور لوگوں کے چنے ہوئے خلفاء کا قائدہ تھا جب کوئی حادثہ پیش آتا تھا تو قبل از رکوع یا بعد از رکوع مسلمانوں کے لئے دعا اور کافروں کے لئے بددعا کرتے تھے اور اس کو کبھی ترک نہ کیا۔ یعنی سنت صحابہ بھی ہے۔

دوزانو بیٹھ کر تشہد بجالائیں۔

نوٹ: جو لوگ کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے ولایت علیؑ کی گواہی پڑھی ہے تو دکھاؤ۔ ان کی خدمت میں عرض ہے۔ تشہد کے لئے آیات ذیل اہلسنت والجماعت کے تفاسیر اربعہ گواہی دیتے ہیں۔

دیکھئے: (۱) تفسیر ابن کثیر ج۴ صفحہ ۶۹ سواد اعظم

(۲)تفسیر فتح القدیر شوکانی ج۳ صفحہ ۲۶۷ سواد اعظم

(۳)تفسیر درمنثور علامہ جلال الدین سیوطیؒ ج۴ صفحہ ۳۰۷ سواد اعظم

(۴)تفسیر لباب النزول صفحہ ۲۴۶ سواد اعظم

ابن جریر و حاکم عن عائشة قالت نزلت هٰذه الآية فی تشهد ولا تجهر بصلاتک ولا تخافت بها.

ترجمہ: بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ یہ آیت تشہد کے بارے میں مکے میں نازل ہوئی اور حضور باآواز بلند پڑھتے تھے اس لئے مشرکوں کو برا لگتا تھا۔ سابقہ روایات کے مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔ حضور کے قول سے کہ تشہد میں بیان کرتے تھے۔

آیئے شیعہ خیر البریہ کے بھی چار تفاسیر اس کی تائید کرتے ہوئے کہ ام المومنین بی بی عائشہ نے سچ فرمایا۔

"مکے میں حضورؐ پر یہ آیت مذکورہ نال ہوئی اس وقت آپ خانہ کعبہ میں جناب خدیجۃ الکبریٰ اور امیر المومنین علیؑ کو ساتھ لے کر نماز پڑھتے تھے۔ ولاتخافت بھا یعنی نہ چھپا اس مستور سے وہ مستور جناب خدیجہ تھیں۔ یہ مؤنث کا صیغہ ہے کیونکہ علیؑ کو پتا تھا کہ میرا ذکر اللہ نے رسولؐ کے ذکر کے ساتھ کر دیا ہے۔ مگر اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کو بتا رہا تھا علیؑ کو بھی بتا کہ اللہ نے آپ (علیؑ) پر کرم کیا ہے اپنے ذکر کے ساتھ رکھا ہے اور اپنی زوجہ محترمہ جو خم غدیر تک زندہ نہ رہے گی اس لئے اس کو ولایت علیؑ تشہد میں بتا بھی دے اور مشرکین سے چھپا بھی کیونکہ ابھی اعلان کا وقت نہیں آیا اور دعا مانگتا رہ تا کہ میں تجھے اجازت دوں۔ اور وہ اجازت خم غدیر میں دے دی۔ کہ اب باآواز بلند اور بے خوف پڑھو۔ (اقیموا الصلاۃ ولا تکونو من المشرکین. نماز قائم کرو مشرکین میں سے مت بنو)۔ (قرآن)

دیکھئے یہ وہ چار تفاسیر ہیں اور پانچویں بحار الانوار میں یہ حدیث لکھی ہے۔ (۱)تفسیر صافی۔ (۲)تفسیر برہان۔ (۳)عیاشی۔ (۴)ثقلین۔

(۱) تفسیر صافی ج۳ صفحہ ۲۲۸ (اثنا عشریہ) جس کی توثیق احسن الفوائد میں رئیس المقصرین مولوی محمد حسین ڈھکو نے کی ہے۔

(۲)تفسیر عیاشی ج۲ صفحہ ۳۱۹ (اثنا عشریہ) عن ابی حمزه الثمالی عن ابی حمزه قال سألت عن قولهٗ اللّٰه ولا تجهر بصلاتک ولا تخافت بها واتبغ بين ذالک سيفيلا قال فی تفسيرها ولا تجهر بولايت علی ولا بما كرمته به حتیٰ امرک هو ثخافت بها نبی ولاتک بها علياً واعمله ما اكرمته. یہ ہے تفاسیر کا بیان۔

ترجمہ: نہ زور سے ولایت علیؑ بیان کر نہ علی سے چھپا تا کہ علیؑ کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر کیا کرم کیا ہے کہ اس کا ذکر نماز میں داخل کر دیا ہے۔

(۳)تفسیر برہان ج۲ صفحہ ۴۵۴ (اثنا عشریہ)

(۴)تفسیر ثقلین ج۲ صفحہ ۲۳۵ (اثنا عشریہ)

(۵) کتاب بحار الانوار ج۹ صفحہ ۲۰۲ علامہ مجلسیؒ (اثنا عشریہ) میں لکھا ہے۔

روایت حدیث نمبر ۱۸ عن جابر عن ابی جعفر عليه السلام (محمد باقرؑ) قال سألته عن تفسير هٰذه الآية فی قول اللّٰه ولا تجهر بصلاتک ولا تخافط بها وابتغ بين ذالک سبيلا قال ولا تجهر بولايت علی فهو الصلوٰة ولا بما اكرمته به حتی آمرک به وذالک عليا يقول أعلمه ما اكرمتهٗ به فاما قوله وابتغ بين ذالک سبيلا يقول تسئلنی ان آذن ذالک ان تجهر بأمر علی ولا يته فآذن لهٗ باظهار ذالک يوم غدير خم فهو قولهٗ يو مئذ اللّٰهم من كنت مولاه فعلی مولا، اللّٰهم وآل

من والاہ وعاد من عاداہ۔ المختصر پانچوں کتابیں اثنا عشریہ جن کا ترجمہ المختصر حاصل مقصد

ترجمہ: نہ تو بلند آواز سے نماز میں پڑھ نہ ہی اس سے یعنی علیؑ سے چھپا درمیانہ آواز سے پڑھ۔ فرمایا زور سے اور بلند آواز سے نہ بلکہ دھیمی آواز سے ولایت علیؑ بیان کرتا کہ علیؑ کو علم ہو جائے کہ اللہ نے مجھ پر کرم کیا ہے تو سوال کر یہ اذن ولایت علیؑ کا پڑھنا بڑی آواز سے تجھے اجازت دے دی ہم نے یوم غدیر خم میں وہ امر من کنت مولا ہے۔ گویا علیؑ کی ولایت کی گواہی ۱۸، ذی الحج خم غدیر سے مومنین پر واجب ہوگئی۔

[''نماز کے اوقات'']

بے تحقیق مقصرین جُہلا ضد میں پانچ وقت کہتے ہیں جب کہ قرآن وحدیث سے اوقات تین، نمازیں پانچ ہیں۔

اب قرآن مجید سے دیکھنا یہ ہے کہ نماز کے اوقات (وقتوں کی جمع) کتنے ہیں۔

پ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت قرآن نے پکار کر بتایا۔

اقم الصلاۃ لدلوک الشمس الیٰ غسق الیل والقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشھودا.

ترجمہ: قائم کرو نماز سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور فجر کے (قرآن) پڑھنے کا (انتظام کرو)۔ بے شک فجر کے (قرآن) پڑھنے کی گواہی دی جاتی ہے۔

خود اہلسنت والجماعت کے عالم دین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۸۸ عربی۔ اوقات الصلاۃ فی الاصل ثلاثہ الفجر والعشیٰ وغسل الیل..... عند الضرورت الجمع بین ظھر والعصر وبین المغرب والعشاء فھدانے اصل.

حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۲۹۵ مترجم اردو۔ اوقات نماز فی الحقیقت تین ہیں صبح اور شام اور شب کی

تاریکی..... اور عند الضرورت ظہر وعصر، مغرب وعشاء کو ساتھ پڑھ لینا درست ہے۔ حضرات ناظرین۔ محبت بڑھانے کی کوشش کریں۔ علمی تحقیق کریں تعصب کا چشمہ اتار دیں۔ اور اب دیکھئے صحیح البخاری عربی جلد ا صفحہ ۷۷ حدیث نمبر ۵۱۴ حدثنا ابو نعمان قال حدثنا حماد بن زید عن عمر بن دینا عن جابر بن زید عن ابی عباس عن النبیؐ بالمدینۃ سبعاً وثمانیاً الظھر والعصر ومغرب والعشاء وقال ایوب لعلہٗ فی لیلۃ مصطرۃ قال عسی۔ یہ ایوب کی اپنی رائے ہے وہ بھی شک کی بنیاد پر شاید کا لفظ ہے۔ لعلہٗ کا مقصد میں شاید جس کا خود ایوب کو یقین نہیں بے یقینی کا نام دین نہیں ہے۔

تشریح صحیح بخاری اردو جلد ا صفحہ ۳۷۰ ہم سے ابو نعمان نے بیان کیا ان سے حماد بن زید نے انہوں نے عمر بن زیاد سے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینے میں رہ کر (یعنی سفر نہ تھا) سات رکعتیں مغرب اور عشاء اور آٹھ رکعتیں ظہر عصر کی (ملا کر) پڑھیں۔

نوٹ: ملا کر پڑھنے کا مقصد ایک نیت نہیں بلکہ نماز مغرب پڑھ کر تسبیح فاطمہ زہراؑ پڑھ کر پھر اقامت عشاء کہہ کر نماز عشاء پڑھی جاتی ہے۔ پھر تسبیح فاطمہ زہراؑ بعد دعا مانگ کر نماز ختم کی جاتی ہے۔

ایوب نختانی نے جابر بن زید سے کہا شاید بارش کی رات میں ایسا کیا گیا ہوگا انہوں نے کہا شاید۔ نمبر ۳ حاشیہ پر یہ لکھا ہے کہ یہ جابر کی ایک احتمالی بات ہے۔ یعنی ان کی شک والی اپنی بات ہے۔ (اس کے لئے اذان ایک ہوگی اقامتیں دو پڑھی جائیں گی۔)

اس کی وضاحت صحیح مسلم کی روایت سے ایوب کی غلطی ثابت ہو رہی ہے اس میں یہ فرماتا ہے کہ نہ مینہ (بارش) تھا نہ کوئی اور خوف، بعضوں نے کہا یہ جمع صوری تھا آپ نے ظہر کو آخری وقت میں پڑھا اسی طرح مغرب کو کہ عشاء کا وقت آن پہنچا۔ امام بخاری کے ترجمے باب سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے اہلسنت والجماعت بھائیوں کے امام احمد بن حنبل نے مریض اور مسافر

من والاہ وعاد من عاداہ۔ المختصر پانچوں کتابیں اثنا عشریہ جن کا ترجمہ المختصر حاصل مقصد

ترجمہ: نہ تو بلند آواز سے نماز میں پڑھ نہ ہی اس سے یعنی علیؑ سے چھپا درمیانہ آواز سے پڑھ۔ فرمایا زور سے اور بلند آواز سے نہ بلکہ دھیمی آواز سے ولایت علیؑ بیان کرتا کہ علیؑ کو علم ہو جائے کہ اللہ نے مجھ پر کرم کیا ہے تو سوال کر یہ اذن ولایت علیؑ کا پڑھنا بڑی آواز سے تجھے اجازت دے دی ہم نے یوم غدیر خم میں وہ امر من کنت مولا ہے۔ گویا علیؑ کی ولایت کی گواہی ۱۸، ذی الحج خم غدیر سے مومنین پر واجب ہوگئی۔

[''نماز کے اوقات'']

بے تحقیق مقصرین جُہلا ضد میں پانچ وقت کہتے ہیں جب کہ قرآن وحدیث سے اوقات تین، نمازیں پانچ ہیں۔

اب قرآن مجید سے دیکھنا یہ ہے کہ نماز کے اوقات (وقتوں کی جمع) کتنے ہیں۔

پ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت قرآن نے پکار کر بتایا۔

اقم الصلاۃ لدلوک الشمس الیٰ غسق الیل والقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشھودا.

ترجمہ: قائم کرو نماز سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور فجر کے (قرآن) پڑھنے کا (انتظام کرو)۔ بے شک فجر کے (قرآن) پڑھنے کی گواہی دی جاتی ہے۔

خود اہلسنت والجماعت کے عالم دین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۸۸ عربی۔ اوقات الصلاۃ فی الاصل ثلاثہ الفجر والعشیٰ وغسل الیل..... عند الضرورت الجمع بین ظھر والعصر وبین المغرب والعشاء فھدانے اصل.

حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۲۹۵ مترجم اردو۔ اوقات نماز فی الحقیقت تین ہیں صبح اور شام اور شب کی

تاریکی..... اور عند الضرورت ظہر وعصر، مغرب وعشاء کو ساتھ پڑھ لینا درست ہے۔ حضرات ناظرین۔ محبت بڑھانے کی کوشش کریں۔ علمی تحقیق کریں تعصب کا چشمہ اتار دیں۔ اور اب دیکھئے صحیح البخاری عربی جلد ا صفحہ ۷۷ حدیث نمبر ۵۱۴ حدثنا ابو نعمان قال حدثنا حماد بن زید عن عمر بن دینا عن جابر بن زید عن ابی عباس عن النبیؐ بالمدینۃ سبعاً وثمایتاً الظھر والعصر ومغرب والعشاء وقال ایوب لعلہٗ فی لیلۃ مصطرۃ قال عسی۔ یہ ایوب کی اپنی رائے ہے وہ بھی شک کی بنیاد پر شاید کا لفظ ہے۔ لعلہٗ کا مقصد میں شاید جس کا خود ایوب کو یقین نہیں بے یقینی کا نام دین نہیں ہے۔

تشریح صحیح بخاری اردو جلد ا صفحہ ۳۷۰ ہم سے ابونعمان نے بیان کیا ان سے حماد بن زید نے انہوں نے عمر بن زیاد سے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینے میں رہ کر (یعنی سفر نہ تھا) سات رکعتیں مغرب اور عشاء اور آٹھ رکعتیں ظہر عصر کی (ملا کر) پڑھیں۔

نوٹ: ملا کر پڑھنے کا مقصد ایک نیت نہیں بلکہ نماز مغرب پڑھ کر تسبیح فاطمہ زہراؑ پڑھ کر پھر اقامت عشاء کہہ کر نماز عشاء پڑھی جاتی ہے۔ پھر تسبیح فاطمہ زہراؑ بعد دعا مانگ کر نماز ختم کی جاتی ہے۔

ایوب نختانی نے جابر بن زید سے کہا شاید بارش کی رات میں ایسا کیا گیا ہوگا انہوں نے کہا شاید۔ نمبر ۳ حاشیہ پر یہ لکھا ہے کہ یہ جابر کی ایک احتمالی بات ہے۔ یعنی ان کی شک والی اپنی بات ہے۔ (اس کے لئے اذان ایک ہوگی اقامتیں دو پڑھی جائیں گی۔)

اس کی وضاحت صحیح مسلم کی روایت سے ایوب کی غلطی ثابت ہو رہی ہے اس میں یہ فرماتا ہے کہ نہ مینہ (بارش) تھا نہ کوئی اور خوف، بعضوں نے کہا یہ جمع صوری تھا آپ نے ظہر کو آخری وقت میں پڑھا اسی طرح مغرب کو کہ عشاء کا وقت آن پہنچا۔ امام بخاری کے ترجمے باب سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے اہلسنت والجماعت بھائیوں کے امام احمد بن حنبل نے مریض اور مسافر

کے لئے دونمازوں میں جمع کرنا جائز رکھا ہے اور ایک جماعت اہلحدیث جیسے ربیعہ اور ابن سیرین اور اشہب اور ابن منذر اور قفال نے ضرورت سے مقیم کے لئے بھی جائز رکھا ہے، بشرطیکہ کبھی کبھی ایسا کرے ہمیشہ عادت نہ کرے ابن عباس نے دوسری روایت میں کہا آپ نے یہ جمع اس لئے کیا کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو اور بحر میں امامیہ اور متوکل علی اللہ مہدی کا قول یہی لکھا ہے کہ مقیم کو بھی جمع کرنا جائز ہے اور ابن مظفر نے مترجم بخاری صفحہ ۳۷۱ حضرت علی اور زید بن علی اور ہادی اور ناصر اور آئمہ اہل بیت سے ایسا ہی نقل کیا ہے کہ جمع جائز ہے لیکن الگ الگ وقتوں میں پڑھنا افضل ہے شوکانی نے کہا اتنے اماموں کا اختلاف ہونے پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ جمع کرنا بالاجماع جائز ہے۔

نوٹ قاضی غلام شبیر تلمیذ مبلغ اعظمؒ وکیل سادات عرض گذار ہے۔

مومنین۔ حضرات حج کے موقع میں بھی مزدلفہ پر ظہر وعصر ملا کر پڑھنے کا حکم ہے اور جلدی جلدی عرفات کی جگہ پہنچ کر مغرب وعشاء ملا کر پڑھنے کا حکم ہے۔ اس میں ایک راز ہے۔ وہ یہ ہے یہ بات قابل غور ہے کہ اپنے وطن یا گاؤں میں دنیاوی کاروبار اور مصروفیات کے بنیاد پر تو عند الضرورت ملا کر پڑھنے کا اجازہ ہے حج پر تو کوئی کام کاج نہیں وہاں اطمینان سے جدا جدا نمازیں پڑھ سکتا تھا (یہ نہ کہنا کہ صرف ارکان حج میں ہے بلکہ یہ سوچو کہ حج کیوں ہے) سارے اعمال تو یہاں کرتے ہیں حج بیت اللہ میں کیوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حج بیت اللہ میں بلا کر خداوند عالم اپنے دین کا حاجیوں کو سبق دیتا ہے کیوں کہ حکم ہے۔ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة مبارک وھدی للعالمین. بتحقیق یہ یہاں پہلا گھر میں نے بنایا ہے رونے کا گھر مبارک ہے جو عالمین کے لئے ہدایت ہے۔ تو حاجیوں کو خداوند کریم نے اپنے دربار مرکز اسلامیہ کعبۃ اللہ میں بلا کر حج میں سبق دیا کہ (امیر لوگ جو پیسے خرچ کر سکتے ہیں واپس وطن میں جا کر غریب لوگوں کو دین کے احکام سمجھاؤ) یہاں اکٹھے نمازیں پڑھ کر جاؤ جہاں کام کاج نہیں تو تمہارے وطن میں تو کام کاج بھی ہوگا مصروف ہوگے تو تمہیں نبی آخر الزمان خاتم الانبیاءؐ کا حکم ہے جس میں تم جھگڑتے ہو ہر سال آکر یاد کر جاؤ کہ نمازیں ملا کر پڑھو۔ اگر تم نہیں پڑھتے تو پڑھنے

والوں کا مذاق تو نہ اڑاؤ اگر ایسا کروگے تو حج میں وہ فعل تم کر چکے ہو۔ ''اتا مرون الناس بالبر ولا تنسون انفسکم'' جو تم اپنے نفسوں سے کام نہ لے سکتے ہو روک بھی نہیں سکتے وہ دوسروں کو اس پر روکنے کو کیوں کہتے ہو کہ نمازیں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء اکٹھے نہ پڑھو۔ پھر حج میں تم نے اکٹھی کیوں پڑھی تھیں؟ (حاجیوں کو بھی ہدایت ملی) قرآن کی آیت ۱۵ پارہ میں سورہ بنی اسرائیل میں بھی حکم ہے ملا کر پڑھنے کا اہلسنت کے عالم دین حضرت شاہ ولی اللہ محدثؒ نے حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۲۹۵ میں امام بخاریؒ نے صحیح بخاری شریف نے صحیح مسلم شریف کا حوالہ بھی اور آئمہ اہلبیت رسولؐ کا قول بھی موجود ہے اس کے باوجود ضد کرنا جہالت اور حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔ اسی کو ہی تو مقصری کہتے ہیں۔

جو اللہ اکبر ہاتھ اٹھا اٹھا کر ۳ بار کرے گا اور یہ کہے گا تو اسلام اور گروہ اسلام کو قوت وطاقت عطا کرنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر اس پر واجب ہے وہ ادا ہو جائے گا۔

[جمع بین الصلاتین.]

صحیح بخاری پ ۳ صفحہ ۱۹ اردو

عبداللہ بن عباس نے کہا حضور نے مدینہ میں رہ کر یعنی سفر نہ تھا سات رکعتیں مغرب اور عشاء، اور آٹھ رکعتیں ظہر اور عصر کی ملا کر پڑھیں۔

صحیح بخاری عربی ج ۱ صفحہ ۷۷ عن النبیؐ بالمدینہ سبعاً و ثمانیاً ظھر والعصر والمغرب والعشاء.

ابن مظہر نے حضرت علیؑ اور زید بن علی اور ہادی اور ناصر اور آئمہ اہلبیت سے ایسا ہی نقل کیا ہے کہ جمع جائز ہے۔

صحیح بخاری پ ۳ صفحہ ۹ حاشیہ ۳ حضورؐ نے جمع اس لئے کیا کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

صحیح بخاری پ ۲ صفحہ ۹۲ حضورؐ نے بطحا (مکہ کی پتھریلی زمین) میں ظہر وعصر (نماز قصر) دو

دو رکعتیں پڑھائیں۔

صحیح بخاری پ ۱۸ صفحہ ۱۰ خالد بن فرید انصاری نے کہا کہ ہم نے جمعۃ الوداع پر حضورؐ کے ساتھ مغرب وعشاء کی نماز ملا کر پڑھی۔

ہمیشہ سے حاجی لوگ مقام عرفات اور مزدلفہ پر ظہر وعصر، مغرب وعشاء ملا کر پڑھتے ہیں، پڑھتے تھے اور پڑھتے رہیں گے یہ سنت قائم ہے لحاظ حضورؐ نے فرمایا ہے: من احیاء سنتی فلھو در جاتی.

ترجمہ: جو میری سنت کو زندہ کرے گا وہ میرے ساتھ ہوگا۔

تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سنت مردہ ہو چکی ہے ہم یہاں پڑھ کر قرآن مجید کا فرمان ۳ وقت ۵ نمازیں، حضورؐ کے حکم سے پانچ نمازیں۔ اس کی مثال یہ ہے اگر مہمان ۵ آئے ہوں اور پلیٹیں تین ہوں تو دو، دو، اور ایک کر کے بٹھائیں گے لحاظ ظہر وعصر، مغرب وعشاء دو، دو ہوئے صبح کو نماز فجر ستاروں میں ادا کرتے ہیں جو سنت نبوی ہے۔ دو وقتوں میں سجدہ ناجائز ہے ایک سورج نکلتے وقت دوسرا سورج غروب ہوتے وقت۔ سورج شیطان کے سینگ کے درمیان سے نکلتا ہے اس لئے ان دو وقتوں میں اگر کوئی سجدہ کرے گا تو وہ شیطان کی عبادت ہوگی۔

[''نماز ہاتھ کھول کر پڑھنے کے دلائل'' قرآنی آیات سے ثابت ہیں۔]

قیام پ قَالَتِ الْیَھُوْدُ وَاللّٰہُ مَغْلُوْلَۃٌ غُلَّتْ اَیْدِیْھِمْ بَلْ یَدٰہُ مَبْسُوْطَتٰنِ.

ترجمہ: یہودی کہتے ہیں اللہ کے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں۔ بلکہ اللہ کے ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔

پ ۵ سورۃ النساء ۱۰۲۔ وَاِذَا کُنْتَ فِیْھِمْ فَاَقَمْتَ لَھُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْتَ قُمْ طَآئِفَۃٌ مِّنْھُمْ مَّعَکَ وَلْیَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَھُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَکُوْنُوْا مِنْ

وَّرَآئِکُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَۃٌ اُخْرٰی لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَکَ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَھُمْ وَاَسْلِحَتَھُمْ.

ترجمہ: اور جس وقت ہو تو بیچ ان کے پس قائم کرے واسطے ان کے نماز پس چاہئے کہ کھڑی ہو ایک جماعت ان میں سے ساتھ تیرے اور چاہئے کہ لیں ہتھیار اپنے۔ پس جس وقت سجدہ کر لیں پس چاہئے کہ ہو جائیں پیچھے تمہارے اور چاہئے کہ آئے ایک جماعت اور کہ نہیں پڑھی نماز انہوں نے پس نماز پڑھیں ساتھ تیرے اور چاہئے کہ کر لیں بچاؤ اپنا اور ہتھیار اپنوں سے۔

اس سے ثابت ہے ہاتھ باندھے ہوئے ہتھیار پکڑ نہیں سکتے۔ گویا ثابت ہے ہاتھ کھلے نماز پڑھنی ہے۔ قرآن نے مثال عرض کر دی۔ فِیْ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ کُلِّ مَثَلٍ.

پ ۵ النساء ۲۱ ع۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا.

ترجمہ: تحقیق منافق فریب دیتے ہیں اللہ کو اور وہ فریب دینے والا ہے ان کو۔ اور جب کھڑے ہوتے ہیں طرف کی کھڑے ہوتے ہیں کاہلی سے دکھلاتے ہیں لوگوں کو اور نہیں یاد کرتے اللہ کو مگر تھوڑا۔

پ ۳۔ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ الَّذِیْنَ یُرَآءُوْنَ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ.

ترجمہ: جہنم ہے نمازیوں کے لئے جو دکھاوے کی نماز پڑھتے ہیں۔

پ ۱۰ التوبہ ۹ ع ۶۷۔ یَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْکَرِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَیَقْبِضُوْنَ اَیْدِیَھُمْ نَسُوا اللّٰہَ فَنَسِیَھُمْ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ. ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔

ترجمہ: حکم کرتے ہیں ساتھ نامعقول کے (قبض) منع کرتے ہیں معقول سے۔

تحقیق منافق ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے ہیں اور موڑتے ہیں، بند کرتے ہیں یعنی بھول گئے خدا کو میں بھول گیا ان کو یعنی اللہ نے محروم رکھا رحمت سے منافق یہی ہیں فاسق۔

وضاحت: حروف عرض خدمت ہے تا کہ شک دور ہو جائے اور بات سمجھ میں آجائے۔

○قَبض : کہتے ہیں ہاتھ موڑنے کو۔ ○جبر: کہتے ہیں ٹوٹے ہوئے عضو کو باندھنا۔

○غلُ: چور کی طرح ہاتھ باندھنے کو کہتے ہیں۔ ○کف: جنگ سے ہاتھ روکنا۔ خرچ سے کفایت

پ ۔اقیمو وجوھکم عند کل مسجدٍ.

ترجمہ: سیدھا منہ آؤ سجدہ گاہوں میں۔

اَقِیْمُو الصَلاۃَ وَلَا تَکُوْنُوْ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ. (قرآن)

ترجمہ: سیدھے ہو کر نماز قائم کرو اور نہ بنو مشرکوں میں سے۔ قائم کرو نماز کو اور نہ بنو خدا کے ساتھ شریک کرنے والوں میں سے۔

شرک کی وضاحت فرمادی گئی ہے۔

وربک یخلق ما یشآء ویختار ما کان لھم الخیرۃ سبحٰن اللّٰہ و تعالیٰ عما یشرکون. ترجمہ: اور تیرا رب ہے اور جو خلق کرے۔ کسی کو اختیار نہیں ردوبدل کا۔ پاک ہے تیرا اللہ شرک سے بلند ہے۔

کسی کو بنانا یا چننا شرک۔ اللہ تعالیٰ نے نماز کے قائم کرنے کا حکم فرمادیا ہے کہ نماز قائم کرو۔ معلوم ہوا اپنی رائے سے نماز قائم کرنے کو شرک کہتے ہیں۔ اور حضورؐ نے فرمایا ہے کہ اُصَلِّی کَمَا رَئَیْتُمُوْنِی اس طرح پڑھو جیسے مجھے دیکھ رہے ہو۔ حضورؐ مصلے پر کھڑے رہے رخ کعبہ کیا دونوں ہاتھوں کو اٹھایا کانوں تک ہاتھ لے گئے لفظ اللہ الف سے اکبر کہتے ہوئے اکبر کی رے تک دونوں ہاتھوں کو زانوں پر دایاں ہاتھ دائیں زانوں پر بایاں ہاتھ بائیں زانوں پر رکھا۔ یہ فطرت ہے۔ اور اپنی رائے چلانا شرک ہے۔

فَاَقِمْ وَجْھَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفاً فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ذَالِکَ دِیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسَ لَا یَعْلَمُوْنَ.

ترجمہ: پس سیدھا کر منہ اپنا واسطے عبادت کے اور پھر دین ابراہیم کے ہو کر لازم پکڑ پیدائش خدا کی کو جو پیدا کیا لوگوں کو اوپر اس کے نہیں بدلنا واسطے پیدائش خدا کے یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (گویا ولادت انسان دین فطرت ہے جس میں بچے کے ہاتھ کھلے ہوتے ہیں)۔

استدلال نمبرا۔ ہاتھ کھولنے کا دلیل قرآن

قُلْ اَمَرَ رَبِّی بِالْقِسْطِ وَاَقِیْمُوْ وُجُوْھَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کَمَا بَدَاَکُمْ تَعُوْدُوْنَ. ہاتھ کھولنے کی پختہ دلیل۔

ترجمہ: کہ حکم کرتا ہے پروردگار میرا ساتھ انصاف کے ہاتھ کھول دو اور سیدھا کرو منہ کو اپنے نزدیک ہر نماز کے اور پکارو اس کو خالص کر کر واسطے اس کے عبادت جیسے پہلے پیدا کیا تم کو پھر آؤ گے۔ (مرنے کے بعد میت کیسے بارگاہِ خدا میں روانہ کرتے ہو ہاتھ کھلے یا بندھے؟ پیدائش کے وقت ہاتھ کھلے تھے یا بندھے تھے، بچے کا رحم سے نکلتے وقت دایا سے دریافت کرو۔

استدلال نمبر۲۔ پ۱۸ سورہ نور ۴۱۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُسَبِّحُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرِ صٰفّٰتٍ کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَہٗ وَتَسْبِیْحَہٗ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِمَا یَفْعَلُوْنَ.

ترجمہ: کیا تو نے نہیں دیکھا تسبیح کرتے ہیں جو ہیں آسمانوں اور ہیں زمین میں اور پرندے پر پھیلائے یا بال کشادہ یعنی ہوا میں۔ وہ سب کے سب جانتے ہیں اپنی نماز کو اور تسبیح کو تحقیق اللہ علم رکھنے والا ہے جانتا ہے جو کچھ تم کام کرتے ہو۔

حضرات آسمانوں میں فرشتے زمین پر انسان اور جن اور کچھ یہ اڑنے والے پرندے اور

جانور ہوا میں پرندے آسمان والے فرشتوں کو پر جس کا ثبوت حدیث نبویؐ شب معراج سے ملا آپؐ نے فرمایا تھا میں نے اپنے چچازاد بھائی جعفر جس کا لفظ جنگ تستر میں اس کے بازو کٹ گئے شہید ہوئے تھے پر اللہ تعالیٰ نے عطا کئے اس کا لفظ اس لئے طیار اڑنے والا دیا کیا آپ نے فرمایا یطیر مع الملائکہ میں نے جعفر شہید کو ملائکہ کے ساتھ اڑتے دیکھا ہے۔

جنوں کے بازو اور انسان کے بازو پر ہیں پرندوں کے پر ہیں جس کی معرفت اڑتے ہیں یا جو ہیں تو پرندے ان کے پر بھی ہیں مگر زیادہ نہیں اڑ سکتے مرغ وغیرہ مرغا اذان دیتا ہے تو پروں کو پھیلا کر ٹھہر ٹھہر کر (رفع یدین کا طریقہ بھی ہو گیا) پھر پروں کو چھوڑ دیتا ہے۔ باقی انسان نماز پڑھنے والے ملائکہ فرشتے آسمان والی مخلوق اور ہوا والی مخلوق جنات اپنی نماز کو جانتے ہیں جو رکوع سجود دعا وغیرہ مانگ سکتے ہیں باقی رہا تسبیح والے جو رکوع سجود و جانور اور پرندے نہیں کر سکتے ہیں ان کے لئے لفظ تسبیح ہے۔

مذکورہ بالا آیت ہاتھ کھلے رکھنے کی دلیل ہے۔ نص قرآنی ہے اس کو یاد رکھنے کے لئے اپنے داہنے ہاتھ کو دیکھئے اس پر ۱۸ لکھے ہوئے دیکھیں آنکھوں میں نور ہے اس لئے سورہ کا نام سورہ نور چلہ کشی ہوتی ہے ۴۰ دن یہ ۴۱ نمبر آیت ہے پارہ ۱۸ کی دلیل ہے۔ یعنی پ ۱۸ سورہ نور آیت نمبر ۴۱ آیت اوپر گذر چکی۔

مقصروں کا دین میں کمی کرنے کا ثبوت ملاحظہ ہو۔

[ذکر رکوع فرمانِ معصومؑ]

نماز میں امام معصوم حضرت جعفر صادقؑ بحوالہ من لا یحضرہ الفقیہ فی وصف الصلاۃ صفحہ ۱۹۷ جلد اول رئیس المحدثین ابی جعفر الصدوق محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی المتوفی ۳۸۱ھ لکھا ہے امام نے نماز پڑھ کر دکھائی ہے۔

ثم یسبح ثلاثا ترتیل وقال سبحٰن ربی العظیم وبحمدہٖ.

پھر تسبیح کرے یہ ۳ مرتبہ ساتھ ترتیل کے اور کہے سبحٰن ربی العظیم وبحمدہٖ.

۳ بار اور بحالت سجدہ۔ وضع یدیہ الی الارض قبل رکبتیہ فقال سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہٖ ثلاث مراۃ. ۳ بار.

[سجدہ میں جانے کا طریقہ]

اور رکھے ہاتھ زمین پر گھٹنوں سے پہلے اور سجدہ کی حالت میں ہی کہے سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ ۳ مرتبہ۔

اسی طرح اہلسنت والجماعت کا امام غزالیؒ کیمیائے سعادت کے صفحہ ۱۴۳۔۱۴۴ پر فرماتا ہے۔

دیکھو صفحہ ۱۴۳ سبحان ربی العظیم وبحمدہٖ ۳ بار رکوع میں کہے۔

سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ ۳ بار سجدہ میں کہے۔

مگر آج کل ملا مقصر جو شیعہ بھی کہلاتا ہے ایک مرتبہ کہنا کافی رکھتا ہے کیا اس کو مدرسے میں یہ نہ بتایا گیا ہے کہ ذکر سجود ایک مرتبہ یعنی واجب ہے بھی ضروری ہے یہ ذکر اگر نہ پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی۔ اس کو یہ تو نہیں کہا گیا تھا کہ ہمیشہ عادت بنالے، ایک مرتبہ صرف پڑھ رہا ہے۔ رکوع میں سبحان ربی العظیم وبحمدہٖ اور ایک مرتبہ سجدہ میں سبحان ربی الاعلی وبحمدہ پڑھ رہا ہے۔

کیوں حضرات قارئین! دین مُلّاں کے باپ کی جاگیر تو نہیں ہے امام معصومؑ تین مرتبہ پڑھ کر مختصر نماز سمجھا رہا ہے یہ معصوم کے فیصلے کو اپنی رائے سے رد کر رہا ہے۔ ہے کوئی سوچنے والا ہے کوئی انصاف کرنے والا ظاہر ہے کہ معصوم کے منکر کی نماز نہیں ہوگی تو پھر اس کی نماز ویل المصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون. میں داخل ہے یا نہیں؟ یہی وہ لوگ ہیں جو پڑھیں نماز اور جائیں جہنم میں جائیں گے ضرور جو آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کی جان بوجھ کر مخالفت کریں گے یہ جہنم سے بچ سکتے ہیں۔ حضرات یہ لوگوں سے تنخواہ بٹورنے یا دکھاوے کی نماز تو ہو سکتی ہے مگر قبولیت والی نماز تو نہیں ہوگی۔

مومنین فیصلہ فرمائیں اہلسنت و الجماعت بھائیوں کے پاس بھی ایسے لوگ ہیں جو سبحان ربی العظیم یا سبحان ربی الاعلیٰ تک خاموش ہوجاتے ہیں وبحمدہ نہیں پڑھتے جب کہ امام غزالی بتا رہا ہے کہ پڑھو کیونکہ سیدھے ہو کر تم نے کہنا ہے سمع اللّٰہ لمن حَمِدَہٗ سُن اے اللہ میں نے تیرا حمد کیا، حالانکہ سبحان ربی العظیم یا سبحان ربی الاعلیٰ یہ جملہ تسبیح ہے قرآن میں ہے یسبح بحمدک ملائکہ بھی تسبیح کرتے ہیں ساتھ حمد کے۔ تو کہنا چاہئے سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہٖ ۳ بار یا رکوع میں سبحان ربی العظیم وبحمدہٖ ۳ بار۔

دین معصوم ملائکہ کا بھی کہنا ہے تو بحمدہٖ کہنا پڑے گا مگر مقصر مُلّان کو کیا کہیں جو اپنے امام غزالی کے قول کو کچھ نہیں سمجھتا وہ ہمارا کہنا کب مانے گا۔ یا جو مقصر امام جعفر صادقؑ کا کہنا نہیں مانتا اس کی نماز کیسے ہوگی؟ اور کیسے درجہ قبولیت والی ہوگی؟ اس سے ہوئی نا ثابت مقصری؟ نماز میں کمی کرنا مومنین حضرات یہ آپ پر سوال ہے؟ نمبر۱

[دعائے توجہ قبل سورہ فاتحہ]

دیکھئے: احتجاج طبری جلد۲ صفحہ ۳۰۷ ابی منصور احمد بن علی بن ابیطالب طبرسی

(۲) فقیہ اہلبیت کی کتاب من لایحضرہ الفقیہ ج۱ صفحہ ۱۹۹ رئیس المحدثین ابی جعفر الصدوق محمد بن علی بن الحسن بابویہ القمی المتوفی ۳۸۱ھ باب وصف الصلاۃ۔ آئمہ ہدیٰ کے فرمان کے مطابق نماز کی تکبیر کہنے کے بعد قیام کی حالت میں سورۃ فاتحہ سے پہلے: کہنا ہے اور پڑھنا ہے مگر مقصر اسم علیؑ کی وجہ سے نہیں پڑھتا۔ وہ دعا سنت مؤکدہ یہ ہے اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنی ہے۔

اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ وَدِیْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمِنْهَاجِ عَلِیٍّ صَلَوٰاةُ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَیْهِ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَآ اَنَا مِنَ

الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اعوذ باللّٰه السمیع العلیم من الشیطان الرجیم.

(از مؤلف کیونکہ حکم ہے:۔ واذ قرآت القرآن فاستعذ باللّٰه من الشیطان الرجیم. جب بھی تم قرآن پڑھنا شروع کرو تو اعوذ باللہ ضرور پڑھا کرو۔) اس لئے اعوذ باللّٰه لکھی گئی اور پڑھی جائے گی اس کے بعد بسم اللّٰه الرحمن الرحیم. الحمد للّٰه رب العالمین ..... والضالین. وہ اس لئے کہ راستہ ہمیں مل گیا ہے اگر نہ ملا ہوتا ہم آمین کہتے جیسے بیمار کو دعا کی جاتی ہے کہ اللہ آپ کو شفا دے تو کہتا ہے آمین یعنی ابھی شفا نہیں ملی ہے۔

دیکھو: نمبر۳ تحفۃ العوام آقا ابوالحسن اصفہانی مجتہد صفحہ ۳۷۔

فلاح المسائل علی بن طاؤس صفحہ ۲۲۷۔ بحار الانوار علامہ مجلسیؒ ج ۸۴ صفحہ ۱۱۱۔

بحار الانوار علامہ مجلسیؒ ج ۴۸ صفحہ ۳۵۹۔

کتب اہلسنت آگے ذکر آئے گا۔ ہدایہ شریف ج۱ صفحہ ۱۰۲ سنن ابی داؤد صفحہ ۱۱۰

سوائے دین محمدؐ و منہاج علی کے باقی تمام عبارت آیت قرآنی وجهت وجهی ..... من المسلمین پڑھنا رسولؐ اللہ کا لکھا ہے۔

[بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم.

صحابہ کرام کے نزدیک]

ہدایہ شریف ج۱ صفحہ ۱۰۵ حاشیہ عن حمید عن انس قال صلیت خلف النبیؐ وابی بکر وعمر وعثمان وعلی کانوا یجهرون ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم. راوی کہتا ہے میں نے پیچھے نماز پڑھی حضورؐ کے، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی

کے ہمیشہ بلند آواز سے بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے۔

ھدایہ شریف ج ۱ صفحہ ۱۰۴ حاشیہ پر عبداللہ ابن عمر نے کہا حضورؐ، ابوبکر اور عمر با آواز بلند بسم اللہ پڑھتے تھے نماز میں۔

(۱) دراسات للبیب صفحہ ۲۵۳۔ (۲) تفسیر کبیر ج ۱ صفحہ ۱۹۷۔ امام فخر الدین رازی۔

میں لکھا ہے جب معاویہ نے مدینے میں آکر مسجد نبوی میں نماز پڑھائی تو اس نے بسم اللہ نماز میں نہ پڑھی تمام صحابہ مدینے والوں نے باآواز بلند کہا یا سرقت بسم اللّٰہ. اے بسم اللہ کے چور بسم اللہ کہاں گئی گویا پہلا بسم اللہ نہ پڑھنے والا معاویہ تھا۔ جو مقصر آج کل اس کی پیروی کرتے ہیں نہ کہ اصحاب ثلاثہ کی۔

(۲) تفسیر کبیر ج ۱ صفحہ ۲۰۴ حضرات قارئین! اب آپ مومنین حضرات سے دوسرا سوال عرض خدمت کرتا ہوں، کیا اس مقصر مولوی نے نماز سے اس دعا کو جو مستحب ہے نکال دیا ہے نا؟ جس کو امام معصوم صادقؑ آل محمد چھٹے لال ولایت نے نماز میں پڑھنا سکھایا ہے۔ اور امامؑ نے اپنے دور میں مومنین کو نماز میں خود بھی پڑھایا اور امام نے خود بھی پڑھا تو آپ مومنین فیصلہ فرمائیں مستحب کے لئے مولوی کہتے ہیں کہ اس کا معنیٰ ہے پڑھو تو ثواب اگر نہ پڑھو تو کوئی گناہ نہیں کیا امامؑ نے بھی ثواب کمایا ہے؟

[کیا کوئی امامِ معصومؑ پر فتویٰ دے سکتا ہے۔]

کیا معصومؑ کے نماز کے ارکان کو اور ذکر نماز کے کسی حصے کو واجب کسی کو مستحب۔ ہم غیر معصوم ہو کر کہہ سکتے ہیں؟ کیا ہم امام معصومؑ پر فتوے دے سکتے ہیں؟

اگر امامؑ کہہ دے تو اس میں تقیہ کا ایک راز ہوگا۔ مگر مولوی مقصر نماز میں فاتحہ سے پہلے کیوں نہیں پڑھاتا۔ اس سے آپ کیوں نہیں پوچھتے آپ لوگوں نے چپ کیوں سادھ لی ہے۔ جب کہ قرآن مجید میں آیت موجود ہے: دیکھو سورہ انعام پ ۷۔ انی وجهت وجهی

للذی فطر السموٰة والارض حنیفاً وما انا من المشرکین ..... سورہ انعام پ ۷۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای مماتی للّٰہ رب العالمین لا شریک له وبذالک امرت وانا اول المسلمین. (قرآن مجید)

لکھا ہے آپ حضرات کو آئمہ ہدیٰ نے نماز میں پڑھ کر دکھایا ہے اور ساتھ علمائے مجتہدین نے کتابوں میں لکھ کر دیا ہے پھر کون سی چیز آپ کو مانع ہے یا روکتی ہے جو نہیں پڑھتے ہو۔

یا دین کے ارکان میں ردوبدل کمی بیشی کرنے کا آپ کو حق مل گیا ہے؟۔

عبداللہ بن شداد سے انہوں نے ام المومنین میمونہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ گاہ (چھوٹے مصلے پر نماز پڑھتے تھے)۔

[ثبوت نماز در کتب اہلسنت والجماعت]

قال النبیؐ۔ اُصَلِی کَمَارَئَیتُمُونِیْ. (حدیث)

پڑھو نماز جس طرح دیکھ رہے ہو مجھے (نماز پڑھتے ہوئے)۔ گویا حضورؐ کی نقل وحرکت کا نام نماز ہے۔

رخ کعبہ کیا تکبیر کہی اور ہاتھ چھوڑ دیئے کھڑے ہوئے قیام نام ہوا۔ جھک گئے رکوع ہوا۔ دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھے ہاتھ کانوں تک لے گئے رفع یدین۔ زمین پر سات ہڈیاں (دو ہاتھ، دو گھٹنے، ایک پیشانی اور دو پاؤں کے انگوٹھے) رکھ دیں اس کا نام سجدہ، بیٹھ گئے دوزانو اس کو اجلۂ استراحت کہتے ہیں دوسری دفعہ بیٹھ کر تشہد پڑھنے لگے سلام و تین تکبیرات پر ہاتھ بھی کانوں تک لے گئے اور کہا اللہ اکبر ۳ بار۔ نماز ختم

[حضورؐ کی نماز تکبیر کے ساتھ تمام ہوتی تھی]

دیکھئے انقضاء الصلاۃ با تکبیر. نماز پڑھ کر دکھائی اور فرمایا۔ دیکھو صحیح بخاری ج ۱ صفحہ ۵۶۲۔ پر لکھا ہے۔

صحیح بخاری ج ۱ صفحہ ۵۶۲ قال ایها الناس انما صنعت هذا لتأتموا بی ولتعلموا صلوتی.

اے لوگوں میں نے اس لئے ایسا کیا تا کہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ جاؤ۔

[حضور سجدہ گاہ پر نماز پڑھتے تھے]

دیکھئے صحیح بخاری عربی ج ۱ صفحہ ۵۵

تفسیر الباری شرح صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۲۹۱ علامہ وحید الزمان مترجم باب ۲۶۱ الصلاۃ علی الخمرۃ.

حدیث نمبر ۳۷۲ حدثنا ابو الولید قال فا شعبة قال نا سلیمان الشبانی عن عبد اللّٰه بن شداد عن میمونه قال کان النبی صلی اللّٰه علیه و آله وسلم یصلی علی الخمرة.

باب ۲۶۱ الصلاة علی الخمرة.

[سجدہ گاہ پر نماز پڑھنا۔]

ترجمہ: ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے انہوں نے عبداللہ شداد سے انہوں نے ام المومنین میمونہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ گاہ (چھوٹے مصلے پر) نماز پڑھتے تھے۔

دیکھئے۔ صحیح مسلم مع شرح نوری ج ۱ صفحہ ۱۴۳ حدثنا یحیٰ و ابوبکر بن شیبه و ابو کریب قال یحیٰ انا وقال الاخوانی ثنا ابو معاویه عن الاعمش عن ثابت بن عبید اللّٰه عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت قال لی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم ناویلنی الخمره من المسجد

قالت فقلت انی حائض فقال ان حیضک لیست فی یدک.

ترجمہ: المختصر بی بی عائشہ سے حضورؐ نے فرمایا مجھے خمرہ (سجدی گاہ) مسجد سے اٹھا کر دے۔ آپ نے کہا یا رسولؐ اللہ میں حیض میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔ (لگا ہے)

دیکھئے۔ صحیح مسلم شرح صحیح مسلم ج ۱ صفحہ ۳۵۱

کتب شیعہ فروع کافی ج ۳ صفحہ ۳۳۲ ۱۱۔ احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن فضالة عن أبان عن عبد الرحمٰن امن أبی عبد اللّٰه عن حمران عن احدهما علیه السلام قال کان أبی علیه السلام یصلی علی الخمرة.

طوالت کی وجہ سے ترجمہ نہیں کیا ہے اشارہ حضورؐ ہمیشہ خمرہ پر نماز پڑھتے تھے۔

دیکھئے۔ مسند احمد بن حنبل جلد ۷ صفحہ ۱۵۳ حدیث نمبر ۲۴۲۲۶ حدثنا عبد اللّٰه حدثنی ابی ثنا ابو سعید قال ثنا رائدة قال السدی عن عبداللّٰه الهی قال حدثنی عائشة. ان رسول اللّٰهؐ کان فی المسجد فقال للجاریة نا ولیتی الخمره قالت أراد ان یسطبها فیصلی علیها قالت انها حائض قال ان حیضا لیس فی یدها.

ترجمہ اوپر گذر چکا ہے۔

[حضورؐ خمرہ پر نماز پڑھتے تھے۔]

(۱) دیکھئے مسند احمد بن حنبل جلد ۷ صفحہ ۱۴۶ حدیث ۲۴۱۷۴ حدثنا عبد اللّٰه حدثنی ابی ثنا عفان قال ثنا شعبة قال سلیمان الاعمش أخبرنی عن ثابت قال سمعت القاسم عن عائشة: ان رسول اللّٰهؐ قال ناویلنی الخمرة قالت:

انی حائض قال انها لیست فی یدک.

ترجمہ اوپر گذر چکا ہے۔

(۲) دیکھئے مسند احمد بن حنبل جلد ۷ صفحہ ۶۹ حدیث نمبر ۲۳۶۶۴ حدثنا عبد اللّٰه حدثنی ابی ثنا ابو معاویه ثنا اعمش عن ثابت بن عبید عن القاسم بن محمد عائشة قالت قال رسول اللّٰهؐ ناولینی الخمرة من المسجد قالت: قلت: انی حائض قال ان حیضتک لیست فی یدک.

(۳) دیکھئے مسند احمد بن حنبل جلد ۷ صفحہ ۲۹۹ حدیث نمبر ۲۵۲۲۱ حدثنا عبد اللّٰه حدثنی ابی ثنا وکیع قال ثنا حماد بن سلمة عن الارزق بن قیس عن زکوان عن عائشة ان النبیؐ کان یصلی علی الخمرة.

ترجمہ اوپر گذر چکا ہے۔

(۴) دیکھئے مسند احمد بن حنبل جلد ۷ صفحہ ۲۵۶ حدیث ۲۴۹۳۱ عبد اللّٰه حدثنی ابی ثنا عبد الرحمٰن وعفان قالا ثنا عماد بن سلمة عن الارزق بن قیس قال عفان قال انا الارزق بن قیس عن زکوان عن عائشة ان رسول اللّٰهؐ کان یصلی علی الخمرة.

ترجمہ اوپر گذر چکا ہے۔

(۵) دیکھئے مسند احمد بن حنبل جلد ۷ صفحہ ۲۵۷ حدیث ۲۴۹۳۲ حدثنا عبد اللّٰه حدثنی ابی ثنا عبد الرحمٰن قال ثنا زاهدة عن السیدی عن عبد اللّٰه البهی عن عائشة ان النبیؐ قال للجاریة وهو فی المسجد ناولینی الخمرة قالت أراد ان یسطها فصلی علیها فقالت انی حائض: فقال ان

حیضتک لیست فی یدها.

ترجمہ اوپر گذر چکا ہے۔

(۶) دیکھئے مسند احمد بن حنبل جلد ۷ صفحہ ۳۰۶ حدیث ۲۵۲۶۸ حدثنا عبد اللّٰه حدثنی ابی قال ثنا وکیع قال ثنا شریک عن الی اسحاق العباس عن ذریح عن الیهی قال شریک قال العباس عن عائشة: . وقال ابو اسحٰق عن ابن عمر ان النبیؐ قال عائشة ناولینی الخمرة فقالت انی حائض قال ان حیضتک لیست فی یدک.

(۷) دیکھئے مسند احمد بن حنبل جلد ۷ صفحہ ۴۶۵ حدیث نمبر ۲۶۲۶۶ حدثنا عبد اللّٰه حدثنی ابی ثنا بکر بن ابی الراسی ثنا ابو عوانة قال ثنا سلمان الشیبانی قال ثنا عبد اللّٰه بن شداد بن الهاد قال سمعت خالتی میمونة بنت الحارث زوجه النبیؐ انها کانت تکون حائضا وهی مفترحثة بجزاء مسجد رسول اللّٰه وهو یصلی علی خمرة اذا سجده أما نبی طرف ثوبه.

(۸) دیکھئے مسند احمد بن حنبل جلد ۷ صفحہ ۴۶۵ حدیث نمبر ۲۶۲۶۸ حدثنا عبد اللّٰه حدثنی ابی حدثنا.

[مانگا حضورؐ نے خمرہ، حضورؐ خمرہ پر نماز پڑھتے تھے۔]

دیکھئے مسند احمد بن حنبل جلد ۷ صفحہ ۳۵۴ حدیث نمبر ۲۵۵۸۰ حدثنا عبد اللّٰه حدثنی ابی حدثنا عثمان بن عمر ثنا یونس عن الزهری(۱) عن مروة عن عائشة

ان رسول اللّٰہ کان یصلی علی الخمرة فقال یا عائشة ارفعی عنا حصیرک هذا فقد حشیت ان یکون یفتن الناس.

[نماز پڑھتے تھے حضورؐ سجدہ گاہ پر۔]

(۱) توثیق زہری راوی دیکھو کیسا راوی ہے مذہب اہلسنت والجماعت میں اس کا کیا مقام ہے

(۲) ترجمہ لفظ کـــان گرامر کے حساب سے یہ تینوں زمانوں کے لئے ہے۔ کرتا تھا، کرتا ہے، کرتا رہے گا۔ یہ لفظ کان کا مطلب ہے۔

دیکھو مسند امام اعظم صفحہ ۸۲۔ اس راوی کا انکار گویا مذہب اہلسنت والجماعت کا بنیاد ہے۔

صحیح مسلم ج ۱ صفحہ ۹ نووی۔ یہ راوی اس کا انکار مذہب کا انکار ہے۔

دیکھئے مسند احمد بن حنبل جلد ۷ صفحہ ۴۶۵ حدیث نمبر ۲۶۲۶۵ عبد اللّٰہ حدثنی ابی ثنا هشیم قال انا الشیبانی عن عبد اللّٰہ عن عبد اللّٰہ بن شداد عن میمونة بنت الحارث قالت کان رسول اللّٰہ یصلی الخمرة.

[حضورؐ ''خمرہ'' سجدہ گاہ پر نماز پڑھنے کے لئے مانگ رہے تھے۔]

دیکھئے مسند احمد بن حنبل جلد ۷ صفحہ ۴۶۵ حدیث نمبر ۲۶۲۶۵ حدثنا عبد اللّٰہ حدثنی أبی ثنا محمد بن فضیل ثنا الشیبانی عن یزید بن الاصم عن میمونةؓ قالت کان رسول اللّٰہؐ یصلی علی الخمرة فیسجد فیصیبنی ثوبه وأنا الی جنبه وانا حائض.

[ہمیشہ رسولؐ خدا نماز خمرہ پر پڑھتے تھے وہ مانگ رہے تھے۔]

دیکھئے مسند احمد بن حنبل جلد ۷ صفحہ ۴۷۲ حدیث نمبر ۲۶۳۰۹ حدثنا عبد اللّٰہ حدثنی

أبی ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن سلیمان الشیبانی عن عبد اللّٰہ بن شداد عن خالة میمونة عن النبیؐ انه کان یصلی علی الخمرة.

[حضورؐ خمرہ پر نماز پڑھتے تھے]

دیکھئے مسند احمد بن حنبل جلد ۷ صفحہ ۴۷۲ حدیث نمبر ۲۶۳۱۱ حدثنا عبد اللّٰہ حدثنی أبی ثنا هشیم قال انا الشیبانی عن عبد اللّٰہ بن شداد عن میمونة بنت حارث قالت کان رسول اللّٰہؐ یصلی علی الخمرة.

[ساری زندگی حضورؐ خمرہ پر نماز پڑھتے رہے۔]

دیکھئے مسند احمد بن حنبل جلد ۷ صفحہ ۵۲۱ حدیث نمبر ۲۶۵۷۸ حدثنا عبد اللّٰہ حدثنی أبی ثنا عفان ثنا وهب ثنا ابوب عن أبی قلابة عن انس بن مالک عن ام سلیم ان رسول اللّٰہؐ کان یصلی علی الخمرة.

ہمیشہ آخری زمانے تک حضورؐ خمرہ پر نماز پڑھتے تھے۔

[سوال ''خمرہ کس کو کہتے ہیں''؟]

دیکھو لغات الحدیث ج ۱ صفحہ ۱۳۳ باب خ خم

ناویلني الخُمرة من المسجد. ذرا مسجد میں سے سجدہ گاہ مجھ کو اٹھا دے۔ یہ آنحضرتؐ نے اپنی بیوی ام سلمہؓ سے فرمایا وہ حیض کی حالت میں تھیں۔ خمرہ وہ چھوٹا ٹکڑا بورے یا کھجور کے پتوں کا بنا ہوا جس پر سجدہ میں آدمی کا سر فقط آ سکتا ہے۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ چوہے نے چراغ کی بتی کھینچ کر آنحضرتؐ کے اس خمرہ پر ڈال دی جس پر آپؐ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک درہم برابر وہ بورہ جل گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خمرہ بڑے کو بھی کہہ سکتے ہیں۔

ابن اثیر نے شرح جامع الاصول میں کہا کہ خمرہ سجدہ گاہ جس پر ہمارے زمانے میں شیعہ سجدہ کیا کرتے ہیں۔

علامہ وحید الزمان کہتے ہیں کہ: میں کہتا ہوں اس حدیث سے سجدہ گاہ رکھنا سنت ٹھہرا اور جن لوگوں نے اس سے منع کیا ہے اور رافضیوں کا طریقہ قرار دیا ہے ان کا قول صحیح نہیں ہے میں تو کبھی کبھی اتباع سنت کے لئے پنکھ جو بورے سے بنا ہوتا ہے بجائے سجدہ گاہ کے رکھ کر اس پر سجدہ کرتا ہوں اور جاہلوں کے طعن و تشنیع کی کچھ پروا نہیں کرتا ہمیں سنت رسولؐ سے غرض ہے کوئی رافضی کہے یا کوئی خارجی بڑا بکا کرے)۔ بعضوں نے ناولینی الخمرة من المسجد کے یہ معنی کئے ہیں کہ آپ مسجد میں تھے اور بیوی ام سلمہؓ نے فرمایا مجھ کو سجدہ گاہ اٹھا کر دے دو چونکہ آپؐ اعتکاف میں تھے اس لئے مسجد سے باہر نہ جا سکے۔

نوٹ: اس ساری احادیث سے واضح ہوا کہ سجدہ گاہ رکھنا سنت نبیؐ ٹھہرا۔

کسی زمانے میں حاجی لوگ مکہ معظمہ کی خاک پاک لاتے تھے آج کل چونکہ وہابیت کا دور دورا ہے اس لئے نہیں لاتے۔ وہ مرنے والوں کے چہروں، آنکھوں یا ہاتھوں اور سینوں پر ڈالتے تھے۔

ہم شیعہ مسلمان آئمہ اثنا عشریہ کے ماننے والے خاک کربلا لاتے ہیں جس میں امام حسینؑ کے شہادت کی جگہ کی مٹی ہے۔ حسین منی و ان من الحسین حدیث رسولؐ ہے کہ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ مدینے کی خاک، جنت البقیع کی پاک مٹی وہاں کے وہابی حکمران السعودی النجدی نہیں لانے دیتے تو ہم کربلا کی خاک نواسۂ رسول کی سرزمین کی مٹی پر سجدہ کر کے ثواب حاصل کرتے ہیں اور سنت رسولؐ حاصل کرتے ہیں کہ حضورؐ مٹی (خاک) پر سجدہ کرتے تھے جیسے اوپر بیان گذر چکا ہے۔

(۱۹) جامع ترمذی ج ۱ صفحہ ۲۸۔۲۹ جو کتب صحاح ستہ میں تیسرے درجہ پر ہے اس میں لکھا ہے۔

حدثنا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن عکرمة عن ابن عباس

قال کان رسول اللّٰہؐ یصلی علی الخمرة. حضورؐ ہمیشہ خمرہ پر نماز پڑھتے تھے۔

حاصل مطالب عکرمہ بیٹا ابوجہل کا جو مسلمان ہوا ہے اہلسنت والجماعت کے اندر اس کی بڑی اہمیت ہے جو حضرت عمر کے ماموں کا لڑکا ہے اور عبداللہ بن عباس جو حضور اکرمؐ کا چچا عباس کا بیٹا ہے کہہ رہے ہیں کہ تا حیات کان کا صیغہ تینوں زمانوں کے لئے آتا ہے۔ کرتا تھا، کرتا ہے، کرتا رہے گا۔ حضورؐ شروع زمانے سے آخر تک خمرہ: سجدہ گاہ پر سجدہ کرتے رہے۔

ترمذی ج ۱ صفحہ ۶۹ قال ابو عیسٰی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وبه یقول بعض اهل العلم وقال واسحٰق قد ثبت عن النبیؐ الصلاة علیٰ الخمرة وهو حصیر صغیر.

ابوعیسٰی کہتے ہیں یہ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اور یہی بعض اہل علم کا قول بھی ہے اور احمد اور اسحٰق نے کہا ہے کہ پیغمبرؐ کا خمرہ پر نماز پڑھنا۔ سجدہ گاہ پر نماز پڑھنا ثابت ہے۔

(۲۰) دیکھئے سنن ابن ماجہ صفحہ ۷۳ میں بھی یہی لکھا ہے: حضورؐ نماز خمرہ پر پڑھتے رہے۔

مسند احمد بن حنبل ج ۲ صفحہ ۲۲۰ حدیث نمبر ۵۶۲۷

عن ابن عمر قال النبیؐ یصلی علی الخمرة.

ترجمہ: صفحہ ۲۲۱ عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں خمرہ پر حضورؐ نماز پڑھا کرتے تھے۔

مسند احمد بن حنبل ج ۲ صفحہ ۲۱۱ حدیث نمبر ۵۵۶۴ عن ابی عمر. ان رسول اللّٰہؐ قال لعائشة ناویلینی الخمرة من المسجد. ترجمہ اوپر گزر چکا۔

مسند احمد بن حنبل ج ۲ صفحہ ۲۱۱ حدیث نمبر ۱۸۳ قالت انها حائض قال انها لیست فی کفک. ترجمہ اوپر گزر چکا۔

[حضورؐ کا رفع یدین کرنا]

مسند احمد بن حنبل صفحہ ۲۹۴ جلد دوئم عبداللہ بن عمر بن خطاب

حدیث صفحہ۲/۸۹۔صفحہ۴۶۶۰/۶۱۴۰۔حدثنا عبد اللّٰہ حدثنی أبی ثنا یعقوب، ثنا ابن أخی ابن شهاب عن عمه/حدثنی سالم بن عبد اللّٰه ان عبد اللّٰه قال "کان رسول اللّٰہؐ اذا قام الی الصلاة یرفع یدیه حتی اذا کانتا حذو منکبیه کبر، ثم اذا أراد أن یرکع رفعهما حتی یکونا حذو منکبیه کبر وهما کذالک رکع ثم اذا أراد ان یرفع صلبه رفعهما حتی یکوناحذو منکبیه قال: سمع اللّٰه لمن حمده، ثم یسجد ولا یرفع یدیه فی السجود ویر معنها فی کل رکعة وتکبیرة کبرها قبل الرکوع حتی تنقضی صلاة.

ترجمہ: ہمیشہ حضور پاک کھڑے ہوتے تھے نماز کے لئے تو رفع یدین کرتے یعنی تکبیر کہتے تھے ہر وقت تکبیر کہتے تھے۔ سوائے سجدہ میں سر اٹھاتے وقت تکبیر مارتے تھے قبل رکوع یہاں تک کہ نماز ختم ہونے تک۔

صفحہ۲/۱۶۸ حدیث نمبر۵۲۵۷ حدثنا أبی ثنا عبد الرحمٰن ثنا مالک عن الزهری عن سالم.

حدیث نمبر۵۰۶۱ عن ابن عمر أن رسول اللّٰہؐ کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلاة واذا ارادان یرکع.

تحقیق حضورؐ ہمیشہ رفع یدین کرتے تھے۔ افتتاح نماز کے وقت۔

حدیث نمبر۷۱/۴۵۲۶ واذا رفع راسه من الرکوع ولا یفعل ذالک من الرکوع ولا یفعل ذالک فی السجود.

رکوع سے سر اُٹھاتے اور رکوع کرتے وقت اور سجدہ کرتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔

[ارسال یدین: نماز میں ہاتھ کھولنا۔]

(۱) ہدایہ شریف ج۱ صفحہ۱۰۲ قولہ مالک ان النبی کان یرفع یدیہ عند تکبیرۃ الافتتاح ثم یرسل۔

تحقیق نبی پاکؐ افتتاحی تکبیر پر ہاتھ اٹھاتے پھر ہاتھ کھول دیتے تھے۔

(۲) صحیح بخاری صفحہ۱۷۰ حاشیہ نمبر۱

صحیح حدیثوں سے مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا ثابت ہوتا ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ ہتھیلی کی پشت مونڈھوں کے برابر آجائے اور بعض روایتوں میں جو کانوں تک اٹھانا مذکور ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ انگلیوں کی پوریں اور انگوٹھے کان کے قریب ہو جائیں اس صورت میں حدیثوں میں کوئی اختلاف باقی نہیں رہتا اور امام شافعی نے اسی طرح تطبیق کی ہے اور یہی حق ہے۔

حافظ نے کہا پہلے ہاتھ اٹھالے پھر اللہ اکبر اس وقت کہنا شروع کرے جب ہاتھ کا چھوڑنا شروع ہو اور ہاتھ چھوڑنے تک تکبیر ختم ہو جائے۔

رفع یدین بخاری پ۱ صفحہ۶۷ حاشیہ۵

[رفع یدین کرنا سنت ہے۔]

بیان الاسراء سیوطی صفحہ۹۳ رسول اللّٰہؐ نے افتتاح نماز رکوع اور سجود میں رفع یدین فرمایا۔

صحیح بخاری پ۳ صفحہ۷۹۔۸۰۔ عبداللہ بن عمر کہتا ہے کہ رسول اللّٰہؐ نے شروع نماز اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔

امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کریں۔

[رفع یدین (ہر بار کانوں تک ہاتھ اٹھانا)]

سنن ابی داؤد صفحہ۱۰۵۔ ایضاً رفع یدیه حتیٰ افرغ من صلاته قال محمد تذکرت ذالک للحسن بن ابی الحسن فقال هی صلاة رسول اللّٰہؐ

فعله من فعلة تركه من تركهٗ قال ابو داؤد روى هذ الحديث همام وعن ابى الحجادة لم يذكر الرفع مع الرفع من السجود.

[جب بھی تکبیر کہتے کانوں تک ہاتھ اٹھاتے۔]

حدثنا. مسدد ثنا يزيد سبعى ابن ذريع ثنا المسعود بن ثنا عبد الجبار بن وائل حدثنى اهلسبنى عن ابى انه حدشهم انه رأى رسول اللّٰهؐ يرفع يديه مع التكبير.

[تحقیق حضورؐ کو دیکھا ہاتھ کانوں تک تکبیر کے لئے اٹھاتے۔ یعنی رفع یدین کرتے تھے۔]

سنن ابی داؤد صفحہ ۱۰۴

حدثنا محمد بن مصطفى الحمى ثنا بقية ثنا الزبيدى عن الزهرى عن سالم عن عبد اللّٰه بن عمر قال كان رسول اللّٰهؐ اذا قام الى الصلوة رفع يديه حتى تكونا حذو منكبيه ثم كبر وهما كذلك فير كع ثم اذا اراد ان يرفع صلبه رفعهما حتى تكونا حذو منكبيه ثم قال سمع اللّٰه لمن حمده ولا يرفع يديه فى السجود ويرفعها فى كل تكبيرة يكبرها قبل الركوع حتى تنقضى صلاتهٗ.

بار بار ہاتھ اٹھاتے جب بھی اللہ اکبر کہتے۔ رکوع سے پہلے یہاں تک نماز ختم ہونے تک تکبیریں مع رفع یدین کے ساتھ ساتھ کرتے تھے۔ (اب ثبوت ملا کہ تکبیروں پر نماز ختم ہوتی ہے) محدث غریب کس انداز سے چھپا چھپا کر گھما کر حق بیان کر گئے۔ اب اگر ہم عقل سے کام نہ لیں چوروں کو نہ تکبیریں دیں تو ہماری غلطی ہے قیامت کو ہر بندہ منہ میں نوالہ کھانے والا خود جواب دہ ہوگا

اپنے مطلب کی ہر چیز سمجھ جاتا ہے دین نہیں سمجھ میں آیا۔ صفحہ ۲۷ سے رجوع کر کے اس کو پڑھیں۔

دراسات اللبیب صفحہ ۵۰۔ مدینہ میں معاویہ آیا اس نے نماز پڑھائی نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھی۔ مدینے والوں نے آواز دی یا سرکة بسم اللّٰه اے بسم اللہ کے چور بسم اللہ کہاں گئی کیوں نہیں آپ نے پڑھی۔ بسم اللّٰه نہ پڑھنے والا حضرت ابوبکرؓ عمر و عثمان کا بھی انکاری ہے کیونکہ وہ حضرات بلند آواز سے بسم اللہ شریف پڑھتے تھے۔

دیکھو ہدایہ شریف ج ۱ صفحہ ۱۰۵۔۱۰۶ لا صلوٰة الا بفاتحة الكتاب

[فاتحہ۔ جو نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔]

ابی سعید بلفظ، لا صلوٰة لمن لم يقرٔ بالحمد الىٰ الآخر.

ابتدائے نماز میں بسم اللہ بالجہر بعد سورۃ فاتحہ

بسم اللہ با آواز بلند۔ بڑے آواز سے ساتھ الحمد سورۃ فاتحہ کے

مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۸۰ عن ابن عباس كان رسول اللّٰهؐ بفتح الصلواة بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم.

ابن عباس کہتے ہیں ہمیشہ حضورؐ نماز کی شروعات بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم سے کرتے تھے۔

تفسیر الباری صحیح بخاری ج ۱ صفحہ ۴۸۰ قال صلاة لمن لم يقرأ بفاتحه الكتاب

ترجمہ اوپر گذر چکا ہے۔

[حضرات شیخین۔ بسم اللہ با آواز بلند پڑھتے تھے۔]

ھدایہ ج ۱ صفحہ ۱۰۵ عن حميد عن انس قال صليت خلف النبى وابى بكر وعمر وعثمان وعلى فكانو يجهرون ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم.

(حضورؐ ابوبکر و عمر و عثمان و علی) سب ہی بآواز بلند بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نماز میں پڑھا کرتے تھے۔ تاحیات پڑھتے رہے۔

ای سلمه قال قلت انس کان رسول اللّٰه یقرأ بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم او الحمد اللّٰه رب العالمین الخ.....

(صحیح بخاری رفع یدین۔ بار بار کانوں تک ہاتھ لے جانا تکبیر کے وقت)

صحیح بخاری صفحہ ۴۶۸ رفع یدین باب ۱۲۴ حدیث نمبر ۶۹۸

شرح کنز الدقائق میں ہے کہ ہاتھوں کے پوروں تک خون اتر آتا تھا۔ (اتنے زور سے ہاتھ نیچے چھوڑتے تھے)۔

[ارسال یدین]

شرح کنز الدقائق میں ہے کہ حضورؐ نے صحابہ کو ہاتھ کھولنے کا حکم دیا۔

تفسیر کبیر جلد ۱ میں ہے کہ امام مالک ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے (ان کے پیروکار مالکی بھی ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے ہیں یہ مدنی تھا) اوپر ذکر ہو چکا روایت عربی میں لکھی ہے۔

صحیح بخاری پ ۳ صفحہ ۸۱ حاشیہ ۱۔ ۵ حافظ نے کہا کہ ہاتھ چھوڑنے تک تکبیر ختم ہو جائے۔

ابن قاسم نے مالک سے ہاتھ چھوڑ دینا نقل کیا ہے اور امامیہ کا اسی پر عمل ہے۔

من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ صفحہ ۱۹۹ رئیس المحدثین ابی جعفر الصدوق محمد بن علی بن الحسین بن بابویه القمی ۳۸۱ھ متوفی

السنة فی افتتاح الصلاة یسبح تکبیرات.

ترجمہ: سنت ہے ابتدائے نماز میں سات تکبیریں کہنا۔

علی الشرایع للشیخ صدوق صفحہ ۱۲۵۹ اردو

امام محمد باقرؑ سے روایت ہے ایک مرتبہ رسول اللہ نماز کے لئے برآمد ہوئے (یہ واقعہ اس

زمانے کا ہے کہ) امام حسین علیہ السلام نے اتنی دیر میں بولنا شروع کیا کہ لوگوں کو ڈر ہوا کہ یہ نہیں بولیں گے، چنانچہ رسول اللہؐ ان کو اپنے کندھے پر بٹھائے ہوئے نکلے اور لوگ نماز کے لئے آپ کے پیچھے صف بستہ ہو گئے آنحضرتؐ نے امام حسینؑ کو اپنے داہنے جانب کھڑا کر لیا اور آپؐ نے نماز شروع کی تو امام حسینؑ نے تکبیر کہی (یہ دیکھ کر) آنحضرتؐ نے سات مرتبہ تکبیر کہی اور امام حسینؑ بھی آپ کے ساتھ تکبیر کہتے گئے اس بناء پر سات تکبیروں کی سنت جاری ہوئی۔

عقلمندوں کیلئے اشارہ کافی ہے فعل امام مظلومؑ نماز میں شامل سنت مؤکدہ میں کہا گیا ہے تکبیریں

امالی شیخ صدوق صفحہ ۵۱۱ تکبیرة الافتتاح واحده وسبع افضل.

نماز کی شروعانی (بعد نیت کے جس وقت کی بھی شروع کرنا ہے) ایک تکبیر ہے اور سات تکبیریں افضل ہیں۔

بیان ہو چکی اس کی ایک وجہ ہے افضل ہونے کی تو پھر کیوں نہ پڑھی جائیں سات تکبیریں۔

قال رسول اللّٰهؐ من احیاء سنتی فلهو درجاتی.

ترجمہ: جو شخص میری مری ہوئی سنت کو زندہ کرے وہ قیامت میں میرے ساتھ ہوگا۔

حضرات چونکہ یہ بات علل الشرایعہ کے حوالے والی سنت ۷ مرتبہ تکبیر نہیں پڑھی جاتی (یہ سنت مر چکی ہے) اس کو زندہ کر کے ثواب حاصل کیا جائے۔

تسیر الباری شرح صحیح بخاری پ ۳ صفحہ ۸۱ حافظ نے کہا ہاتھ چھوڑنے تک تکبیر ختم ہو جائے

ابن قاسم نے مالک سے ہاتھ چھوڑ دینا نقل کیا ہے اور امامیہ کا اسی پر عمل ہے۔

کتب اہلسنت ھدایہ شریف ج ۱ ۰۲ حاشیہ نمبر ۲۰

[فاتحہ سے پہلے نماز میں وجہت وجہی حضورؐ پڑھتے تھے۔]

کتب اہلسنت ھدایہ شریف ج ۱ ۰۲

حاشیہ نمبر ۲۸ عن عبد اللّٰه بن عمر قال کان رسول اللّٰه علیه وعلی آله

وسلم اذا افتتح الصلاۃ قال و جهت وجهی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفاً وما انا من المشرکین الخ.....

O ھدایہ شریف ج ا صفحہ ۱۰۶ ابی سلمۃ قال قلت انس کان رسول اللّٰہ یقراء بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم والحمد اللّٰہ رب العالمین.

O صحیح بخاری ترجمہ تفسیر الباری جلد ا صفحہ ۴۸ قال لا صلاۃ لمن لم یقرأ ما لفاتحہ الکتاب. اس کی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی۔

O ھدایہ شریف ج ا صفحہ ۱۰۶ حدیث لاصلوٰۃ الا بفاتحہ الکتاب وسورۃ معھا۔ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں۔

[حضورؐ بسم اللہ پڑھ کر نماز شروع کرتے تھے۔]

O مشکواۃ شریف صفحہ ۸۰ عن ابن عباس قال کان رسول اللّٰہؐ یفتتح الصلاۃ. بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم.

ترجمہ: ابن عباس نے کہا ہمیشہ حضورؐ ابتداء نماز بسم اللہ کرتے تھے۔

[حضورؐ کا سجدہ میں جانا]

O مشکواۃ شریف صفحہ ۸۴ عن ابی ھریرہ. ولیضع یدیہ قبل رکبتیہ.

ترجمہ: ابو ہریرہ روایت کرتا ہے حضورؐ نماز میں پہلے ہاتھ رکھتے تھے گھٹنوں سے۔

[حضورؐ کا دعائے توجہ پڑھنا]

O سنن ابی داؤد صفحہ ۱۱۰ عن علی ابن ابیطالب قال کان رسول اللّٰہؐ اذا قام الی الصلاۃ اکبر ثم قال وجهت وجهی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفاً وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسبکی ومحیای

ومماتی لیث رب العالمین لا شریک لہٗ وبذالک أمرتُ انا اول المسلمین. علیؑ نے فرمایا رسول خداؐ نماز میں کھڑے ہوتے تو یہ پڑھتے تھے:

وجهت وجهی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفاً وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسبکی ومحیای ومماتی لِلّٰہِ رب العالمین لا شریک لہٗ وبذالک أمرتُ انا اول المسلمین.

[امام صادق آل محمدؐ کا دعائے توجہ پڑھ کر دکھانا۔]

کتب شیعہ احتجاج طبرسی جلد ۲ صفحہ ۳۰۷

من لایحضرہ الفقیہ جلد ا صفحہ ۱۹۷۔۱۹۹۔ ومسائل شیعہ جلد اول صفحہ ۳۶۹

تحفۃ العوام صفحہ ۳۸ میں لکھا ہے کہ بعد نماز نیت کے تکبیرۃ الاحرام یعنی اللہ اکبر کہے اور ہاتھوں کو اُٹھائے کانوں تک اور سنت ہے کہ یہ دعا پڑھے وجهت ..... ملت ابراھیم دین محمدؐ ومنهاج علیؑ ..... انا من المسلمین واعوذ باللّٰہ سمیع العلیم من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الحمد للّٰہ رب العالمین الخ. والضآلین. الحمد للّٰہ رب العالمین. پھر دوسری سورۃ پڑھو۔

فقال الصادقؑ کیف تقول وجهت وجه للذی فطر السمٰوات والارض حنیفاً مسلماً. سوال کیا گیا امام صادقؑ آل محمدؐ سے آپ نے فرمایا۔

فقال الصادقؑ اذا قلت ذالک فقل علی ملت ابراھیم وابن محمدؐ ومنهاج علی بن ابیطالبؑ والاهتمام بآل محمدؐ وما انا من المشرکین.

امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا گیا مولا وجهت وجه للذی پڑھ کر بتائیں کس طرح پڑھیں۔امامؑ نے فرمایا یہ پڑھو۔اور امامؑ نے پڑھنا شروع کیا۔

التوحید کله لیس بفریضة والسنة الموکدة فیه التی هی کالاجماع الذی لا حلاف فیها وجهت وجهی للذی فطر السمٰوٰة والارض حنیفاً مسلماً ملة ابراهیم ودین محمدؐ وهدیٰ امیر المومنین وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰه رب العالمین لا شریک لهٗ بذالک امرت وانا من المسلمین اللّٰهم اجعلنی من المسلین اعوذ باللّٰه السمیع العلیم من الشیطان الرجیم بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم ثم اقرأ الحمد.....پھر سورۃ فاتحہ پڑھی۔

دوسری رکعت میں دوسری سورۃ کے بعد تین مرتبہ کذالک اللّٰه ربی، کذالک اللّٰه ربی، کذالک اللّٰه ربی، کہے۔ ترجمہ:(ایسا ہی میرا رب ہے اللہ۔۳بار

علل الشرایع صفحہ۲۶۱ شیخ صدوق علیہ رحمہ

پھر تکبیر کہہ کر اللہ اکبر مع رفع یدین کے ہتھیلیاں دونوں آسمان کی طرف ہوں اور ہتھیلیوں کی طرف دیکھے اور دعائے قنوت پڑھے۔

رئیس المحدثین ابی جعفر الصدوق محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی المتوفی ۳۸۱ھ من لا یحضرہ الفقیہ ج۱صفحہ۲۰۷ میں فرماتے ہیں طویل حدیث ہے حدیث نمبر۹۳۲۔ ۱۷

[عمداً قنوت ترک کرنے سے نماز نہیں ہوتی۔]

والقنوت سنة واجبة من ترکها معتمداً فی کل صلاة فلا صلاة لهٗ قال اللّٰه عزوجل قوموا للّٰه قانتین . نص قرآن

ترجمہ: حکم خدا ہے ہو جاؤ اللہ کے آگے قنوت کرنے والوں میں۔

قنوت واجب سنتوں میں ہے جس نے جان بوجھ کر ترک کیا کیونکہ سب نمازوں میں ہے اس کی نماز ہی نہ ہوگی۔جو بھی دعائے قنوت کو ترک کرے گا۔

صحیح بخاری پ۲صفحہ۵۴ حاشیہ نمبر۸

چادر اور بوستین اور کمبل پر نماز پڑھنے کو امام مالک نے کہا کچھ قباحت نہیں جب نمازی ان پر کھڑا ہو مگر جب پیشانی اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے۔

[سات ہڈیوں کا سجدہ۔]

صحیح بخاری پ۳صفحہ۱۱۱ فرمایا ہم کو سات ہڈیوں کا سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔

صحیح بخاری پ۳صفحہ۸۸ حاشیہ نمبر۳ تعدیل ارکان میں ٹھہر ٹھہر کر رکن نماز ادا کرنا فرض ہے

[کالے کپڑے سے نماز۔]

صحیح بخاری پ۳صفحہ۸۵ حضورؐ نے نقش کالی لوئی (کالی کملی) میں نماز پڑھی، ثابت ہوا کالے کپڑے سے نماز جائز ہے۔

صحیح بخاری پ۳صفحہ۸۷ لوگوں تم اپنے گھر میں نماز پڑھتے رہو بہتر نماز وہی ہے جو گھر میں ہو سوائے فرض نماز کے۔

[نماز میں ادھر ادھر دیکھنا شیطانی جھپٹ ہے۔]

صحیح بخاری ج۱صفحہ۴۷۶ مترجم علامہ وحید الزمان

عن عائشه قالت سألت رسول اللّٰه فی الصلاة هو اختلاسٌ یختلسه الشیطان من الصلوٰة العبد.

ترجمہ: فرماتی ہیں بی بی عائشہ میں نے سوال کیا آنحضرتؐ سے کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے آپؐ نے فرمایا کہ یہ شیطان کی جھپٹ ہے وہ آدمی کی نماز پر ایک جھپٹ مارتا ہے۔

[حضورؐ کے نماز کا اختتام]

(۱) حجۃ اللہ البالغہ عربی ج ۲ صفحہ ۱۲ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

حجۃ اللہ البالغہ اردو صفحہ ۳۲۱ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

(۲) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۵۷

عن ابی عباس انقضع الصلاۃ بالتکبیر.

ترجمہ: ابن عباس سے روایت ہے مجھ کو آنحضرتؐ کی نماز کا ختم ہونا اللہ اکبر کی آواز سے معلوم ہو جاتا تھا۔

صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۲۷ عن ابن عباس قالت کنت اعرف انقضآء صلواۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم با تکبیر.

ترجمہ: ابن عباس نے کہا ہم حضورؐ کی نماز کا ختم ہونا اس وقت پہچانتے تھے جب تکبیر کی آواز سنتے تھے۔

[ہم آلِ محمدؐ کو کیا مانتے ہیں۔]

سب سے پہلے ہم مشہور شیعان حیدر کرار (حبداران آل محمدؐ) آل محمد کو کیا مانتے ہیں۔ وہ غور سے سنو!

صحیفہ سجادیہ = صحیفہ کاملہ یعنی زبور آل محمد صفحہ ۳۵۵ ترجمہ وحواشی قائد ملت جعفریہ حضرت علامہ مفتی جعفر حسین اعلی اللہ مقامہٗ رقم طراز ہیں دعا روز عرفہ میں امام سجاد علی زین العابدین علیہم السلاۃ والسلام فرماتے ہیں:

رَبِّ صَلِّ عَلٰی اَطَائِبِ اَھْلِ الْبَیْتِہِ الَّذِیْنَ اخْتَرتھم لِاَ مْرِکَ وَجَعَلْتَھُمْ خَزِنَتَہُ عِلْمِکَ وَحِفْظَۃِ دِیْنِکَ وَخُلَفَائِکَ فِیْ اَرْضِکَ وَحُجَّتِکَ عَلٰی اِعْبَادِکَ وَطَھَّرتَھُمْ مِنَ الرِّجْسِ وَالْاِنْسِ تَطْھِیْراً

اِرَادَتِکَ وَجَعَلْتَھُمُ الْوَسِیْلَۃِ اِلَیْکَ اِلَی الْجَنَّتِکَ.

ترجمہ: جس کو میں اپنی زبان میں اس طرح عرض رکھتا ہوں۔ ہم آل محمدؐ کو اللہ کے امر کے والی مانتے ہیں محمد مصطفےٰؐ کے دین کے محافظ مانتے ہیں اللہ کے زمین میں خلیفہ جانتے ہیں بندوں میں عبادت گذاروں میں ان کو حجۃ اللہ مانتے ہیں اللہ تک پہنچنے کا ان کو وسیلہ جانتے ہیں اور جنت میں جانے کا ان کو راستہ مانتے ہیں ہم آل محمد کو اس طرح مانتے ہیں۔

[نماز جمعہ وعیدین امام سجادؑ کی نظر میں۔]

زبور آل محمد یا صحیفہ سجادیہ یا صحیفہ کاملہ (یہ تینوں نام ایک ہی کتاب کے ہیں، گھبرانے کی بات ضرورت نہیں) صفحہ ۳۷۶ میں امام زین العابدین علیہ سلاۃ والسلام عید الضحیٰ اور روز جمعہ کی دعا میں فرماتے ہیں: جس کا ترجمہ قبلہ قائد ملت جعفریہ علامہ مفتی جعفر حسین اعلی اللہ مقامہٗ نے خود کیا ہے بعینہ وہی عرض رکھتا ہوں۔ اپنی طرف سے میں ایک لفظ بھی نہیں لکھنا چاہتا۔

اللّٰھم ان ھٰذا المَقَامَ لِخُلَفَائِکَ وَاَصْفِیَائِکَ ومَوَاضِعِ اُمَنَآئِکَ فِی الدَّرَجَۃِ الرَّفِیْعَۃِ الَّتِی اَخْصَصْتَھُم بِھا قَدِابتَزُّوْھَا..... الخ.

ترجمہ: بارالٰہا یہ مقام (خطبہ وامامت نماز جمعہ) تیرے جانشینوں اور برگزیدہ بندوں کے لئے تھا اور تیرے امانت داروں کا محل تھا وہ آنحالیکہ تو نے اس بلند منصب کے ساتھ انہیں مخصوص کیا تھا (غصب کرنے والوں نے) اسے چھین لیا۔

زبور آل محمد یا صحیفہ سجادیہ یا صحیفہ کاملہ صفحہ ۳۷۷

اللّٰھم العن اعدآئھم من الاولین والآخرین ومن رضی بفعالھم واَشیاعَھُم واتباعھم اللّٰھم صلی علیٰ محمدٍ و آل محمدٍ..... الخ.

ترجمہ: بارالٰہا تو ان برگزیدہ بندوں کے اگلے اور پچھلے دشمنوں پر اور ان پر جو ان کے دشمنوں کے عمل وکردار سے راضی وخوشنود ہوں اور جو ان کے تابع (اتباع کرنے والے) اشیاعھم

(ان کے شیعہ) اور پیروکار ہوں لعنت فرما اے اللہ محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما۔

شیعہ کے معنی تابعدار، پیروکار، مددگار ہے۔ دیکھو المنجد صفحہ ۵۵۲ لغت شیعۃ الرجل: کسی مرد کا بھی پیروکار ہو، تابعدار ہو۔ یہ لفظ ہر ایک گروہ کے ماننے والے پر پورا اترے گا۔

[آئمہ کی اطاعت واجب فرمانِ سجادؑ]

زبور آل محمد یا صحیفہ سجادیہ یا صحیفہ کاملہ صفحہ ۳۷۷

اللّٰھم واجعلنی من اھل التوحید والایمان بک والتصدیق برسولک والآئمۃ الذین حَتَمْتَ طاعتھم مِمَّنْ یجری ذالک بہ.

ترجمہ: بارِالٰہا مجھے توحید کا عقیدہ رکھنے والوں تجھ پر ایمان لانے والوں اور تیرے رسول اور ان کے آئمہ کی تصدیق کرنے والوں میں سے قرار دے جن کی اطاعت کو تو نے واجب کیا ہے۔

[تینوں گواہیاں واجب بفرمان امام سجاد علیہ السلام]

مومنین امامؑ تینوں گواہیاں (۱) توحید۔ (۲) رسالت۔ (۳) امامت۔ دے کر اپنی ''سنت فعلی'' مقرر فرما رہے ہیں۔

زبور آل محمد یا صحیفہ سجادیہ یا صحیفہ کاملہ صفحہ ۳۸۱

عبداللہ بن دینار نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

یا عبد اللّٰہ ما من عید المسلمین اضحی ولا فطر الا یجدد لآلِ محمدٌ فیہ حزن قلت ولِمَ ذالک؟ قال لِاَنَّھم یرون حقھم فی ید غیرھم.

ترجمہ: اے عبداللہ مسلمانوں کی عید الاضحیٰ یا عید الفطر اس میں آل محمد کا غم وحزن تازہ ہو جاتا ہے (عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یہ کس لئے؟ فرمایا (امام نے) اس لئے کہ وہ اپنے حق کو اغیار کے ہاتھوں میں دیکھتے ہیں۔ گویا صاف ظاہر ہے کہ عید کی نماز پڑھانے کا حق صرف آئمہؑ کو ہے۔

اس طرح

[نماز جمعہ کی امامت کا حق بھی امام یا اس شخص کے علاوہ جسے امامؑ مامور فرمائے کسی دوسرے کو نہیں پہنچتا۔]

البتہ زمانہ غیبت میں جب کی امام تک دسترس نہیں ہے نماز جمعہ واجب تخیری ہے یعنی چاہے نماز جمعہ پڑھے چاہے نماز ظہر، لیکن نماز جمعہ افضل ہے اور عید مستحب ہے خواہ باجماعت ہو یا انفرادی ''ادا کی جائے''۔ یہ تقیۃً پڑھنی ہے۔ (از مؤلف)

عظیم نکتہ عرض کرتا ہوں۔ نماز جمعہ نعم البدل ہے نماز ظہر کے۔ جمعہ کے دن لحاظ یہ دو رکعت نماز ہے اور باقی دو رکعت نماز جو ہے ان دو رکعت کا ثواب دو خطبوں میں ہے اس لئے دونوں خطبے سننا خاموشی سے لازم ہیں تب جا کے نماز مکمل ہوگی۔

تو معاف کرنا خطبے میں بارہ اماموں کے نام آتے ہیں تو مقصر مُلّا ان کو دو رکعت کا ثواب فی البدیع مل جاتا ہے اور جب باقی نمازوں میں نام علیؑ آتا ہے تو نماز نہیں ہوتی علیؑ کا نام منافق کی پہچان ہے۔ اس لئے مقصر علیؑ کی شہادت ثالثہ تیسری گواہی سے ناراض ہو جاتا ہے اور فتویٰ لگاتا ہے کہ علیؑ کی گواہی دینے سے نماز نہیں ہوگی۔

اس لئے کہ نماز عید کے ساتھ کوئی اور فرو نہیں ہے کہ واجب تخیری صورت پذیر ہو سکے بخلاف نماز جمعہ کے کہ اس کے ساتھ دوسری فرو ظہر موجود ہے مقصد یہ ہے کہ نماز جمعہ اور نماز عیدین کے شرائط وجوب میں سے ایک شرط حضور امام بھی ہے، اور دو صورتیکہ یہ شرط نہ پائی جائے تو وجوب باقی نہ رہے گا۔ اس لئے علماء نماز عیدین کے استحباب کے قائل ہیں لیکن جمعہ میں استحباب کے قائل اس لئے نہیں ہیں کہ جمعہ ظہر کے قائم مقام ہوتا ہے جس سے نماز ظہر ساقط ہو جاتی ہے اور واجب کا بدل مستحب نہیں ہو سکتا اور دونوں کو بہ نیت وجوب جمع کیا جا سکتا ہے اس لئے ان دونوں میں سے ایک کو نیت وجوب بجالانا کافی ہے البتہ اس اعتبار سے جمعہ کو مستحب کہا جا سکتا

ہے کہ یہ اپنی دوسری فروظہر کے مقابل میں افضل ہے۔

حضرات نماز جمعہ پڑھانے کی حقیقت آپ پر آشکار ہوگئی کہ کس کو حق ہے، میں اپنی طرف سے کلام کیا کرسکتا ہوں جب کہ قائد ملت جعفریہ مفتی جعفر حسین صاحب کا دیا ہوا تحریری ثبوت پیش ہو چکا۔ جو عقلمندوں کے لئے کافی ہے۔

میری ایک گزارش ہے کہ نماز جمعہ شیعان آل محمد ہر ضلع یہ شہر وقصبہ میں جن کو عالی کہا جاتا ہے وہ بھی اور جن کو مقصر کہا جائے وہ بھی ادا کرتے ہیں جمعہ کو مستحب سمجھ کر غیبت امام میں۔ (۱) واجب تخیری سمجھ کر پڑھتے ہیں مجتہدین مستحب کی حقیقت تو عالم آشکار ہوگئی اور ساتھ میں امام سجادؑ کا فرمان بارگاہ خدا سے دعا صحیفہ کاملہ صفحہ ۳۷۷ بغور پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ وَجْعَلْنِیْ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِیْدِ وَالْاِیْمَانِ بِکَ وَتَصْدِیْقِ بِرَسُوْلِکَ وَالْاَئِمَّةِ الَّذِیْنَ حَتَمْتَ طَاعَتَهُمْ مِمَّنْ یَجْرِیْ ذَالِکَ.

ترجمہ: بارالہا! مجھے توحید کا عقیدہ رکھنے والوں اور تیرے رسولؐ اور ان کے آئمہ کی تصدیق کرنے والوں میں سے قرار دے جن کی اطاعت کو تو نے واجب کیا ہے۔ ان لوگوں میں جن کے وسیلے۔ الخ

بارالہا مجھے توحید کا عقیدہ رکھنے والوں تجھ پر ایمان لانے والوں یعنی (۱) اشهد ان لا اله الا الله وحدهٗ لا شریک لهٗ کہنے والوں اور تیرے رسول کی تصدیق کرنے والوں یعنی (۲) اشهد ان محمداً عبدهٗ و رسولهٗ ارسلهٗ بالحق بشیراً و نذیراً بین یدی الساعة پڑھنے والوں اور ان کے آئمہ (آل محمد اور آئمہ ھدیٰ) کی تصدیق کرنے والوں میں قرار دے جن کی اطاعت کو تو نے واجب کیا ہے یعنی ان کے ساتھ (۳) اشهد ان امیر المؤمنین و امام المتقین علیٌ ولی الله واحد عشر آئمه منصوص من الله و حجج الله صلوات الله علیهم پڑھنے کے صدقے میں دعا

قبول فرما۔

[کتب اہلسنت سے تشہد (متفق علیہ)]

نوٹ: یہ تشہد تو نماز میں پڑھنے کا ہے اس طرح سنن ابی داؤد ج ۱ صفحہ ۱۵۶۔ میں لکھا ہے۔

عن ابی مسعود ان رسول الله کان. اذا تشهد قالا محمد لیثه نستعینه و نستغفرة و نعوذ بالله من شر و انفسنا من یهدی الله فلا مفصل لهٗ و من یظلل فلا هادي لهٗ اشهد ان لا اله الا الله و اشهدان محمدً عبدهٗ و رسولهٗ ارسلهٗ بالحق بشیراً و نذیراً بین یدی الساعة.

حضرات قارئین غور فرمانا سلام ہے ان علماء اہلسنت پر جو توحید و نبوت کی گواہی بالحق کے ساتھ بین یدی ساعۃ تک دیتے ہیں اور مقصر مُلا شیعہ وہابی اشهد ان محمد عبدهٗ و رسولهٗ تک خاموش ہوجاتا ہے۔ وہ سمجھ چکا ہے کہ ارسلهٗ بالحق سے مراد الحق مع علیؑ و علی مع الحق مراد ہے اس لئے مقصر جو دونوں مذہبوں میں ہیں اِدھر اُدھر کے دونوں نہیں پڑھتے۔ جب کہ کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ یہ مقصری ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

من یطع الله رسولهٗ فقد رشد و من یعص فان لا تضر الا نفسه فلا یضر الله شیئاً.

اور ویسے نماز کو دعا ہی کہتے ہیں۔ اگر آپ کو لفظ دعا نہیں سمجھ میں آتا تو نماز جنازہ کو اردو میں دعائے جنازہ ہی کہا جاتا ہے عربی میں الصلاۃ المیت عرف عام میں نماز جنازہ حالانکہ اس میں نہ رکوع ہے نہ سجود ہے نہ سلام ہے نہ دعائے قنوت۔ (مکتب شیعہ اور سنی میں) یہ دعائے جنازہ ہے۔

البتہ اہلسنت والجماعت میں چار تکبیریں ہیں۔ مذہب آل محمد میں پانچ تکبیریں ہیں۔

اب میری گزارش ہے نماز جمعہ بھی مستحب بقول مجتہدین عظام اور تشہد میں ولایت علیؑ اور

آئمہ کی بارہویں امام تک گواہی دینا علماء کے فتووں کے حوالے سے مستحب لکھا ہے تو پھر جب کوئی پڑھتا ہے تو اس پر بے تحقیق مقصر کفر کا فتوی یا نماز باطل کا فتوی یا غلو کا فتوی کیوں لگاتے ہیں؟ یہ ان کو کس نے حق دیا ہے جو نہ مجتہدین کرام کا خیال کرتے ہیں نہ اپنے معصوم امامؑ کا۔

جب کہ تشہد میں ولایت علیؑ کی گواہی نہ دینے کے لئے کسی کو مجبور بھی نہیں کیا جا سکتا، صرف مجالس میں یا نجی محفلوں یا کتابوں میں مومنین کو ان کے استفسار کے طور پر جوابات دیتے ہیں کچھ مومنین تحقیق کتب علماء حق اور فرامین آئمہ سے ولایت معصومین کی گواہی کا تحریری وتقریری جواب دیتے ہیں اس پر مقصرین ملا فتوی دینے اور گالی گلوچ دینے پر اتر آتے ہیں علمی جواب کیوں نہیں دیتے۔ شاید ان کے پاس کوئی جواب نہیں معلوم ہوا کہ وہ خود لاجواب ہیں۔

ہاں البتہ کبھی کبھی یہ کہتے ہیں قرآن سے دکھاؤ ولایت علی نماز میں اور کیا رسول خداؐ نے بھی پڑھی ہے یا کسی امامؑ نے ولایت علیؑ کی گواہی دی ہے۔

تین آیتیں جواباً عرض ہے۔ قرآن کہتا ہے: (۱) من لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولائک ھم الکافرون. سورہ مائدہ۔

ترجمہ: جو بھی جس کا حکم اللہ نے نہیں اتارا وہ (حکم کرے) کافروں میں سے ہے۔

(۲) لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولائک ھم الظالمون. سورہ مائدہ۔

ترجمہ: جو بھی جس کا حکم اللہ نے نہیں اتارا وہ (حکم کرے) ظالموں میں سے ہے۔

(۳) من لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولائک ھم الفاسقون. سورہ مائدہ

ترجمہ: جو بھی جس کا حکم اللہ نے نہیں اتارا وہ (حکم کرے) فاسقوں میں سے ہے۔

پہلے بھی گذر چکا ہے دیکھئے کتاب نماز کی گہرائیاں صفحہ ۹۶ آقائے سید علی خامنہ ای حفظ اللہ تعالی فرماتے ہیں۔ تشہد ہر نماز کی دوسری اور آخری رکعت میں جب نمازی دو سجدوں کے بعد سر اٹھا کر بیٹھتا ہے تو اس حالت میں تین جملوں کو اپنی زبان سے ادا کرتا ہے جو دین کے حقائق اور عظمتوں کی (گواہی) کا نام دیتے ہیں۔ (حضرات جملہ کو عربی میں کلمہ کہتے ہیں۔ یعنی تین کلموں کا

نام تشہد ہے۔ دیکھئے گرامر کی کتاب کلمہ شرح علم الصیغہ صفحہ ۱۔ تین جملے = تین کلمے۔

اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ.

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور پھر اس حقیقت کو بطور تاکید ادا کرتا ہوں صرف وہ ہے (کائنات کا خدا) دوبارہ اس طریقے سے اپنی زبان کے ذریعے سے اس حقیقت کی تکرار کرتا ہوں اس کی خدائی میں اس کے ساتھ کوئی نہیں ہے۔

نماز کی گہرائیاں صفحہ ۹۸ سطر ۱۹

اور شاید اسی حقیقت کو دیکھتے ہوئے نمازی تشہد کا دوسرا جملہ کہتا ہے: (جملہ کو عربی میں کلمہ کہتے ہیں) از مؤلف

واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ. (دوسرا کلمہ ہے نبوت کا) از مؤلف

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کا پیغام لانے والے ہیں۔

نماز کی گہرائیاں صفحہ ۹۸ سطر ۴ پر آقا سید علی خامنہ ای حفظ اللہ تعالی تحریر فرماتے ہیں

قرآن کی یہ آیت اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

اطیعو اللّٰہ واطیعو الرسول واولی الامر منکم. (تیسرا کلمہ ولایت کا) از مؤلف

اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ان کی جو تم میں اولی الامر ہیں۔

سطر نمبر ۱۶ خدا کی اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت اور ان لوگوں کی اطاعت جن کو خداوند عالم نے تمہارے درمیان مقرر کیا ہے اور صاحبان حکم ہیں..... انہی کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرات مومنین جب نص قرآنی مل جائے تو اجتہاد مردود ہو جاتا ہے تو علماء آپ کو فتوی کیوں دیں کہ یہ پڑھو۔ تم بقول امام معصومؑ جو احسن سمجھتے ہو تو پڑھو۔ (اجملھم) کو ترک کیوں کرتے ہو آئمہ کے نام لو۔ کیا آئمہ کا نام لیتے ہوئے شرم آتی ہے۔ مومنین کیا نماز میں آپ کو قسم ہے جناب زہراؑ کی بتائیں دنیا کا کوئی خیال نہیں ہوتا کیا وہ نماز آپ کی ہو جاتی ہے صرف ولایت علیؑ کی گواہی

دینے سے نماز آپ کی نہیں ہوتی۔

افسوس صد افسوس

اب دیکھئے صحفہ کاملہ صفحہ ۳۸۳ سے اولی الامر وہی ہو سکتے ہیں جو پیغمبر کے نمائندے اور ان کے قائم مقام ہوں تا کہ ان کی اطاعت پیغمبر کی اطاعت کے ہمدوش قرار پا سکے اور جن کا دامن قرآن کی طرح پاک اور ہر رجس سے منزہ ہو تا کہ ان کی اطاعت میں ان کے دامن کی آلودگی مانع نہ ہو اور پیغمبر اسلام نے حدیث ثقلین انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللّٰہ وعترتی اھلبیتی (میں تم میں دو گراں قدر چیزوں کو چھوڑے جاتا ہوں۔ ایک قرآن اور دوسری میری عترت جو میرے اہلبیت ہیں) میں قرآن کی طرح اہل بیت کو بھی واجب الاطاعت قرار دیا ہے اور اسی اطاعت سے ہدایت کو وابستہ کیا ہے اور جس اطاعت پر ہدایت منحصر ہو گی اس کے لازم ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

دیکھو ترمذی شریف ج ۲ صفحہ ۲۴۳۔ انی تارکٌ فِیکُمْ ما ان تمسکتم له لن تضلوا بدی احدهما اعظم من الآخر کتاب اللّٰہ جبلٌ ممدود من السماء فی الارض وعترتی اهلبیتی ولن یتفرقا حتی یرد علی الحوض فانظرو کیف تخلفونی فیهما۔ (ابواب مناقب) ترمذی شریف

ترجمہ ملتا جلتا ہے جو اوپر گذر چکا ہے۔ المختصر۔ کہتے ہیں نماز کے معنی ہے دُعا۔

حکم خداوندی ہے اقیمو الصلاۃ ولا تکونو من المشرکین. سورہ روم پ ۲۱ ع ۱

اقم امر یہ صیغہ ہے حکم ہے قائم کرو نماز کو اور نہ ہو مشرکین میں سے۔

اس کی معنی نماز سیدھی رکھو یعنی نماز کو کھڑا رکھو، مقرر کرنا۔ قائم کرنا۔ سیدھے ہونا ایک بات ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ سب سب پہلے پتہ کریں نماز ہے کیا، نماز کس کو کہتے ہیں، اصل نماز کیا ہے، مثال جیسے پانی۔ یہ تو پیاس ختم کرنے کے لئے پینی والی چیز کا نام ہے پانی ہے اسم غیر المسمی

نام اور ہے جس کا نام ہوتا ہے وہ اور ہوتا ہے جیسے پانی اور اس کی اصل وہ ہے جو گلاس میں ہے۔ پانی کا نام لیتے رہو کیا پیاس بجھ جائے گی ہرگز نہیں، جب تک پانی پیا نہ جائے۔ اسی طرح نماز نماز کہتے رہو جب تک اس کو اپنایا نہ جائے، اصل کو۔ دیکھئے جیسے الصلاۃ کہتے ہیں: کانوں تک ہاتھ لے جا کر اللہ اکبر کے لفظ اللہ کے الف کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور زانوں تک لاتے اکبر کے لفظ رکو ختم کرنے کا نام رفع یدین اور ہاتھ زانو پر رکھ کر کچھ وقت کچھ کلمات پڑھے تو اس پڑھنے (قرأت) کرنے کا نام قیام گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر پشت بالکل سیدھی رکھ کر جھکے اس کا نام رکوع۔ سات ہڈیوں کو سجدے کے وقت زمین پر رکھے (دو ہاتھ، دو گھٹنے، دو پاؤں کے انگوٹھے ایک پیشانی) اس کا نام ہے سجدہ۔ دو زانو ہو کر بیٹھنے کا نام ہے جلسہ استراحت اور اس میں کچھ کلمات پڑھنے کا نام ہے تشہد۔ اور اشاروں سے کچھ کہے پڑھے سلام اور تین مرتبہ تکبیر کے ساتھ کانوں تک بار بار ہاتھ اٹھانے کا نام اختتام نماز ہے۔

حضرات پھر بھی یہ تو مختلف شکلوں میں ہونے کی وجہ سے اس کے مختلف نام ہیں۔ اگر کسی سے پوچھا جائے اور کہیں گے کہ سجدہ کر رہا ہے یا تشہد پڑھ رہا ہے یا رکوع کر رہا ہے یا قیام میں کھڑا ہے یہ تو مختلف مقامات کے مختلف نام ہیں نماز اصل کہاں ہے؟ چونکہ یہ نماز حضورؐ نے پڑھ کر دکھائی اس کا نام ہوا نماز یہ صاف کیوں نہیں کہتے کہ حضورؐ کے نقل و حرکت (اور اس میں جو ذکر کیا ہے حضورؐ نے) اس کا نام ہے نماز۔ گویا حضورؐ کی نقل و حرکت کا نام ہے نماز۔ یہ نماز حضورؐ نے پڑھی حضورؐ کو کسی نے سکھائی نہیں امر خدا سے یعنی خدا کے حکم سے حضورؐ نے پڑھی اپنی رائے سے نہیں پڑھی مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنَا هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحٰی. پ ۲۷ سورہ نجم

ترجمہ: میرا حبیب میری وحی کے بغیر نطق تک نہیں کرتا۔ لبوں کو نہیں ہلاتا۔

دیکھو مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المومنین صفحہ ۱۵۹۔ آغا رجب البرسی ۸۰۰ھ م لکھتے ہیں۔

الذین یقیمون الصلاۃ. وہی لوگ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں۔ اس کی شرح کرتے

ہیں کہ

حضورؐ نے فرمایا: قال الصلاة بالحقیقت حب علی. نماز حقیقت میں حب علیؑ کا نام ہے۔

فَمَنْ اَقَامَ حُبِ عَلِی فَقَدْ اِمَامُ الصلاة. پھر جس نے قائم کی محبت علیؑ کی پس اس نے نماز قائم کی۔

حضورؐ نے علیؑ کے لئے فرمایا ہے انا وعلی من نور واحد. اس لئے حضرت علیؑ فرماتے ہیں۔

دیکھو پرواز در ملکوت ج ۱ صفحہ ۲۴ آقائے شیرازیؒ۔

قال امام الموحدین علی امیر المؤمنین انا صلاة المؤمنین وصیامهم

ترجمہ: فرمایا امیر المومنینؑ نے میں مومنوں کی نماز اور میں ہی ان کا روزہ ہوں۔ اور اس کو مانتے ہوئے امام شافعیؒ فرماتے ہیں دیکھو الصواعق المحرقہ میں صفحہ ۱۴۸ میں علامہ ابن حجر الہیثمی مکی

(۱) یا اهل البیت رسول اللّٰه حُبُکم فَرضٌ مِنَ اللّٰهِ فِی الْقُرآن اَنْزَلَهُ کَفَاکُم مِنْ عَظِیْمُ الْقَدْرِ اِنَّکُم مِنْ لَمْ یُصَلِ عَلَیْکُم لاَ صَلاَةَ لَهُ.

ترجمہ: اے اہل بیتؑ رسول اللہ تمہاری محبت اللہ نے قرآن میں فرض کر کے نازل فرمائی ہے کافی ہے آپؑ کی شان بلند میں یہ کہ جو بھی آپ آل محمد پر درود نہ پڑھے گا اس کی نماز ہی نہیں ہوگی۔

(۲) الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۳۳ کلام امام شافعیؒ ان کان رفضا حب آل محمدؐ فلیشهد الثقلان انی رافضی.

ترجمہ: تحقیق محبت آل محمدؐ رکھنے والے کو ہمیشہ سے رافضی کہتے ہیں تو پھر دونوں جہاں گواہ ہوں مجھ پر کہ محبت علی و آل محمد کی وجہ سے میں رافضی ہوں۔

نوٹ: رافضی یا شیعہ۔ کس کو اور کیوں کہتے ہیں۔ دیکھئے گا جلد دوئم۔

مشارق الانوار الیقین صفحہ ۱۷۱

فرمایا علیؑ نے نحن الصلاة. ہم ہی نماز ہیں۔

مشارق الانوار الیقین صفحہ ۱۶۵۔

اولنا محمد واوسطنا محمد وآخرنا محمد.

ترجمہ: ہمارا پہلا محمدؐ درمیانہ محمدؐ اور آخر والا محمدؐ۔

دیکھو مشارق الانوار الیقین صفحہ ۱۶۰

ویقیم الصلاة وهی ولایتی فمن والانی فقد اقام الصلاة.

ترجمہ: اور نماز قائم کرو وہ ہے ہماری ولایت جس نے ہماری ولایت قبول کی اس نے نماز قائم کی۔ کتاب آغار جب البرسی۔ اوپر نام لکھا ہے

اور حضورؐ نے پڑھ کر دکھائی۔ محبت علی (حب علی) کا ثبوت دے کر دکھایا نماز میں۔

وکل صلاة غیرها من المکتوبة المشروعة اذا لم یکن معها الولایت فهی مجاز لا بل ضلال ووبال. ساری نماز جس کے شرائط ہیں نہیں ہرگز ساتھ اگر اس کے ولایت تو وہ نماز نہیں۔ گمراہی ہے اور معصیت ہے غیر حقیقت ہے یعنی صرف دکھاوا ہے۔

[مقصرو! اب حضورؐ اور علیؑ کی نماز پر فتویٰ دے دو۔]

حضورؐ رکوع و سجود میں واسطہ علی کا بارگاہ ایزدی میں دے رہے ہیں۔ علیؑ رکوع و سجود میں واسطہ محمد مصطفیٰؐ کا دے رہے ہیں۔ غور سے سن اے مقصر

[تعصب کا چشمہ اتار کر پڑھئے اور دیکھئے۔]

تفسیر برہان ج ۷ صفحہ ۳۰۰ عن زید بن عبد اللّٰہ بن مسعود قال دخلت یوماً علی رسولَ اللّٰہ فقلت یا رسول اللّٰہ ارنی الحق حتیٰ اتبعہٗ؟ فقال صلی اللّٰہ یابن مسعود لج الی المَخدع فولَجت فرأیت امیر المؤمنین علیہ السلام راکعاً وساجداً وھو یقول عَقیب صلاتہ. اللّٰھم بحرمۃ محمد عبدک ورسولہ اغفر للخاطئین من شیعتی قال ابن مسعود فتحربت لاخبر رسول اللّٰہَ بذالک فوجدتہ راکعاًوساجداً وھو یقول اللّٰھم بحرمۃ عبدک علی اغفر العاصین بِنُ اُمتی قال ابن مسعود فأخدض الھلغ حتیٰ غشی علھ فرفع النبیؐ راسہٗ وقال یابن مسعود أکفراً بعد ایمان؟ فقلت معاذ اللّٰہ ولکنی رأیت علیاً یسئال اللّٰہ تعالیٰ بک وافلت تسئال اللّٰہ تعالیٰ بہ یابن مسعود اذا کان یوم القیامۃ یقول اللّٰہ عزوجل لی ولعلیؑ اوخل ناراً من شئتما وذالک قولہٗ تعالیٰ القیافی جھنم کل کفار عنید. سورۃ ۲۴/۲۹

ترجمہ: زید بن عبداللہ بن مسعود اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضورؐ کے پاس گیا عرض کی یارسول اللہ مجھے حق دکھاؤ تا کہ میں اس کی پیروی کرسکوں۔ آپؐ نے فرمایا اندر چلے جاؤ میں گیا دیکھا کہ امیر المومنین علیؑ نماز کے رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے ان کے درمیان کہہ رہے ہیں اے میرے اللہ صدقے محمدؐ اپنے عبد اور رسول کے بخش میرے شیعوں میں خطا کاروں کو۔ ابن مسعود کہتا ہے پھر میں نکلا تا کہ حضورؐ کو خبر دوں اس بات کی جیسے ہی حضورؐ کے پاس آیا کیا دیکھا آپؐ رکوع اور سجود کرتے ہوئے نماز میں کہہ رہے تھے۔ اے میرے اللہ صدقے اپنے

بندے علی کے مغفرت کر میرے گناہ گار امتیوں کی۔ ابن مسعود کہتا ہے کہ میں حیران ہوا یہاں تک کہ میرے دماغ میں غش آنے لگی پھر نبیؐ نے سر اٹھایا اور فرمایا: اے ابن مسعود کیا کفر کرنے لگا ہے بعد ایمان لانے کے۔ ابن مسعود نے عرض کیا (معاذ اللہ) اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اور لیکن دیکھا میں نے علی علیہ السلام کو سوال کرتے اللہ تعالیٰ سے تیرے وسیلے سے۔ اور دیکھا آپ کو سوال کر رہے تھے علیؑ کے وسیلے سے..... طوالت کی وجہ سے باقی حصہ چھوڑ کر عرض کر رہا ہوں..... فرمایا: اے ابن مسعود اذا کان جودن ہوگا قیامت کا تو اللہ تعالیٰ مجھے اور علیؑ کو کہے گا (حکم دے گا، فرمائے گا) داخل کرو جس کو چاہو جہنم میں جیسے قرآن مجید میں ہے القیا فی جھنم کل کفارٍ عنید تم دونوں کو اجازت ہے کہ پھینک دو۔ (الق=واحد: ایک کو حکم دیا جاتا ہے تو پھینک دے۔ القو=جمع: تم سب کو پھینک دو) یہاں حکم ہے القیا تم دونوں تثنیہ کا (صیغہ ہے) پھینک دو۔ فا لکفار فی جھد النبی ۔ کافر وہ جو نبیؐ سے ٹکراتے تھے ان کو محمد تم پھینک دو۔ والعنید من عاد علیاً واھلبیتہ، وشیعتہ اور عناد (دشمنی) رکھنے والے جس نے علیؑ سے اور اہلبیت سے اور ان کے شیعوں سے دشمنی رکھی تھی ان کو پھینک دے لہٰذا تم دونوں اپنے انکار اور دشمنی کرنیوالوں کو پھینک دو۔ حدیث کے مندرجہ ذیل عجیب جملے ہیں۔

فالکفار من جحد نَبُوتی والعنید من عاند علیا واھلبیتہ وشیعتہ.

مشارق الانوار الیقین صفحہ ۱۶۰ اولنا محمد واوسطنا محمد وآخرنا محمد.

ترجمہ: ہمارا پہلا محمد، ہمارا درمیان والا محمد، ہمارا آخر والا محمد، کل محمد سب کے سب محمد ہیں۔

اور حضورؐ نے جو فرمادیا صحیح بخاری میں صَلُو کَمَارَئَیتُمُونی.

ترجمہ: نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھ رہے ہو۔

برادران اہلسنت والجماعت کی کتاب ینابیع المودۃ میں لکھا ہے امام حسینؑ حالت نماز میں جب حضورؐ سجدہ میں تھے گردن پر سوار ہو گئے تھے تو انہوں نے نماز دیکھی اور سیکھی ان کے بابا اور

بھائی امام حسنؑ نے نماز دیکھی اور سیکھی اور امام حسینؑ سے ان کے فرزند علیؑ زین العابدینؒ نے دیکھی اور سیکھی ان سے ان کے فرزند محمد باقرؒ نے نماز دیکھی اور سیکھی ان کے فرزند نے ان سے امام جعفر صادقؒ نے نماز دیکھی اور سیکھی اسی طرح بارہ (۱۲) آئمہ نے ان کی نماز دیکھی اور سیکھی اور بی بی سیدہؑ نے بابا سے نماز سیکھی، گویا یہ چودہ معصومین جو نماز پڑھ رہے ہیں وہی تو نماز رسولؐ ہے۔ اور یہ بھی ماننا پڑے گا کہ صحابہ کرام بھی وہی نماز پڑھتے تھے۔

قرآن مجید میں اقیم الصلاۃ ولا تکونو من المشرکین کا حکم صادر فرمایا ہے۔ یعنی نماز قائم کرو نہ بنو مشرکین میں سے یہ بات سمجھ سے باہر ہے جب تک قرآن سے قرآن کی تفسیر نہ کریں پتا نہیں چلتا کہ مشرکین سے بننے کا سبب کیا ہے نماز نہ پڑھنے والے کو بے نماز کہتے ہیں نہ کہ مشرک یہ پڑھنے کا حکم نہیں قائم کرنے کا حکم ہے پڑھو کہاں لکھا ہے۔

قرآن۔ اقراء یعنی پڑھو۔

لفظ اردو میں پڑھو عربی میں أقراء پڑھ۔

واذا قرءت القرآن جب پڑھو قرآن فاستعذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم تو پناہ مانگو اللہ سے شیطان دھتکارے ہوئے مردود سے۔

ولاتکونو من المشرکین. کا کیا مطلب۔ مشرکوں سے نہ بنو۔ شرک کرنے والے۔ نہ بنو کیا مطلب؟

القرآن یُفسِرُ بَعضہٗ بَعضا قرآن ہی بعض آیات کی خود بعض آیات سے تفسیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وربک یخلق ما یشآء ویختار ما کان لھم الخیرۃ سبحٰن اللّٰہ وتعالیٰ عما یشرکون. سورۃ قصص پ ۲۰ آیت ۶۸

اور تیرا رب جسے چاہے خلق (پیدا) کرے جسے بنائے یا چنے تم بنانے یا چننے کا حق نہیں رکھتے پاک ہے ذات اللہ شرک سے بلند ہے۔

معلوم ہوا خود بنانا یا چننا شرک ہے۔ اپنی رائے اپنی تخلیق اپنا چناؤ بند کرو غلط ہے اللہ حکم دے گا، جس کو بنائے، جس کو چن کر بھیجے اس کو قبول کرو۔

معلوم ہوا کہ جو طریقہ رسول پاکؐ نے دیا اللہ نے بھیجا اس طریقے سے نماز پڑھو جو ان کے بعد صحابہ کرام نے نماز پڑھی حضرت ابوبکرؓ نے ۱۱ھ سے ۱۲ھ تک حضرت عمرؓ نے ۱۲ھ سے ۲۳ھ تک حضرت عثمانؓ نے ۲۳ھ سے ۳۵ھ تک حضرت علیؓ نے ۳۵ھ سے ۴۰ھ تک پڑھائی ان کے بعد ان کے فرزند امام حسن مجتبیٰؓ نے ۴۰ھ سے ۵۰ھ تک پڑھائی ان کے بعد امام حسینؓ نے ۵۰ھ سے ۶۰ھ تک ۶۱ھ کربلا میں نماز پڑھی اور پڑھائی یہاں تک تو یہ نماز نہ تو حنفی تھی، نہ مالکی کہلاتی تھی، نہ شافعی نماز تھی نہ حنبلی کہلاتی تھی یہ عقلمند لوگ خود فیصلہ کر سکتے ہیں نہ نماز صحابہ کے نام پر رہی نہ آئمہ کے نام پر لوگوں نے رکھی نہ محمد عربی کے نام پر رکھی یہ نماز۔ امام ابوحنیفہ ۸۰ھ میں پیدا ہوا، جوان ہوا، پڑھا، امام کہلایا تب ناف پر ہاتھ رکھے گئے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضورؐ یا حضرت ابوبکرؓ و عمر وغیرہ کس طریقے سے پڑھتے تھے سینے پر ہاتھ رکھنے والے امام شافعی جو ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے یہ اُن کا طریقہ ہے۔ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والے امام احمد بن حنبل جو ۱۶۰ھ میں پیدا ہونے والے کا طریقہ ہے۔ قرآن کہتا ہے وتبع ھواہ فمثلہ کمثل الکلب. (سورہ اعراف) اپنی رائے دیتا ہے کتے کی طرح بھونکتا ہے۔ جس نے اپنی خواہش سے اپنی رائے کی پیروی کی اس کی مثال کتے کی طرح ہے۔ افسوس لوگوں کو حضورؐ نے ساری زندگی نماز پڑھ کر دکھائی، حضورؐ کے بعد پھر حضرت ابوبکرؓ نے نماز پڑھائی، ان کو یاد نہ رہا کہ حضورؐ کس طرح نماز پڑھاتے تھے۔

[صاف سنئے]

افسوس ملاں لوگوں نے حضورؐ کے جلیل القدر صحابیٔ رسول و سسر رسول و الدام المومنین بی بی حفصہؓ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک عظیم بہتان لگا کر حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت کو بچا لیا لوگوں نے بعد رسولؐ اپنی مرضی سے چنا بھی خود حضرت ابوبکرؓ اور اُس نے حضرت عمرؓ کے لئے وصیت کی اور حضرت عمر نے چھ (۶) رکنی کمیٹی بنائی جس کی بنیاد پر حضرت عثمان بن

عفان حاکم زمانہ بنے مگر افسوس بقول مسلمانوں کے نماز تو بعد رسولؐ خدا حضرت ابوبکرؓ نے پڑھائی اور تاحیات پڑھاتے رہے مگر نہ نماز ابوبکری کہلائی اس کے بعد حضرت عمرؓ نے پڑھائی پھر بھی نماز عمری یا فاروقی نہیں کہلائی پھر حضرت عثمانؓ نے پڑھائی مگر نماز عثمانی نہ کہلائی۔ ایک طرف صرف اسلامی نماز اس لئے حیدری مشہور ہوگئی وہ بھی بحوالہ صحیح بخاری بصرے کی مسجد میں علیؑ نے نماز پڑھائی تو ایک صحابیؓ نے کہا کہ ذکرنی ھذا صلوٰۃ محمدؐ اس مرد (علیؑ) نے آج محمدؐ والی نماز یاد دلائی ہے۔ جس کی وجہ سے عین وضاحت نماز جعفری یا شیعہ اثنا عشری کہلائی۔ جعفری اس لئے کہ امام جعفر صادقؑ جن کے ۴۰۰ طلبہ میں امام ابوحنیفہ خود شامل ہیں۔ اس دور میں شیعوں کے مسائل کھل کر بیان کئے گئے بنی امیہ اور عباسیوں کی آپس میں جنگ ہوگئی اس دوران امام جعفر صادق علیہ السلام کو شریعت محمدؐ و آل محمدؐ سمجھانے کا موقع مل گیا۔

دوسری طرف بلکہ نماز حنفی۔۔۔ نماز حنبلی۔۔۔ نماز شافعی۔۔۔ و نماز مالکی مشہور ہوگئی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

افسوس ہے کہ حضرت عمرؓ پر ایک اور بہتان عظیم باندھنے والوں نے بہتان باندھا کہ علماء اہلسنت تقاریر میں عام کہتے ہیں کہ ایک قیدی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کے زمانے میں ایران سے قید ہو کر آیا آپ کے سامنے ہاتھ ناف پر رکھ کر کھڑے ہوگیا، حضرت عمرؓ نے پوچھا اے قیدی تو اس طرح کیوں کھڑا ہے اس قیدی کافر نے جواب دیا اے مسلمانوں کے بادشاہ ہم اپنے رب (بادشاہ) کے سامنے اسی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں ہم کافر لوگ یہ ادب میں شمار کرتے ہیں، یہ بات کرنا اور اس کا اس طرح کھڑا ہونا حضرت عمر کو بقول ملاں لوگوں کے ایسا پسند آیا کہ حضرت عمرؓ نے اعلان کیا کہ آج کے بعد نماز اسی طرح پڑھا کرو۔ افسوس صد افسوس۔ خدا جھوٹوں کو سزا دے۔

سبحان اللہ۔ کتنی چالاکی سے صحابیٔ رسول کو منکر رسول ثابت کر دیا ملاں لوگوں نے ادھر قرآن کہتا ہے: ما آتا کم رسول فخذوہ وما نھا کم عنہ فانتھو۔

ترجمہ: جو تمہیں رسول دے اسے لے لو جس سے روکے اس سے رک جاؤ۔

اور حضورؐ نماز کس طرح دے گئے تھے وہ نماز پہلے حضرت ابوبکرؓ نے پڑھائی مگر حضرت عمرؓ نے اپنے دور میں ایک کافر کے طریقے کار کو قبول کر کے اور نبی کے طریقے اور اول درجے کے صحابی رسولؐ کے طریقے کو رد کر دیا۔

اس پر خدا لعنت کرے جو کسی صحابی پر الزام و بہتان لگائے یا (باندھے)۔ مُلاں جانیں اور حضرت عمرؓ جانیں قیامت کے دن حضرت عمرؓ ان لوگوں سے خود ہی دریافت کر لیں گے اور عدالت خداوندی میں فیصلہ ہوگا۔ باقی جو لوگ کہتے ہیں حضورؐ نے کبھی یوں نماز پڑھائی کبھی ایسے کبھی ویسے (ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر، کھول کر، یعنی سینے پر، ناف پر ہاتھ رکھ کر) یہ تو نبوت پر بہتان ہے۔ ورنہ قرآن مجید کی آیات سے ثابت کر کے دکھلاؤ؟ قرآن مجید میں اختلاف کرنے کی منع ہے۔ وعتصمو بحبل اللہ جمیعاً و لا تفرقو. فرقہ بندی کی ممانعت خدا کرتا ہے وہ خدا اپنے حبیب کی معرفت فرقہ فرقہ کیسے کرا سکتا ہے یا حضورؐ نے خود جدا جدا طریقہ سے نماز پڑھ کر دکھائی کیا ایسا ہو سکتا ہے؟

افسوس معصوم نبیؐ کے قول پر امام ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل، امام مالک بن انس، امام شافعی بن انس کو فوقیت دیتے ہیں۔ خدا کو کیا منہ دکھائیں گے۔ حضورؐ کے دین کو مکمل مانتے ہیں پھر حضرت ابوبکرؓ نے کس طرح نماز پڑھائی بتا نہیں سکتے۔ افسوس جھوٹ پر جھوٹ بہتان پر بہتان باندھتے ہیں۔

دعوائے قرآن ہے: (۱) کل شیٔ احصیاہ کتاباً.

ترجمہ: ہر شے کو گن گن کر کتاب میں رکھا ہے۔

(۲) لا رطب و لا یابسٍ الا فی کتاب مبین.

ترجمہ: ہر خشک و تر شے جو ہے اس کتاب میں اس کا ذکر ہے۔

اُستدلال نمبر ا

ما اتا کم رسول فخذوہ وما نھا کم عنہ فانتھو. (قرآن)

ترجمہ: جو تم کو رسول دے اسے لے لو یا پکڑ لو اور جس سے روکے رک جاؤ یا اسے چھوڑ دو۔

ایک مرتبہ: رسولؐ نے دیکھا میرا صحابی ابی بن کعب نماز پڑھ رہا ہے سامنے سے رسولؐ دیکھ رہے ہیں دور بھی نہیں تھا حضورؐ نے آواز دی یا ابی بن کعب الیا مگر ابی ابن کعب نے نماز کی نیت باندھ لی تھی، حضورؐ نے بلالیا اس نے جلدی سے نماز پڑھنا شروع کی پھر حضورؐ نے آواز دی یا اُبئی بن کعب الیا اے اُبی بن کعب میرے قریب آؤ۔ اس نے اور تیزی سے نماز ادا کی اور تھوڑی دیر گذرنے کے بعد آ گیا حضورؐ نے فرمایا دیر کیوں لگائی، کہا مولا آواز تو سنی تھی مگر نماز پڑھ رہا تھا، آپؐ نے فرمایا تجھے نماز کس نے سکھائی۔ آپؐ نے فرمایا مجھے علم ہے تم میرے سامنے نماز پڑھ رہے تھے میں تجھے دیکھ رہا تھا میرے شان میں آیت نہیں سنی تو تو حافظ قرآن ہے خدا فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین آمنو استجیبو للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم الخ (القرآن)

ترجمہ: اے ایمان والو جب بھی اللہ اور اس کا رسولؐ تمہیں بلائے تو فوراً چلے جاؤ کیونکہ اس میں تمہاری زندگی ہے۔

جس حال میں تم ہو رسول پکارے چلے جاؤ۔ صحابی ابی ابن کعب نے کہا سنا تھا مولا آپ کا بلاوا مگر مسئلہ تو آج سمجھ میں آیا۔ کیوں مسلمانوں جب رسول کے زمانے کا صحابیؓ رسول قاریٔ قرآن اور حافظ قرآن کو مسئلہ سمجھ میں نہ آیا تو ہم اور آپ کون ہوتے ہیں؟ جو اتنی جلدی سمجھ جائیں گے۔ کہ جب حضورؐ نے خود فرمایا ہے۔

کہ امام حسینؑ کے ذکر میں رسولؐ کا ذکر مضمر ہے۔ حدیث (۱) حسین منی و انا من الحسینؑ تو مجلسِ رسول سمجھو یا مجلسِ حسین ایک ہی چیز ہے۔

[جلوس امام حسینؑ کو یا جلوس رسولؐ کو چھوڑ کر تم چلے جاتے ہو اور جا کر نماز پڑھتے ہو۔ آج کیا نماز قضا نہیں پڑھ سکتے تھے؟]

فرمان رسولؐ: حسین مجھ سے میں حسینؑ سے ہوں۔ (۲) حسین منی و انا منہ امام حسینؑ نے نماز کو بچایا ہے، نہ کہ نماز نے امام حسینؑ کو بچایا ہے۔ یہ یاد رکھیں امام حسینؑ اصول دین ہیں اور نماز فروع دین ہے۔

(۱) مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۱۔ (۲) کنز العمال ملا علی متقی ہندی ج ۱۳ صفحہ ۱۱۳۔

ویسے کون سا شیعہ کہلانے والا منکر نماز ہے مگر مجلس امام حسینؑ پر یا جلوسِ مظلوم کربلا یا کسی امامؑ کی شہادت کے دن کا جلوس جا رہا ہو اس دن نماز قضا کر سکتے ہو۔ اس کا ثبوت استدلالی نمبر ۲ میں سنئے۔ اور قضاء اس بنیاد پر تو ہو سکتی ہے۔ یا کچھ لوگ جا کر مسجدوں میں نماز پڑھیں باقی جلوس کو چلاتے رہیں ایسا نہیں کہ جلوس کو درہم برہم کر دو یہ پہلے کبھی نہیں ہوا ہے۔

استدلال نمبر ۲

ایک دن مسجد نبوی (جو تمام مسجدوں کی سردار مسجد ہے اُس میں) انبیاء کا سردار افضل صحابہ کو نماز پڑھانے آئے مظلوم کربلا حسینؑ بن علیؑ نے یہ آواز سنی حی علی الفلاح۔ (آؤ اور چھٹکارا پاؤ۔ نماز نے اپنا مرتبہ سُنا تو آواز دی آؤ لوگو! مجھے دیکھو میں حبیبؐ خدا کو جھکائے ہوئی ہوں)۔ یہ جملہ سنا امام حسینؑ (۳) تیسرے امام چوتھے (۴) اصول دین نے پہلے فروع دین یعنی نماز کو مسئلہ سمجھانے کے لئے تیز تیز قدم بڑھائے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے خراماں خراماں تیز تیز آئے اس وقت داخل مسجد ہوئے جب صحابہ مع رسولؐ سجدہ میں چلے گئے کئی صحابہ کی گردن پر ہاتھ رکھ کر کئی صحابہ کی پیٹھ پر بیٹھ کر کئی صحابہ کی گردن پر پاؤں رکھ کر کئی صحابہ کے سروں کو لتاڑتے ہوئے نانا کے قریب آئے جس کا قول صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۷۱ مترجم علامہ وحید الزمان لکھتے ہیں کہ فرمایا پیغمبر اسلامؐ نے:

قال هل ترون قبلتی ههنا وَاللّٰهِ ما یخفی عَلَی رُکُوعُکُمْ وَلَا خُشُوعُکُم وَاِنی لَاراکُم وَرَاءَ ظَهْرِی.

ترجمہ: حضورؐ نے فرمایا تم سمجھتے ہو میرا منہ ادھر (قبلہ کی طرف) ہے قسم خدا کی تمہارا رکوع اور تمہارا خشوع مجھ پر کچھ چھپا ہوا نہیں ہے۔ جس طرح میں سامنے دیکھتا ہوں اسی طرح نماز میں پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ اب آپ کو سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ حضورؐ امام حسینؑ کو آتے ہوئے بھی دیکھ رہے تھے اور گردن پر سوار ہوتے ہوئے بھی دیکھ رہے تھے یا پھر انکار کرو کہ حضورؐ نہیں دیکھ رہے تھے۔

سیدھے امام حسینؑ آئے رسول کی گردن پر قدم رکھا اور نماز کو اپنی طرف متوجہ کیا اے نماز؟ فلاح تو ہے یا میں؟ چھٹکارا تو دے گی یا میں؟ اصول دین میں ہوں یا تم؟ میرے نانا جو تیسرا (۳) اصول دین ہیں نبوت اگر واقعی تو نے جھکایا ہے تو میں پشت پر چوتھا اصول دین امامت قدم رکھتا ہوں تو اول فروع دین۔ اے نماز اگر واقعی تو نے نانا کو جھکایا ہے یہ تیری مجال ہے تیری حیثیت ہے تیری طاقت ہے تو ہی ہے جھکانے والی میرے نانا کو تو اب نانا کا سر میرے قدموں تلے ہے تو اٹھ کے دکھا۔ اس سے ظاہر ہے نماز نے زور لگایا ہوگا تیسری امامت آخری نبوت کی گردن پر قدم رکھ کے بڑے ناز سے کبھی اِدھر دیکھتا ہے کبھی اُدھر کیا رسولؐ خدا نے اس کو نہیں دیکھا تھا؟ یہاں پر میرے والدِ بزرگوار مولوی زوار قاضی محمد مقیم مقیمؔ نے ایک مرثیہ لکھا تھا۔ جس کی دو سطریں عرض خدمت کرتا ہوں۔

آ گیا بارِ امامت گردنِ نبوت پہ جب
طول سجدہ کر لیا نہ اُٹھ سکا سر یا حسین

اس کا ثبوت دیکھو کتاب اہلسنت والجماعت ینابیع المودۃ عربی صفحہ ۱۶۸۔ اردو مترجم صفحہ ۲۶۲ (حضرت علامہ سلیمان قندوزی سنی الحنفی مفتی اعظم قسطنطنیہ) پر عبداللہ ابن شداد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ایک دفعہ نماز عشاء کے موقع پر رسولؐ خدا نے نماز کی تکبیر کہی، سجدہ کیا، سجدے کو طول دیا۔ میں نے اپنا سر اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں۔ ایک بچہ رسول کی پشت پر سوار تھا اور

آپ سجدے کی حالت میں تھے میں پھر اپنے سجدے میں چلا گیا جب آپؐ نے نماز تمام کی لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول آپؐ نے سجدے کو اتنا طول کر دیا کہ ہم لوگوں کو گمان ہونے لگا تھا کہ کوئی حادثہ واقع ہو گیا ہے یا آپؐ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ فرمایا رسولؐ نے ان باتوں میں سے کوئی بات بھی نہ تھی بلکہ میرا یہ بیٹا سوار ہو گیا تھا مجھ پر میں نے اس بات کو مکروہ تصور کیا کہ اس کو جلدی اتار دوں حتیٰ کہ یہ اپنی ضرورت پوری کرے۔

کیوں مومنین۔ سرکار رسالت مآبؐ بچے کو بہلا رہے تھے یا نماز پڑھا رہے تھے؟ نماز خدا کے حکم سے پڑھ رہے تھے۔ معلوم ہوا کہ امام حسینؑ رضائے الٰہی کا مالک پشت رسولؐ پر سوار ہوا۔ نماز کو فرض خدا کہا گیا ہے جو دین کا فروع ہے لہٰذا امام حسینؑ کے لئے رسولؐ خدا کا سجدہ بڑھانا، سجدہ کو لمبا کرنا بتاتا ہے کہ رسولؐ رضائے خدا کی خاطر سجدہ ریز ہوئے اور خدا نے رضائے حسینؑ کے لئے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ سے لمبا سجدہ کروایا کہ حسینؑ مرضی کا مالک ہے وہ بھی مرضی خدا کا جب وہ اپنی مرضی سے نہ اترے میرے حبیب سجدہ لمبا کر کے حسینؑ کی رضامندی کو پورا کریں۔

پڑھو بخاری شریف آپؐ نے جو فرمایا تھا صلو کما رئیتمونی. ایسے نماز پڑھو جیسے مجھے دیکھ رہے ہو تو آپ لوگ امام حسینؑ کے ذکر کے وقت نماز کو قضا کیوں نہیں کر سکتے۔ ذکرِ حسینؑ میں خلل کیوں ڈالتے ہو۔

یہ بات ذہن میں رکھیئے گا۔ نماز خدا کی ہو رہی ہے پڑھانے والے ختمی مرتبتؐ ہیں سمجھ گئے تھے یا نہیں کہ میری پشت پر حسینؑ سوار ہیں یہ خیال رسولؐ پاک کے دل میں آیا تھا یا نہیں؟ اتار دیتے۔ نماز ہے بچوں کا کھیل تو نہیں تھا۔ حضورؐ دین پہنچانے آیا تھا، سمجھانے آیا تھا۔ بچے بہلانے تو نہیں آیا تھا؟ نبی ہے وہ بھی خاتم الانبیاء، سرتاج الانبیاء، محبوب خدا ایک بچے کا قدم اتنا وزنی تو نہ تھا پھر کیا بات تھی کہ بچے کو ہٹاتا نہیں۔ سر کو اٹھاتا نہیں۔ ذکر کو بند کرتا نہیں۔ ماینطق عن الھوا میرا حبیب اپنی خواہش سے بولتا نہیں اِن ھُوَ الا وَحیٌ یُوحیٰ جب تک میری وحی نہ آئے۔ ابھی وحی اللہ کی آئی نہیں رسول سوچتا رہا کہ کیا کروں ہٹا دوں بچے کو یہ بچہ معمولی نہیں یہ بھی تو

امام ہے، ہے علیؑ کا بیٹا وہ بھی چھوٹا بیٹا اس کو خود بات سمجھنی چاہیئے کہ اللہ کا افضل رسولؐ ہے امت کے افضل افراد کو نماز پڑھا رہا ہے اور افضل رکن سجدہ میں ہے کہیں میں نے نماز میں خلل تو نہیں ڈالا (نعوذ باللہ) نماز جاری ہے۔ حضورؐ نے فرمادیا تھا کہ زیادہ سے زیادہ نو دفعہ ذکر سجود کر سکتے ہو حضرات صحابی تو معصوم نہ تھے؟ کچھ نے سوچا ہم سے گننے میں غلطی ہوگئی ہے، یا رسول خدا نے تکبیر کہی ہے اور ہم نے نہ سُنی یا حضور قیام میں چلے گئے یا آج سجدہ لمبا ہوگیا یا حضور کا روح تو پرواز کر گئی آواز بھی نہیں آرہی ورنہ دیکھنے کی کیا ضرورت تھی بالآخر ایک صحابی نے سر اٹھایا جیسے ہی سر اٹھایا۔ کیا منظر دیکھا۔ حسینؑ بڑے ناز سے قدم نانا کی پشت پر رکھے ہوئے عجیب کیفیت سے کھڑے ہیں گویا پوری امامت کا بھاری وزن نانا کی پشت پر رکھ دیا ہے بے ساختہ صحابی کے منہ سے نکل گیا۔ حسینؑ پشت پر سوار ہے۔ قدم رکھ کر کھڑا ہے، اسی طرح کئی صحابی مختلف خیالات لے کر جو دیکھتے تو میرے مولا حسینؑ پر ان کی نظر پڑتی حسینؑ کھڑا ہے یہ کہہ کر پھر سجدے میں چلے جاتے یہ کیفیت ۷۲ کی گنتی تک جاری رہی۔ خدا جانے امام مظلومؑ کو بہتر (۷۲) کا لفظ کیوں پیارا ہے۔

بس جب نماز نے دیکھا بے ساختہ دست بدستہ عرض کی یا مولا حسینؑ لاکھ احسان آپ کے آپ نے میری عزت بڑھادی، میری حیثیت بڑھادی، میری حقیقت بتلادی مجھے میری اوقات یاد دلادی، میں تو فروع دین ہوں، آپؑ اصول دین ہیں۔ یہ حقیقت ہے میں اب مان گئی، اصول دین حاوی ہے فروع دین پر، فروع دین کو بیمار آدمی چھوڑ سکتا ہے بعد میں قضا ادا کرے گا، مسافر چھوڑ سکتا ہے یا آدھی پڑھ سکتا ہے یا بعد میں پڑھے گا مگر اصول کو ہٹایا نہیں جاسکتا۔

اصول میں تبدیلی نہیں لائی جاسکتی مجھے تو یعنی فروع دین کو بوقت ضرورت کے مقام پر کم و بیش کیا جائے گا۔ مگر (۱) توحید، (۲) عدل، (۳) نبوت، (۴) امامت، (۵) قیامت میں تبدیلی نہیں آسکتی نماز نے کہا یا مولا حسینؑ میں نے مان لیا کہ آپ کے نانا کو میں نے نہیں جھکایا بلکہ خالق کائنات کی ذات کو سجدہ ریز اُسی کے امر سے ہوئے اس طرح ہوئے اور میرا نام ظاہراً نماز رکھا ہے۔ اور آپؑ اولی الامر ہیں۔

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا میں اولی الامر حسینؑ تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں ایسا سجدہ خداوندی کروں گا کے نانا کے سجدے کو بھی تو نے دیکھ لیا ہے نانا نے سر اٹھا تو لیا ہے، میں ہرگز سر نہیں اٹھاؤں گا خدا میرے منکر سے میرا سر اٹھوائے گا۔ تیری حیثیت بڑھادوں گا۔

جھکانا چاہا تھا جس سر کو دنیا والوں نے
شکست دیکھئے اُسی سر کو خود اٹھا کے چلے

بس نماز ختم ہوگئی۔ مگر کسی چھوٹی موٹی روایت یا کسی دشمن کے زبان سے دکھاؤ کہ حضورؐ نے فرمایا ہو نماز دہراؤ۔ المختصر

جب امام حسین علیہ السلام اور امام حسن علیہ السلام اس منزل پر ہیں کے جن کے آنے سے نماز رک جاتی ہے رکن تھم جاتے ہیں، ذکر بڑھاؤ مگر حسینؑ کو نہ ہٹاؤ۔ حسنؑ کو نہ ہٹاؤ۔

تو رسولؐ نے جو یہ حدیث فرمائی الحسن و الحسین سید اهل الشباب الجنة و ابوهُما یا خیرٌ منهما. یا اَفضَلُ مِنهُمَا.

ترجمہ: یہ دونوں جنت کے جوانوں کے سردار ہیں ان کا باپ ان سے بھی افضل ہے۔

دیکھو (۱) کنز العمال علاؤالدین ملا علی متقی ہندی جلد ۱۳، صفحہ ۹۷ حدیث ۵۵۴

(۲) مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۵۷۱ (۳) الصوائق المحرقہ صفحہ ۱۹۱

کیا بیٹے کا نام لیتے ہوئے صحابیوں کی اور رسولؐ خدا کی نماز ہو جاتی ہے مگر مولا علیؑ کا ذکر کرنے سے ان مقصر مولویوں کی نماز کس بنیاد پر ضائع ہو جاتی ہے۔ دلیل دے کر بتاؤ مان جاؤں گا۔ بی بی زہراؑ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں سچ بتاؤ نام علیؑ لینے سے تمہاری نماز کیوں ضائع ہوتی ہے؟ مجتہدین کرام کے فتویٰ کا بھی خیال نہیں کرتے ہو ان کی مخالفت کرتے ہو جب کہ وہ نماز میں ولایت علیؑ پڑھنے کو منع نہیں کرتے ہیں۔

استدلال نمبر ۳

حضورؐ خطبہ دے رہے تھے کہ امام حسینؑ آئے دیکھا رسولؐ خدا نے کہ امام حسینؑ کے قدم

الجھے ان کے قدم کپڑوں میں پھنس گئے حسینؑ گر رہا تھا رسولؐ نے خطبہ چھوڑا اور دوڑے امام حسینؑ کو گرنے سے بچایا۔

[مجلس امام حسینؑ نماز سے افضل ہے۔ کسی کو مجلس بند کرانے اور جلوس امام حسینؑ کو روکنے کا حق نہیں ہے۔]

باب مناقب اہلبیت میں یہ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۱ میں آیا ہے۔

عن بريدة قال كان رسول اللّٰهؐ يَخطُبُنَا اِذَا جَاء الحسن والحسين عليهما قميصان احمران يَمْشِيَانِ ويَعْثُران فنَزَل رسول اللّٰهؐ من الممبر فَحَمَلَهَا بين يديه ثم قال صَدق اللّٰه اِنَّمَا امَوالكم واولادُكم فِتنَةٌ نَظَرْتُ الٰى هٰذين الصَّبِيَّيْنِ يمشَان وِيعثران فلم اَصْبِرْ حتى قَطَعْتُ حديثي ورفعتهما. رواه الترمذى وابو داؤد ونسائى.

ترجمہ: حضرت بریدہ سے روایت ہے ہمیشہ رسولؐ اللہ خطبہ دیتے تھے جیسے ہی حسنینؑ جن کی لمبی لال رنگ کی قمیض تھیں ان کے پاؤں میں الجھی گرنے کے قریب تھے آپؐ جلدی سے ممبر سے اترے ان کو ہاتھوں میں لے لیا۔ پھر فرمایا سچ فرمایا ہے خدا نے مال اور اولاد فتنہ دنیا ہے جب ان شہزادوں پر میری نظر پڑی میں صبر نہ کر سکا یہاں تک کہ میں نے اپنا بیان ختم بلکہ کاٹ دیا اور ان کو جا کر اٹھایا۔

حضرات جب حضورؐ حسنینؑ کی وجہ سے ذکرِ خدا، اپنی حدیث یا اپنا بولنا بند کر دیتا ہے تو مقصر کون ہوتے ہیں مجلس امام بند کروانے والے جیسے نماز کے بہانے جلوس رکواتے ہیں یہ منکرین رسولؐ نہیں تو اور کیا ہیں۔ حضورؐ نبی ہیں یا بچوں کو بہلانے آئے ہیں یا مان جاؤ کہ حسنینؑ کا ذکر افضل ہے نماز سے۔ نماز کی قضاء کی جا سکتی ہے نہ جلوس امام اور نہ مجلس امام بند کی جا سکتی ہے۔

حضورؐ نے مولوی صاحبان کو سمجھا دیا کہ خطبہ میں دین خدا کا دے رہا تھا اصل دین آ گیا میں

نے خطبہ بند کر دیا دین کیا ہے؟ اصل دین حسینؑ ہے۔

دین کے معنیٰ ہے "قانون"۔

القرآن۔ يفسر بعضهٗ بعضا. سورۃ یوسف،

ذکرِ یوسفؑ۔ جب یوسفؑ اپنے بھائی کو اپنے پاس رکھنا چاہتے تھے تو اپنے ملکی قانون کے مطابق اس کو روک سکتے تھے دیگر صورت ورنہ نہیں رکھ سکتے تھے۔ اس کو جھوٹا الزام لگا کر اپنے پاس رکھا۔

فاليأخذ اَخاهُ دِيْنُ الْملك. (آیت) پھر پکڑا آپ کو ملکی قانون کے تحت۔ یعنی اپنے بھائی کو رکھا ملکی قانوں کے تحت۔

اس سے معلوم ہوا دین کے معنیٰ ہے قانون۔ اس لئے کفار کو بھی حضورؐ نے فرمایا تھا۔ لكم دينكم ولى الدين. (قرآن) تمہارا قانون تمہارے ساتھ، ہمارا قانون ہمارے ساتھ۔ سورۃ فاتحہ میں بھی ہے۔ مالك يوم الدين. (قرآن)۔ دن قانون کا مالک ہے۔ یعنی قانونی دن جزا و سزا کا (قیامت) دن۔ اور دین ہے امام حسینؑ۔ بقول حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری سلطان الہند (شاہ است حسین بادشاہ است حسین۔ دین است حسین دین پناہ است حسین) گویا ثابت ہوا کہ وہ یوم۔ حسینؑ کے خون کے فیصلے کا دن ہوگا۔

دیکھو کنز العمال ج ۱۳ صفحہ ۱۱۳ قال رسول اللّٰه: حسينٌ منى وانا منه.

دیکھو مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۱ قال رسول اللّٰه: حسين منى وانا من الحسينؑ.

امام حسینؑ کو حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے دین بتایا ہے۔ جس کے تحت امام حسینؑ خود قانون خدا ہیں اس لئے فرمانِ مصطفیٰؐ سے گویا امام حسینؑ ہی قانون ہوئے۔ حضورؐ نے فرمایا: حسینؑ کو پہلے بچاؤ یہ میں نہیں چاہتا بلکہ اللہ چاہتا ہے کہ حسینؑ گر نہ جائے خطبہ جائے تو جائے۔

خواجہ معین الدین چشتی نے امام حسینؑ کے لئے کہا ہے۔

شاہ است حسین، بادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین
سر داد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

یعنی امام حسینؑ دین بھی ہیں اور اس کی پناہ بھی۔

مولوی مقصرین صاحبان آپ بھی سمجھ لیں عظمت حسینؑ آپ لوگ اپنی نماز اور خطبہ رسولؐ کا تقابل بھی کر کے دیکھ لو، ویسے بھی القابات لیتے تمہیں شرم نہیں آتی تو کیا ہوگا اگر رسولؐ کے خطبے سے اپنی نماز کو افضل کہہ دو گے یہ تو تمہاری عادت میں شامل ہے حالانکہ تمہاری نماز میں تمام دنیاوی خیالات شامل ہوتے ہیں۔ رسولؐ خدا کا خطبہ خالص ذکر تھا خدا کا وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحیٌ یوحی۔ نہ اس میں رائے نہ خواہش نہ غیر خدا کی محبت بچہ تو اٹھایا جاتا ہے محبت میں، دو محبتیں سینۂ رسول میں اکٹھی ہو نہیں سکتیں حسنین کی محبت یا اللہ کی محبت رسولؐ خدا نے ثابت کر دیا خطبہ چھوڑ کر امام حسینؑ کو اٹھا کر بتا دیا کہ حسینؑ کی محبت اللہ کی محبت ہے خطبہ رسول پاک کا چھوڑنا اور حسینؑ کا گرنے سے دوڑ کر اُسے اٹھانا بتاتا ہے۔ کہ اگر جنازہ حسینؑ کا جا رہا ہو تو تمام چیزوں کو جو تم خدا کی چیزیں سمجھتے ہو وہ سب چھوڑ دو پہلے امام حسینؑ کو اٹھانا، کندھا دینا یہ سوچ کر کہ اب سنت رسولؐ سمجھ کر توحید اٹھا رہے ہو اس نے رسولؐ کی نماز لمبی کروائی ہے اس نے خطبہ رسول چھڑوا کر اپنی شان بتلائی ہے۔

اصول دین کے ذکر میں یعنی امامت کے ذکر میں خلل مت ڈالو یہ عقل کی کمی کی وجہ سے یا اصول اور فروع کی حیثیت نہ سمجھنے کے باعث یا پھر سنی بھائیوں کو اپنی نماز دکھانے اور اپنے آپ کو نمازی ثابت کرنے کے لئے ان کو خوش کرنے کے لئے تا کہ وہ تجھے نمازی سمجھیں چاہے تیری نماز خدا قبول کرے یا نہ کرے۔ اس کی تجھے کوئی پرواہ نہیں۔

خدا بھی تمہاری یہ نماز ریاء والی کیسے قبول کرے گا جب تم تارکول پر گندی گلیوں میں گندے

ناپاک روڈوں پر نماز پڑھو گے۔ اگر تمہیں نماز ہی پڑھنی ہے تو کسی مسجد میں چلے جاؤ باقی لوگ جلوس لے کر چلتے رہیں تم نماز پڑھتے رہو جلوس میں بھی خلل نہ پڑے۔ آپ نے پرمٹ تو ماتم کی لی ہے نہ کہ نماز کی اجازت بھی اس میں شامل ہے، آپ عزاداری میں رکاوٹ پیدا کرنے میں نماز کا بہانہ اس طرح کر رہے ہو جس طرح یزید نے اپنے سے لعنت ہٹانے کے لئے اور شہادت امام مظلومؑ چھپانے کو یہ منصوبہ بنایا کہ جب نمازی مسجد میں بیٹھ کر نماز سے فارغ ہو کر یزید پر تبراء لعنت کرتے تھے یزید نے ملاں لوگوں کو بلایا اور کہا تم نے جو کہا تھا کہ حسینؑ کی شہادت کے بعد تجھے کچھ بھی، کوئی نہیں، کہے گا تجھ سے کوئی نفرت یا تبراء یا بیزاری نہیں ہوگی اور اب وہ ہو رہی ہے اس کا بندوبست کرو۔ انہوں نے جیسے آپ لوگوں (مقصروں) کی طرح نماز کے بہانے حسینؑ کا ماتم بند کیا ہے ٹھیک اسی طرح قرآن مجید کے پارے پارے کر دیئے بعد نماز لوگوں کو بات نہ کرنے دیتے تھے ان کے سامنے قرآن پاک کے پارے رکھ کر کہتے تھے قرآن پڑھو تا کہ امام حسینؑ کا ذکر بند ہو جائے اور یزید کا کردار چھپ جائے اور لوگ اس پر لعنت نہ کریں۔

[قرآن کے پارے کس نے کروائے؟]

قرآن کے پارے یزید نے کروائے۔ دیکھو مقتل ابی مخنف صفحہ ۱۸۳

فلما سمع یزید لعین ذالک استعمل لھم اجزاء القرآن وفرقھا فی المسجد فقالو اذا فرغو من الصلوۃ وضعوھا بین ایدیھم لیشغلونھا عن ذکر الحسین. الخ دیکھو المعالی السبطین جلد ا صفحہ ۱۸۴۔۱۸۵۔

ترجمہ: جب یزید نے سنا کہ مساجد میں بعد نماز لوگ تذکرہ حسینؑ کرتے ہیں تو اس نے قرآن پاک کے پارے بنوائے تا کہ بعد نماز لوگ ذکرِ حسینؑ کرنے کے بجائے قرآن پڑھنے میں مشغول ہو جائیں اور ذکرِ حسینؑ نہ کریں۔

یہ سب کام پیسے پر چلنے والے مُلاں مقصر لوگ جو یزید کے خیر خواہ ہیں عزاداری حسینؑ میں

شامل ہوکر ماتم داروں کو دھوکا دے کران میں بیٹھ کر مومنین کا لبادہ اوڑھ کر نماز کے بہانے ماتم بند کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نہ لوگ قرآن ہٹا سکتے ہیں کہ قرآن نہیں پڑھیں گے۔ قرآن کے بہانے ذکرِ حسینؑ بند کروانے والوں اور نماز کے بہانے ذکر حسینؑ بند کروانے والوں کا حشر یزید بن معاویہ کے ساتھ ہوگا۔ شیعہ کہلانے والے مقصر مُلاؤں تم کو آج نماز گلیوں میں یاد آ گئی ہے کہ اتنی دیر تو ذکر حسینؑ بند ہوگا یہ مقصر لوگ امام حسینؑ کے تابوت کو کندھے سے اتار دیتے ہیں اور روڈ پر رکھ دیتے ہیں میرا ایک سوال ہے؟ خدا کے واسطے سچ بتانا۔

کیا کسی مولوی کا عزیز و اقارب پیارا آدمی مر جائے اس کو کسی نے قتل کیا ہو یا کوئی ایسا زخمی ہو کر مرا ہو جس کی وجہ سے اس کو جلد ہی دفن کرنا ہے ورنہ راستے میں میت کا پیٹ پھٹ جائے گا اور ادھر نماز کا وقت ہو رہا ہو مولوی صاحب سے فتویٰ دلاؤ کیا کہے گا۔ شریعت تو جلدی کرنے کو حرام کہتی ہے سوائے تین چیزوں کے العجلت من الشیطان جلدی کرنا شیطانی فعل ہے مگر۔

(۱) جب بیٹی جوان ہو جائے اس کو جلدی بیاہ دو۔ اس کی جلدی شادی کر دو۔

(۲) جب مہمان آئے تو اس کو احوال لینے سے قبل کھانا کھلا دو۔

(۳) جب کوئی میت ہو جائے جلد از جلد اس کو دفن کر دو۔

اب مولوی صاحب میت کے پیٹ پھٹنے کا خطرہ ہے بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آپ کے لئے یہ کلمات کافی ہیں علی ولی اللہ کے بیٹے سے دشمنی تیری کمال کی ہے اب بتا نماز جنازہ شروع کرے گا اور اس کو دفن کرے گا یا اپنی نماز پڑھے گا یا اس کو بعد نماز میں قضا کر کے پڑھے گا یا نہیں۔ دیگر صورت ورنہ تیرے مذہب میں اے مقصر قضا کا تو کوئی تصور بھی نہیں۔ حالانکہ رسولؐ خدا نے قضا نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے وہ ایسے اوقات میں جب کہ امام مظلوم حسینؑ یا کسی امام کا یا کسی شہید کا ذکر ہو یا جلوس معصومین علیہم الصلاۃ والسلام پر نماز قضا کر سکتے ہیں۔

اے کلمہ گو بتا ہوا کا ساز کون
گزرا جو برچھیوں میں عبرت نواز کون

مسجد کے سامنے تجھے ماتم ہے نا گوار
دیتا نہ سر حسینؑ تو آج پڑھتا نماز کون

بھلا کون بدبخت ہے جو کہتا ہے کہ نماز نہیں پڑھو یا نماز ہے ہی نہیں ہم تو یوں کہنے والوں پر ایسے ہی تبراء کرتے ہیں اور جو لوگ جسے امام مظلوم کے جلوس کو رکوا کر یا چھوڑ کر یا مجلس بند کروا کر نماز پڑھتے ہیں ہم دونوں پر لعنت کرتے ہیں۔ جس میت کے پھٹنے کا خطرہ ہو اس غرض سے نماز قضا ہو سکتی ہے تو ٹھیک اسی طرح لمبا روٹ بازاروں گلی کوچوں خطرناک مقامات سے گزرنا احتجاجی جلوس امام مظلوم ماتمی جلوس دوبارہ بارگاہ آتا ہے اس میں وقت کی قلت ہونے کے باعث کہ مومنین واپس امام بارگاہ آ کر نذر و نیاز کا حصہ بھی لے جائیں راستے میں وقت ضائع نہ ہو نماز قضا کر کے پڑھیں گے۔

چودہ سو برس گزر گئے چند سالوں سے یہ ملاں مقصر پیدا ہو گئے جو جلوس رکواتے ہیں امام کا جنازہ اتراتے ہیں روڈوں پر تارکول پر نماز کی بے ادبی کرتے ہیں نامعقول جگہوں پر نماز پڑھتے پڑھاتے ہیں جب کہ تارکول پر نماز جائز نہیں ورنہ پہلے کبھی یہ نہیں ہوتا تھا۔ یہ نئی جدت ہے باقی جس کو نماز پڑھنی ہے مسجد میں چلے جاؤ باقی لوگ جلوس میں ہوں یہ کیوں نہیں کرتے۔ کیا راز ہے جس کی ابتداء ہے۔ مولوی تو ماتم کرتے نہیں، شرم کرتے ہیں۔

استدلال نمبر ا میں پیش کرتا ہوں۔

حضورؐ کا ایک صحابی حضرت قیس احد جنگ میں حضورؐ کے ہاتھوں پر مسلمان ہوا کلمہ پڑھا جنگ لڑا اور شہید ہوا آپؐ نے اس کے لئے فرمایا یہ میرا وہ صحابی ہے جس نے نماز ایک نہیں پڑھی جنت میں پہلے چلا گیا۔ دیکھو تفسیر الانوار النجف پ ۴ صفحہ ۴

تفسیر البرہان ج ۲ صفحہ ۱۰ اقال رسول اللہ ای واللہ شہید ما رجل لم یصل اللہ رکعتہ وجعل الجنۃ غیرہ. ترجمہ اوپر گذر چکا ہے۔

واقعہ نمبر ۲ استدلال میں پیش کرتا ہوں

[کیا دین کو امام حسینؑ سے تم (ملا مقصر) زیادہ سمجھ سکتے ہو؟]

دوسرا صحابی امام حسینؑ کا۔ میدان کربلا میں حضرت سعید نے عرض کی مولا حسینؑ سے مولا یہ نماز میں آپ کے پیچھے نہیں بلکہ آپ کے نانا کے پیچھے پڑھنا چاہتا ہوں (امامؑ نے کیوں نہ کہا کہ نماز پڑھ) یوں کہہ کر آگے کھڑا ہوا امام نے باقی جماعت صحابہ کو نماز پڑھائی۔ تیر آتے گئے حضرت سعیدؓ آگے پیچھے دائیں بائیں تیر لیتا گیا یہاں تک کہ امام نے نماز کے اختتام بعد سلام تین تکبیرات کی آخری تکبیر کہی سعید گرا امام مظلوم کے قدموں میں آ کر اس کا سر پہنچا مولا کو دیکھ کر عرض کی مولا اب تو راضی ہیں امام نے فرمایا سعید میرا اللہ بھی تجھ سے راضی ہے نانا بھی راضی بابا بھی بھائی بھی اماں زہراؑ بھی تجھ سے راضی ہیں سعید دم توڑ رہا تھا امام یہ کہہ رہا تھا (حالانکہ سعیدؓ نے یہ نماز نہیں پڑھی) یا سعید انت اَمَامِیْ فِی الْجَنَّۃِ تو مجھ سے پہلے جنت میں جا رہا ہے کس بات نے جنت میں پہنچایا۔ امام کو بچانے کے لئے مرا معلوم ہوا پہلے امام کو بچاؤ پھر نماز پڑھو تو پہلے جلوس امام تعزیہ امام تابوت امام عزت سے پہنچاؤ پھر نماز پڑھو قضا کر لینا کیا۔ فرق پڑتا ہے سارے سال میں کبھی یا ساری زندگی میں کبھی تم نے نماز قضا نہیں کی؟

بیٹیوں کے جہیز خریدتے کئی مولویوں کی نمازیں قضا ہو جاتی ہیں۔ امام حسینؑ کا اتنا لحاظ بھی مقصر مُلاں نہیں کرتا۔

اہلسنت والجماعت کے صحیح بعد کتاب اللہ تفسیر الباری شرح صحیح بخاری ج ا صفحہ ۵۲۴ حاشیہ ایک صحیح حدیث میں لکھا ہے کہ تشہد میں اگر اللہ تعالیٰ سے جوتے کا تسمہ بھی مانگو یا ہانڈی کا نمک مانگو تو بھی نماز ہوگی۔ نماز ضائع نہیں ہوتی، نماز میں کوئی خرابی واقع نہیں ہوتی۔ دھرائی نہیں جائے گی تشہد قبول ہوگا۔

افسوس صد افسوس شیعہ مقصر ملاں پر جو سنی بھائیوں سے دوستانہ رکھ چکا اتحاد بین المسلمین رکھتے ہوئے کسی سنی بھائی کو یہ فتویٰ لکھ کر نہیں دیتا کہ آپ تشہد میں جوتے کا تسمہ اور ہانڈی کا نمک مانگو گے دنیاوی باتیں کرو گے تو نماز نہیں ہوگی یہ فتویٰ نہیں دے سکتا بلکہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز

سمجھتا ہے صحیح سمجھتا ہے سنی عالم یا سنی مُلاں کے پیچھے نماز ہوگی یہ مقصر مُلاں کا اتحاد ہے یہ حالت ہے (اتحاد بین المسلمین کرنے ان سے ووٹ کی سودہ بازی کرنے والوں کی) ان کے تشہد میں اعتراض نہیں کرتا نہ نماز میں شک کرتا ہے۔

بلکہ ولایت علی تشہد میں (حالانکہ کسی دوسرے پر ٹھونسی نہیں گئی) جس کا جی چاہے پڑھے جو نہیں پڑھتا اس کی مرضی ہے (وہ جانے اور اللہ اور اس کا رسولؐ جانے) مگر تشہد میں گواہی ولایت علیؑ پڑھنے والے پر فتویٰ کفر اور نماز نہ ہونے کی ایک دم یہ جاہل فتویٰ دے دیتا ہے۔ اور کہتا یہ ہے کہ تم قرآن میں اس آیت کو کیوں نہیں پڑھتے۔

لا تغلو فی دینکم دین میں بڑھاؤ نہیں۔ حضرات قارئین کرام! فیصلہ فرمائیں۔ کیا ولایت علی ہم نے دین میں بڑھائی ہے؟ اے مقصر بتا دین میں نماز ہے یا نہیں؟ دین میں ولایت علیؑ ہے یا نہیں؟ خدارا بتا دے مُلاں مقصر جوتے کا تسمہ اور ہنڈیا کا نمک تشہد میں مانگنا جائز ہے تیری نماز ہو جاتی ہے۔

[پڑھو فتوائے آقائے خمینیؒ]

جب کہ آقائے خمینی نے فتویٰ دیا ہے کہ اگر تقیتاً کسی غیر شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنی پڑ جائے تو نماز ہو جائے گی دھرانے کی ضرورت نہیں۔ اور غیر شیعہ کے کتب صحیح بخاری شریف میں لکھا ہے کہ اگر تشہد میں ہنڈیا کا نمک اور جوتے کا تسمہ مانگ لیا جائے تو نماز ہو جائے گی۔ اب انصاف کر کے اپنے ضمیر سے پوچھو کہ مولا علیؑ کا نام لینے سے کس بنیاد پر کہتے ہو کہ نماز نہ ہوگی۔ اور صرف علیؑ کی ولایت کے بیان کرنے سے تیری نماز ضائع ہو جاتی ہے۔

رسولؐ خدا کی یہ دعا۔ یوم غدیر خم۔ اللّٰہ اکبر علےٰ اکمال الدین و اتمام نعمتی و رضا الرسالتی و ولایت العلی.

دیکھو تفسیر برہان جلد ۲ صفحہ ۳۹۴ یہ شیعہ تفسیر ہے۔

یہ ہے نامِ علیؑ جو مُلا کے لئے طعنہ ہے۔ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ نے فرمایا:

جَوئی مُلن مِھٹو سَوئی مُون سردار
قِلعے ویل کَنک جے حَامی ھِمّتدار
آہِ اسد اللّٰہ جوَازِیَنْ کھے آدھار
جَابر ذُوالْفِقَار ھَرْدَمْ جَنھن جے ھَتھ مین

رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ

کیا یہ غلو ہے جو رسولؐ کہہ رہے ہیں یا اللہ حمد تیری کہ آج تو نے میرے دین کو کمال پر پہنچایا نعمت اپنی مجھ پر تمام کردی تو نے اور میرے رسالت سے راضی ہوا میرے بعد ولایت علی کو آپ نے مقرر کردیا۔

مقصر ملاں کی نظر میں علیؑ کی حیثیت کچھ نہیں نعوذ باللہ جوتے کے تسمے کے برابر بھی نہیں ہے۔ استغفر اللہ۔ جس سے نماز جاتی نہیں افسوس صد افسوس جوتے کا تسمہ مانگا جائے تو نماز ہوتی ہے۔ ارے مولا علیؑ اور اس کی معصوم آئمہ اولاد کی گواہی دی جائے تو نماز نہیں ہوتی۔ یہ سچ کیا ہے

(۱) زبان پہ حُسن حقیقت کا اعتراف نہیں
عدُو ہے دیدہ دل کا غُبار صاف نہیں
بدن پہ جامۂ احرام اور دل میں بغضِ علیؑ
یہ تیرے نصیب کا چکر ہے طواف نہیں

کسی نے سچ کہا ہے:

(۲) مراد حبِ علیؑ سے حصول ہوتی ہے
علی کے عدو تے میں دعا بھی قبول ہوتی ہے
علیؑ کے ذکر سے خوش ہوتے ہیں محبّ
لیکن منافقوں کی طبیعت ملول ہوتی ہے

مرزا دبیرؒ (۳) کہنے سے اذان کے دین سب ملتا ہے
پر نام علیؑ نہ لو تو کب ملتا ہے

اعدادِ محمدؐ و علیؑ کو گن لو (۹۲+۱۱۰)

م(۴۰)+ح(۸)+م(۴۰)+د(۸) ع(۷۰)+ل(۳۰)+ی(۱۰) ر(۲۰۰)+ب(۲)
۹۲ ۱۱۰

یہ دونوں جو باہم ہوں تو رب ملتا ہے (۲۰۲)

وھی نقطة الواحدة التی ظاھرھا وباطنھا النبوة والولایت بحقیقه معرفتھا فقد عرف ربه ومن عرف محمدً وعلیاً فقد عرف ربه.

مشارق الانوار الیقین صفحہ ۱۸۹

دینِ ملان فی سبیل اللہ فساد

(سمجھ لیا ہم نے) ''مقصر ملاں رکھتا ہے علیؑ سے عناد''

اس لئے خدا نے قرآن میں کہا ہے القیا فی جھنم کل کفار عنید. دیکھو تفاسیر شیعہ اے محمدؐ اے علیؑ تم دونوں کو اجازت ہے کہ اپنے انکار کرنے اور عناد رکھنے والوں کو جہنم میں ڈال دو۔ دیکھو تفسیر برہان

استدلال نمبر ۲

اس واقعے سے واضح ہوا کہ امامت چوتھا اصول دین اور نماز پہلا فروع دین۔

حضورؐ نے حسینؑ مظلوم اصول دین چوتھی امامت کو نہ اتار کر فروع دین اول نماز کو لمبا کردیا اس سے ثابت ہوا یہ فقہی مسئلہ ہے نماز کی قضاء کی جاسکتی ہے نماز قضاء کرنے کی عند الضرورت اجازت ہے مگر اصول دین (امامت) کے ذکر میں خلل نہیں ڈالنے کا حکم ہے۔ نہ امامت کو ٹالا جا سکتا ہے۔

جب کبھی بھی مجلس امام ہو رہی ہو اصول دین چوتھے امامت کا ذکر ہو رہا ہو تو فروع دین اول

نماز جس کو پڑھنی ہے بیشک پڑھے ہم انہیں نہیں روکتے مگر یہ اجازت بھی نہیں دیتے کیونکہ اس مندرجہ بالا مسئلہ سے نتیجہ اخذ ہوا کہ ذکر حسینؑ جاری رکھو۔ یہ نہیں کہ مجلس ختم کرو تقریر بند کرو اور نماز پڑھو یہ نماز ریاء والی نماز ہوگی یہ نماز یزید والی ہوگی جو کربلا میں قتل امام حسینؑ کے وقت کہہ رہے تھے جلدی کرو حسین کو قتل کرو نماز قضاء ہو رہی ہے یہ نماز جہنم میں لے جانے والی ہوگی۔ وَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ. ان نمازیوں کے لئے جہنم (پڑھیں نماز اور ملے جہنم) کیوں اس لئے کہ یہ ریاکاری والی نماز پڑھتے ہیں اور دکھاوے کے لئے نماز پڑھتے ہیں کہ ہم نمازی لوگ ہیں۔ لوگو دیکھو ہم کتنا نماز کو پیار رکھتے ہیں ماتم بند کر دیتے ہیں حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ فرماتے ہیں:

مجلس میر حسین جی هئی پن وڈی حاج
قضا کج نماز وقت ورائن ویجھڑو
(لطیفؒ)

یعنی امام حسینؑ کی مجلس بڑی ضرورت ہے افضل ہے اس لئے کہ نماز کو قضا کیجئے چونکہ وقت دوبارہ نماز کا ملے گا مجلس عزا کا وقت نہیں ملے گا۔ (نماز تو تیرے مرنے کے بعد تیرے بڑے بیٹے پر واجب ہے یا وہ خود پڑھے یا پیسے دے کر مُلاں مقصر سے تیری قضا نمازیں پڑھوائے گا) مگر آل محمد کی ولا کا ثواب کوئی منکرِ ولایت علیؑ کو نہیں پہنچا سکتا۔ یا کسی مقصر مُلاں سے لکھوا دے فتویٰ لا دے کہ جس کا باپ امامت علیؑ کا منکر ہو کر مر جائے اس کا بڑا بیٹا پیسے دے کر مقصر مُلاں سے اپنے والد کا جو امامت علیؑ کا انکار کرتا تھا پیسے پر کلمہ ولایت علیؑ پڑھوا لے اور عذاب کم کروا لے اس کی جان لعنت سے چھڑوا لے تو ہم مان جائیں گے، یا اس کو عذاب سے بچا لے گا۔ یہ نماز تو پیسوں سے خریدی جا سکتی ہے اور اسے خرید کر ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ مگر امامت علیؑ وولایت علیؑ کا ذکر پیسوں سے خرید کر ازالہ نہیں کیا جا سکتا۔

یہ بات ہوتی رہی کوئی صحابی نہ بچا، عقل حیران ہے دنیا پریشان ہے کہ صحابہ کے ذہن پر

زبان پر تین باتیں تھیں چوتھی بات نہ نکلی نماز تو اللہ کی ہے پڑھا رہے ہیں حبیب خدا محمد مصطفیٰؐ پشت پر قدم رکھے ہوئے کھڑے ہیں تیسری امامت مولا حسین علیہ السلام، گویا توحید، نبوت، امامت کا ذکر ۴۷ کی گنتی تک سب صحابہ کے ذہن زبان پر نماز میں یہ لفظ جاری رہا ہے کوئی صحابی سوچ رہا تھا۔ رسول امر خدا سے یا امامت کا شان دکھا رہے ہیں یا امام حسینؑ کی ناز برداری کر رہے ہیں یا وحی ہو رہی ہے۔

۴۷واں دفعہ کہہ رہے تھے کہ نماز نے نیاز مندی دکھا کر عرض کی اے مولا حسینؑ آپ کو فتح مبارک میں نے اپنے لفظ واپس لئے بیشک تیرے نانا کو میں نے نہیں جھکایا، بلکہ مجھے آپ نے وہ عزت بخشی کہ آج کی نماز تمام نمازوں پر فخر کرے گی کیونکہ حضورؐ نے بعد نماز تمام صحابہ کے مجمع سے فرمایا: لوگو مجھے امر خدا ہوا میرے حبیب جب تک حسین اپنی مرضی سے نہ اترے اپنا سر سجدے سے نہ اٹھانا۔ یہ اس لئے ہے کہ حضورؐ کا فعل، فعلِ خدا ہے مرضئے رب کے بغیر نہیں ہوتا۔

اب برائے کرم مجھ پہ احسان کیجئے گا کتب مسلمہ یعنی دونوں فرقوں (سنی وشیعہ) کی ورق گردانی کر کے دکھایئے گا کہ حضورؐ نے فرمایا ہو لوگو مسلمانوں حسین میری پشت پر سوار ہو گیا تھا نماز ضائع ہو گئی دوبارہ پڑھو، یا چلو یہ کہا ہو کہ تم نے بھی کئی مرتبہ سر اٹھایا اور پھر رکھا ایسے تقریباً سارے صحابہ (چونکہ صحابۂ کرام معصوم تو نہ تھے) نے کیا ہے لحاظہ نماز کا اعادہ کر کے دوبارہ نماز پڑھو، لیکن نہیں یہ نہیں ملے گا۔ ہرگز نہیں ملے گا۔ اور نہ کسی کتاب میں دکھا سکتے ہو یہ میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔

احتیاط صحیح کیونکہ حضورؐ نے صحابیوں کو سر اٹھاتے امام حسینؑ کو قدم رکھے دیکھا پھر سر بہ سجود ہوئے ثبوت دیکھئے کہ حضورؐ نے دیکھا تھا۔

کتاب صحیح بخاری کی توثیق عربی بخاری کے سرورق ٹائیٹل والے صفحہ پر دیکھو لکھا ہے۔

اصح بعد کتاب اللہ یہ کتاب قرآن مجید کے بعد صحیح ہے۔ تیسیر الباری شرح صحیح البخاری صفحہ ۴۷۱

حدثنا اسماعیل قال حدثنی مالک عن ابی زناد عن الاعوج عن

ابی ھریرہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم قال ھل ترون قبلی ھٰھُنا واللّٰہ ما یخفی علی رکوعُکم ولا خشوعکم وانی لاراکم وَرَآءَ ظھری.

ترجمہ: ہم سے اسماعیل بن اویس نے بتایا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوزناد سے انہوں نے ابوعوج انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم سمجھتے ہو کہ میرا منہ ادھر قبلے کی طرف ہے قسم خدا کی تمہارا رکوع اور تمہارا خشوع مجھ پر کچھ چھپا ہوا نہیں اور میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

حاشیہ نمبر۴۔ جیسے سامنے سے دیکھتا ہوں۔

بہرحال کسی خارجی نے بھی اس نماز کے دھرانے کا آج تک ذکر نہیں کیا ہے۔ حد ہوگئی یہ مقصر کہتا ہے کہ اگر علیؑ ولی اللہ کی نماز میں گواہی دے دی تو نماز نہیں ہوگی۔ میرے دوست تجھ سے اگر تشہد میں ولایت علیؑ پڑھی نہیں جاتی تو تیری مرضی مگر فتویٰ تو نہ دے، فتویٰ کا تجھے کس نے حق دیا ہے یا حدیث پیش کر یا شرائط مبطلات نماز میں دکھادے یا امام زمانہؑ کی توقیع مبارک میں دکھادے۔

استدلال نمبر ا کا الف

حضورؐ نے فرمایا ہے: الحسن والحسین سید الشباب اھل الجنۃ وابو ھما خیرا" منھما. کسی روایت میں ہے افضلٌ منھما.

(۱) کنز العمال علاؤالدین ملا علی متقی ہندی ج ۱۳ صفحہ ۹۷ حدیث ۵۵۴

(۲) مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۵۷۱

(۳) الصوائق المحرقہ علامہ ابن الحجر الہیتمی العین شیعوں کت جلانے کی بجلی

حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور ان کا باپ علیؑ ان سے بھی افضل ہے۔

ثابت ہوا کہ جب مفضول بیٹے کا ذکر یا خیال یا بیان آگیا اور نماز نہیں گئی ضائع نہیں ہوئی تو علیؑ کا جو ان سے بھی افضل ہیں تو افضل کا ذکر کرنے سے نماز کیسے نہیں ہوتی۔ (مولا علیؑ تو اپنے

بیٹوں حسنینؑ سے بلند ہیں تو ان کا نام لینے سے نماز ضائع کیوں ہوگی) عقل کی بات کرو۔ ضد اور ہٹ دھرمی چھوڑ دو۔

حضرات قارئین یہ حقیقت ہے کہ شیعہ مولوی فتویٰ دیتے ہیں کہ پیسوں پہ اعمال کرواؤ، یہ میرا فتویٰ نہیں علماء کا فتویٰ ہے ان سے کہیئے کہ مرنے والے منکر ولایت علی کے لئے یا جو منکر عزاداری امام حسینؑ تھا پیسے لے کر مولوی صاحب اس کے بدلے کلمہ ولایت پڑھے اور اس مرنے والے کے بدلے دو ہاتھ سینے پر مارے تو کیا مرنے والے منکر کو ثواب ملے گا ہرگز نہیں۔ ارے مُلاں مقصر خود اپنے ثواب کے لئے جو ماتم نہیں کرتا وہ دوسرے کے بدلے سر میں خاک کیسے ڈالے گا۔ ماتمی شکل خود نہیں بناتا جو سج کر آتا ہے وہ بھلا دوسرے کے لئے برا حال ماتمی کیسے اور کیوں کر بنائے گا اسے صرف پیسہ چاہئے۔ کسی کا باپ جائے جہنم میں مقصر ملاں تو اپنا باپ نہیں چھڑاتا اس کے اعمال نہیں کرتا۔ قارئین جو اس کے باپ کے اعمال رہ گئے ہیں۔ یہ تو دوسروں کے اعمال نماز، روزے حج وغیرہ کیسے کرے گا اس کو پیسوں کی ضرورت ہے نہ کہ کسی کے حج، روزے نماز وغیرہ پورے کرنے کی۔

مقصر مولوی سے ایک سوال ہے۔

آپ نے سنا ہے علیؑ نے فرمایا ہے انا القرآن ناطق.

دیکھو کتاب منصب امامت صفحہ ۱۰۵ شاہ اسماعیل شہید دیوبندی

حدیث رسول ہے۔ القرآن مع علی و علی" مع القرآن.

ترجمہ: فرمایا رسولؐ خدا نے قرآن علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ قرآن کے ساتھ ہیں۔

(ترمذی شریف) جامع صغیر سیوطی ج ۲ صفحہ ۶۵

جس وقت فوج معاویہ نے نیزوں پر قرآن اٹھائے علیؑ کی فوج نے لڑنے سے انکار کر دیا۔

اُس وقت میرے مولا علیؑ نے فرمایا: ھو قرآن صامتٌ وانا القرآن ناطقٌ.

ترجمہ: فوج معاویہ نے جو نیزوں پر اُٹھایا ہوا ہے اس وقت مولا علیؑ نے فرمایا لوگو! وہ چپ

قرآن ہے جولوگوں نے نیزے پر اُٹھایا ہے اور میں بولتا قرآن ہوں میں تمہیں لڑنے کا حکم دے رہا ہوں۔تم کیوں نہیں مانتے

دیکھومنصب امامت صفحہ ۱۰۵ شاہ اسماعیل شہید دیوبندی

کیوں وہابی شیعو! کیوں مقصر مولوی صاحبان: چپ قرآن پڑھا جارہا ہے، بولنے والے قرآن کا نام قرآن میں ہے یا نہیں وہ ہے ایمان۔اگر ایمان ہے علی علیہ السلام تو اس کے ذکر سے تمہاری نماز چلی جاتی ہے۔

یا ایها الّذین آمنو تقو اللّٰه وبتغو الیه الوسیلة. (قرآن)

ترجمہ: اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلے کی تلاش کرو۔یعنی اے علیؑ والو۔وسیلے سے مراد وہ شخص ہے جسے منزلت میں تقرب خدا حاصل ہو۔جیسا کہ ارشاد ہے۔

اُولائِک الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلیٰ رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةِ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ.

سورہ بنی اسرائیل

ترجمہ: وہ لوگ جو پکاریں اور اپنے پروردگار کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ کون ان میں سب سے زیادہ مقرب بارگاہ ہے۔

ہر امام سے اقرب الی اللہ رسول ہے۔اور با اعتبار منزلت کے اقرب الی اللہ اول رسول خداؐ ہے۔بعد ازاں امام جو اس کا نائب ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

دیکھومنصب امامت صفحہ ۱۰۸ میں شاہ اسماعیل دیوبندی شہید لکھتے ہیں:

احب الناس الیٰ اللّٰه یوم القیامت اقربهم مجلساً امام عادل.

ترجمہ: فرمایا حضورؐ نے اور لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا محبوب اور اس کا مقرب قیامت کے دن امام عادل ہوگا۔

من لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة الجاهلیه.

ترجمہ: جس نے امامِ وقت کو نہ پہچانا اور مر گیا وہ کفر کی موت مرا۔

دیکھو(۱) منصب امامت صفحہ ۱۰۸۔۱۲۳ (۲) مسند امام احمد بن حنبل ج ۵ صفحہ ۶۱

(۳) شرح عقائد نسفیہ صفحہ ۱۰۶ (۴) شرح فقہ اکبر مُلا علی قاری صفحہ ۱۷۵ (امام اعظم)

(۵) النبراس مترجم شرح عقائد نسفیہ شرح صفحہ ۵۱۲

ترجمہ: جس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدیٰ وَدِیْنَ الْحَقِ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّه. سورۃ توبہ (قرآن)

ترجمہ: ذات پاک وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے باقی ادیان، کئی دین (دین کی جمع) دوسرے دینوں سے ممتاز کردے۔

دین کی ابتداء وانتہاء:۔اور ظاہر ہے کہ ظہور دین کی ابتداء پیغمبرؐ کے زمانے میں ہوئی اور اس کی تکمیل حضرت مہدی علیہ السلام کے ہاتھ سے ہوگی۔

دیکھومنصب امامت صفحہ ۱۰۸ شاہ اسماعیل شہید دیوبندی

اتمام امر اللہ: قُلْ یَا اَیُّها النَّاسِ اِنِی رَسُوْلُ اللّٰه اِلَیْکُم جَمِیْعاً. سورہ اعراف

ترجمہ: کہہ دیجئے اے لوگوں میں اللہ کا رسولؐ ہوں تحقیق تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

ثبوت ریاست: اَلنَّبِی اَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ. سورہ احزاب

ترجمہ: ایمان والوں کے لئے نبی اپنے جانوں سے افضل ہے۔

آخرت میں ولایت: فَکَیْفَ اِذْ جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمة بِشَهِید وَجِئْنَا بِکَ عَلیٰ هٰؤُلاءِ شَهِیْدا. سورہ النساء

ترجمہ: پس کیا ہوگا جب ہر ایک امت سے ایک گواہ لایا جائے گا اور آپ کو ان پر گواہ بنایا جائے گا۔ منصب امامت صفحہ ۱۰۹ شاہ اسماعیل شہید دیوبندی

منصب امامت صفحہ ۱۱۰ شاہ اسماعیل شہید دیوبندی اسی طرح امام کو بھی دنیا و آخرت میں اس ریاست کے مانند مبعوث الیہم سے نسبت ثابت ہے۔چنانچہ ارشاد نبویؐ ہے۔

اَلَسْتُم تَعْلَمُوْنَ اِنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْ بَلٰی فَقَالَ اللّٰهم مَنْ کُنْتُ مَولاهُ فَعَلِی مَولاهُ.

(۱) الصوائق المحرقہ علامہ ابن الحجر الہیتمی المکی صفحہ ۱۴۹ (۲) مشکوٰۃ المصابیح شریف صفحہ ۵۶۵

ترجمہ: کیا تم کو معلوم نہیں کہ مؤمنین کے لئے میں ان کی جانوں سے بہتر ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں۔ پھر فرمایا اے اللہ میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

السیف الجلی علی المنکر ولایت علی صفحہ ۶۵ علامہ ڈاکٹر طاہر القادری

یَوْمَ نَدْعُوْ کُلَّ النَّاسِ بِاِمَامِهِمْ وَقِفُوْهُمْ اَنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ (سورہ الصّٰفّٰت)

ترجمہ: جس دن ہم لوگوں کو بلائیں گے مع = ساتھ ان کے اماموں کے اور انہیں ساتھ کھڑا کر کے ان سے سوال کیا جائے گا۔ نبیؐ نے فرمایا۔

حدیث: اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْن عَنْ وِلَایَتِ علی رضی اللّٰه تعالیٰ عنهُ.

ترجمہ: ان سے حضرت علیؓ کی ولایت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

دیکھو کتب اہلسنت ارجح المطالب صفحہ ۶۱۔ ینابیع المودۃ صفحہ ۲۹۶۔ الصوائق المحرقہ صفحہ ۱۴۹

دیکھو تفاسیر شیعہ تفسیر قمی شیعہ ج ۲ صفحہ ۲۲۲۔ تفسیر صافی شیعہ ج ۴ صفحہ ۲۶۶۔ تفسیر برہان ج ۱ صفحہ ۲۸۱

منصب امامت صفحہ ۱۱ شاہ اسماعیل شہید دیوبندی

منصب امامت صفحہ ۱۱ شاہ اسماعیل شہید دیوبندی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

حب علی'' حسنة لا تضر معها سَیِّئة وبغض علیؓ سیئة لا تنفع معها حسنة''. حضرات حسنہ نماز کو بھی کہتے ہیں گویا بغض علیؓ ہو تو نماز بے فائدہ ہے۔

ترجمہ: علیؓ کی دوستی نیکی ہے جس کے ساتھ گناہ نقصان نہیں کرتا اور علیؓ کی دشمنی ایک گناہ ہے جس کے سامنے کوئی نیکی فائدہ مند نہیں دیتی۔

اور فرمایا۔

الا اَنَّ مَثَلَ اَهَلَ بَیْتِیْ فِیْکُمْ کَمَثَلَ سَفِیْنَةُ نُوْح مَنْ رَکَبَهَا نَجیٰ وَمَنْ تَخَلَّفُ عَنْهَا هَلَکَ.

ترجمہ: خبردار میرے اہل بیت تمہارے لئے کشتی نوح کی مانند ہیں جو سوار ہوا بچ گیا جو رہ گیا وہ ہلاک ہوا۔ مولوی مقصر یہ بتادے خنزیر کشتی نوح پر سوار ہو کر نجات پا چکا ہے یا نہیں۔ ثابت ہوا کہ حضورؐ نے فرمایا اگر اس خنزیر جانور کی طرح تم گناہگار ہو اور اس کی طرح نجس ہو پھر بھی اگر آل محمدؐ کے دامن کو تھام لو گے تو پار ہو جاؤ گے۔

منصب امامت صفحہ ۱۲۳۔ پر عبادۃ شرعیہ شاہ اسماعیل شہید دیوبندی لکھتے ہیں کہ ان امور میں سے ایک عبادات شرعیہ ہیں جو اس کے حکم کے مطابق ہوں یعنی اگر عبادات دینیہ وطاعات شرعیہ اگر سنت کے مطابق ہوں تو مقبول ورنہ مردود ہیں۔ چنانچہ صحت نماز جمعہ وعیدین اور جہاد و حدود وتعزیرات تمام امر امام پر موقوف ہیں چنانچہ ارشاد نبویؐ ہے۔ (نماز جمعہ اور عیدین کا پڑھانے والوں کا امام سجادؑ کے فرمان کے مطابق حال دحشر سن چکے ہو۔ جن کو امام کا حکم ہے پڑھانے کا یعنی امام سے اجازہ ملا ہوا ہو تو وہ پڑھا سکتے ہیں باقی لعنت کے مستحق ہیں۔ امام سجادؑ کے فرمان کے تحت ہیں۔ کیوں شیعہ وہابیو مولوی مقصر صاحبان آپ کے پاس امام کا لکھا ہوا اجازہ ہے۔ (خمس دیتے وقت تو تم مولوی لوگ سیدوں کو کہتے ہو کسی مولوی سے لکھوا کر لاؤ کہ تم سید ہو یا نہیں۔ میں پوچھتا ہوں کیا تم مومن ہو؟ مومن کی وصف تم میں ہے؟ یؤمنون بالغیب۔ ان کے کہنے پر آپ کو یقین ہونا چاہئے تھا کہ واقعی وہ سید ہے آل نبی اور اولاد علیؓ ہے)۔ جب کہ تمہارے پاس خود مسلمان یا مومن ہونے کی سند نہیں ہے اور سیدوں سے سند مانگتے اور گواہ مانگتے ہو۔ قیامت میں رسولؐ خدا کو کیا منہ دکھاؤ گے۔

دیکھو منصب امامت صفحہ ۱۲۳ شاہ اسماعیل شہید دیوبندی

انما الامام صُنَّة یقاتل من ورآئه ولیتقیٰ.

ترجمہ: امام ڈھال ہے اس کے پیچھے لڑو اور اس کے ساتھ بچو۔

جمعہ اور عیدین کا حق امام کا ہوا۔

یہی حکم امام زین العابدینؑ نے صحیفہ کاملہ صفحہ ۳۷۶۔۳۷۷۔۳۸۱۔۳۸۲۔ان صفحات کو غور سے پڑھو۔قبلہ علامہ مفتی جعفر حسین صاحب نے اچھی وضاحت فرمائی ہے۔اس سے بڑھ کر اور یہ مسئلہ کیسے سمجھایا جائے گا۔

منصب امامت صفحہ ۱۲۵۔شاہ اسماعیل شہید دیوبند لکھتے ہیں۔

ایک ان میں سے یہ امر ہے کہ امام کا حکم نص حکمی ہے یعنی جس وقت مجتہدین کا اجتہاد اور قیاس آرائیوں کا قیاس نص قطعی کے مقابل ہوتا ہے تو بے شک یا یہ اعتبار سے ساقط ہو جاتا ہے یعنی مذکورہ امور میں مخالفت نص کی صورت میں ہرگز قابل عمل نہیں رہتا۔الخ

منصب امامت صفحہ ۱۲۶ شاہ اسماعیل شہید دیوبندی۔جو کوئی حکم امام کی مخالفت کرے اور مذکورہ امور کے خلاف عمل کرے تو بیشک عند اللہ عاصی اور گنہگار ہے۔(نماز جمعہ اور عیدین پڑھانے والے کہاں جائیں گے۔بتاؤ؟یا امام زمانہ یا کسی امام کا لکھا ہوا اجازہ دکھاؤ)۔

دیکھو منصب امامت صفحہ ۱۲۷ شاہ اسماعیل شہید دیوبندی۔پس کتاب اللہ وسنت نبیؐ کے مجموعہ کا نام دین شریف ہے اور جس طرح سنت کو کتاب اللہ سے دوسرا درجہ حاصل ہے اسی طرح حکم امام سنت رسول سے دوسرے درجہ پر ہے۔یعنی کتاب اللہ (۱) سنت یعنی قول رسولؐ (۲) اور قول امام (۳) اصل کتاب اللہ ہے اور اسے واضح کرنے والی سنت نبویؐ اور اس کا بین امام ہے۔

(۱) کتاب اللہ پر ایمان سب سے اول ہے اور (۲) ایمان بالرسول بعدہ اور (۳) خلیفۃ اللہ پر یقین تیسرے درجے پر ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

دیکھو اول منصب امامت صفحہ ۱۲۸ شاہ اسماعیل شہید دیوبندی۔ساتھ میں قرآن کی آیت:

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْ اَطِيْعُوْ اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْ الرَّسُوْل وَاُوْلِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ.

ترجمہ:اے ایمان والو(۱) اللہ اور اس کے (۲) رسول کی اطاعت کرو اور جو (۳) تم میں سے تمہارے حاکم اور خلیفہ ہیں ان کی بھی اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔ماننا پڑے گا کہ غیر معصوم

اللہ، رسولؐ کے خلاف فیصلہ دے سکتا ہے اس میں شک ہوگا مگر معصوم میں شک نہیں ہوگا کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے بعد امت کا پیشوا ہوگا۔جس کا ماننا لازم ہے۔

دیکھو السیف الجلی علی المنکر ولایت علی صفحہ ۱۲ میں علامہ طاہر القادری رقم طراز ہیں کہ مولا علیؑ کی ولایت بلافصل خود فرمان مصطفیؐ سے منعقد ہوئی۔۔۔جو امامت وولایت کا انکار کرتا ہے وہ اعلانِ مصطفیؐ کا انکار کرتا ہے۔ماننا پڑے گا توحید نبوت کے بعد ولایت امامت واجب ہے اور واجب کی گواہی کا منکر خارج از اسلام ہے۔

[مومنوں کو کون سے نگینہ پہننے چاہئیں۔]

معصومینؑ کا فرمان ہے پانچ نگینہ مومن کے ہاتھ میں ہونے چاہئیں افضل پتھر ہے۔

(۱) یمنی عقیق۔ یہ پہلا پتھر ہے جس نے (۱) توحید، (۲) نبوۃ، (۳) وولایت امیرؑ کا اقرار کیا ہے۔نماز پڑھتے وقت اس کو ہتھیلی کی طرف کر دیا کرو اور دعا مانگو خدا فرماتا ہے میری ذات وحدہٗ لاشریک کو شرم آتی ہے کہ بندہ یہ پتھر ہاتھ میں لے کر مجھ سے سوال کرے اور میں اسے خالی لوٹاؤں۔

(۲)۔فیروزہ۔ یہ ظفر مندی کے لئے ہے اور یہ پتھر آنکھوں کی روشنی بڑھاتا ہے۔

(۳) یاقوت۔ یہ پتھر بزرگی کے لئے ہے۔

(۴) درنجف۔ اس پتھر کو دیکھنا انبیاء کو دیکھنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

یہ وہ پتھر ہے۔یہ پہاڑ تھا نوحؑ کے بیٹے نے باپ یعنی نوحؑ کا انکار کیا تھا اور اس نے اس پہاڑ پر نجات کی باپ سے بات کی تھی کہ یہ پہاڑ مجھے بچائے گا۔اس پہاڑ نے التجا کی بارگاہِ خداوندی میں یا اللہ مجھے ٹکڑے ٹکڑے ہونا برداشت ہے لیکن منکر نبی معصوم کو یعنی دشمنِ نبی کو امان نہیں دے سکتا۔ریزہ ریزہ ہو گیا اس لئے اس پتھر کا دیکھنا انبیاء کے دیکھنے کا ثواب ہے۔

(۵) حدید سینی (چینی)۔ قوت مردی کے لئے ہے یہ مگر ہمیشہ نہیں پہننا چاہیئے۔

[مومن پانچ چیزیں اپنے ساتھ سفر میں رکھے]

(۱) کنگھی۔ (۲) آئینہ۔ (۳) تسبیح، خاکِ شفا جس کا دھاگہ کبود کا ہو یا عقیق کی تسبیح ہو
(۴) سجدہ گاہ یعنی خاکِ کربلا۔ (۵) مصلا۔

[شہپروں کی حقیقت]

[مونچھیں رکھنے والوں پر اعتراض بیجا ہے یہ اعتراض کرنے والا علم سے بے بہرا ہے
یعنی وہ ''علم نہیں رکھتا'']

جو مولوی صاحبان شہپروں کے کٹوانے پر زور دیتے ہیں وہ سیرت اہلبیتؑ کے خلاف کرتے ہیں۔ اور خواہ مخواہ موشگافیاں کرتے ہیں۔ وہ بے تحقیق ہیں اور صرف ضد میں باتیں کرتے ہیں۔

نوٹ: ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ جو لوگ شہپر رکھتے ہیں ان مومنین کا مذاق نہ اڑایا جائے باقی ہر ایک کی مرضی ہے اپنے چہرے کو سجانے کا حکم ہے۔

تاھم اہلسنت والجماعت برادران اگر اعتراض کریں تو پہلے کتب اہلسنت کی ورق گردانی کریں، کیونکہ ان کے مذہب میں لکھا ہے کہ آئمہ اربعہ کی مخالفت نہ کرو۔ وہ ہیں حنفی، حنبلی، مالکی، شافعی اہلسنت والجماعت کے لئے ان کا ماننا ضروری ہے یہ چاروں فقہہ کے امام ہیں۔

مذہب حنفی:۔ جن کا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت زوطی عجمی ساکن کوفہ ولادت ۸۰ھ وفات ۱۵۰ھ فقہ حنفی۔

مذہب مالکی:۔ جن کا امام مالک بن انس اصحی مدنی ولادت ۹۵ھ وفات ۱۹۹ھ فقہ مالکی۔

مذہب شافعی:۔ جن کا امام محمد بن ادریس شافعی ولادت ۱۵۰ھ وفات ۲۰۴ھ فقہ شافعی۔

مذہب حنبلی:۔ جن کا امام احمد بن حنبل ولادت ۱۶۰ھ وفات ۲۴۱ھ فقہ حنبلی۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی تقریباً ۵۰۰ھ میں پیدا ہوئے یہ پہلے شافعی فقہہ کے بزرگ پیروکار ہوئے ہیں ان کے شہپر ان کی شبیہہ عام بزاروں میں کشتی چھاپ کر ساتھ میں ان کی

تمام اولیاء کرام کے تصاویر کے ساتھ دیتے ہیں (ہر حنبلی فقہ کے بندے ان کا) فوٹو یا تصویر گھر میں باعث تبرک رکھتے ہیں ان کی تصویر سے شہپروں کی صاف وضاحت ملتی ہے۔ یہاں پر تقریباً ۱۶ بزرگوں کی تصاویر دی جارہی ہیں۔

اس کتاب میں دنیا کے بڑے شاعر جس نے روبرو امیر المومنینؑ کی زیارت کی ہے میر ببر علی انیس ہیں اور جن کے اشعار پر امیر المومنین علیؑ نے مہر لگائی ہے وہ مرزا دبیر ہیں ان دونوں حضرات کی تصاویر پیش کر رہا ہوں دیکھ لیں مولاؑ نے انہیں کیوں نہیں منع فرمایا۔

تصویر اور بت میں فرق ہے۔ تصویر وہ جس کا دوسرا رُخ نہ ہو بت وہ جس کا دوسرا رُخ روشنی ڈالنے پر بعینہٖ ہی نظر آئے وہ بت ہے اور ناجائز اور حرام ہے۔

[تصاویر جائز ہیں۔]

تصویروں پر اعتراض کرنے والے کہتے ہیں یہ تصویریں کہاں تھیں اور جائز نہیں ہیں ان کو کتاب اہلسنت والجماعت (۱) شواہد النبوۃ حضرت مولانا جامی علیہ رحمہ صفحہ ۳۴۔۳۵ پر دیکھنی چاہئے جس پر انبیاء کی تصاویر کا ذکر ہے۔ (۲) کتاب اہلسنت دلائل النبوۃ ابونعیم صفحہ ۵۹ تا ۶۲

تفاسیر اہلسنت والجماعت میں بھی درج ہے اور جیسے تفسیر ابن کثیر ج ۲ صفحہ ۲۵۲۔۲۵۳

کتب شیعہ تفاسیر میں (۱) تفسیر قمی ج ۲ صفحہ ۲۶۹۔۲۷۱ میں تصاویر انبیاء تھیں۔

(۲) تفسیر برہان جلد ۷ صفحہ ۶۶ تا ۶۹ میں انبیاء و آئمہ معصومینؑ کی تصاویر کا ذکر ہے۔

کہ جب معاویہ کا امیر المومنین علیؑ سے نزاع واقع ہوا تو شاہِ روم نے دونوں طرف خط لکھ کر نمائندہ کو بلوا کر فیصلہ کرنا چاہا امیر المومنین علیؑ کی طرف سے امام حسن مجتبیٰؑ اور معاویہ بن ابوسفیان کی طرف سے یزید بن معاویہ گئے۔ اس نے دونوں کو الگ الگ تصاویر دکھائیں یزید نہ پہچان سکا امام حسن مجتبیٰؑ نے بتایا یہ آدمؑ کی تصویر ہے، یہ نوحؑ کی تصویر ہے، یہ ابراہیمؑ کی تصویر ہے، یہ موسیٰؑ کی تصویر ہے، یہ عیسیٰؑ کی تصویر ہے۔ (تصاویر منسلک ہیں)

آدمؑ کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے خزانہ قدرت سے بھیجیں اور حضرت دانیالؑ نے تجدید کی،

شاہ روم کے پاس خزانے میں محفوظ رہیں۔ امام حسنؑ نے شاہ روم سے اپنے نانا محمد مصطفیٰ تصویر لی اور اس پر ان کو جزیہ معاف کر دیا۔ (تصویر خدا کی نہیں ہوتی لیس کمثلہ شیء۔ باقی آئمہ اہلبیتؑ اور حضورؐ کی تصاویر کتب فریقین سے ثابت ہیں ہدیۃً پیش ہیں۔ اگر کسی نے مولا علیؑ کو دیکھا ہی نہیں تو قبر میں کس بنیاد پر بقول امام بخاری صحیح بخاری کے پوچھا جائے گا کہ اس مرد کو کیا جانتا ہے چاہے رسولؐ خدا ہوں بقول اہلسنت اور چاہے مولا علیؑ ہوں بقول شیعہ و کتب فریقین جو کسی نے دیکھا ہی نہیں اس کے بارے میں سوال ہونا عقل کے خلاف ہے۔ باقی جلد دوئم میں عرض کروں گا۔

[حضرت عمرؓ اور امام مالکؒ کے شہپروں کا ثبوت]

کتاب اہلسنت والجماعت الفاروق سیرت حضرت عمرؓ بن خطاب علامہ شبلی نعمانی ج ۲ صفحہ ۲۷۷ حضرت عمر کا حلیہ لکھا ہے۔ رخسار کم گوشت، گھنگی داڑھی، بڑی بڑی مونچھیں، سامنے سے سر کے بال اڑ گئے تھے۔ حضرات! سیرت بعد مرنے کے لکھی جاتی ہے۔ (۲) کتاب اہلسنت والجماعت بستان المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ صفحہ ۱۳ امام مالکؒ کا حلیہ اور لباس اس طرح لکھتے ہیں کہ امام مالکؒ کی مونچھیں وافر تھیں (یہ تو فقہ کے امام ہیں) اور لکھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کی پیروی کرتے تھے۔

منقول ہے انہٗ رضی اللّٰہ عنہ یَفْتِلُ سُبْلَۃَ اِذَا اَھَمَّہٗ اَمْرًا.

ترجمہ: اہم کام پر حضرت عمرؓ اپنی مونچھوں کو پیچ دیا کرتے تھے۔

(۳) کتاب اہلسنت والجماعت اہلحدیث علامہ وحید الزمان لغات الحدیث صفحہ ۴۷ جلد اول

قَصُّ الشَّارِبُ حَتّٰی یَبْدُوَ الْاِطَارُ.

ترجمہ: مونچھ اتنی کترے کہ اوپر کے ہونٹ کا گھیراؤ (یعنی کنارہ) کھل جائے۔

(۴) لغات الحدیث ق صفحہ ۱۰۴۔۱۰۵ جلد سوئم علامہ وحید الزمان اہلحدیث لکھتے ہیں۔ ان دس سنتوں میں ایک مونچھ کترنا ہے۔ (اتنی کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے لیکن مونچھ بالکل مونڈ ڈالنا

یہ خوب نہیں ہے اور اَحْفُوا الشَّوَارِبَ کے معنے یہ ہیں کہ ہونٹ سے جو بال بڑھ گئے ہوں ان کو دور کر ڈالو لیکن اہل کوفہ اور اہل ظاہر نے یہ کہا ہے کہ مونچھوں کو جڑ سے کتر ڈالنا بہتر ہے اور دوسرے علماء نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مثلہ ہے اور انسانی صورت بگاڑنا ہے۔ اور بعض حنفیوں نے (امام ابوحنیفہ کے مقلدوں) مجاہدین اور غازیوں کے لئے مونچھوں کا بڑھانا جائز رکھا ہے تا کہ دشمنوں پر رعب پڑے۔ تاریخ سے امام زین العابدینؑ کے فرزند حضرت زید شہید جس سے زیدی سادات بڑھے ہیں زید شہید کی والدہ (حور بی بی) سندھن تھیں۔ حضرت زید شہید کے شہپر تھے جب ہشام ملعون نے آپ کو بلوایا تو آپ نے شہپروں پر ہاتھ پھیر کر فرمایا تھا ملعون کس لئے تو نے مجھے بلوایا ہے۔

[شہر ماتلی کی خصوصیت اور حقیقت]

المختصر صدری علم سے یہ بات حد تحقیق تک پہنچی ہے کہ شہنشاہ ایران جس کے تسلط میں سندھ و ہند تھا وہ سندھ آیا یہاں کے بادشاہ کے کمانڈر سے ملاقات ہوئی جو فتح باغ (نزد ماتلی آج بھی موجود ہے) کا رہنے والا تھا اس کی بیٹی ماہ طلعت سے اس نے نکاح کیا اس سے ان کی تین بیٹیاں پیدا ہوئی تھیں فتح ایران کے وقت حضرت جابر ابن عبداللہ انصاری نے جناب امیر علی علیہ السلام کی خدمت میں وہ بیبیاں جو شہنشاہ کی بیٹیاں تھیں قیدی بنا کر بھیج دیں سب سے بڑی بی بی قضبانو دوسری بی بی شہر بانو تیسری بی بی گیہان بانو جس کو عربی میں کیہان بانو کہتے ہیں۔ مولا علیؑ نے بی بی قضبانو کا نکاح حضرت امام حسن مجتبیٰؑ سے کر دیا اور بی بی شہر بانو کا نکاح امام حسینؑ سے کر دیا جس سے امام علیؑ زین العابدینؑ ہوئے اور ان کی والدہ بی بی شہر بانو نے امام سجادؑ کا نکاح اپنے میکوں سندھیوں سے کیا اس بی بی کا نام بی بی حور تھا جس سے حضرت زید شہید پیدا ہوئے اور بی بی کیہان بانو کا نکاح محمد بن ابوبکر سے کر دیا جس سے حضرت قاسم پیدا ہوئے اس کی لڑکی امام محمد باقرؑ کی زوجہ محترمہ بنی اور جعفر صادقؑ کی والدہ ہوئیں۔ بی بی ماہ طلعت کے نام پر سندھ میں شہر ماہ طلعت تھا جس کو بگاڑ کر آج کل ماتلی کہا جاتا ہے۔ حور بی بی سے حضرت زید شہید کے علاوہ حضرت علی اصغر بھی پیدا ہوئے

جن کا مزار مکلی میں شاہ تھٹھہ کے قریب جلوہ گاہ کے قریب اور قدم گاہ کے تھوڑے فاصلے پر شمال کی طرف چند قدموں پر ایک ٹکڑی بنی ہوئی ہے جو ان کا مزار مقدس ہے۔

ہم سندھی آج بھی یہ فخر کرتے ہیں کہ سادات زیدیوں کے ہم ننکے (ننہال) ہیں اس لئے سندھ میں سندھی شہپر رکھتے ہیں کیونکہ یہ سنت سادات ہے۔ حور بی بی کا ذکر شجرہ سادات باہرہ یعنی زیدی سادات کتاب کی صورت میں چھپا ہے۔ اس میں ہے۔ یہ کتاب میرے پاس موجود ہے۔

مونچھ کٹوانے والوں کو آج بھی کہتے ہیں۔ مونچھ کٹا مروان۔

اور کتب تاریخ میں لکھا ہے کہ حضرت امام حسینؑ کے زمانے کے بنی ہاشمیوں کی شہپر ہوا کرتی تھے۔

(۱) کتب شیعہ۔ صرف ایک راستہ (۱) عبدالکریم مشتاق صفحہ ۵۹۔

(۲) تفسیر انوار النجف علامہ حسین بخش جاڑا مجتہد العصر جلد ۱ صفحہ ۱۸۳۔

(۳) تشریح جعفریہ امامیہ کتب خانہ لاہور صفحہ ۲۱۔۳۴۔

(۴) جلاء العیون علامہ مجلسی علیہ رحمہ صفحہ ۴۰۹۔۴۱۰۔ سفید شہپر ہونے کا سبب

(۵) خصال حضرت شیخ صدوق علیہ رحمہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۰۔ الدمعۃ الساقبہ ج ۲ صفحہ ۵۴۶

میں ہندی طبیب کا امام جعفر صادقؑ سے مناظرہ نقل کیا ہے صفحہ ۱۱۹ امامؑ نے فرمایا: اے ہندی بتا خدا نے مونچھوں کے بال کیوں عطا کئے ہیں؟ ہندی طبیب نے لاجواب ہو کر عرض کی مولا آپ تشریح فرمائیں۔ اس کتاب کا نام ہی تشریح جعفریہ رکھا گیا ہے یہ مختصر کتاب ہے۔

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس لئے مونچھیں عطا کی ہیں تا کہ ناک سے خارج ہونے والا گندا مواد منہ تک نہ آئے۔

(مرد کی اور عورت کی شناخت داڑھی ہے مونچھیں صرف مردوں کو اس لئے اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہیں کہ مرد کثیر السفر بھی ہے اور اس کا حصہ بھی دگنا ہے اور عورت قلیل السفر بھی ہے اور اس کا حصہ بھی آدھا ہے)۔

[ثبوت۔ کتب شیعہ سے امام حسن مجتبیٰؑ کے شہپر]

فارسی جلاء العیون صفحہ ۴۰۹۔۴۱۰۔ مترجم اردو جلاء العیون جلد ۱ میں علامہ مجلسی علیہ رحمہ لکھتے ہیں ایک دن مروان نے محفل معاویہ میں امام حسن مجتبیٰؑ سے کہا آپ بنی ہاشمیوں کے سب سے پہلے شہپر سفید کیوں ہوتے ہیں آپؑ نے فرمایا اس لئے کہ ہمارے دہن (منہ میں) میں خوشبو ہے ہماری عورتیں (ازواج) کا بوئے شام ہم سے لینے کے باعث ان کے ھوائے نفس (کاربن ڈائی آکسائیڈ جو انسانی جسم سے منہ سے خارج ہوتی ہے) سے ہمارے بال شارب شہپروں کے بال سفید ہو جاتے ہیں اور تم بنی امیہ گندے دہن ہو (تمہارے منہ سے بدبو آتی ہے) جس کے سبب تمہاری عورتیں تمہارے منہ سے احتراز کر کے (منہ پھیر کر) تمہارے گالوں کی طرف کرتی ہیں ان کے ھوائے نفس سے تمہارے گال پہلے سفید ہوتے ہیں۔ مروان نے کہا آپ بنی ہاشمیوں میں ایک عادت بد ہے کہ شہوت جماع بہت رکھتے ہو۔ (مروان نے جب یہ تمام بنی ہاشم جن میں حضورؐ بھی آ گئے اتنا بڑا بڑا جملہ کہا اس کا جواب امام معصومؑ نے اس طرح دیا) امامؑ نے فرمایا اس کا بھی سبب ہے کہ خداوند عالم نے ہماری (بنی ہاشم کی ازواج سے) عورتوں سے شہوت صلب (کھینچ کر) کر کے ہم بنی ہاشم کے مردوں کو دی ہے اور تم بنی امیہ کے مردوں سے شہوت صلب کر کے تمہاری عورتوں کو دی ہے یہی وجہ ہے کہ تمہاری عورت (زن) بنی اُمیہ سوائے ہاشمی کے بھرتی ہی نہیں۔

[ثبوت امام حسینؑ کے شہپر]

کتاب شیعہ ریاض القدس آقا صدر الدین قزوینی ج ۲ صفحہ ۴۷۳ میں لکھا ہے ناگاہ میری نظر ایک طویل نیزہ پر پڑی جس پر امام حسینؑ کا سر بریدہ نصب تھا۔ واذا بـراس الحسین قداقبل به علی ریح وقد لاجت شواربه والنور یسطع منه .

یعنی کہ اس سر بریدہ سے جو نیزہ پر رکھا تھا آپ کے لب ہائے مبارک (مونچھوں، شہپروں) سے ایک نور یعنی ساطع ہو رہا تھا یعنی نور نکل رہا تھا۔

[ثبوت۔امام زمانہ حضرت حجتؑ کے شہپر]

کتاب (۱) الخرائج والجرائح کی توثیق خود مولوی محمد حسین ڈھکو نے احسن الفوائد فی شرح العقائد صفحہ ۲۵ پر لکھی ہے۔ یہ کتاب علامہ قطب راوندی کی ہے

(۱) الخرائج والجرائح جلد ۳ صفحہ ۱۱۵۰۔ علامہ قطب راوندی

(۲) اکمال الدین حضرت شیخ صدوق علیہ رحمہ صفحہ ۲۱۸ مترجم

میں شہپروں کا ثبوت ہے کہ امام زمانہ کو سرخ شہپر ہوں گے۔ مولا امیر المومنین علیؑ ابن ابیطالبؑ نے ممبر کوفہ پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میری اولاد سے آخر زمانہ میں ایک مرد ظاہر ہوگا اس کی رنگت سفید ہوگی مونچھیں سرخ ہوں گی شکم چوڑا ہوگا رانیں بڑی اور پہلو چوڑے ہوں گے۔ عربی عبارت یہ ہے۔

وقال امیر المومنین علی علیه السلام وهو علی المنبر یُخرج رَجُلٌ مِنْ وَلَدِیْ فی آخر زَمَانٍ أَبیضَ مُشَرَّبَ حَمَدَةِ. الخ ترجمہ اوپر گذر چکا

مذہب اہلبیتؑ میں داڑھی رکھنی ہے بلکہ آئمہ ہدیٰ سے واجب کا حکم ہے اتنی کہ چالیس قدم دور سے دکھائی دے۔ واجب کا لفظ ذہن میں رہے کہ واجب کا تارک مستحق سزا ہے۔ سنت رکھے گا تو ثواب ملے گا نہ رکھے گا تو ثواب نہیں ملے گا مگر واجب ضروری ہے اور داڑھی پر استرا پھیرنا حرام ہے۔

حضرات داڑھی رکھنا دین میں ہے مگر دین داڑھی میں نہیں ہے۔ دیکھو کتاب اہلسنت و الجماعت کیمیائے سعادت میں صفحہ ۱۴۰ امام غزالیؒ فرماتے ہیں داڑھی مشت بھر رکھنا سنت ہے۔

[ثبوت۔علیؑ کے مقرر کردہ عامل بصرہ کے شہپر]

کتب اہلسنت والجماعت کیمیائے سعادت صفحہ ۱۴۰ پر امام غزالی فرماتے ہیں داڑھی مشت بھر رکھنا سنت ہے۔ مزید ثبوت تاریخ اعثم کوفی خواجہ احمد بن اعثم کوفی عالم فاضل جلیل ۵۹۶ھ متوفی صفحہ ۳۶۰ میں لکھا ہے کہ حضرت عثمان بن عفیف جو علیؑ کی طرف سے عامل بصرہ تھے کو

بوقت شب ان کو اور ان کی قوم کو جاگیر احضرت علی کے درستداروں میں سے تھے باقیوں کو قتل کر دیا اور چاہا عثمان کو بھی مار ڈالیں مگر انہیں (قاتلوں) میں سے ایک شخص نے کہا عثمان انصار میں سے ہے اس کے عزیزوں اور رشتہ داروں کا جتھا بیشمار ہے اگر اسے مار ڈالو گے تو وہ خاموش نہ رہیں گے اس بات کو سن کر قتل سے باز آئے لیکن سر داڑھی، مونچھیں، بھویں اور پلکوں کے تمام بال اکھاڑ اور مونڈ کر ہی ذلت وخواری کے ساتھ چھوڑ دیا (یہ حضرت علی کی طرف سے عامل بصرہ تھا) اگر مونچھیں اور داڑھی نہ ہوتی تو کیا مونڈتے اس سے ثابت ہے زمانہ امیرؑ میں مونچھیں اور داڑھی شیعہ رکھتے تھے۔

[حکم تقیہ اور اس کی حقیقت]

باقی رہا کتب اربعہ میں امام جعفر صادقؑ کا فرمان:

اے میرے شیعو! مونچھیں کٹاؤ۔ داڑھی بڑھاؤ۔ سو وہ صاف ظاہر ہے کہ ہمارے پچھلے امام کے زمانے تک اس سے ثابت ہوا کہ (امام جعفر صادقؑ کے زمانے تک) شیعان آل محمد نہ تو شہپر کٹواتے تھے اور نہ ہی داڑھیاں بڑھاتے تھے، اب چونکہ جب بنی امیہ سے بنی عباسی آل محمد کے خون کے بدلے کے بہانے لڑ کر حکومت حاصل کر چکے اس دوران مولائے متقیان امام جعفر صادقؑ نے دین کی تبلیغ کر دی۔ آج بنی عباسی کھل کر آل محمد اور شیعان آل محمد کی دشمنی کرنے لگے اس لئے امام معصومؑ نے فرمایا میرے شیعو مونچھیں کٹاؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔ اس کی وجہ تقیہ ہے یعنی حالات زمانہ کے تحت ان کی ہی سی شکل بناؤ تا کہ تم مارے نہ جاؤ یہاں تک کہ آنے والی نسلوں تک دین پہنچاؤ۔ (حالانکہ خارجیوں کی نشانی صحیح بخاری ج ۲ عربی صفحہ ۶۲۴ میں لکھا ہے کث الحیة لمبی داڑھیاں مَحْلُوْق الرَّاس سر مونڈھے ہوئے مُشَمِّرُ الْاَزَارِ ٹخنوں تک پائنچے۔ یُحَقِّرون صلواتهٗ مع صلاتهم وصیامة مع صیامهم یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرهم یَمْرِقون من الدین کما یمرق السّهم من الرمیة

یخرجهم من الدین کما یخرج سهم من الرمیت.

صحیح بخاری پ ۷ اصفحہ ۲۶۶ ترجمہ: تم حقیر سمجھو گے اپنی نمازوں کو (نمازیں بڑی پڑھیں گے) انکے مقابلے میں، روزے بڑے رکھیں گے، قرآن بھی بہت پڑھیں گے لیکن یہ ان کے نرخروں سے نیچے نہیں اترے گا وہ خارج ہوں گے دین سے خالی اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ خیر البریہ ہوئے۔ سورہ لم یکن میں ہے یقولون یخرجون علی خیر البریہ یہ خیر البریہ ٹولا ہوگا وہ علیؑ کا ہوگا اس سے یہ نکل جائیں گے۔

دیکھو سورہ لم یکن الذین آیت خیر البریہ میں (وہی ٹولہ کامیاب) وھو علی بن ابیطالب یعنی مولا علی کا ٹولا جس سے یہ خارج ہوں گے)۔ دیکھو

(۱) کنز العمال علاؤالدین ملا علی متقی ہندی ج ۱۱ صفحہ ۱۲۸

(۲) تفسیر فتح القدیر علامہ شوکانی ج ۵ صفحہ ۴۷۷۔ (۳) تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۳۷۹

حقیقت میں ہے بھی یہی بات کہ داڑھی میں دین نہیں بلکہ دین میں داڑھی ہے۔

اسی طرح ملنگ لوگ داڑھی رکھیں یا نہ رکھیں وہ مونچھیں ضرور رکھتے ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔ مُقصر مولوی صاحبان جو اپنے آپ کو شیعہ کہلا رہے ہیں اس کے باوجود دشمنان آل محمد سے سیاست میں کرسی کی خاطر اکٹھے اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے ہیں اور ان سے رشتے قائم کرتے ہیں اس کو تو صحیح سمجھتے ہیں۔ مگر شہپر رکھنے والوں اور ولایت علیؑ کی گواہی دینے والوں سے نفرت کرتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا تمہارے پاس اس کا جواب ہے۔

سن 2000 سے 2002 تک ہرگلی میں عام لکھا تھا شیعہ کافر اور شیعہ مارے بھی جارہے تھے اس کے باوجود سن 2002 جناب مشرف صاحب نے الیکشن کروائے کتاب کے نشان سے متحدہ مجلس عمل میں شیعہ مولویوں کے قبلہ قائد آغا علامہ سید ساجد علی نقوی صاحب جس کو کافر کہا جا رہا تھا اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جارہی تھی (خدا جانے کن چیزوں پر اس نے ان ملاؤں سے

اتحاد کیا اُنہوں نے کیا چھوڑا، اِنہوں نے کیا چھوڑا ہے) وہ ہمارے شیعہ سیاسی پارٹی کے قائد اور شیعہ عالم ہیں یہاں تو اصول بھی الگ فروعات بھی الگ ہیں مقصر مُلا اب خاموش ہے اب ان سے نہیں پوچھتا کہ آپ نے کن شرائط پر اتحاد کیا۔ (مقصر مولوی صاحب قائد محترم سے بات نہیں کرسکتا جب کہ وہ تیرا چنا ہوا ہے اس سے تو نہ پوچھ سکتا ہے نہ بات کرسکتا ہے) اب حق گو کیوں نہیں بنتا ویسے تو تُو کہتا ہے کہ قائد بھی ہمارا ہے غیر تو نہیں پھر اس سے کیوں نہیں دریافت کرتا مگر صرف ایک غریب ملنگ آدمی نمازی جس کی صرف مونچھیں بڑی ہوں آپ صرف اس پر مکروہ کا فتویٰ دے سکتے ہو اس کے برعکس یہ مقصر شیعہ مولوی بے لغام بے علم بن کر جُہلا کی طرح سیرت امام حسنؑ و سیرت امام حسینؑ کو بھلا کر اس غریب ملنگ پر ٹوٹ پڑتا ہے اور کہتا ہے تیری مونچھیں سائیکل کا ہینڈل بنی ہوئی ہیں تیرا کھانا پینا حرام ہے اور فتویٰ دے دیتا ہے کہ تیری مونچھوں میں شیطان گھر بناتا ہے انڈے دیتا ہے جب کہ معصوم امام مولا علیؑ کا فرمان ہے کہ جس کے کان باہر ہیں وہ بچے دیتے ہیں جس کے کان اندر ہیں وہ انڈے دیتے ہیں۔ شیطان کے تو کان باہر ہیں پھر انڈے کیسے دیتا ہے۔ تو اس سے ظاہر ہوا یہ مقصر مولوی یہ شیعہ وہابی جس نے خود ساختہ حدیث بنائی ہے۔ پہلے ہی قرآن پاک نے بتایا ہے یکتب اَیۡدِیۡهِمۡ وَیَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ. لکھتے تو خود اپنے ہاتھوں سے ہیں پھر کہتے ہیں یہ اللہ نے کہا ہے اسی طرح۔ امام معصومؑ نے فرمایا ہے کہ ایسے مولوی پر ہزار بار لعنت ہو۔ جو ہمارے فرمان کو توڑ موڑ کر بیان کرے۔ اس مقصر مُلا کو مکروہ کا علم بھی نہیں ہے صرف تقلید تقلید کہتا پھرتا ہے حقیقت میں یہ تقلید بھی نہیں کرتا۔ اگر یہ تقلید میں ہوتا تو اس مجتہد عالم کی طرح خاموش رہتا اور دیکھتا رہتا کہ جو کوئی کچھ کر رہا ہے وہ بھی تو کسی مجتہد کی تقلید کرتا ہوگا وہ وہی کچھ کرے گا جو اس کا مجتہد کرے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کو تقلید سمجھ میں ہی نہیں آئی کیونکہ جس کے یہ مقلد بتلاتے ہیں اپنے آپ کو اس کو انہوں نے دیکھا ہی نہیں صرف لوگوں کی سنی سنائی پر ان کے پیچھے ہیں۔ معاف کرنا کسی مجتہد کو اس کے تمام کتب پڑھے بغیر اس کے خلاف بے لغام زبان نہ چلانا۔

[مکروہ کی حقیقت]

مکروہ کی یہ مثال ہے کہ نماز کا وضو کرنے کے بعد اس کا پانی تو لیے سے پونچھ لے تو یہ فعل مکروہ ہے یعنی اچھا نہیں ہے یہ نہ کرتا تو بہتر تھا اگر کر دیا تو وضو بھی باطل نہیں نماز بھی درست ہے۔

خود را فضیحت دیگر را نصیحت۔ قبلہ آغا قائد سے سوال نہیں کر سکتا کہ آپ کے چچا جناب مولوی گلاب شاہ کا فتویٰ ہے کہ نبی اور امام کا قاتل اگر توبہ کرے تو بخشا جا سکتا ہے۔ (ایسی فتویٰ منسلک کتاب ہے) حضور یہ دشمن آل محمد ہوا کہ نہیں۔ یہ مقصر ملا آغا قائد صاحب سے کیوں نہیں دریافت کرتا۔ یہ ریاء کرتا ہے یا نہیں؟ اور ریاء کرنے والا ملعون ہے یا نہیں؟ جہاں واجب بات ہے وہ دریافت نہیں کرتا اس کی کوئی توجیہ ہے اور اس غریب ملنگ جس کا قصور زیادہ سے زیادہ مکروہ فعل ہے اس سے بدتمیزی سے پیش آتا ہے مسجد میں نمازی کو بے عزت کرتا ہے۔ ورنہ وہابی مشیعہ مقصر ملا اپنے باپ سے بھی سوال کر سکتا ہے مگر یہاں خاموش ہے۔ آخر کیوں؟ جب کہ رسولؐ خدا کے چچا ابولہب کو معاف نہیں کرتا مگر قبلہ آغا صاحب ساجد علی نقوی کے چچا گلاب شاہ کے بارے میں شرم کے مارے پوچھ نہیں سکتا اس میں کوئی راز ہے۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
اور وہ قتل بھی کرتے ہیں تو کوئی چرچا نہیں ہوتا

افسوس صد افسوس۔

قبلہ محترم ہر بات محبت سے سمجھانی چاہیئے دین محبت سے بڑھا ہے نہ کہ سختی سے یا گالیوں اور بدتمیزی سے مقصر مولوی خود تو مونچھیں اس لئے منڈواتا ہے کہ اس کی بیوی کو اس کی مونچھوں سے نفرت ہے، ورنہ امام حسن مجتبیٰؑ کا فرمان عورتوں کے ہوائے نفس سے ہمارے بال مشارب سفید ہو جاتے ہیں امام جعفر صادقؑ کا ہندی طبیب سے مناظرہ مونچھیں ناک سے گندے مواد کو روکتی ہیں، مونچھیں ہوں گی تو روکیں گی چھاٹک بنا دیا جائے گا تو منہ میں گندگی داخل ہو گی یا نہیں؟

خود را فضیحت دیگر را نصیحت۔

استدلال پیش خدمت ہے

شاعر آل محمد سید میر ببر علی انیس جس کو امام اوّل امیر المومنین کی زیارت ہوئی تھی جب آپ کے اشعار پر مہر نہ لگی اور مرزا دبیر کے اشعار پر امیر المومنین نے مہر لگائی آپ کو مولا امیر المومنین علیؑ (میر ببر علی انیس کو) زیارت کروائی۔ اور فرمایا بیٹا مرزا دبیر تیرا دادا علی کا یعنی میرا مداح ہے اگر ہم اس کی دلجوئی نہ کریں گے تو اور کون کرے گا تم تو ہماری اولاد ہو نا دبیر (اُمتی ہے۔ غیر سادات ہے) یہ نہ سوچے کہ مولا نے اپنے اولاد کے اشعار پر مہر لگائی ان کی تصویر دیکھئے میر ببر علی انیس کے شہپر ہیں مولا علیؑ کو اس نے دیکھا ہے بنفس نفیس کیا مولا نے اس کو منع نہیں کیا کہ مونچھیں نہ رکھو۔

حضرات یہ شہپر کیا ہیں؟

شاہ پر یعنی شاہ کی پیروی کہتے ہیں۔ یا یہ کہیئے جو کربلا کے واقعات کا نقشہ بیان کرتا ہے وہ مولا علیؑ کی زیارت کرنے کے ساتھ آپ کی اولاد سید الشہداءؑ حضرت عباسؑ، اور امام سجادؑ کی شبیہیں یعنی تصاویر دیکھ چکا ہو اس نے کیوں نہ اپنے شہپر منڈوا دیئے یا کم کرا دیئے۔ اسی طرح مرزا دبیر نے بھی شہپر رکھے ہیں۔

[”ننگے سر نماز پڑھ سکتے ہو“]

اگر ننگے سر نماز پڑھنے والوں پر کوئی فتویٰ لگاتا ہے کہ نماز نہ ہو گی تو وہ اَجْہَلْ ہے کیونکہ حج کے موقع پر مردوں کو سر پر کپڑہ رکھنا ہی نہیں حج میں کعبۃ اللہ کے اندر نمازیں ننگے سر پڑھی جاتی ہیں تو کیا کعبہ میں ننگے سر جائز ہے اور اپنے وطن میں ناجائز ہے جس غریب کو سر ڈھانپنے کے لئے کپڑہ نہ ہو تو کیا وہ نماز نہ پڑھے؟ کیا کپڑے نہ ہونے کی وجہ سے اس کو نماز نہ پڑھنی چاہیئے؟

افسوس حاجی صاحب حج میں لاکھوں روپے خرچ کر کیجاتا ہے تو کیا سر ڈھانپنے کے لئے کپڑا نہیں خرید سکتا۔ اللہ نے حج پر بلا کر سبق دیا ہے کہ وطن جا کر لوگوں کو سمجھاؤ۔

علامہ محمد بشیر فاتح ٹیکسلا ہمیشہ سیاہ پگڑی باندھتے تھے۔ سندھ کے پہلے سندھی مجتہد قبلہ غلام مہدی لغاری صاحب آف واگھر بجی ضلع میر پور خاص عمامہ سفید تحت الحنک کے ساتھ باندھتے تھے۔

[عمامہ کس کو کہتے ہیں]

البتہ یہ کہنا کہ افضل ہے یعنی بہتر ہے کہ سر پر عمامہ باندھے اور اکثر جہلا عمامہ بھی نہیں سمجھتے عمامہ (اس کو کہتے ہیں جس کو ہم اپنی زبان میں پگڑی پنجابی میں اور سندھی میں پگ اردو میں دستار عربی میں عمامہ کہتے ہیں) جس کا ایک پلو یا شملہ گلے میں تحت الحنک جس طرح (مرنے والے کو پٹی ٹھوڑی کے نیچے باندھتے ہیں) ٹھیک اسی طرح ایک طرف سے دوسرے کندھے پر لگا دیا جائے امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں میں اس کا (مسافر کا) ضامن ہوں جو گھر سے تحت الحنک لگا کر چلے۔ اس عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنا افضل ہے۔ عبا اور عمامہ نمازی کا لباس ہے نہ کہ مولوی صاحب کا لباس ہے۔ سیاہ عمامہ ہو یا سفید ہر مومن باندھ سکتا ہے۔ یہ سادات دشمنی ہے کہ سیاہ عمامہ سید باندھتے ہیں لوگوں کا بنایا ہوا جملہ ہے۔ یہ سادات پر بہتان ہے۔

[پانچ اصولِ دین ہیں]

ہمارے پانچ اصول دین ہیں۔ قرآن مجید کے حکم سے یہ محض شیعوں کے لئے صرف حکم نہیں بلکہ تمام اسلام قبول کرنے والوں دینداروں کو حکم ہے اور وہ یہ ہیں۔ جو ہمارے پانچ اصول دین قرآنی آیت کے مطابق ہیں جو شخص پانچ اصول دین نہیں مانتا وہ دین دار مسلمان ہی نہیں۔ یعنی اسلام پر ہی نہیں۔ حدیث ہوتی تو کسی کو کہنے کا حق ہوتا کہ یہ شیعوں کے لئے ہے یا سنیوں کے لئے حدیث ہے۔ رئیس المقصرین محمد حسین ڈھکو نے اپنی کتاب قوانین شریعہ میں ایک جاہلانہ جملہ لکھا ہے کے اسلام کے اصول تین ہیں اور شیعوں کے پانچ۔ یہ صریحاً قرآن کے خلاف اس کا قول ہے اس لئے عرضِ خدمت ہے کہ یہ قرآن مجید میں پانچ اصول دین لکھے ہیں۔

(۱) ان اللّٰہ یامرکم ان تؤدوا الامات الا اھلیھا واذا حکتم بین الناس ان تحکمو بالعدل (۲) ان اللّٰہ نعما یعضکم بہ ان اللّٰہ (۱) سمیع بصیر. یا ایھا الذین آمنو اطیعو اللّٰہ (۱) واطیعو الرسول (۳) واولی

الامر (۴) منکم فان تنازعتم فی شی فردوہ الی اللّٰہ ورسولہ ان کنتم تؤمنون باللّٰہ (۵) ویوم الآخر ذالک خیرٌ واحسن تاویل پ۵ سورہ نساء آیت ۵۹

ترجمہ سے پہلے آپ کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ پانچ اصول دین ہیں اسلام کے نہ کہ اصول شیعہ ہیں وہ مولوی جاہل ہوگا جو یہ پانچ اصول شیعہ کے کہے گا بلکہ پانچ اصول دین اسلام کے ہیں۔ اور جو نہیں مانے گا وہ منکرِ دین ہوگا۔ اس آیت میں شیعہ کا لفظ ہی نہیں ہے۔

اور دین اسلام ہے۔ دین کے معنیٰ قانون، اسلام کے معنیٰ سلامتی لفظ سَلَمٌ سے نکلا ہے یعنی سلامتی والا قانون۔ اس لئے کفار سے حضورؐ نے فرمایا تھا: لَکُمْ دِیْنُکُم وَلِیَ الدِّیْن. تمہارا قانون تمہارے ساتھ ہمارا قانون ہمارے ساتھ۔ یہ حضورؐ نے کفار کو کہا تھا کیونکہ لَا اِکرَاہَ فِی الدِّیْن. قانون میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔

اب آیت کا ترجمہ سنئے تحقیق (۱) اللہ حکم کرتا ہے امانتیں امانتداروں کو واپس کرو اور جب حکم جاری کرو بیچ انسانوں کے تحقیق۔ حکم ساتھ عدل (۲) کے کرو۔ اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی (۳) اور صاحبان امر کی (۴) جو تم میں سے ہیں اگر جھگڑا ہو جائے (اولی الامر میں) ان میں تو (رسلٌ منکم (قرآن) رسولؐ بھی تم میں سے، امامکم منکم (قرآن) امامؑ بھی تم میں سے، اولی الامر منکم (قرآن) صاحبان امر بھی تم میں سے) اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ پر ایمان لاتے ہو اور آخری دن قیامت (۵) پر۔ یہ ہوئے پانچ اصولِ دین۔

[انصاف اور عدل میں فرق]

انصاف کہتے ہیں بالکل دو حصوں میں صحیح کسی چیز کو بانٹنا۔ اور عدل کہتے ہیں اَلْعَدْلُ

وُضِعَ بشیءٍ فی مَحلِہِ. عدل کہتے ہیں کسی چیز کو اپنے مقام پر رکھنا اس کی قیمت نہیں بلکہ اہمیت دیکھنا ہے۔

مثال جیسے جوتا پانچ سو روپے کا ہے اور ٹوپی پچاس روپے کی۔ عدل یہ ہے کہ جوتا پاؤں میں رہے گا چاہے کتنی ہی گراں قیمت کا ہے اور ٹوپی سر پر رہے گی چاہے کتنی تھوڑی رقم کی کیوں نہ ہو۔ عدل کا ضد ظلم ہے۔ وَالظُلم وُضِعَ شَیءٍ فِی غَیرِ مَحلِہِ. اصل مقام پر جس کے لائق ہو اصل جگہ پر کسی چیز کے نہ رکھنے کا نام ظلم ہے۔ اور ظلم ضد ہے عدل کا کسی چیز کو اپنے جگہ جس کے قابل ہو ہٹا کر دوسری جگہ غیر موزوں پر رکھے کو ظلم کہتے ہیں۔

ہم نے آیت میں اصول دین کو نمبر وار نشان کر دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(۱) توحید (۲) عدل (۳) نبوت خاتم النبین (۴) امامت و ولایت و خلافت اولی الامر منکم (۵) قیامت۔

کلمہ توحید (۱) لا الہ الا اللّٰہ کلمہ رسالت (۲) محمد رسول اللّٰہ

کلمہ ولایت ثبوت ختم نبوت وصایت وخلافت (۳) علی ولی اللّٰہ وصی رسول اللّٰہ و خلیفتہ بلا فصل.

یہ تیسرا کلمہ جس کو جو اولی الامر سمجھ میں آتا ہے اس کو پڑھے اولی الامر سمجھ کر پڑھے ہماری طرف سے جبر بھی نہیں ہم علیؑ کو اولی الامر اور ولی مانتے ہیں اس لئے پڑھتے ہیں۔ (آپ فرنٹیئر کی اذان جا کر سنیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ فرنٹیئر میں شہادت ثالثہ اشہدان امیر المومنین ابوبکر صدیقؓ کی اذان دے کر فرنٹیئر کے لوگ ان کو اولی الامر ماننے کی گواہی دیتے ہیں)۔ مگر افسوس خم غدیر کے واضح ثبوت کے باوجود کتب اہلسنت والجماعت السلافۃ البلاغۃ فی امر الخلافۃ علامہ عبداللہ مراغی مصری کے تحریر کے باوجود دو، روایتیں زمانے رسولؐ میں حضرت ابوذرؓ اور حضرت سلمانؓ کی شکایت کی گئی کہ ولایت علیؑ کی گواہی اذان میں دیتے ہیں آپ نے فرمایا تھا ٹھیک دیتے ہیں۔ اما تسمع فی

یوم غدیر خم. کیا تم نے نہیں سنا غدیر خم میں۔ میں نے جو کہا ہے۔ من کنت مولاہُ فھذا علیؑ مولا۔ یہی تو ولایت علیؑ کی گواہی ہے جو تم پر واجب ہے۔ جو ملا مقصر شیعہ وہابی قبول نہیں کرتا اور اس کو حرام قرار دیتا ہے اور مجتہدین مراجع اعلیٰ کی مخالفت کرتا ہے خدا اسے ہدایت دے۔

پہلا کلمہ یا پہلی گواہی۔

اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ. یہی عدل کا تقاضا ہے کہ ہماری ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء معصوم بھیجے اور ان کے بعد ولی معصوم یا امام معصوم یا خلیفہ معصوم بھیجے تا کہ ہم گمراہی سے بچ جائیں یہ قیامت تک کا اس سلسلہ سے خدا نے بندوبست کر دیا ہے۔ یہی تو اللہ کا عدل ہے۔

دوسرا کلمہ یا دوسری گواہی

اشھد ان محمدً عبدہ ورسولہٗ ارسلہ بالحق بشیرً ونذیرا بین یدی الساعۃ. بعد رسول ہیں قیامت تک یہ آئمہ ہدیٰ علیؑ سے لے کر مہدیؑ تک ۱۲ امام معصوم ہیں اس طرح گواہی دینے سے ہم پر سے یہ دو الزام بھی رفع ہو جاتے ہیں جو لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شیعہ علیؑ کو خدا یعنی اللہ مانتے ہیں۔ کہتے ہیں شیعہ علیؑ کو رسول مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جبرئیل آیا علیؑ کے پاس تھا بھول کر محمد مصطفیٰؐ کے پاس گیا۔ اس لئے ہم توحید کی گواہی دے کر اللہ کو وحدہٗ لاشریک مانتے ہیں اس کے بعد رسولؐ خدا کو قیامت تک یعنی بین یدی الساعۃ تک نبی کہہ کر خاتم النبین مانتے ہیں۔ تیسرا علیؑ کو ہم اشھد ان امیر المومنین علیاً ولی اللّٰہ یا حجۃ اللّٰہ کہہ کر واولادہٖ المعصومین حجج اللّٰہ کہہ کر دنیا کے سامنے ختم نبوت کا ثبوت بھی دیتے ہیں۔ اور تین اطاعتیں جو فرمانِ رسولؐ خدا سے اس آیت کے تحت ہیں نافرمانِ رسولؐ بھی نہیں بنتے۔ ۱۲ امام بھی ثابت کرتے ہیں۔ کلمہ میں، اذان میں، اقامت میں، قیام میں، دعائے قنوت میں، تشہد میں پڑھتے ہیں، وقت ولادت پیدا ہوتے ہی بچے کے کان میں پڑھتے ہیں، اور مرنے والے کی

يريدون ليطفئوا نور الله بأفواههم ويأبى الله إلا أن يتم نوره

مومن اللہ سے ڈرو اور بات سیدھی کیا کرو۔

اصلاحِ شیعہ

اہلِ تشیع کے اپنے مذہب سے تصادم کی تاریخ

شیعہ کے اپنے عقائد و اعمال سے انحراف کے تاریخی پس منظر علمی و تنقیدی جائزے اور قابلِ عمل اصلاحی تجاویز پر مشتمل یہ کتاب ایک بلند پایہ شیعہ محقق عالم کی تصنیف ہے جس کا مطالعہ شیعہ و سنی عوام و خواص سب کے لئے یکساں مفید ہے۔

عربی

ڈاکٹر موسیٰ الموسوی

اردو

ابو مسعود الامام

یہ کتاب مفت تقسیم کے لئے ہے۔

موسوی کا اب تک نظرِ اول کتب چھپ چکی ہیں۔

آپ بیت بلند پایہ شیعہ محقق ہیں، ایران اور عراق سے نوے سے زیادہ کتابیں لکھ چکے ہیں جو بہت مقبول ہوئی ہیں، آیت اللہ خمینی کے ساتھ قریب سے کام کیا ہے لیکن ان کے بعد ہونے والے انقلاب کے بعد انہوں نے اپنا وطن چھوڑ دیا۔ ان کی تحریریں اور تقریریں بہت مدلل اور ان کے علم و فضل کی آئینہ دار ہیں۔ ان کی کتاب "شیعہ سنی اتحاد کیوں ناممکن ہے" کے کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ موجودہ کتاب "اصلاحِ شیعہ" ان کی تازہ ترین کتاب ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے اپنی ذاتی زندگی کے کچھ حالات بھی بیان کئے ہیں۔ ان کے مختصر تعارف کے لئے ان کی کتاب کا یہ اقتباس کافی ہے۔

"میں نے اپنی زندگی کے پہلے تیس سال شیعہ مذہب کی تعلیم حاصل کرنے میں گزارے۔ اس کے بعد میں نے اپنی زندگی کے بیس سال شیعہ مذہب کی تحقیق میں گزارے۔ اس تحقیق کے نتیجے میں میں نے شیعہ مذہب کو چھوڑ دیا۔ اب میں نے اپنی زندگی کے پانچ سال شیعہ مذہب کی اصلاح کی کوشش میں گزارے ہیں۔ اس کوشش کے نتیجے میں میں نے یہ کتاب لکھی ہے۔"

مؤلف نے اپنی دیگر تصانیف میں شیعی عقائد کو بھی موضوعِ بحث بنایا ہے۔ ڈاکٹر موسوی کی تمام کتب قابلِ مطالعہ ہیں اور اپنے اپنے موضوع پر بہت کارآمد ہیں۔ تاہم یہ کتاب ان کی دیگر کتب کی طرح ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے شیعہ مذہب کے بنیادی عقائد کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر شیعہ کو اپنے عقائد پر نظرِ ثانی کرنے پر مجبور کر دے گا۔ ان شاء اللہ۔

مدثر خیال، صاحب علم و نظر شیعہ محقق سے تقریباً ۱۵ سال قبل ان کی تصنیف "اصلاحِ شیعہ" کا مطالعہ کیا تھا۔ اس کتاب کے مطالعہ سے ان کی زندگی میں ایک انقلاب برپا ہوا۔ وہ شیعہ مذہب سے تائب ہو کر سنی مسلمان بن گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو شیعہ مذہب کی تردید کا خصوصی ذوق عطا فرمایا ہے۔ انہوں نے شیعہ مذہب کے بارے میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ ان کی کتاب "اصلاحِ شیعہ" کا مطالعہ ہر شیعہ کو ضرور کرنا چاہیے۔

مدثر خیال

۶ ذوالحجہ ۱۴۲۷ھ

مقدمہ

سخنہائے گفتنی

بسم اللہ، والحمد للہ، والصلاۃ علی رسول اللہ، أما بعد:

میری پیدائش ایک ایسے گھرانے میں ہوئی جو شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کا مرکز تھا۔ میرے والد اور دادا شیعہ مذہب کے بڑے علماء میں سے تھے۔ میں نے اپنے والد سے ہی تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ میرے والد نے مجھے اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی کتابیں پڑھائیں۔ میں نے اپنی تعلیم و تربیت کے دوران ان کے ساتھ بہت وقت گزارا۔ میرے والد کا نام علامہ ابوالحسن الموسوی تھا۔ وہ اپنے علاقے میں بہت مشہور تھے۔ لوگ ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ میرے والد کے بارے میں کہا جاتا ہے:

"انسی من فقدہ واکتئب من بعدہ" (۱)

"اپنے سے پہلے لوگوں کو فراموش کرا دینے والا اور بعد والوں کو غمگین کر دینے والا۔"

شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کے مشہور علماء کے بارے میں یہ بات عام ہے کہ وہ اپنے پیچھے بہت سی کتابیں چھوڑ کر جاتے ہیں۔ میرے والد بھی ان علماء میں سے تھے۔ انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ ان کی کتابیں شیعہ مذہب کے مختلف موضوعات پر ہیں۔ ان کی کتابیں شیعہ مذہب کے بنیادی عقائد، فقہ، تاریخ اور دیگر موضوعات پر ہیں۔ ان کی کتابیں شیعہ مذہب کے علماء کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ ان کی کتابیں شیعہ مذہب کے طلباء کے لئے بھی بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ ان کی کتابیں شیعہ مذہب کے بارے میں بہت سی معلومات فراہم کرتی ہیں۔ ان کی کتابیں شیعہ مذہب کے بارے میں بہت سی غلط فہمیوں کو دور کرتی ہیں۔ ان کی کتابیں شیعہ مذہب کے بارے میں بہت سی حقیقتوں کو واضح کرتی ہیں۔

---

(۱) نقباء البشر فی القرن الرابع عشر، ج ۴، ص ۱۴۰۰، رقم ۱۴۰۰۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۹ دسمبر ۱۹۹۵ء کو جامعہ علیہ سلطان المدارس سرگودھا میں

حضرت آیت اللہ العظمیٰ، محقق الحقائق، مدقق الدقائق،
محی السنۃ، ممیت البدعۃ، صدر المحققین، سلطان المتکلمین،
سرکار علامہ الشیخ محمد حسین صاحب النجفی مجتہد العصر کا

اہم اعلان

☆ میرے معتقدین، مقلدین، ہمنوا اور قدر دان!

۱- اذان و اقامت میں **اشھد ان علیا ولی اللہ** مت پڑھیں کیونکہ یہ جملہ اگرچہ معنوی لحاظ سے درست ہے لیکن اذان و اقامت کا نہ جز رہا ہے اور نہ ہے۔ یہ خاندان رسالت کی محبت و پیروی کے دعویداروں کی اختراع کا شاہکار ہے۔ یہ حقیقت اگرچہ تلخ ضرور ہے مگر ہے بہرحال حقیقت کہ یہ فقرہ زمانہ مابعد کی ایجاد ہے..... لہٰذا بدعت اور حرام ہے۔

۲- نماز کے بعد سلام پھیرتے ہی باآواز بلند پانچ یا دس مرتبہ درود ہرگز نہ پڑھیں کیونکہ یہ بھی التزام مالایلزام ہے اور یہ مقام وعددی تعیین ممنوع اور بدعت ہے۔

۳- نماز جنازہ کے سلام پھیرنے کے بعد یا نماز کے اختتام پر باہم مصافحہ نہ کریں کیونکہ سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام کی سیرت و کردار میں اس کا عملی ثبوت نہیں ملتا۔ لہٰذا یہ اس مقام پر بدعت قرار پائے گا۔

۴- ایام عزا اور معصومین علیہم السلام کی شہادت کے روز بجز شہادت باہم مصافحہ کریں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۵- نماز و مجلس عزا کے بعد صرف مخصوص تین یا چار زیارات کھڑے ہو کر نہ پڑھیں کیونکہ یہ صرف ایک رسم ہے اور سیرت آئمہ طاہرین و اسوۂ فقہاء کاملین میں اس کا کوئی عملی ثبوت نہیں ملتا۔ لہٰذا یہ التزام صحیح نہیں ہے بلکہ بدعت ہے۔

۶- صحیفۂ اعمال وغیرہ میں درج نقوش کو ہرگز نہ دیکھیں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

☆ ۷- مسجد میں نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت اور نعرہ حیدری ہرگز بلند نہ کریں، اس سے حرمت مسجد مجروح ہوتی ہے۔

۸- علم مبارک، تعزیہ مبارک اور ذوالجناح کی تعظیم کے لئے ہرگز ہرگز نہ جھکیں اور ان کے ساتھ اپنی عرضیاں نہ باندھیں، یہ عمل شرک ہے۔

۹- مختلف امام بارگاہوں میں جو ضرائح مقدسہ کی شبیہیں چاندی، سیمنٹ، لکڑی یا پتھر کی بنا کر نصب کی گئی ہیں وہ سب جعلی مزارات ہیں۔ ان کو جاہ و برباد کردو، ان کا قلع قمع کردو۔ ان کا باقی رکھنا اور ان کی زیارت و تعظیم شرک و کفر ہے۔

۱۰- شبیہ ذوالجناح کو ہرگز ہرگز نہ سجایا جائے، کسی قسم کے زیور وغیرہ کی قطعاً نمائش نہ کی جائے، ذوالجناح کی وضع قطع اور ہیئت کذائی مظلومانہ ہونا چاہیے۔

۱۱- شبیہ ذوالجناح پر سواری کرنے کو ناجائز نہ ٹھہرایا جائے اور قبل از اسلام "کوتل" گھوڑوں کی رسم بد کو نہ ختم کیا جائے۔

۱۲- زنجیر زنی، پاتو زنی، شمشیر زنی قطعاً حرام ہے، عزاداری کے جلوسوں میں اس سے اجتناب کیا جائے۔

۱۳- اپنے میت کو ہرگز نجف یا کربلا دفن کرنے کے لئے نہ لے جائیں۔ میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر دفن کرنے کے لئے منتقل کرنے کی شریعت اسلامیہ میں اجازت نہیں ہے۔

۱۴- میت کو نجف و کربلا میں ضرائح مقدسہ کا طواف ہرگز نہ کرائیں۔ یہ طواف حرام ہے۔

۱۵- اگر زیارات مقامات مقدسہ پر جائیں تو نجف، کربلا، کاظمین، سامرہ، مشہد مقدس اور قم کی ضرائح مقدسہ کا طواف ہرگز ہرگز نہ کریں۔ نہ ضرائح کا بوسہ لیں اور نہ وہاں پر طلب حاجت کریں..... یہ تمام عمل میرے نزدیک حرام ہیں۔

۱۶- اپنے میت کی قل خوانی، تیجہ، دسواں، چالیسواں، چھ ماہی اور برسی کے موقع پر کھانا، کپڑے اور پھل وغیرہ رکھ کر ختم نہ پڑھوائیں یہ ہندوانہ رسم ہے۔

۱۷- پیش نماز اور مؤذن اور مدارس دینیہ کی تعلیم دینے کے عمل کی اجرت ہرگز نہ لیں یہ میرے نزدیک حرام ہے۔

۱۸- رجب کے کونڈے ہرگز نہ پائیں یہ من گھڑت قصہ ہے۔

۱۹- بی بی پاک کی نیاز قطعاً نہ کریں۔ یہ بھی من گھڑت کہانی ہے۔

۲۰- "سلام" کے ساتھ "یاعلیؑ مدد" ہرگز نہ کہیں، اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور اگر "سلام" کو چھوڑ کر صرف "یاعلیؑ مدد" کہیں گے تو یہ عمل غیر شرعی ہوگا۔

۲۱- اجرت پر قرآن مجید ہرگز نہ پڑھیں حرام ہے۔

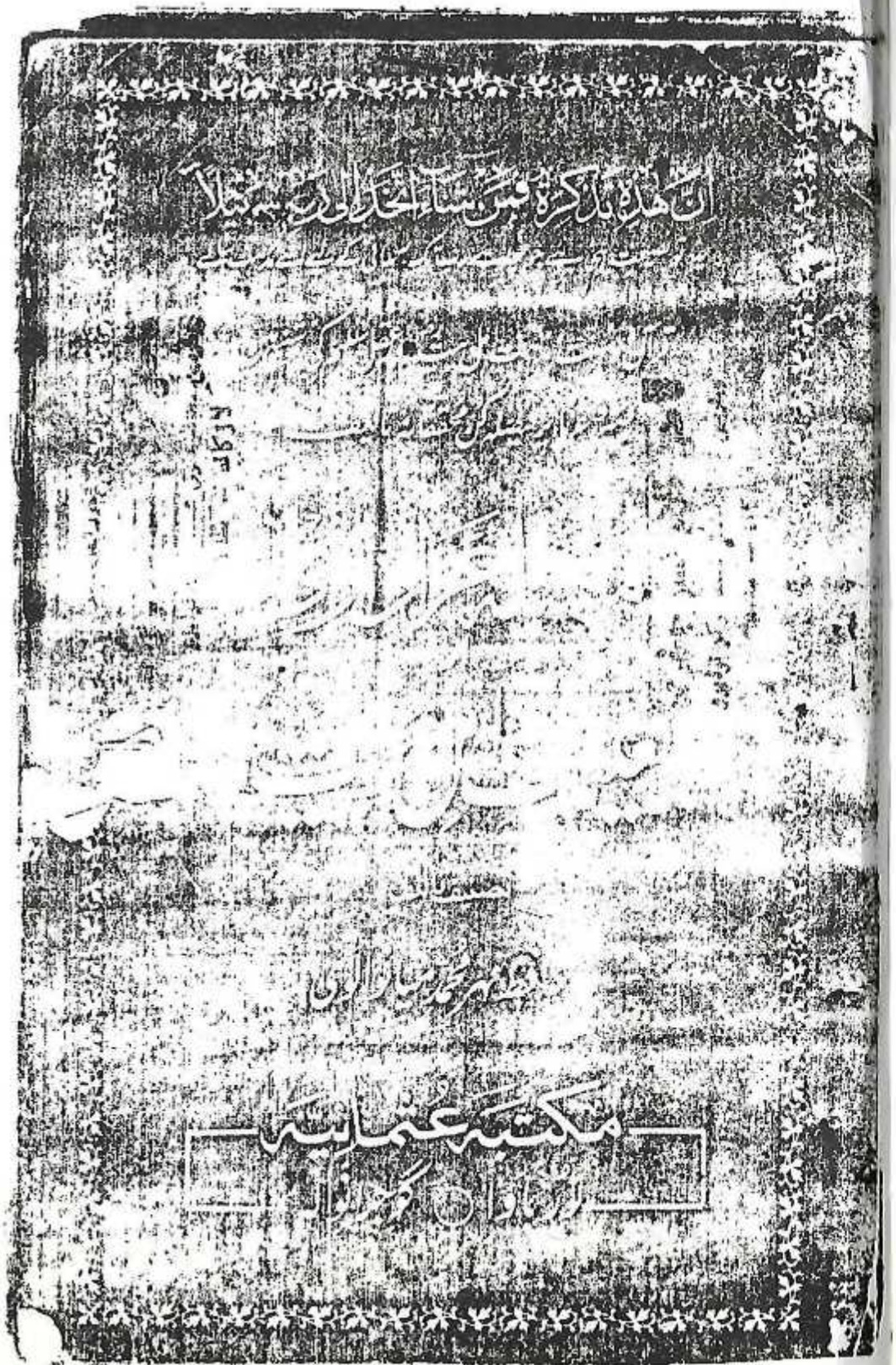
۲۲- جناب سیدہؑ یا سرکار وفا ابوالفضل عباسؑ یا سرکار سید الشہداء علیہ السلام یا کسی اور امام عالی مقام کے نام کی منت ہرگز نہ مانیں..... اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بھی ہستی کے نام کی منت، ماننا ہرگز جائز نہیں ہے۔

☆ میں نے متوکلا علی اللہ اور متوسلا بالنبی و آلہ اپنے تمام مخالفوں اور معاندوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بانگ دہل یہ اعلان کر دیا ہے اب تم اپنے سب حربے ترکیب بھیجے کر لو اور مجھے مہلت نہ دو تم تم میرا بگاڑ نہیں سکتے۔

(نوٹ) تفصیل کے لئے آیت اللہ العظمیٰ الشیخ محمد حسین النجفی کی نسوۂ آفاق کتاب "اصلاح الرسوم" ملاحظہ فرمائیں۔

ناشر: تحریک تحفظ تعلیمات آل محمدؐ (رجسٹرڈ) سرگودھا

یہ ہے وہابیت روضہ پاک کو شیشہ لگوا دیا گیا سرد ارعجوبوں کا مجاہانہ بنایا گیا۔ یہ مقصد ہے تحریف تو اور کیا ہے یہ ہے خالصیت تحدیث وہابیت



نماز جنازہ میں اور قبر میں تلقین میں بھی یہی شہادت دیتے ہیں اور بفرمان معصوم مومنین قبر سے نکلتے وقت بھی تین کلمے پڑھیں گے۔ باقی حوالہ جات اثبات میں آگے عرض کروں گا۔

[صحابہ کرام وقت بیعت کیا کلمہ پڑھتے تھے]

دیکھو کتاب اہلسنت والجماعت ینابیع المودۃ صفحہ ۲۴۸ علامہ سلیمان قندوزی سنی الحنفی لکھتے ہیں عن عتبہ ابن عامر الجهنی قال بایعنا رسول اللّٰہ ﷺ علی قول ان لا اله الا اللّٰه وحدهٗ لا شریک له وان محمد نبیهٗ وعلیا وصیهٗ فای من ثلاثه ترکناه کفرنا وقال لنا النبی ﷺ احبو هذا یعنی علیاً فان اللّٰه یحب الخ. واستحیو منه فان اللّٰه یستحی منه.

ترجمہ: حضرت عتبہ ابن عامر جہنی روایت کرتا ہے کہ ہم نے بیعت کی حضورؐ کی اس قول پر کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں جو واحد اور لاشریک ہے اور تحقیق محمد ﷺ اس کا نبی ہے اور علیؑ اس کا وصی ہے یہ تیسرا فقرہ جس نے ترک کیا (چھوڑ دیا یا ہم سے انکار کیا تو کفر کیا اور ہم کو حضورؐ نے کہا محبت کرو اس سے یعنی علیؑ سے اس سے اللہ محبت کرتا ہے تو وہ تم کو زندہ رکھے اس سے اور تم اس کے خلاف نہ ہو۔

بحوالہ کتب شیعہ (۱) طوالع الانوار صفحہ ۴۸۴ (۲) مشارق الانوار الیقین صفحہ ۵۴ علامہ رجب البرسی ۸۰۰ھ

(۳) کتاب امالی شیخ صدوق علیہ الرحمہ صفحہ ۳۱۲، ۳۱۳ المجلس الستون حدیث ۱۱۔ ابوحمراء خادم رسول اللہ یا أبا حمره انطلق فادع لی ماته من العرب وخمسین رجلاً من العجم وثلاثین رجلا من القبط وعشرین رجلاً من الحبشة فاتیت بهم فقام رسول اللّٰه فصف العرب ثم صف العجم خلف العرب وصف القبط خلف العجم وصف الحبشة خلف القبط ثم قام فحمد اللّٰه

مسئلہ عزاداری اور تعلیمات آل محمد — مولانا محمد مہر ملتانی
مکتبہ عثمانیہ — ۱۱۰

ماتم حسین فقط عوام شیعہ کا شور و غل ہے نہ مذہب شیعہ (ایضاً)

ماتم حسین پر جو کچھ شیعہ خرچ کرتے ہیں یہ سب اسراف ہے۔ سر و سینہ ماتم حسین میں پیٹنا بے فائدہ ہے۔

اسی کتاب کے ص۵۱ پر ہے۔ مرثیہ خوانی پہ اجرت لینی درست نہیں۔

آگے ص۷۰ پر فرماتے ہیں۔ شادی قاسم بے اصل واقعہ ہے۔

اور اصلاح الرسوم بکلام المعصوم ص۲۵ پر ہے۔ تعزیوں کے سامنے شیرینی رکھنا حرام ہے۔ طوق اور زنجیر پہننا حرام ہے۔ علم اور تعزیہ کے سامنے زیارت پڑھنا حرام ہے۔ (ایضاً ص۲۹۶)

شیعان پنجاب کے معروف عالم مولانا محمد حسین ڈھکو نے شیعہ کی اکثریت کے شرک و بدعت سے نالاں ہو کر احسن الفوائد اور "عقائد الشیعہ" جیسی ضخیم کتابیں لکھی ہیں اور اکثر مدعیان تشیع کو مفوضہ جن پہ آئمہ نے صریح لعنت فرمائی ہے۔ اور غالی العقیدہ بتایا ہے۔ جن کا سرخیل شیخ احمد احسائی تھا اور اس نے غلو سے شرک و بدعت کو اہل تشیع میں رواج دیا اور بہت سے علماء اعلام نے اس کی تکفیر کی ہے چنانچہ اس صاف گوئی سے ملک کے تمام شیعہ بھڑک اٹھے اور اسے وہابی اور گستاخ آئمہ بنا ڈالا۔ موصوف نے "اصلاح المجالس والمحافل" کے نام سے ایک رسالہ لکھا جو مجالس عزا سے بدعات و منکرات کے ازالہ میں ہمارے ضمیر کی آواز ہے کہ ہم بھی سیدنا حضرت حسینؓ کے ذکر خیر سے رکنا نہیں چاہتے۔ بلکہ اسے شرعی حدود و آداب کے ساتھ مزین کرتے ہیں تاکہ وہ "حب علیؓ و حسینؓ نہیں بغض معاویہؓ و یزید" کا مصداق نہ ہو۔ لہٰذا رسالہ مذکورہ کے چند حوالہ جات قارئین کرام کی نذر کرتے ہیں۔

۱۔ "عشرت کنیم و تعزیہ داش مے نہیم نام — حاشا کہ رسم و راہ محبت چنیں بود۔

لیکن رونے کا مقام تو یہ ہے کہ جہاں منبر رسولؐ اور حسینی اسٹیج پر جانے والے بعض نالائقوں کی یہ حالت ہو کہ وہ عین ایام محرم الحرام میں بجائے واعظ یا ذاکر حسین معلوم ہونے کے اپنی وضع و قطع شکل صورت اور ڈیل ڈول سے کسی تھیٹر کے ایکٹر معلوم ہوتے ہوں وہاں اگر سامعین کی یہ حالت نہیں ہوگی تو اور کیا ہوگی؟ ص۱۲

۲۔ دوسرا ادب جن مجالس میں بعض امور شیعہ مثل کذب و افترا علی المعصومین توہین و

واثنی علیه ومجد الله بتمجید لم یسمع الخلائق بمثله ثم قال یا معشر العرب والعجم والقبط والحبشة أقررتم بشهادة أن لا اله الا الله وحدهٗ لا شریک لهٗ وان محمد عبدهٗ ورسولهٗ فقالو انعم فقال اللّٰهم اشهد حتی قالها ثلاثه فقال فی ثلاثة اقررتم بشهادة أن لا اله الا الله وأنی محمد عبدهٗ ورسولهٗ وأن علی ابن ابی طالب امیر المومنین وولی أمرهم من بعدی فقالو اللّٰهم انعم فقال أللّٰهم اشهد حق قالها ثلاثاً ثم قال لعلیؑ یا ابو الحسن انطلق نائتنی بصحیفة ودواة فدفعها الی علی ابن أبی طالب وقال اکتب فقال ما أکتب قال اکتب بسم الله الرحمن الرحیم هذا ما اقررت به العرب والعجم والحبشة أقروا بشهادة ان لا اله الا الله وان محمدٌ عبدهٗ ورسولهٗ وان علی ابن أبی طالب امیر المومنین وولی أمرهم من بعدی ثم ختم الصحیفة ودفعها الیٰ علی علیه سلاة والسلام ..... الساعة.

ترجمہ: اے ابو حمرا جاؤ ایک سو عربوں میں سے پچاس مرد عجمیوں میں سے تیس مرد قبطیوں میں سے بیس مرد حبشیوں میں سے بلا کر لاؤ۔ وہ آئے حضورؐ کھڑے ہو گئے صف عرب لگوائی پھر صف عجم پھر اس کے پیچھے قبطی ان کے پیچھے حبش۔ پھر حمد خدا بجالائے اور ایسا خطبہ دیا کہ نہیں سنا تھا مخلوق نے آج تک پھر فرمایا اے گروہ عرب اور عجم اور قبط اور حبشہ کہو ہم نے اقرار کیا اللہ کی وحدانیت کا اور محمد کی نبوت کا۔ سب نے اقرار کیا فرمایا آپ نے اے میرے اللہ گواہ رہنا میں ان سے تین مرتبہ اقرار لے چکا پھر فرمایا کہو تین مرتبہ اقرار کیا ہم نے اللہ کی وحدانیت کا محمد کے اللہ کے عبد ہونے کا اور علی ابن ابی طالبؑ کا اولی الامر اور امیر المومنین میرے بعد۔ انہوں نے کہا ہم نے قبول کیا پھر فرمایا اے اللہ میں نے تین مرتبہ حق ادا کیا۔ پھر آپ نے علیؑ کو فرمایا اے ابو الحسن ایک،

صحیفہ کاغذ وقلم دوات لے آؤ علیؑ لے آئے فرمایا لکھو آپ (علیؑ) نے عرض کیا! کیا لکھوں۔ آپؐ نے فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ اقرار نامہ لیا گیا عربوں، عجمیوں، قبطیوں اور حبشیوں سے انہوں نے اقرار کیا اور دستخط کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں اللہ کی وحدانیت کی اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی عبد ہونے اور رسول ہونے کی اور علی ابن ابی طالبؑ کے امیر المومنین ہونے اور ولی ہونے کی میرے بعد۔ پھر وہ صحیفہ آپؐ نے مہر لگا کر علیؑ کے حوالے کر دیا۔ زمانہ ساعت یعنی امامِ زمانہؑ کے دور میں کھولا جائے گا۔ بذریعہ امامِ زمانہؑ۔

[مولا علیؑ کب سے امیر المومنین ہیں]

دیکھو کتاب ینابیع المودۃ صفحہ ۲۳۸ حدیث ۵۳۔ عن حذیفه قال قال رسول الله لو یعلم الناس متی سمی علی امیر المومنین لما أنکرو فضایله سمی بذالک و آدم بین الروح والجسد وحین قال الست بربک قالو بلیٰ فقال الله انا ربکم محمد نبیکم وعلی امیر کم.

رواہ فردوس الاخبار۔ زاد العقبیٰ صفحہ ۴۸۔ شیعہ تفسیر عیاشی جلد ا صفحہ ۲۴۹ تا ۲۵۳ شیعہ تفسیر قمی جلد ا صفحہ ۱۴۹۔ اولی الامر سے مراد علی امیر المومنین ہے۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ نے کہا کہ فرمایا رسولِ خدا نے اگر جانتے لوگ انسان کہ علیؑ کب سے امیر المومنین ہیں تو کبھی بھی ان کی فضیلت کے منکر نہیں ہوتے یہ تب سے ان کا نام ہوا جب آدم روح اور جسد کے درمیان تھا اس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا تمام روحوں سے کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے اقرار کیا پھر فرمایا اللہ جل جلالہ نے تحقیق میں تمہارا رب ہوں محمدؐ تمہارا نبی ہے اور علیؑ تمہارا امیر ہے۔ اور تفاسیر میں اولی الامر منکم سے مراد علیؑ ہے۔ مقصرین علیؑ کے امیر المومنین ہونے کے منکر ہیں جلد دوئم میں باقی دیکھئے گا۔

[ممانعت قرآن شہادت مت چھپاؤ۔]

دیکھو تفسیر صافی جلد ا صفحہ ۱۹۴ (اس کا رائٹر جس کی تعریف احسن الفوائد میں رئیس المقصرین محمد حسین ڈھکونے کی ہے)

ومن اظلم ممن کتم شهادةً عنده من الله.

ترجمہ: اور جو چھپاتا ہے اللہ کی شہادت میں سے اس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہے۔

از تفسیر صافی۔ بکتمناهم شهادة الله بمحمد بالنبوت ولعلی بالوصایة.

ترجمہ: چھپاتے ہیں اللہ کی شہادت وہ ہیں محمدؐ کی نبوت کی گواہی اور علیؑ کے وصی ہونے کی گواہی چھپاتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی ولایت پیش کی ہے وہ چھپاتے ہیں۔ گویا یہ اللہ کی شہادت ہوگئی۔

دیکھو تفسیر صافی صفحہ ۲۰۷۔ ان الذین کفروا فی ردهم نبوت محمدؐ وولایت علیؑ. وماتوهم کفار اولائک علیهم لعنة الله والملائکة والناس اجمعین. ترجمہ: تحقیق جس نے کفر کیا یعنی محمدؐ کی نبوت کے رد میں اور علیؑ کی ولایت کا انکار کرتے ہیں اور انکاری حالت میں مرتے ہیں ان پر تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے۔

تفسیر صافی صفحہ ۲۰۶۔ سورہ بقر۔ ان الذین یکتمون ما أنزلنا من البینات والهدیٰ من بعد ما بیناه للناس فی الکتاب اولائک یلعنهم الله ویلعنهم الاعنون.

ترجمہ: شروع میں گذر چکا۔ تفسیر یہ ہے۔ کما لنواصب الکاتمین لما نزل فی فضل علی علیه السلام. ترجمہ: وہ جیسے ناصبی بغض علی رکھنے والے چھپاتے ہیں جو کچھ

علیؑ کی فضیلت بیان کی ہے قرآن مجید میں خدا نے۔

والّذین هم بشهاداتهم قائمون اولائک هم المقربون.

ترجمہ: وہی کامیاب ہیں جو تین گواہیاں یا اس سے زیادہ گواہیاں ۱۲ اماموں کی اور سردار محمد مصطفیٰ کی اور خدا کی گواہی دیتے ہیں۔ دیکھو سورہ معارج پ ۲۹ آیت ۳۳۔ والّذین هم علی صلاتهم یحافظون. نمبر ۳۴ ترجمہ: وہی لوگ ہیں جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اولائک فی جنات مکرمون. نمبر ۳۵ ترجمہ: ایسے ہی لوگ جنت میں عزت پانے والے ہوں گے۔ حضرات یہ آیت تین گواہیاں سے زیادہ کی ہیں نماز کے اندر گواہیاں دینے کے ثبوت کے لئے ہے اور اس آیت میں نماز کا ذکر بھی ہے۔ اور سورۃ کے شروع میں منکر گواہی ولایت علیؑ کی سزا کا حکم بھی ہے۔

تیسرا کلمہ یا تیسری گواہی ہم اس طرح دیتے ہیں۔

اشهد ان امیر المؤمنین وامام المتقین علیؑ ولی الله واولادهِ المعصومین احد عشر آئمه حجج الله صلواة الله علیهم. خدا نے اولی الامر بنا کر دیئے ہیں جن کی تعداد بارہ ہیں۔ اس لئے ہم ولایت علیؑ کی گواہی دیتے ہیں جو ہم پر واجب ہے۔ کسی غیر کی اطاعت اور گواہی واجب نہیں ہے۔

[فروع دین یعنی دین کی شاخیں]

دین کی شاخیں دس ہیں۔ جن کا قرآن میں امر ہے۔

(۱) نماز (۲) روزہ (۳) حج (۴) زکواۃ (۵) خمس (۵) جہاد (۷) امر بالمعروف (۸) نہی عن المنکر (۹) تولا (۱۰) تبراء۔

ہر ایک کے لئے آیت قرآنی نشاندہی کرتی ہے۔

(۱) اقیمو الصلاۃ ولا تکونو من المشرکین. (قرآن) نماز قائم کرو اور

مشرکین میں سے نہ ہو۔

(۲) کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم. (قرآن) تم پر روزے واجب ہیں اس طرح کہ جیسے پہلی امتوں پر واجب تھے۔

(۳) والحج. وضع للناس للذی ببکة مبارکاً وهدیً للعالمین فیه آیات بیناتٍ مقام ابراهیم ومن دخله کان امنا وللّٰه علی الناس حج البیت من استطاع سبیلا. (قرآن) پ ۴ آل عمران۔ تم پر حج واجب ہے۔ مقرر کر دیا ہم نے انسانوں کے لئے رونے کا گھر ہدایت ہے عالمین کے لئے اس میں نشانی ہے مقامِ ابراہیمؑ جو اس میں داخل ہوا امن میں آ گیا خاطر انسانوں کے لئے حج کرنے کو اس گھر میں بلاوا دیا ہے اس سبیل کا یعنی راستے کا۔

(۴) اقیمو الصلاۃ وآتو الزکوٰۃ. (قرآن) زکواۃ ادا کرنا۔

(۵) الخمس من اللّٰه ورسوله واذی القربیٰ ویتامیٰ والمساکین وابن سبیل الخ. (قرآن) سورہ انفال پ ۱۰ خمس ہم پر واجب ہے۔ جو صرف سادات کا حق ہے نہ کہ مدرسے کا نہ مولوی کا نہ کسی مسجد کے ملا کا ان سب پر حرام ہے۔ سوائے سادات یتیم، سادات مسکین، سادات مسافر، سادات غریب، سادات شاگرد، سادات بے وارث۔ اسی طرح سید زادیوں، یتیم، بیوہ اور دینی تعلیم حاصل کرنے والیوں سیدانیوں اور غرض مند سیدانیوں کو ان کو خود پہچانا ہے نہ کہ مولوی کی معرفت تا کہ تمہارا حق ادا کرنا خدا قبول کرے

(۶) جاهد وفی سبیل اللّٰه. (قرآن) مگر وہ امام کی سربراہی میں ہوگا یا زیر سرپرستی امام ہوگا۔

(۷) الذی یتبعون الرسول النبی الامی الّذی یجدونهٗ مکتوباً عندهم فی التورات والانجیل یأمرهم بالمعروف. (قرآن) نیکی کا حکم کرنا۔

(۸) وینهاهم عنِ المنکر. (قرآن) بُرے کام سے منع کرنا۔ الخ

(۹) قل لا اسئلکم الیه اجراً الی المودة فی القربیٰ الخ. (قرآن)(سورۃ شوریٰ) مودۃ محمد وآلِ محمد رکھنا واجب ہے۔ یہ سارے دین اسلام کے تمام احکامات کا اجرا دا کرنا ہے۔ جس نے ولایت محمدؐ وآلِ محمدؐ کا انکار کیا اس کا دین ضائع ہوا۔

(۱۰) (۱)ان الذین یؤذون اللّٰه ورسولهٗ لعنهم اللّٰه فی الدنیا والآخرة وعدلهم عذاباً مهینا. پ۲۲۔احزاب۔(۲)فلما تبین لهٗ انه عدوللّٰه فتبراء منه. پ۱۱۔سورہ توبہ۔(قرآن)ابراہیمؑ کو پتہ لگا یا ان پر ظاہر ہوا(۱) چچا زاد آذر۔(۲)بُت۔(۳) نمرود۔ جھوٹے ہیں ان تینوں سے تبراء کیا۔ تبراء کرنا سنتِ ابراہیمی ہے یعنی دشمنانِ خدا اور رسولؐ و آئمہ پر تبراء یعنی بیزاری یا دوری اختیار کرنا ثابت ہوا۔

(۳)ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والهدیٰ من بعد ما بیناه للناس فی الکتاب اولائک یلعنهم اللّٰه ویلعنهم اللٰعنون.

مطلب ترجمہ: جو لوگ چھپاتے ہیں ان پر لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرنے والے الخ۔ ترجمہ ابتداء میں گذر چکا ہے۔

(۲) فروع دین روزہ افطار کا وقت۔ امر خدا قرآن مجید میں ہے ثُم اَتِمُو الصَّیامَ اِلی الَّیلَ.

پھر تمام کرو (یعنی ختم کرو) اپنے روزوں کو رات تک (رات مغرب کے بعد شروع ہوتی ہے)۔ اسے لفظ لیل سے سمجھیں۔ یا ایها المزمل قم الیل. رات کو تھوڑی دیر کھڑا ہوا کر اے کمبل اوڑھنے والے۔

[صحابہ کرام روزہ کس وقت افطار کرتے تھے]

دیکھو موطا امام محمد اخبرنا ابن شہاب زہری صفحہ ۱۵۹ اِنَّ عُمرُ وَالعُثمانُ کَان

یُصلیانَ المَغرِب حِینَ یَنظران اِلَی الَیلِ الاَسوَدُ ثم یفطران بعد الصلاة فی رمضان.

تحقیق حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ ہمیشہ (تینوں زمانوں میں) مرتے دم تک پڑھتے رہے نماز مغرب اور جب چھا جاتی تھی رات کی سیاہی اندھیری پھر افطار کرتے تھے نماز پڑھنے کے بعد۔ ماہِ رمضان المبارک میں۔

چونکہ ہمارا موضوع نماز ہے اس لئے نماز پر گفتگو عرض کرتے ہیں۔ یہ ضمناً بات آگئی۔

[نماز سے پہلے (وضو نماز)]

لہٰذا وضو کے لئے قرآنی حکم مانتے ہیں جس پر کسی حدیث یا اجماعی فیصلے (یا اجتہادی فیصلے) کی کوئی حیثیت نہیں۔

دیکھو ترجمہ بالالفاظ وبالمحاورہ۔ مولانا عبداللہ عبید (قرآن مجید)

وضو کے لئے پانی کے شرائط

(۱) پانی غصب کا نہیں ہونا چاہیئے یعنی کسی سے جبراً چھین کر وضو کریں گے تو وضو نہ ہوگا۔

(۲) تین مرتبہ ہاتھوں کو دھونا۔

(۳) تین مرتبہ کلی کرنا، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا اور صاف کرنا۔

تین مرتبہ، تین مرتبہ مذکورہ بالا کام کرنا "شناخت آب" ہے یعنی پانی کی پہچان (یقین کرنا) کہلاتا ہے۔

پانی ہاتھ میں ڈال کر دیکھا جاتا ہے کہ پانی قدرتی طور پر حاصل کیا ہے یا آرٹیفیشل اپنے ہاتھ سے اس میں گند کچرا یا کوئی خاص رنگ ہے قدرتی رنگ الگ جز ہے وہ جائز ہے کلی کرنے کا مطلب اپنے بدن کی چکنائی کے ساتھ پانی میں کوئی کڑواہٹ ہاتھ سے ڈالی ہوئی چیز۔ مٹھاس وغیرہ شربت مصری یا نمک تو ڈالا نہیں گیا۔ قدرتی طور پر زمین سے شور پانی ہو وہ جائز ہے۔ اسی طرح ناک میں ڈال کر اس میں اپنی طرف سے کسی نے خوشبو وغیرہ تو نہیں ڈالی، یا

بدبودار پانی تو نہیں ہے کسی جانور کے ڈوب مرنے یا ان کے گذر ہو جانے بیچ پانی کے وجہ سے کوئی خرابی تو واقع نہیں ہوئی۔ جب پانی کا بے رنگ کوئی بُو نہ ہو اور بے ذائقہ ہونا یقین ہو جائے تب وضو کونا چاہیئے۔

اب وضو شروع ہوگا قرآن مجید مقدس کتاب کے حکم سے حرف بحرف اسی طرح وضو کرنا جائز ہے۔ جس میں اپنی رائے شامل نہیں ہوگی۔ رائے دین سے خارج ہے۔

سب سے پہلے

وضو نماز ضروری ہے اگر وضو درست ہے تو نماز کی قبولیت بھی ہونے میں یقین ہوگا۔ وضو نماز قرآن مجید کے حکم کے مطابق ہونا چاہیئے اس میں اپنی رائے کو دخل دینے کا کسی کو حق نہیں اگر پھر بھی کوئی اپنی اس حرکت سے باز نہ آئے تو وہ اس حکم قرآن کو مدنظر رکھ کر پھر کوئی اپنی رائے وضو میں داخل کر سکتا ہے۔

[از روئے قرآن جو قرآن کے خلاف کرے گا وہ ظالم، فاسق اور کافر ہے]

پ۶ سورہ مائدہ آیت نمبر ۴۵

ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ و فاولائک ھم الظالمون.

اور جو ہرگز نہ کریں فیصلہ یا حکم ساتھ جو نازل کیا ہے اللہ نے پس وہ لوگ ہیں ظالم۔

پ۶ سورہ مائدہ آیت نمبر ۴۷

ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ و فاولائک ھم الفاسقون.

اور جو ہرگز نہ کریں فیصلہ یا حکم ساتھ جو نازل کیا ہے اللہ نے پس وہ لوگ ہیں فاسق۔

پ۶ سورہ مائدہ آیت نمبر ۴۴

ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ و فاولائک ھم الکافرون.

اور جو ہرگز نہ کریں فیصلہ یا حکم ساتھ جو نازل کیا ہے اللہ نے پس وہ لوگ ہیں کافر۔

معلوم ہوا کہ قرآن میں حکم نہ ہو اور اپنی تفسیر بالرائے سے اگر کوئی بات لکھ دے تو وہ بفرمان خدا ظالم، فاسق اور کافر ہے۔

[قرآن مجید میں وضو کرنے کا طریقہ اس طرح بیان ہے۔]

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْ اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُو وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ.

اے جو ایمان لائے جب تم کھڑے ہو طرف نماز پس دھولو چہرے تم اپنے اور ہاتھ اپنے۔

اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْ بِرُؤُسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ. وان

طرف کہنیوں تک اور مسح کرلو پھر سروں تم اپنے اور پاؤں تم اپنے ٹخنوں تک اور اگر تم ہو حالت

کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوْ وَاِنْ کُنْتُمْ مَرْضٰی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْجَاءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ

جنابت میں پس پاک ہو جاؤ (غسل کرلو) اور اگر تم ہو بیمار (مبتلا مرض) یا پھر سفر میں یا آیا کوئی ہے

مِنَ الْغَائِطِ اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوْ مَآءً فَتَیَمَّمُوْ صَعِیْدًا طَیِّبًا

تم سے قضائے حاجت یا تم نے مباشرت کی ہو عورتوں سے پس تم نہ پاؤ پانی پس تیمم کرلو مٹی پاک

فَامْسَحُوْ بِوُجُوْھِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ مِّنْہُ. مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ

پس مسح کرو کا چہرے تم اپنے اور ہاتھ تم اپنے سے اس سے نہیں چاہتا اللہ تا کہ وہ کرے پر تم سے کوئی

وَّلٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَھِّرَکُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ.

تنگی اور لیکن چاہتا ہے تا کہ پاک کردے تمہیں اور تا کہ پوری کردے نعمت اپنی اس کی تم پر شاید تم شکرگزار بنو۔

حضرات تیمم نے سارا وضو سمجھا دیا اس نے دھونے والی چیزوں کو واضح کر دیا اگر پانی نہ ملے تو جس چیزوں کو دھونے کا حکم ہے ان پر مٹی سے مسح کرنا ہے اگر پاؤں دھونے کے حکم میں ہوتا تو مٹی سے ان کو "مسح" تیمم کے وقت کیا جاتا ہے۔



بسم الله الرحمن الرحیم

أستاد المحققین، رئیس المفسرین، فقیه أهل البیت علیهم السلام

حضرت آیة الله العظمی یعقوب الدین رستگار جویباری دام ظله

أذان و إقامه

(مسئلهٔ ۱۳۴۹) مستفاد از کتاب و سنّت و عقل سلیم آنستکه: «أَشْهَدُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيّاً وَلِيُّ اللّٰهِ» جزء أذان و إقامه است که باید بعد از «أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ» گفته شود.

(مسئلهٔ ۱۳۵۰) أذان و إقامه، مستحبّ مؤکّد است که اگر گفته نشود، نماز صحیح است، ولی اگر أذان و إقامه گفته شود، امّا شهادت ثالثه گفته نشود نماز باطل است، و کسی که شهادت ثالثه را در أذان و إقامه نگوید، اقتداء کردن باو جائز نیست، و اگر اقتداء کنند، نماز باطل است و باید إعاده نمایند.

۸- تشهد:

(مسئلهٔ ۱۵۵۷) در رکعت دوم تمام نمازهای واجب و مستحب، و در رکعت سوم نماز مغرب و رکعت چهارم نماز ظهر و عصر و عشاء باید انسان نمازگزار بعد از سجدهٔ دوّم بنشیند و در حال آرام بودن بدن، تشهد بخواند، و در نماز وتر نیز تشهد لازم است یعنی بگوید:

«أَشْهَدُ أَنْ لاٰ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاٰ شَرِيكَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ».

و کمتر از این کفایت نمی‌کند، و احتیاط واجب آنستکه بهمین ترتیب بگوید، و جائز است پس از شهادتین بگوید: «وَ أَشْهَدُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيّاً وَ أَوْلاٰدَهُ الْمَعْصُومِينَ حُجَجُ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ».

العبد الفانی: یعقوب الدین رستگار

ہمیشہ قرآن کی آیات کی تفسیر قرآن مجید ہی فرماتا ہے۔ یہ عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں ضد اور جہالت اس بات کو ماننے پر ان لوگوں کو منع کرے گی۔

آیت وضو میں فَاغْسِلُو لفظ کے معنے ہے، دھونے کو آئی ہے۔ وَامْسَحُوْ کا مطلب ہے مسح کرنا، دو چیزیں منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھونے کا حکم ہے درمیان میں لفظ و أو عطفیہ ہے جو جملوں کو ملانے کے لئے آیا ہے اور وَامسحو برؤسکم وارجلکم اور مسح کرو ساتھ سروں اور پاؤں اپنے کو، الی الکعبین کعب کہتے ہیں اس ہڈی کو جس سے پاؤں اور ٹانگ کی پنڈلی ملنے کا جوڑ ہے، الی کے معنے تک ہے۔ اس ہڈی تک (دھولو کہیں نہیں لکھا دھولو لفظ کی عربی فاغسلو ہے) یہ صرف آل محمد کی ضد میں کیا گیا ہے۔ خداوند کریم نے پھر آگے معذور، مجبور، مسافر، بیمار لوگوں یا سردی (یا خوف بیماری) وغیرہ یا پانی نہ ملنے کے سبب واضح فرمایا ہے کہ پھر مسح کرو پاک مٹی سے منہ اپنے اور ہاتھوں کو۔ (وہی کہنیوں تک)۔ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے حکم میں اپنی طرف سے باتیں ملانے کا کیوں حکم دیتے ہو۔

خدا فرماتا ہے: یَکْتُبُ اَیْدِیْھِمْ وَیَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مَا عِنْدَ اللّٰہِ.

یہ لوگ لکھتے اپنے ہاتھوں سے ہیں خود، اور کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے آیا ہے۔ ایسے ہی لوگ ظالم، کافر اور فاسق ہیں۔

قرآن مجید کی آیت سے اب تو واضح ہو گیا کہ پاؤں دھونے کی نہ عربی لکھی ہے نہ ہی تیمم میں کہا گیا ہے۔ اور ساتھ دونوں انگوٹھے وضو کے بعد چومنا آنکھوں دونوں پر دونوں انگوٹھے رکھنا سر میں پیشانی سے لے کر گدی تک پھر گدی سے واپس ہاتھ پھیر کر دونوں کانوں میں دونوں ہاتھوں کی پشتوں سے گردن پر دائیں طرف دایاں ہاتھ بائیں طرف بایاں ہاتھ الٹا پھیرنا ساتھ کانوں کے سوراخوں اور کانوں کے گرد انگوٹھا گھمانا یا پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی پشت کی طرف انگلیوں میں خلال کرنا اور بائیں ہاتھ کے پشت کی طرف انگلیوں میں دائیں ہاتھ سے خلال

کرنا پھر ہاتھ کو الٹا کھڑا کر کے چھوٹی انگلی دائیں ہاتھ کی بائیں ہاتھ سے کہنی تک رگڑنا اور اسی طرح بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ہاتھ اوپر کو کھڑا کر کے اس کے کہنی تک دائیں ہاتھ سے رگڑنا نہ قرآن شریف میں ہے نہ تو تفسیر میں وضو کرنے کے بعد یہ خلال کیسا؟

ایک بات یاد رکھیں، کتب شیعہ کے ساتھ ساتھ برادران اسلام اہلسنت والجماعت کے فتویٰ کی اعلیٰ درجے کی کتاب ہے جس کا ہمیشہ اخبار جنگ میں حوالہ دینے والے پڑھتے رہتے ہیں۔

[منہ کس طرح دھونا چاہئے]

درنظریہ اہلسنت والجماعت کتب صحیحہ کی روشنی میں

کنز العمال ج ۹ صفحہ ۲۷۲ علاؤالدین ملا علی متقی ہندی طبع ثانی حیدر آباد دکن۔ عن عطاء بن یسار ان النبیؐ کان یغسل وجہٗ بیمنہ.

ترجمہ: تحقیق نبی پاکؐ کرتے تھے (کرتے ہیں، کرتے رہیں گے) (کان یغسل تینوں زمانوں کے لئے آتا ہے) منہ دھوتے تھے۔ (دھوتے ہیں، دھوتے رہیں گے) یعنی ہمیشہ دائیں ہاتھ سے۔ اصل ترجمہ یہ ہوا کہ حضورؐ ہمیشہ منہ داہنے ہاتھ سے دھوتے تھے۔

صحیح ترجمہ یہ ہوگا۔ تحقیق نبی پاکؐ اپنا منہ دھویا کرتے تھے دائیں ہاتھ سے۔

نوٹ جب کہ دور حاضر میں برادران اسلام دونوں ہاتھوں سے دھوتے ہیں) یہ فعل نبی کی سُنت کے خلاف ہے کہ منہ کو دونوں ہاتھوں سے دھویا جائے۔

[مسح کرنا چاہئے]

صحیح بخاری اردو پ ا صفحہ ۱۸۵ حدیث نمبر ۸۰ کتاب الوضو لکھا ہے آپ نے اپنا منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا اور دونوں مسح الخفین حضورؐ نے موزوں پر مسح کیا۔

صحیح بخاری عربی پ ا۔ مترجم اردو صفحہ ۱۹۰۔ پر لکھا ہے کہ حضورؐ نے سر پر ایک بار مسح کیا۔ اور صفحہ نمبر ۱۹۶ اور ۱۴۵ سعد بن ابی وقاص نے کہا حضورؐ نے موزوں پر مسح کیا۔ حاشیہ نمبر ۳۔ موزوں پر

مسح ستر (۷۰) صحابیوں نے روایت کیا ہے۔ صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۱۹۷ حدیث نمبر ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۴ تینوں میں لکھا ہے کہ آپؐ نے موزوں پر مسح کیا یا مسح کرتے تھے۔

[''لباس مصلی'': نمازی کا لباس]

دیکھو حلیۃ المتقین صفحہ ۷ میں حضرت علامہ مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

عمامہ۔ عبا و موزہ سیاہ پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں لوگ جس کسی کے سر پر عمامہ کندھے پر عبا دیکھتے ہیں اسے علامہ صاحب تصور کرتے ہیں یہ ایک دھوکہ ہے یہ لباس تو نمازی مومن کا ہے نہ کہ کسی مولوی صاحب کا۔ میرا سوال ہے اس کتاب میں یہ تینوں چیزیں عمامہ، عبا، موزہ کالا کیوں لکھا ہے۔ سفید کیوں نہیں لکھا؟

چند شکوک پیدا ہوتے ہیں یا چند سوال کہیئے وہ واضح کر دوں۔ اولاً مولوی کا کوئی لباس نہیں ہوتا عبا یا عمامہ سے مولوی نہیں بنتا، بلکہ مولوی علم سے بنتا ہے اور علم ہی رکھنے والا مولوی کہلاتا ہے باقی رہا لوگوں کے ذہن میں ایک فطور کہ سیاہ عمامہ سید پہن سکتے ہیں غیر سید (امتی غیر سید) نہیں پہن سکتا یہ اعتراض جہلا لوگوں کا ہے۔ علامہ محمد بشیر انصاری فاتحہ ٹیکسلا مناظر کالا عمامہ باندھتے تھے کہتے تھے یہ کالا لباس نمازیوں کا ہے اس لئے میں پہنتا ہوں۔ یہ صرف سیدوں کو بندھوا کر دشمنوں کو یہ نہیں بتانا ہے کہ کالی عمامہ والا سیّد ہے اس کو قتل کرو اور یہ مذہب بھی نہیں ہے ہر نمازی کو کالی عمامہ پہننے کی اجازت ہے۔

ایک وضاحت۔ ہمارا مذہب آل محمد کا مذہب ہے یہ سکھوں کا مذہب نہیں جس میں کرپہ وغیرہ لگا کر سکھ ثابت ہوتے ہیں۔ ہمارے آئمہ علیہم السلام اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ان غلط اعتقادات کو ختم کر دینے کے لئے اپنی زندگیاں صَرف کر دیں ہمیں سکھانے کے لئے سب کچھ انہوں نے واضح فرما دیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبع ہدایت کالی کملی پہنتے تھے برادران اسلام اہلسنت و الجماعت بھائی مولود شریف میں اہلسنت طبقہ اسلامیہ میں مساجد میں مولود شریف یا نعت خوانی میں

سنایا کرتے ہیں۔ جس میں کسی شیعہ بھائی کو بھی کوئی اعتراض نہیں۔

[کالی کملی والے پہ لاکھوں سلام]

امام حسن مجتبیٰؑ جب کبھی غم کا خطبہ دیتے تھے تو سیاہ عمامہ یعنی دستار باندھتے تھے ورنہ ہمیشہ سفید عمامہ یعنی دستار باندھتے تھے۔ سادات نے جب تک سر قاتلانِ حسینؑ نہ آئے (آلِ محمدؐ) نے تب تک سیاہ لباس نہ اتارا۔ دیکھو فرمان امام جعفر صادق علیہ السلام کتاب الدمعۃ الساکبہ جلد ۲ صفحہ ۳۶۲

ہمارے سندھ کے علاقے کے ایک سندھی مجتہد قبلہ غلام مہدی لغاری علی اللہ مقامہٗ ساکن واگھر ضلع میر پور خاص ہمیشہ دستار کا سرا دوسرے کندھے پر تحت الحنک کی طرح لگا کر سفر بھی کرتے تھے اور اسی حالت میں نماز بھی پڑھتے تھے۔ ان کی تصویر بھی عرضِ خدمت ہے تا کہ لوگوں کو عمامہ بھی سمجھ میں آ جائے اور امام موسیٰ کاظمؑ کا فرمان ہے۔ جو شخص تحت الحنک باندھ کر سفر کرے میں اس کا ضامن ہوں۔ کا فرمان پر عمل کرنے کا طریقہ بھی سمجھ میں آئے اس پر قبلہ غلام مہدی عمل کرتے تھے۔ اس کتاب میں ان کی تصویر عرض رکھتا ہوں۔

سمجھنے کے لئے آغا قبلہ غلام مہدی مجتہد العصر مدرسہ واگھر میر پور خاص۔

عمامہ کو پگڑی یا دستار بھی کہتے ہیں۔ جس کے دو شملے ہوتے ہیں

دیکھئے دیوان علی صفحہ ۷۵ اخود امیر المومنین علی علیہ السلام کا اپنا فرمان

انا علی'' صاحب الصمصامه وصاحب الحوض الّذی القیٰمه.

میں علی ہوں تلوار قاطع کا مالک ہوں اور قیامت میں حاصب حوض و کوثر ہوں۔

اَخو نبی اللّٰه ذِی العَلامة قد قال اذ عمنی العمامة.

پیغمبر صاحبِ معجزہ کا بھائی ہوں جس نے مجھ سے عمامہ باندھتے وقت کہا تھا۔

(عمامہ یعنی دستار یا پگڑی)

انت اخی ومعدن الکرامة ومن له من بعدی الامه.

تو میرا بھائی اور کرامت کا مرکز (یا کان) ہے اور وہ شخص ہے جس کے لئے میرے بعد

امامت ہے۔

حضرات اب تو عمامہ یا پگڑی یا دستار سمجھ میں آ گیا ہوگا۔ باقی رہا ایام عزا، غم میں مومنین کا سیاہ لباس پہننا تو یہ ہر معصوم کے غم کے روز پہن سکتے ہیں۔ عشرہ محرم الحرام، عشرہ ثانی، تا اربعین بھی پہن سکتے ہیں۔ سلام ہے ان علماء پر جنہوں نے سیاہ لباس کو مکروہ کہا حرام نہیں کہا۔ مذکورہ بالا وجوہ کی بنا پر عاقلاں را اشارہ کافی است، باقی رہا ہمیشہ پہننا وہ انہوں نے کہا ہے کہ کالا لباس ہمیشہ پہننا حرام ہے اور فرعون کا لباس ہے۔ وہ ہمیشہ پہننے کی وجہ سے فرعونی لباس کہا ہے۔

نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن

کیا کیا جائے ایسے لوگوں کا ایک واقعہ خود مجھے درپیش آیا۔ شہر شہداد کوٹ تحصیل خود ضلع لاڑکانہ میں اتفاقاً ایک عشرہ محرم الحرام ہوا۔ وہاں میں نے مرحوم مبلغ اعظم مولانا قبلہ محمد اسماعیل علی اللہ مقامہ کے نام مدرسہ درس آل محمد کی بنیاد ڈالی۔ اس کے گواہ قبلہ رضی جعفر نقوی صاحب آف رضویہ کالونی ہیں ان کی تحریر منسلک کتاب ہے۔ اس شرط پر کہ مقصرین یہاں نہیں آئیں گے مگر چونکہ وہاں کا ایک سید قبلہ حسن علی شاہ شمسی صاحب نامی جو اس وقت سرپرست بنا ہوا ہے دین کے بجائے دنیا والا ہے خود مقصروں کا دوست ہے اور لوگ اُس کے گواہ ہیں اس مدرسہ میں عشرہ کے دوران میں نے مجلس پڑھی تشبیہ یادگار مبلغ اعظم کی طرح چونکہ میں پگڑی یا شملہ باندھتا ہوں اور وہ سفید تھی۔ ایک بندہ بیچ مجلس میں اُن کا کھڑا ہو گیا کہنے لگا ایام عزا ہے تجھے شرم نہیں آتی سفید پگڑی باندھ کر خطبہ پڑھ رہے ہو اور مجلس پڑھ رہے ہو اور فضائل پڑھ رہے ہو۔ اگلے دن میں نے سیاہ دستار نکالی اور مجلس پڑھنے لگا اُن ہی لوگوں کا دوسرا بندہ کھڑا ہو گیا کہنے لگا شرم کرو تم مولوی ہو سید بن گئے ہو جو سیاہ پگڑی باندھی ہے یہ تو سید باندھ سکتے ہیں۔ اگلے دن میں نے ننگے سر خطبہ پڑھا تو ان کا تیسرا بندہ کھڑا ہو گیا کہنے لگا کہ کس جاہل نے تجھے مدعو کیا ہے۔ قرآن ننگے سر پڑھتے ہو ایسے لوگوں کا کیا علاج کیا جائے۔ میں نے عرض کیا اے بھلے آدمی حاجی لوگ کعبہ میں ننگے سر نماز پڑھتے ہیں ننگے سر نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔ امام حسن مجتبیٰ ہمیشہ سفید دستار باندھتے تھے اور غم کے

دنوں میں یا غم کا خطبہ دینے کے لئے سیاہ دستار باندھتے تھے۔ امام نے کسی کو نہیں روکا کہ سیاہ یا سفید دستار نہ پہنو یا ننگے سر نماز نہ پڑھو تم کس کے مرید ہو۔

عزیزانِ من کیا آئمہ ہدیٰ علیہم السلام نے نہیں فرمایا ہے کہ ہماری خوشیوں میں خوشی کرو اور ہمارے غم میں غم کرو۔ اب آپ فرمائیں آئمہ کے غموں میں تو سیاہ لباس آپ نے پہن لیا مگر جب عمر بن سعد بن ابی وقاص کمانڈر انچیف فوج یزید کا کربلا میں تھا وہ ۹ ربیع الاول کو امیر مختار کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا تو کیا اس دن بھی سیاہ لباس (غم کا لباس) پہنو گے۔ ۱۸ ذی الحج جشن یوم غدیر ہے جس کا حضرت سرور کونینؐ نے آیت یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک پ ۶۔ المائدہ آیت کے تحت ولایت علیؑ کا اعلان فرمایا مولا علیؑ کا بازو پکڑ کر اپنا ولی عہد و جانشین خلیفہ وصی و امام اول بتلایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مبارکبادی دی دیکھو مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۶۵ عن برأ بن عازب وزید بن ارقم اَنَّ رسول اللّٰہ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِیْرِ خُمٍ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیاً فَقَالَ اَلَسْتُم تَعْلَمُوْنَ اِنِّیْ اَوْلیٰ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ عَنْ نَفْسِ قَالُو بَلیٰ فَقَالَ اَلَسْتُم تَعْلَمُوْنَ اِنِّی اَوْلیٰ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ قَالُو بَلیٰ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِی" مَوْلَاہُ.

ترجمہ: حضرت برأ بن عازب و زید بن ارقم نے کہا تحقیق حضورؐ جب خم غدیر کے مقام پر پہنچے تو علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر دو مرتبہ پوچھا کیا میں تمہارے نفسوں سے اعلیٰ ہوں۔ سب نے کہا بالکل ایسا ہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے اللہ گواہ رہنا جس کا میں مولا ہوں آج سے ان کا یہ علیؑ مولا ہے۔

روایت آگے ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے اور حضرت علی مرتضیٰ، شیر خدا، وصی مصطفیٰ، امام اول کو مبارکباد دی اور فرمایا کہ اے ابوالحسن آپ کو مبارک ہو کہ آپ ہم تمام لوگوں مومنوں اور مومنات (مستورات) کے مولا ہوئے ہیں۔

[حضرت عمر کا اعلانِ ولایت کی خوشی کرنا]

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زبان سے اعلان فرمایا کہ آیۃ الیوم اکملت لکم دینکم وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ الدِیْنَا جب نازل ہوئی لنا یوم عید یہ ہمارا عید کا دن ہے۔ تو کیا آپ حضرات میں سے کوئی سیاہ لباس پہنیں گے کیا حضرت عمرؓ ویسے سیاہ لباس نہیں پہنتے تھے۔

دیکھو تاریخ طبری صفحہ ۲۵۱ اردو مترجم ج ۳۔ حضرت عثمان سایہ میں بیٹھے ہوئے لکھ رہے تھے اور حضرت عمرؓ دھوپ میں کھڑے ہوئے تھے جب کہ سخت گرمی پڑ رہی تھی انہیں کچھ لکھوا رہے تھے ان کے بدن پر دو سیاہ چادریں بھی تھیں ایک چادر کو تہبند کی طرح باندھے ہوئے تھے اور دوسری چادر سے سر کو لپیٹ رکھا تھا۔ آپ صدقات کے اونٹ گن رہے تھے اور ان کے رنگ اور دانتوں کے بارے میں لکھوا رہے تھے۔

اگر کوئی ایام عزا میں سیاہ لباس پہنے اور اسے کوئی فرعون کا لباس کہہ دے تو کیا آج حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضورؐ کے صحابی جلیل القدر اور نبی پاکؐ کے سسر حضرت حفصہ ام المومنین کے والد گرامی کو سیاہ لباس دیکھ کر بھی یہی فتویٰ دو گے (ہوش کے ناخن لو مسلمانو) سیاہ لباس انبیاء کے گھروں سے ملا ہے حضرت ابراہیمؑ کے غیر حاضری میں جب وہ شام گئے تھے کافروں نے کسی غیر کے گھر کا طواف کرنا شروع کیا، جناب اسماعیلؑ اپنی والدہ بی بی حاجرہؓ کے پاس دوڑتا ہوا آیا اور آکر سارا ماجرا بیان کیا جناب حاجرہؓ نے اپنا دوپٹا (کالی چادر) بیٹے (جناب اسماعیلؑ) جو حضورؐ کے جد نامدار ہیں) کو دیا۔ جو انہوں نے ماں کے حکم سے آکر اس چادر کو خانہ کعبہ پر غلاف کے طور پر ڈال دیا تا کہ لوگوں کو پتہ لگ جائے یہ جس پر غلاف ہے وہ کعبہ ہے، جس پر غلاف نہیں وہ ''کعبۃ'' یعنی اللہ کا گھر نہیں۔ اس دن سے لے کر آج تک سوائے کالے رنگ کے کعبہ پر کسی اور رنگ کا غلاف چڑھا بھی نہیں۔ معصوم نبی حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ معصوم نبی کی ماں کا فیصلہ

یہ ہوا۔ اسی وجہ سے کعبہ پر غلاف (چادر) ہے۔ قرآن پر غلاف (چادر) ہے۔ اور اہلبیتؑ پر غلاف (چادر) ہے۔ (مطلب جو اللہ کے ہوں۔ اب جو گھر بے غلاف (بے پردہ) وہ کعبہ نہیں۔ جو کتاب بے غلاف (بے پردہ) وہ قرآن نہیں۔ جو بندہ بے غلاف (بے پردہ) وہ اہلبیتؑ نہیں)۔ اب جو گھر کعبہ کے خلاف ہوا ہم نے اس گھر کو چھوڑ دیا۔ جو کتاب قرآن کے خلاف ہوئی ہم نے وہ کتاب چھوڑ دی۔ اور جو بندہ اہلبیتؑ کے خلاف ہوا ہم نے وہ بندہ چھوڑ دیا۔

[بی بی زینب عالیہؑ کا سیاہ لباس پہننا]

سیاہ لباس بی بی زینب عالیہ نے قید یزید سے آزاد ہوتے وقت جب یزید نے ۸ ربیع الاول کو امام سجادؑ علی زین العابدین کو بلا کر کہا میں نے تم کو آزاد کیا۔ امامؑ نے فرمایا ہم قید سے آزاد نہیں ہوں گے اب میری پھوپھی جو فیصلہ کریں گی۔ بی بی نے شرائط پیش کیں۔ جن میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ ۸ دن ہم شام میں رہیں گے ہمیں خالی مکان دیا جائے کالا لباس کروا کر دیا جائے رونے کی اور ''ماتم کی'' اجازت دی جائے تمام شام کے لوگوں مردوں کو امام سجادؑ علی زین العابدین کے پاس اور عورتوں کو دختر امیر المومنین جناب زینب عالیہ سلام اللہ علیہا بنت علیؑ کے پاس آنے کی اجازت عام دی جائے۔ وغیرہ۔ شام سے روانگی واپس کربلا ۱۶ ربیع الاول کو ہوئی۔

[ماتم امام حسینؑ میں خون نکالنے کا ثبوت]

دیکھو ینابیع المودۃ صفحہ ۳۵۰۔ الحافظ سلیمان ابن ابراہیم القندوزی الحنفی سن ۱۲۲۰ تا ۱۲۹۴ طبع قم ایران۔ لکھتے ہیں فلما رأیت رأس اخیه قدآتو بالرؤس مقدماً علیها نطحت جبهتها بمقدم الاقتاب خرج الدم منها.

ترجمہ: نطح یعنی ٹکر مارنا دیکھو المنجد صفحہ ۱۰۲۵۔ تناحطت ٹکرانا۔ اقتب اونٹ پر چوب محمل۔ جب حضرت زینب عالیہ نے اپنے بھائی کے سر کو دیکھا جو سب سروں سے آگے آگے تھا ایسی حالت بی بی سے برداشت نہ ہو سکی۔ اُمّ المصائب بنت علیؑ نے اپنا سر چوب محمل پر مارا جس کی

وجہ سے آپ کی پیشانی مبارک سے خون نکل پڑا اور بہہ نکلا۔

قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں دو معصوم اماموں ایک علیؑ زین العابدینؑ اور دوسرے محمد باقرؑ کے روبرو شہید اعظم یعنی امام مظلوم کے سر بریدہ کے سامنے ''شہید زندہ ہیں'' کربلا کی سرزمین پر خون نکالنے والے ماتم کی ابتداء کربلا ہی میں کر دی نہ اس وقت کوئی امام مانع ہوا نہ کسی امام نے آج تک کسی حدیث سے خون نکالنا منع کیا۔ پھر یہ مقصر ملا وہابی شیعہ خون نکالنا منع کیوں کرتے ہیں یقیناً سارا سال خاموش ہو کر خون کا عطیہ خاص کر محرم میں مانگ کر روح بنت امیرؑ (نائب زہراؑ، ثانی زہراؑ) کو رنجیدہ کرتا ہے۔ جب کہ خونی ماتم جائز ہے اور روکنے والا ملعون قاتل امام مظلوم ہے۔

[نوحہ و مرثیہ کا ثبوت]

دیکھو اہلسنت والجماعت کی کتاب (۱) البدایہ و نہایہ علامہ ابن کثیر دمشقی عربی جلد ۸ صفحہ ۲۱۰۔ (۲) تاریخ امم والملوک یعنی تاریخ طبری علامہ ابن جریر طبری جلد ۳ صفحہ ۳۳۶۔ اور (۳) تاریخ کامل ابن اثیر جزری جلد ۲ صفحہ ۲۹۶۔ فلما مرو بمکان المعرکۃ ورأو الحسین و أصحابہ مطرحین ھنالک بکتہ النساء وصرخن وندیت زینب أخاھا الحسین واھلھا فقالت وھی تبکی. جب معرکہ کربلا میں امام حسینؑ اور اس کے اصحاب پر بیبیوں نے ندبہ کیا (ماتم کیا) عورتوں نے پیٹنا شروع کیا بی بی زینب عالیہ نے بھائی کی لاش پر نوحہ پڑھا اور روتے ہوئے فرمایا یا محمداہ یا محمداہ صلی علیک اللّٰہ وملک السماء ھذا الحسین بالعراء مُرَمَّلٌ بِالدِّمَاءِ مقطع الاعضاء یا محمداہ وبناتک سَبَایا وذُریتک مَقتلۃ تَسفی علیھا قال فَابکَتْ واللّٰہ کلَّ عدوٍ وصدیقٍ. اے نانا محمدؐ، اے نانا محمدؐ، آپ پر اللہ کا صلوٰۃ وسلام اور آسمانی ملائکہ کا سلام یہ حسینؑ ہے جس کی ننگی لاش خون میں غلطاں ہے جس کے

بدن کے ٹکڑے ہیں۔ اے نانا محمدؐ تیری بیٹیاں قیدی بنائی گئی ہیں اور تیری ذریت (نسل) قتل کی گئی ہے جن کی لاشوں پر خاک اور دھول پڑی ہے بی بی نے ایسا بکا کیا ایسا ماتم کیا۔ خدا کی قسم بی بی نے دوست بھی رُلا دیئے دشمن بھی رُلا دیئے۔ قال قرۃ ابن قیس لما مرأۃ النسوۃ بالقتلی صحن ولطمن خَدُوْدَھُنَّ قال رأیت من منظر من نسوۃ قط احسن منظر رأیتہ منھن ذلک یوم. قرأۃ ابن قیس روایت کرتا ہے کہ مستورات جب مقتل گاہ سے گذریں تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں اور اپنے منہ پیٹے، نوحہ کیا، رخسار زنی، ماتم کیا، ایسا ماتم کیا کہ ایسا منظر آج تک نہ دیکھا گیا تھا۔

[علم پر پنجہ لگا کر اٹھانا جائز ہے]

ماتم دارانِ امام حسینؑ علم پاک کندھے پر اٹھاتے ہیں اور اس علم پاک پر پنجہ نصب کرتے ہیں۔ یہ تاریخی اعتبار سے کس قدر صحیح ہے؟ حضرات قارئین کرام دیکھئے البدایہ و نہایہ الامام الحافظ ابی الفداء اسماعیل بن کثیر الدمشقی المتوفی ۷۷۴ھ طبع بیروت لبنان جلد ۷ صفحہ ۲۵۵۔ ولما قتل عثمان ابن عفان خرج النعمان بن بشیر وماھو قمیس مضمع بدمہ، ومعہ أصابع نائلۃ التی أصیبت حین حاجفت عنہ بیدھا فقطعت مع بعض الکف فوردہ علی معاویہ بالشام فوضعہ معاویہ علی المنبر لیراہ الناس وعلق الاصابع فی کسم القمیص وندب الناس الی الأخذ بھذا الشار والدم وصاحبہ فتباکی الناس حول المنبر وجعل القمیص یرفع تارۃ ویوضع تارۃ والناس یتباکون حولہٗ سنۃ وحث بعضھم بعضاً علی الاخذ بثارہ.

احوال و ترجمہ: حضرات یہ واقعہ ۱۸، ذی الحج ۳۵ھ کا ہے حج ۹ ذی الحج کو ہوتا ہے عید الاضحیٰ

دس ذی الحج کو ہوتی ہے اس کے ساتھ مکے سے مدینے آنے کا کم از کم تین چار دن کا فاصلہ ہے اور مدینے میں چالیس نمازیں حاجی لوگ حج کرنے کے بعد پڑھتے ہیں ان پر واجب ہے اس لئے ۸ دن چاہئیں۔ اگر ۱۴ ذی الحج کو حاجی لوگ مدینے میں پہنچیں تب بھی ۲۲ ذی الحج تک مدینہ حاجیوں سے بھرا پڑا ہوگا اور وہ بھی صحابہ گورنمنٹ کا دور تو اتنے بڑے لوگوں کے جم غفیر ہونے کے ساتھ پھر بھی یہ واقعہ درپیش آیا۔ مگر کوئی صحابی مدد نہ کر سکا اس کی کیا وجہ تھی نہ قاتل کو گرفتار کر سکے۔

قتل عثمان کو دوسروں نے اُٹھایا عثمان کی اولاد ہے اپنے باپ کے خون کا مطالبہ آج تک نہ کیا نہ ان کی اولاد نے کوئی غلط قدم اُٹھایا ہے نہ کوئی تاریخ ان کے بارے میں کچھ لکھتی ہے البتہ معاویہ شام سے، اور بصرہ سے بی بی عائشہ نے مطالبہ کیا جب کہ قتل عثمان کا فتویٰ بھی بی بی نے دیا تھا۔

ترجمہ: اور جب عثمان بن عفان قتل ہو گئے تو نعمان بن بشیر خون بھری حضرت عثمان کی قمیض اور بی بی نائلہ جو زوجہ حضرت عثمان تھیں ان کے ہاتھ کی انگلیاں جو کٹ گئی تھیں جب شوہر پر حملہ آوروں نے تلوار چلائی تھی۔ صفحہ ۲۰۶ پر لکھا ہے قطع رجل یدہا۔ پھر ایک مرد نے بی بی نائلہ کا ہاتھ کاٹا۔ (بحوالہ

العقد الفرید صفحہ ۵۷ جلد ۷ نائلہ بنت الفرائضة وهی نصرانیه. یہ بی بی فرافصہ کی بیٹی نائلہ زوجہ عثمان بن عفان نصرانی عورت تھی۔) وہ بھی اٹھا لائے شام کی طرف معاویہ ابن ابوسفیان کے پاس پہنچا معاویہ نے وہ منبر پر رکھوا دیئے کرتے کو نیزے کی اَنی میں ڈالا اور اوپر بی بی نائلہ کا ہاتھ (پنجہ) نصب کیا اور اپنے صحابہ کو منبر کے گرد بٹھا کر سال بھر ماتم کیا اور ندبہ یعنی حضرت عثمان کی نیکیاں بیان کر کے بین کروائے۔ لوگوں کو حضرت عثمان کے قتل کا بدلہ علیؑ اور اولادِ علیؑ سے لینے کے لئے تیاری کرواتا رہا اور یہ ان کے جملے تھے یا الثارات العثمان. ہائے اے اوعثمان تیرا بدلہ۔

حضرات مومنین و قارئین کرام سن ۶۱ھ میں ۱۰، محرم الحرام کرب و بلا جس کو نینوا، غاضریہ، شط الفرات، ماروتھل بھی کہتے ہیں اس سرزمین پر امام مظلومؑ بے یارو مددگار اپنے انصار و اقرباء باوفا کے ساتھ شہید کر دیئے گئے اور ان کے اہل حرم نبی زادیاں شہر بہ شہر پھرا کر ان کو ذلیل کرنے کی

کوشش کی گئی مجبوراً یزید نے آل محمدؐ کو کافی عرصے بعد رہا کیا سن ۶۴ھ میں امیر مختار نے قید سے آزاد ہو کر کوفے کی گلیوں میں جھنڈا اٹھا کر ہاتھ میں لے کر یا الثارات الحسینؑ. ہائے مولا حسینؑ تیرا بدلہ کی صدائیں بلند کیں اب قارئین و ناظرین کرام چشمہ تعصب اتار کر تاریخ کی ورق گردانی کے بعد آپ اہل انصاف بن کر کس نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں۔ کیا حضرت عثمان کا ماتم غلط کہو گے ہاتھ نائلہ کا پنجہ علم میں لگانا یعنی حاکم شام معاویہ ابن ابوسفیان اگر کرتا حضرت عثمان کا علم کا پھریرا بنائے اور نیزا علم بنائے اور حضرت عثمان کی بیوی کی ہاتھ کا پنجہ نوک نیزا پر چڑھائے اور ندبہ و نوحہ خوانی کروائے تو جائز ہے باقی نواسۂ رسول دلبند بتول، نور نظر علیؑ حسنؑ مجتبیٰ کی کمر کا زہر، جناب امام مظلوم حسینؑ جس کا ہاتھ جمال ملعون نے ازار بند کی لالچ میں کاٹا اور دوسرا ہاتھ انگوٹھی کی لالچ میں کاٹا اور آپ کے برادر بھائی عباس علمدار کے دونوں ہاتھ کاٹے اگر ہم ان دونوں بھائیوں کی یاد میں اگر مولا کا علم اور پنجہ یادگار کے طور پر اٹھائیں تو ناجائز ہے حالانکہ اس کی ابتداء تو ۶۴ ہجری میں امام علی زین العابدینؑ کے زمانے میں مختار ابن ابی عبیدہ ثقفی نے کیا ہے جو جائز ہے جو اس کا انکار کرتے ہیں وہ امام سجادؑ یا امام محمد باقرؑ کا فرمان منع علم و پنجہ کا دکھائیں۔ تو ہم بند کریں گے۔ ورنہ بند کروانا مقصری نہیں تو اور کیا ہے؟

جہلا لوگ معترض ہوتے ہیں یہ کالے لباس کی رسم اور ماتم کی رسم یزید بن معاویہ کے گھر سے ہوئی اُس کی بیوی نے پہلے کالا لباس (ہندہ بنت عامر) نے کیا لہٰذا یہ رسم یزیدی رواج یزیدی ہے تو قارئین عرض ہے:

موسےٰؑ فرعون کے گھر میں فرعون کی رقم سے پلا بڑھا ہے کیا یہ موسےٰؑ بھی فرعونی ہے کیا خدا والا موسےٰؑ نہیں ہوا۔ موحد موسیٰ کلیم اللہ نہیں ہے۔ فرعون نے موسیٰ کو اپنے خزانے ... ان کی والدہ کو دودھ پلانے کا پیسا دیا اس سے فرعون کی ذات کو کوئی فائدہ نہیں۔ ٹھیک اسی طرح یزید کا کالا لباس کروا کر دینا اس کو کوئی فائدہ نہیں۔

او! خدا کے بندو ہم بھی یزید کو فرعون ہی سمجھتے ہیں۔

خدا کے گھر میں موسیٰ پلا۔ یزید کے گھر میں فخر موسیٰ امام حسینؑ کا ماتم ہوا۔

فرعون کی بیوی پہلے موسیٰ پر ایمان لائی۔ یزید کی بیوی ہندہ بنت عامر نے ماتم امامؑ کیا۔

وہ امام مظلومؑ و اولی الامر اور شہید اعظم مانی گئی تھی اس لئے ہم فرعون کی بیوی کو یزید کی بیوی کے برابر سمجھتے ہیں۔

اگر قرآن فرعون کی بیوی کی تعریف کر گیا۔ تو ہم بھی یزید کی بیوی کی تعریف کریں گے۔

اگر زوجہ فرعون موسےٰ کی مومنہ ہے۔ تو یزید کی بیوی امام حسینؑ کی ماتم دار ہے اور وہ بھی مومنہ ہے۔

اگر زوجہ فرعون جنت میں جائے گی۔ تو یقیناً یزید کی بیوی بھی جنت میں جائے گی۔

اگر فرعون کی بیوی کا جنت میں جانے سے فرعون کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ ویسے ہندہ بنت عامر زوجہ یزید کا جنت میں جانے سے یزید کو بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔

جناب آسیہ زن فرعون کا شوہر منکر خدا مردود ہوسکتا ہے۔ تو یزید بن معاویہ ہندہ بنت عامر کا شوہر منکر امام اور منکر رسول و منکر خدا جہنمی ہے۔ مردود ہے۔

[مقصرین کبھی اذان میں کبھی تشہد میں کبھی درود میں علیؑ کو شامل نہیں کرتے]

وہی شیعہ منافقین مقصر گروپ کے لوگ ادھر علیؑ ولی اللہ پر جھگڑا کرتے ہیں اُدھر کبھی اذان میں علیؑ ولی اللہ کا انکار کرتے ہیں، کبھی تشہد میں پڑھنے والوں پر فتویٰ لگاتے ہیں، کبھی خود بھی اذان میں علیؑ ولی اللہ پڑھتے ہیں، کبھی خود ہی کلمہ میں علیؑ ولی اللہ پڑھتے ہیں، کبھی جلسوں میں علیؑ ولی اللہ کہتے ہیں۔ ان سے کوئی پوچھے جب علیؑ ولی اللہ آپ پر واجب ہی نہیں تو دل میں منافقت رکھ کر کیوں پڑھتے ہو اس سے نہ پڑھو تو بہتر ہے۔

کبھی کہتے ہیں نعرۂ ولایت حالانکہ نعرۂ حیدری ہمارا مسلم ہے دنیا کو تسلیم ہے نعرۂ ولایت نہیں

ہے بلکہ کلمہ ولایت ہے علیؑ ولی اللہ۔

آج کل علیؑ کی ذات سے بڑا بغض رکھنے والے کبھی علیؑ کو درود میں سے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں کبھی درود پڑھتے اس میں کھانچا کرتے ہیں۔ جیسے اللّٰھم صل علی محمد یہاں چپ ہوجاتے ہیں پھر کہتے ہیں وَ آلِ محمد. کبھی کہتے ہیں علیؑ درود میں ہیں ہی نہیں۔

اس کا ثبوت کنڈیارو کے قریب سیدوں کے گاؤں عیلن شاہ ایک سید صاحب اسٹیج سیکریٹری ایک سیدزادی والدہ سید قبلہ غلام رسول شاہ رضوی کے چہلم کی مجلس میں پڑھ رہا تھا دوران مجلس اس نے مجھے کہا کہ مولوی قاضی غلام شبیر صاحب علیؑ درود میں کہاں ہے ثابت کرو؟ کنڈیارو کے مومنین کو جناب سیدہؑ کا واسطہ دے کر دریافت کر سکتے ہیں۔ لوگوں نے اس کی کیا آؤ بھگت کی وہ ان سے پوچھئے اسے کہا کہ آپ شیعوں کو بدنام کرنا چاہتے ہو یہ کیوں نہیں کہتا کہ میرا خود کا عقیدہ نہیں ہے۔ کیوں درود میں کھانچا مارتے ہیں یہ مجھے اس وقت پتا لگا۔

اس لئے میں آپ کی توجہ زمانہ رسولؐ کے منافقین کے عادات پر دلاتا ہوں۔ جب حضورؐ پر آیت: اَنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. کی آیت نازل ہوئی تب حضورؐ نے لوگوں کو درود سکھایا۔ اس کے باوجود حضورؐ سے سوال کرنے لگے (منافقین) کَیْفَ نُصَلِّی عَلَیْکَ (فَکَیْفَ قَالَ قُوْلُوْ). کیسے درود پڑھیں آپ پر (پھر بھلا (یہ لفظ ناراض ہو کر سختی سے حضورؐ سے پوچھتے تھے۔ تو آپؐ فرماتے) کہیئے کیسے پڑھیں)۔ کہو یعنی ملا کر پڑھو اس میں کھانچا نہ ڈالو۔ بلکہ یوں پڑھو قولوا. اللّٰھم صل علیٰ محمدٍ وَّآلَ مُحَمَّدٍ.

بقول حضرت ابوسعید خذری کنا نعرف المنافقین ببغض علیؑ بن ابیطالبؑ فی عھد رسول اللّٰہ.

دیکھو (۱) بحوالہ الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۲۲ (۲) شرح ابن ابی الحدید نہج البلاغہ کی شرح جلد ۲ صفحہ ۴۳۸

(۳) شرح ابن ابی الحدید نہج البلاغہ کی شرح جلد ۳ صفحہ ۲۶۶۔

(۴) کنز العمال جلد ۱۵ صفحہ ۶۱ حدیث ۲۶۱۔ (۵) اسد الغابہ فی معرفت الصحابہ ج ۲ صفحہ ۳۰

ہم زمانہ رسول میں معرفت رکھتے تھے یعنی پہچانتے تھے منافقوں کو تحقیق علیؑ کے ساتھ ان کا نام لیتے جل جاتے تھے۔ حضرات حضورؐ سارا دن تو مسجد میں بیٹھے نہیں ہوتے تھے حضورؐ کی ازواج مطہرات بھی تھیں، در بتول پر بھی جانا ہوتا تھا کیونکہ اس آیت کے نزول کے بعد حضورؐ ۶ ماہ متواتر علیؑ و فاطمہؑ کے دروازے پر درود پڑھنے جاتے تھے۔

پیچھے منافقین درود پڑھتے تھے اللّٰھم صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد، اللّٰھم صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد، اللّٰھم صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد، کئی مرتبہ حضورؐ آئے، آکر ان کو ڈانٹا کہ مجھ پر دم بریدہ (پونچھ کٹا ہوا) درود نہ پڑھو پھر ان کی تو مجبوری ہوگئی حضورؐ موجود ہوتے تو پڑھتے اللّٰھم صل علیٰ مُحَمَّدٍ وَّ آل محمد اگر حضورؐ سامنے نہ ہوتے ان کو یقین ہوتا کہ حضورؐ اب آرام فرما رہے ہیں یا ابھی گھر سے فلاں وقت تک مسجد تشریف نہیں لائیں گے تو وہی دشمنی علیؑ کی وجہ سے کہتے رہتے اللّٰھم صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد، اللّٰھم صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد، اللّٰھم صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد۔ اگر یہ کہہ رہے ہوتے اللّٰھم صل علیٰ محمد اور حضورؐ اچانک نکل پڑتے تو باقیوں کو آگاہ کرنے کے لئے ان کے منافق ساتھی ایک دم کہہ دیتے وَآلِ مُحَمَّد۔ ہر بار اسی لئے بیان کیا جاتا ہے کہ خود را فضیحت دیگر را نصیحت ان لوگوں کو پھر اہلسنت برادران کو کچھ کہنے کا حق نہیں کہ آپ لوگ نماز میں درود ابراہیمی پڑھتے ہو اور واعظ میں وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ وعلماءِ دینہ اجمعین. اس لئے ہم شیعہ پہلے خود کو سنبھالیں پھر دوسرے مذاہب پر انگشت نمائی کریں۔

اور آج کل بھی ایسا ہی درود جا بجا ملے گا اگر ان کی اصلاح کے لئے ان کو صحیح پڑھنے کے لئے ہدایت کرو اور کہو تو لڑ جاتے ہیں اگر ان کو لڑنے کی قوت نہیں یا مصلحت سمجھتے ہیں کہ اب طاقتور

(قوت والے بڑے اثر رسوخ والے) لوگ بیٹھے ہوئے ہیں تو کہتے ہیں یہ ایرانی لہجہ میں ہم پڑھتے ہیں، ان بھلے آدمیوں سے کوئی پوچھے تو کیا اس درمیان میں سانس لے کر، دم لے کر جو درود پڑھتے ہو اگر صحیح پڑھتے ہو تو نماز بھی مولوی صاحب ایرانی لہجہ میں کیوں نہیں پڑھتا جس نے تمہیں سکھایا ہے اس کے ساتھ مل کر نماز میں بھی یہی درود ایرانی لہجہ میں پڑھ کر دکھاؤ۔

یہ تو ایران کے علماء کی مخالفت کرتے ہو اگر نماز میں صحیح پڑھتے ہو تو مجلس میں دوسرا طریقہ اختیار کیوں کرتے ہو جس نے آپ کو یہ درود پڑھنا اس طرح سکھایا اگر صحیح ہے تو نماز میں پڑھو وہ نماز میں مولوی ایرانی لہجے سے کیوں نہیں پڑھواتا اگر یہ ایرانی لہجہ ہے تو خدارا مولویوں کو بدنام نہ کرو۔ یہ تو اتحاد بین المسلمین جو آپ نے کیا ہے ان کی طرح تم بھی نماز والا صحیح درود اور واعظ والا دوسرا درود پڑھ کر ان کے بھائی ہونے کا ثبوت دیتے ہو۔ مذہب شیعہ خیر البریہ کو برباد کرنا چاہتے ہو۔ کس منہ سے اپنے بے خبر بھائیوں کو تنبیہ کرتے پھرتے ہو۔

واقعہ یاد آتا ہے ایک ایرانی امام صادقؑ آل محمد کی خدمت میں آیا آپ سے عربی میں گفتگو کرنے لگا مگر لہجہ وہی ایرانی، امام معصومؑ نے فرمایا اے ایرانی باشندے کیا تجھے تیری زبان نہیں آتی کہا مولا آتی ہے۔ امامؑ نے فرمایا تو جو مقصد بیان کرنا چاہتا ہے اپنی زبان میں (فارسی) بیان کر اس نے کہا مولا عرض یہ ہے کہ میں تو بولنے لگتا مگر میں نے سوچا شاید آپ کو فارسی نہ آتی ہو اس لئے میں نے عربی کہنا شروع کر دی۔ امامؑ نے فرمایا اے جاہل تجھے معلوم نہیں امام ہوتا ہی وہی ہے جو کائنات کی ہر زبان جان بھی لے اور بول بھی سکے۔

حضورؐ نے درود سمجھایا ہے صَلُّوْ عَلَی النَّبِیِّ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً لِعَلِیٍّ۔ لہٰذا پڑھو اللّٰھم صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّد (آل میں علیؑ شامل ہیں) دیکھا گیا ہے کہ نماز میں بھی تقصیر (کمی) کی جا رہی ہے اور یہ شروع سے (مقصر) دشمنان آل محمد کوشش کرتے چلے آئے ہیں۔ کلمہ اور اذانوں تک اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔ (کہیں کہیں) آج کل عشاء کی اذان الگ دینے لگے ہیں۔ غیروں سے وہابی شیعہ مقصر بھائی چارہ قائم کرتے ہیں۔ حد ہوگئی مقصر

شیعہ ہی کہتے ہیں کہ شیعوں نے اذان بڑھادی ہے جب کہ ہماری اذان بیس کلمات پر منحصر ہے اہلسنت برادران کی کتاب مشکوٰۃ شریف میں انیس کلمات ہیں۔ معلوم ہوا کہ ہم دونوں میں انیس بیس کا فرق ہے۔

(۱) مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۳۔ (۲) المحلی ابن حزم ج ۳ صفحہ ۱۵۰

ان أبا محذورة حدثه أن رسول اللّٰهِ عَلَّمَهُ الْاَذَان تسعَ عَشْرة كَلِمَةٍ وَالْاِقَامَةَ سَبعَ عَشرَه كَلِمَةٍ.

ترجمہ: حضرت ابومحذورۃ فرماتے ہیں حضورؐ نے مجھے اذان کے انیس (۱۹) کلمات سکھائے اور اقامت کے اٹھارہ (۱۸) کلمات۔ اہلسنت والجماعت کے علماء کا علمی حشر بھی سن لیجئے۔

اور سنی برادران روزانہ پانچ نمازوں کے لئے اذان دیتے ہیں اس میں (۱۵) پندرہ کلمات ہیں جب کی صبح کی اذان میں اصلاۃ خیرٌ من النوم دومرتبہ یہ ہوئے (۱۷) سترہ مرتبہ مگر افسوس اذان تو صبح کی دے دی مگر اقامت میں وہ کلمات ہوتے ہیں جو اذان میں بھی ہوتے ہیں مگر اہلنت برادران کا نظریہ ہی نرالا ہے دین ہی اپنے مقصد پر ہے کہ روزانہ صبح کے اذان میں دو کلمات اصلاۃ خیرٌ من النوم کہا مگر اقامت میں وہ جملے نہیں ملتے اور نہ کہا کرتے ہیں اور یہی کہہ سکتے ہیں بھلا وہاں کوئی نیند میں کہاں نماز نہیں پڑھتے اور اگر بارش آئے تو ان کی اذان الگ لکھی ہے صَلُّو فی بُیُوتکُم دیکھو صحیح بخاری۔ اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھو (ایسا نہ ہو کہ باہر نکلو پاؤں پھسل جائے، ٹانگ نہ ٹوٹ جائے)۔ حالانکہ اہلسنت والجماعت کے کتب جیسے موطا امام محمد صفحہ ۴۹ میں لکھا ہے عبداللہ بن عمرؓ بن خطاب اہلسنت والجماعت کے بعد رسول دوسرے حکمران صاحب) کا بیٹا اذان میں دومرتبہ کہتا تھا حی علیٰ خیر العمل مگر حی علی الفلاح کے بعد کہتے تھے۔

المحلی ابن حزم ج ۳ صفحہ ۱۶۰ وقد صح عن ابن عمرو أبی أُمامة بن سهل بن حنيف أمنهم كانوا يقولون فی أذانهم حی علی خير العمل.

ترجمہ: ابن عمر اور ابی امامہ بن سہل بن حنیف ہمیشہ کہتے تھے اپنی اذانوں میں حی علی خیر العمل

[باب الآذان]

دیکھو مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۶۳ المحلی بن حزم ج ۳۔۴ صفحہ ۱۵۰ یہ کتاب اس وقت مدینہ منورہ یونیورسٹی میں پڑھائی جاتی ہے لکھا ہے عن ابی محذورہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان تسع عشرۃ کلمۃ والاقامۃ سبع عشرۃ کلمۃ۔ رواہ احمد ترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی وابن ماجہ

حضرت ابومحذورہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے مجھے سکھائے اذان کے انیس (۱۹) کلمات اور اقامت کے اٹھارہ (۱۸) کلمات۔

زمانہ رسول میں کلمات ۱۹ بقول علماء اہلسنت والجماعت کے کتب میں تھے۔

جب کہ آج کل اذان کے جو اہلسنت والجماعت کے مسجدوں سے آرہی ہے جملہ پندرہ (۱۵) کلمات ہیں۔ باقی چار کلمات ضائع کئے گئے ہیں۔

دیکھو (۱) موطا امام محمد صفحہ ۴۹۔ (۲) محلی بن حزم ج ۳۔۴ صفحہ ۱۵۰

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر اذان میں بعد حی علی الفلاح کے دومرتبہ حی علیٰ خیر العمل کہتے تھے۔

تاریخ خلفاء صفحہ ۳۰۴، صفحہ ۳۵۹ ثم فی ربیع الاول سنة خمين ادنونی مصر بحی علیٰ خیر العمل. سنی بھائیوں نے صفحہ ۳۵۹ میں اجازت دے دی حی علیٰ خیر العمل کی۔

سیرت حلبیہ ج ۲ صفحہ ۳۰۵ و نقل عن ابی عمر عن علی بن الحسین رضی اللّٰه عنهما أَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ فِی آذَانِهُمَا بَعْدِ حَیَّ عَلیٰ الْفَلَاح: حَیَّ عَلیٰ خَیْرِ الْعَمَل.

ترجمہ: سیرت حلبیہ میں یہ روایت نقل کی ہے عبداللہ بن عمرؓ اور امام علیؑ زین العابدین علیہم السلام دونوں ہمیشہ کہتے تھے اپنی نمازوں کے اذانوں میں حی علیٰ الفلاح کے بعد حی

علیٰ خیر العمل.

تاریخ خلفاء صفحہ۳۰۵فی سنة ستین علے المؤذون بدمشق فی الآذان بحی علیٰ خیر العمل.

ترجمہ: دمشق میں اذان میں کہا گیا حی علیٰ خیر العمل۔

سیرت حلبیہ ج۲صفحہ۳۰۵ پر اوپر لکھا ہے کہ وذکر بعضهم ان فی دولت نبی بوید کانت الرافضة تقول بعد الحیعلتین حی علیٰ خیر العمل.

فلما کانت دولت السلجوقیه منعو المؤذینین من ذالک وأمرو ان یقولوا فی ألآذان الصبح بدل ذالک الصلاة خیر من النوم مرتین.

ترجمہ: بعض ذکر کرتے ہیں کہ دولت (حکومت) بنی بویہ میں شیعوں (رافضیوں) کو کہنے کی اجازت تھی حی علیٰ خیر العمل اذان میں کہتے تھے پھر جب حکومت سلجوقیہ آئی اس نے منع کیا اور اصلاۃ خیر ''من النوم میں بدل دیا۔

(۱) یہ بدعت حضرت عمرؓ ہے۔

سیرت حلبیہ ج۲صفحہ۳۰۳فی المؤطا ان المؤذن جاء عمر یؤذنه لصلاة الصبح فوجده نائما فقال الصلاة خیر من النوم فأمره عمر رضی الله ان یجعلها فی الفداء الصبح وفی ترمذی.

ترجمہ: موطا میں لکھا ہے کہ مؤذن حضرت عمرؓ کے پاس گئے آپ کو نماز میں اٹھانے کے لئے ان کو نیند میں دیکھا اور کہا نیند سے نماز افضل ہے۔ حضرت عمر نے حکم جاری کیا کہ آج کے بعد یہ کلمات اذان میں کہا کرو۔

شرح مقاصدہ علامہ تفتازانی صفحہ۲۹۴ میں لکھا ہے

ثلاث کن علیٰ عهد رسول الله انا نهی عنهی وَاَحَرَ مُنَ حی متعة

النساء ومتعة الحج وحی علیٰ خیر العمل.

ترجمہ: حضرت عمر کی زبانی روایت ہے کہ تین چیزیں زمانۂ رسولؐ میں تھیں جس کو میں عمر نے بعد میں حرام قرار دیا اور منع کیا اور کرنے والے کے لئے سزا مقرر کی۔ عورتوں کا نکاح (متعہ) کرنا۔ حج وعمرہ اکٹھے کرنا اور اذان میں حی علی خیر العمل کہنا۔ حضرت عمرؓ نے خود اعتراف کیا۔

موطا امام محمد صفحہ۴۹

الفاروق شبلی نعمانی صفحہ۲۷۷۔۲۷۸ سیرت عمر بن خطاب لکھا ہے یہ حضرت عمرؓ کی بڑھائی ہوئی ہے۔ (۲) یعنی یہ بدعت عمرؓ ہے۔ اصلاۃ خیر من النوم دو مرتبہ ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح صفحہ۶۴عن مالک بلغه ان المؤذن جاء عمر یوذنه لصلواة الصبح فوجده نائما فقال الصلواة خیر من النوم فامره عمر ان یجعلها فی نداء الصبح رَوَاه موطا. ترجمہ اوپر گذر چکا ہے۔

اب دیکھو السلافۃ البلاغہ فی امر الخلافۃ میں حضرت علامہ عبد اللہ مُراغي مصری اہلسنت و الجماعت لکھتے ہیں۔ اشهد ان امیر المومنین علی ولی الله.

(۱) روایت حضرت ابوذر غفاری (۲) حضرت سلمان محمدی نے اذان میں پڑھا، دو مرتبہ ولایت علیؑ کی گواہی دی لوگ حضورؐ کو شکایت کرنے آئے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم نے غدیر خم میں میری زبان سے من کنت مولاه فعلی مولاه سنا ہے۔ لوگوں نے کہا، ہاں سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا پھر یہ وہی تو گواہی ہے۔ جس کا اللہ مولا ہے، میں بھی مولا ہوں، تمہارا علی بھی مولا ہے۔ تینوں گواہیاں دو۔

{ اشهد ان امیر المؤمنین وامام المتقین علی'' ولی الله} یا

{اشهد ان امیر المؤمنین وامام المتقین علی''حجة الله یا ولی الله}

حضرات دیکھئے حضرت ابی محذورہ نے حضورؐ سے انیس کلمات سیکھے۔

اور اہلسنت والجماعت کی آج کل کی اذان کے کل پندرہ کلمات ہیں اس کا مطلب چار کلمات غائب کئے گئے ہیں۔

[آج کل کی اذان اہلسنت والجماعت]

۱۔اللّٰہ اکبر ۲۔اللّٰہ اکبر ۳۔اللّٰہ اکبر ۴۔اللّٰہ اکبر

۵۔اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ

۶۔اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ

۷۔اشھد ان محمد رسول اللّٰہ

۸۔اشھد ان محمد رسول اللّٰہ

۹۔حی علی الصلاۃ ۱۰۔حی علی الصلاۃ

۱۱۔حی علی الفلاح ۱۲۔حی علی الفلاح

۱۳۔ اللّٰہ اکبر ۱۴۔ اللّٰہ اکبر

۱۵۔لا الہ الا اللّٰہ.

وہ چار کلمات جو غائب کر دیئے گئے ہیں

۱۶۔حی علی خیر العمل ۱۷۔حی علی خیر العمل

جو بدل دیئے گئے ہیں۔الصلاۃ خیرٌ من النوم ۔الصلاۃ خیرٌ من النوم

یہ صرف صبح کی اذان میں بحکم حضرت عمرؓ بن خطاب کے ہے۔مگر اقامت میں خدا جانے کیوں نہیں پڑھتے۔باقی رہے چار میں سے دو۔وہ یہ ہیں۔۱۸۔۱۹

۱۸۔اشھد ان امیر المؤمنین وامام المتقین علی" ولی اللّٰہ

۱۹۔اشھدان امیر المؤمنین وامام المتقین علی"ولی اللّٰہ

(۱) مذہب اہلسنت والجماعت کے کتب میں اذان ۱۹ کلمات والی موجود ہے۔

باقی کتب شیعہ میں صرف لا الہ الا اللّٰہ آخر میں دو مرتبہ کہتے ہیں جملہ بیس (۲۰) کلمات ہیں اسی لئے عرف عام میں ہے بھائی شیعہ سنی میں انیس بیس کا فرق ہے۔

[اذان واقامت]

(۱) دیکھئے المحلی بن حزم ج۳ صفحہ۱۶۰ وقد صح عن ابن عمر وأبی امامة بن سهل بن حنیف أنهم كانو يَقُوْلُوْنَ فِی آذانهم حیٰ علی خیر العمل.

(۲) دیکھئے کنز العمال ج۴ صفحہ۲۶۶۔۲۷۰ عن لیث بن سعد عن نافع انّ ابن عمر كان اذا قال حی علی الفلاح قال اثرها حی علی خیر العمل

(۳) دیکھئے موطا امام محمد صفحہ۴۹ عن ابن عمر انه كان يكبر فی اللّٰه وثلاثا ويشهد ثلاثا وكان احيانا اذ قال حی علی الفلاح قال حی علی خیر العمل.

(۴) دیکھئے سیرت حلبیہ ج۲ صفحہ۳۰۵ عن ابن عمر و علی ابن الحسینؑ زین العابدینؑ كان يقولان حی علی خیر العمل.

(۶) دیکھئے البدایہ ونہایہ ج۱۲ صفحہ۳۴۴ نور الدین زنگی نے اپنی حکومت میں اجازت دے دی حی علی خیر العمل کہنے کی۔

(۷) دیکھئے البدایہ ونہایہ ج۱۲ صفحہ۳۵۵ صلاح الدین ایوبی نے اپنی حکومت میں اجازت دے دی حی علی خیر العمل کہنے کی۔

(۸) دیکھئے علل الشرایع شیخ صدوق علیہ رحمہ صفحہ۲۹۰ عکرمہ سے بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ابن عباس سے کہا کہ عباس اذان میں حی علی خیر العمل کا فقرہ کیوں حذف ہو گیا.....عمر نے اس لئے حذف کیا کہ لوگ نماز پر بھروسہ کریں گے جہاد کو چھوڑ دیں گے۔

(۹) دیکھئے کتاب لغات الحدیث صفحہ۶ لفظ ان جلد۱ ابن النباح حضرت علی کا مؤذن تھا وہ

اذان میں حی علی الفلاح کے بعد حی علی خیر العمل کہا کرتے تھے۔ حضرت علیؑ جب اسے دیکھتے تھے تو کہتے تھے مرحبا ان لوگوں کے لئے جو انصاف کی بات سمجھتے ہیں۔ کذا فی مجمع اللبحرین. جیسے مجمع البحرین میں بھی لکھا ہے۔

(۴) علی بن محمد حنفیہ نے فضل بن شاذان سے انہوں نے محمد ابی ابن عمر سے انہوں نے حضرت ابوالحسنؑ سے پوچھا مولا نے فرمایا ہے کہ ظاہری سبب لوگ نماز پر بھروسہ کر کے جہاد ترک کر دیں گے۔ باطنی سبب حی علی خیر العمل سے مراد ولایت علیؑ ہے، لوگ کہیں ابھریں اور اس کی دعوت دینے نہ لگیں۔

(۵) تفسیر اس کی برادر خیر فاطمۃ زہرا اور اولاد فاطمۃ کی طرف دعوت حی علی خیر العمل سے مراد ہے۔

تفسیر صافی ج ۲ صفحہ ۲۲۱۔ اَذَان مِنَ اللّٰہ وَرَسُوْلِہٖ عن سجادؑ وھو اذان امیر المؤمنین علیہ السلام.

ترجمہ: نص مل گئی امام معصوم سجادؑ فرماتے ہیں میرے دادا علیؑ کا نام اذان ہے قرآن میں جب علیؑ کا نام ہی اذان ہے تو وہ اذان کیسی ہے جس میں حیدر کرارؑ کا نام نہ آئے۔

آیئے دیکھئے (۱) اصول کافی ج ۱ صفحہ ۴۴۱ لما خلق السمٰوٰۃ والارض امر منادیاً فناد اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ ثلاثاً اشھد ان محمد رسول اللّٰہ ثلاثاً اشھد ان علیاً امیر المومنین حقا ثلاثاً.

(۲) امالی شیخ صدوق صفحہ ۴۸۳ لما خلق السمٰوٰۃ والارض امر منادیاً فناد اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ ثلاثاً اشھد ان محمد رسول اللّٰہ ثلاثاً اشھد ان علیاً امیر المومنین حقا ثلاثاً.

(۳) حیات القلوب ج ۲ صفحہ ۱۴۱۔ ما خلق السمٰوٰۃ والارض امر منادیاً فناد

اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ ثلاثاً اشھد ان محمد رسول اللّٰہ ثلاثاً اشھد ان علیاً امیر المومنین حقا ثلاثاً. خلاصہ یہ ہے اللہ نے زمین آسمان بنا کر منادی کروائی تینوں گواہیوں سے اعلان کرایا۔

علامہ وحید الزمان لغات الحدیث ج ۴ صفحہ ۶ میں لکھتے ہیں علیؑ کا ابن النباح مؤذن تھا وہ ہمیشہ اذان میں کہتا تھا۔

حی علی خیر العمل.

خداوند عالم نے پہلی آذان جو دلوائی وہ یہ تھی، تین کلموں سے۔ جو اصول کافی کی روایت ہے اس روایت سے معلوم ہوا کہ آذان میں یہ تین شہادتیں دینا امر خدا ہے۔

(۱) اصول کافی ج ۱ صفحہ ۴۴۱ روایت نمبر ۸ (۲) الشافی ترجمہ اصول کافی ج ۱ صفحہ ۹۔۱۰

یعقوب عن سنان بن طریف عن ابی عبد اللّٰہ علیہ السلام یقول: قال: اِنَّا اول اھل بیت نَوَّ اللّٰہُ باسمائنا انہ لما خلق سمٰوٰۃ والارض أَمَرَ. منادیاً فنادا اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ ثلاثا اشھد انّ محمد رسول اللّٰہ ثلاثا اشھد انَّ علیاً امیر المومنین حقا ثلاثا.

ترجمہ: فرمایا امام جعفر صادقؑ نے ہم سب سے پہلے وہ خانوادہ ہیں کہ بلند کیا اللہ نے ہمارے ناموں کو جب اس نے آسمان زمین کو پیدا کیا تو ایک منادی یہ ندا کرنے کا حکم دیا۔ اَشھد ان لا الہ الا اللّٰہ (تین بار)۔ اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ (تین بار)۔ اشھد ان علیاً امیر المؤمنین حقاً (تین بار)۔

[نص قرآن اذان میں نام علیؑ]

پھر اعتراض کیسا جب چھٹے امام کے دور میں بتایا گیا معصوم بتا رہا ہے۔

شیعہ تفسیر قمی ج ۱ صفحہ ۲۸۲، شیعہ تفسیر برہان جلد ۳ صفحہ ۳۶۴۔۳۶۵، شیعہ تفسیر صافی جلد ۲ صفحہ ۳۲۱

شیعہ تفسیر عیاشی جلد۲ صفحہ۷۲، تفسیر درمنثور ج۳ صفحہ۲۱۱۔

اہلسنت والجماعت جلال الدین سیوطی۔

عن علی بن الحسین قال الاذان امیر المومنینؑ. مولاعلی کا نام ہی اذان ہے۔

أذان من اللّٰه ورسوله الی الناس یوم الحج اکبر

واخرج ابن ابی حاتم عن حکیم بن حمید رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال. قال لی علی بن الحسین ان لعلی فی کتاب اللّٰه اسمها ولکن لا تعرفونه قلت ما هو قال الم تسمع قول اللّٰه وأذان من اللّٰه ورسوله الی الناس یوم الحج الاکبر هو واللّٰه أذان.

ترجمہ: ابن ابی حاتم نے حکیم بن حمیدؓ سے سنا۔ کہا اس نے مجھے فرمایا علی بن الحسینؑ نے تحقیق علیؑ کے لئے کتاب اللہ (قرآن مجید) میں نام ہے ان کا لیکن تم نہیں جانتے اس نے عرض کی مولا کیا ہے وہ (کون سا نام ہے وہ جو ہم نہیں جانتے) آپ نے فرمایا خدا کی قسم وہ نام ان کا اذان ہے۔

تفسیر قمی ج۱ صفحہ۲۸۲ قال وحدثنی ابی عن فضالة بن ایوب عن ابان بن عثمان عن حکیم بن جبیر عن علی ابن الحسینؑ فی قولهٗ (أأذان من اللّٰه ورسوله) قال الاذان امیر المؤمنین فی حدیث آخر قال امیر المؤمنین کنت ان لا اذان فی الناس (یوم الحج الاکبر)

ترجمہ: امام سجادؑ فرماتے ہیں امیر المومنینؑ ہی اذان ہیں۔

تفسیر صافی ج۱ صفحہ۳۲۱ قمی والعیاشی عن السجادؑ الاذان امیر المؤمنین علیهم السلام.

تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں: امام سجادؑ فرماتے ہیں امیر المومنینؑ ہی اذان ہیں۔

تفسیر عیاشی ج۲ صفحہ۷۲ عن حکیم ابی جبیر عن علی ابن الحسین فی قول اللّٰه هو الاذان من اللّٰه ورسولهٗ قال الأذان امیر المؤمنین علی علیهم السلام.

ترجمہ: امام سجادؑ کا فرمان اللہ کا قول وہ اذان امیر المومنینؑ ہیں۔

بحار الانوار میں قول امام علی رضاؑ ہے۔ فرمایا امام علی رضاؑ نے میرے دادا علیؑ کا نام قرآن میں اذان بھی ہے۔

بقول معصوم معلوم ہوا کہ علیؑ کا نام ہی اذان ہے۔ جب نص قرآنی مل گئی تو اس کے لئے اجتہاد مردود ہے، جب نام علیؑ امیر المومنین اذان ہے پھر وہ اذان کیسی جس میں نام علی نہ ہو

[اذان میں نام علیؑ واجب ہوگیا]

الفاروق شبلی نعمانی صفحہ۲۷۷ سیرت عمر میں لکھا ہے۔ یہ ان کی اولیات بڑھائی ہوئی چیزوں میں سے ہے۔

(۱) یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ولم تفعل فما بلغت رسالته واللّٰه یعصمک من الناس ان اللّٰه لا یهدی القوم الکافرین. سورہ مائدہ۔ یہ اس وقت قرآن میں پڑھتے ہیں۔

مگر اہلسنت والجماعت کے تفاسیر جیسے تفسیر درنشور میں لکھا ہے اس آیت کے تحت کہ زمانہ رسولؐ میں ہم اس طرح پڑھتے تھے۔ یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک عن علی مولیٰ المؤمنین (علی مومنوں کا مولا ہے) وانْ لَمْ تَفْعَلْ. الخ قرآن مجید پ۲ سورۃ بقر میں ارشاد ہے کہ ولا تکتم الشهادة عنده من اللّٰه. (قرآن) ہرگز نہ چھپاؤ اس اللہ کی طرف والی گواہی کو مگر منافقین خود نہ پڑھتے ہیں بلکہ اس کے برعکس جھگڑا کرتے ہیں۔ روکنے پر فساد کرتے ہیں۔

(۲) واذ قیل لهم لاتفسدوفی الارض قالو انانحن له مصلحون انهم مفسدون ولاکن لا تشعرون.

کہتے ہیں ہم تو اصلاح کررہے ہیں حالانکہ یہ دشمنوں سے صلح کرتے پھرتے ہیں ان کو شعور نہیں کہتے ہیں ہم تو اصلاح کررہے ہیں۔ اصلاح شیعہ نامی کتابیں نکال کر پیش کرتے ہیں اوران میں اپنی رائے کا دخل دے رہے ہیں۔ آگے عرض کروں گا۔

اذان اصل یہ ہے۔

۱۔اللّٰہ اکبر ۲۔اللّٰہ اکبر ۳۔اللّٰہ اکبر ۴۔اللّٰہ اکبر
۵۔اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ ۶۔اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ
۷۔اشھدان محمدرسول اللّٰہ ۸۔اشھدان محمدرسول اللّٰہ
۹۔اشھد ان امیر المؤمنین وامام المتقین علی" ولی اللّٰہ
۱۰۔اشھدان امیر المؤمنین وامام المتقین علی"ولی اللّٰہ
۱۱۔حی علی الصلاۃ ۱۲۔حی علی الصلاۃ
۱۳۔حی علی الفلاح ۱۴۔حی علی الفلاح
۱۵۔حی علی خیر العمل ۱۶۔حی علی خیر العمل
۱۷۔ اللّٰہ اکبر ۱۸۔ اللّٰہ اکبر
۱۹۔لا الہ الا اللّٰہ ۲۰۔لا الہ الا اللّٰہ.

[اذان کے فصل کتنے ہیں؟]

اہلسنت کی مشکوٰۃ المصابیح شریف صفحہ ۶۳ باب الاذان میں ہے۔

عن ابی محذورۃ ان النبیؐ علمه الا ذان تسع عشرۃ ۹+۱۰=۱۱

کلمة والاقامة سبع عشرة ۸+۱۰=۱۱ کلمة رواه احمد و ترمذی وابو داؤد والنسائی والدارمی وابن ماجة.

ترجمہ: حضرت ابی محذورہ فرماتے ہیں تحقیق حضورؐ نے اذان کا علم دیا انیس (۱۹) کلمات کا اور اقامت میں اٹھارہ (۱۸) کلمے۔

شیعہ خیر البریہ مکتب فکر سے بیس کلمات ہیں جس کو مجتہدین کرام نے بھی بیان فرمایا ہے۔ اہلسنت والجماعت مکتبہ فکر سے بقول ابو محذورہؓ کے حضورؐ نے انیس کلمات سکھائے فرق تو صرف ایک کا ہے ویسے شیعہ خیر البریہ دومرتبہ لا الہ الا اللّٰہ کہتے ہیں۔ جیسے بریلوی حضرات نماز کی اذان دینے سے قبل حضورؐ کی ذات پر درود وسلام (اصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ) وغیرہ پڑھتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔ کچھ حضرات بعد اذان کلمہ شریف پڑھتے ہیں اس میں بھی کسی کو اعتراض نہیں۔

میں عرض گذار ہوں ان سنی بھائیوں سے جب تک آپ کو ۱۹ کلمات ملیں تب تک جو ہم بیس کلمات پڑھتے ہیں آخر میں ایک مرتبہ لا الہ الا اللّٰہ کہہ کر آپ انیس کلمات پڑھیں۔ جب کہ حی علی خیر العمل دومرتبہ تو حضرت عبداللہ ابن عمرؓ بھی پڑھتے تھے باقی علیؑ کی ولایت کی وہ حضرت عمرؓ نے خود ولایت کا اقرار کیا ہے آپ حضرات ان کی سنت سمجھ کر ہی پڑھو تا کہ ۱۹ کلمات پورے ہو جائیں آپ کی اذان کے۔ بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۵۶۵

(۱) دیکھو کتاب المسائل الاسلامیہ آقا سید محمد شیرازی مراجع صفحہ ۲۸۱۔۲۹۸، بیس فصل اذان اور علی" ولی اللہ جز اذان لکھی ہے۔

(۲) دیکھو کتاب الفقہ ترجمہ عروۃ الوثقیٰ آقا سید محمد شیرازی مراجع جلد ۱ میں بیس فصل اذان کے لکھے ہیں۔ حضرت سلمان پاک فارسیؓ نے علی" ولی اللہ پڑھا رسالتماب کو لوگوں نے شکایت کی آنحضرتؐ نے فرمایا اما دَعَیْتُم تولی بغدیر خم علی" ولی الله.

علامہ طبرسی نے بیس فصل اذان لکھے ہیں۔

(۳) دیکھو کتاب جواہر الولایۃ آقا سید کاظمین بروجردی نے لکھا ہے حضورؐ نے پڑھوایا علی ولی اللہ۔

(۴) دیکھو کتاب السلافۃ فی الامر الخلافۃ۔ شیخ عبداللہ مراغی مصری میں سنی عالم نے لکھا ہے سلمان فارسی/ ابوذر غفاری نے علی ولی اللہ پڑھا، حضورؐ سے لوگوں نے شکایت کی، حضورؐ نے فرمایا کیا تم نے غدیر خم پر نہیں سنا۔ من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ۔ یہی وہ ہے علیؑ ولی اللہ۔

(۵) دیکھو کتاب، کتاب الھدایہ فی کون الشھادۃ بالولایۃ صفحہ ۳۷

آقا شیخ عبدالنبی عراقی جلیل القدر مراجع قم نے لکھا ابوذر اور سلمان نے اذان و اقامت میں علی ولی اللہ پڑھا۔

(۶) دیکھو کتاب فی منھاج الصالحین۔ آقائے محسن الحکیم طباطبائی صفحہ ۱۱۹ میں مندرجہ ذیل عبارت ہے۔

(۷) منہاج الصالحین آقائے سید ابو القاسم الموسوی الخوئی ج ۱ صفحہ ۱۵۹ میں لکھا ہے

منھاج الصالحین فصل الثانی وتستحب الصلاۃ علی محمد و آل محمد عند ذکرہ اسمہ الشریف واکمال الشھادتین بالشھادۃ لعلیؑ بالولایۃ وامرۃ المؤمنین فی الاذان وغیرہ. مستحب ہے درود محمدؐ و آل محمدؐ پر ان کے نام لینے پر دونوں شہادتوں کا اکمال یعنی کامل ہونا ثابت ہے۔ علیؑ کی ولایت کی شہادت دینے سے اور یہ امر کیا گیا ہے مومنین کو اذان وغیرہ میں۔ حضرات اذان تو اذان ہے مگر مجتہدین کے زبان سے اور قلم سے وغیرہ کیا ہے۔

(۸) دیکھو کتاب صحیفۃ البیعا تالیف حضرت خطیب عبداللطیف چھاپ بغداد میں بھی بیس (۲۰) فصلیں لکھی ہیں۔

(۹) دیکھو کتاب موطا امام محمد صفحہ ۴۹ عبداللہ بن عمر اذان میں کہتے تھے۔

حی علیٰ خیر العمل حی علیٰ خیر العمل

اس سے ثابت ہوا کہ عبداللہ بن عمر نبی کے زمانے سے پڑھتا چلا آرہا تھا اپنے باپ کی حکومت میں باوجود ممانعت کے رسول کی مقرر شدہ اذان دیا کرتے تھے جو ولایت علیؑ کے ثبوت میں بعین دلیل ہے۔

(۱۰) شرح مقاصد ج ۲ صفحہ ۲۹۴ علامہ تفتازانی میں علی کی ولایت کی اذان میں گواہی تھی جس کا یہ اور دوسرا ثبوت قال عمر بن الخطاب کا قول موجود ہے۔ انہوں نے خود اعتراف کیا ہے کہ میں حرام کرتا ہوں۔

(۱۱) دیکھو شرح مقاصدہ علامہ تفتازانی ج ۲ صفحہ ۲۹۴

ترجمہ: میں ان سے روکتا اور ان کو حرام کرتا ہوں جو یہ تینوں کام کرے گا ان کو سزا دوں گا۔

ثلاث کن علےٰ عھد رسول اللّٰہ انا نھی عنھن واحرمھن وعاقب علینا حی متعۃ النساء. متعۃ الحج. حی علیٰ خیر العمل.

تین کام تھے زمانہ رسولؐ خدا میں۔ (۱) جو عورتوں سے (عدت کا نکاح) متعہ کرے گا۔ (۲) حج و عمرہ کے لئے۔ (۳) اذان میں ولایت علیؑ کے لئے۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضورؐ کے دور سے حضرت عمر کے دور حکومت تک اذان میں حی علیٰ خیر العمل کا جملہ موجود تھا جس کو حضرت عمر نے اپنی حکومت میں اپنے رائے سے بند کر دیا۔ گویا رسولؐ خدا کے زمانے میں اذان میں حی علیٰ خیر العمل کہتے تھے جو آج کل اہلسنت والجماعت کی اذان میں یہ جملہ نہیں ہے بلکہ ولایت علی کی مخالفت میں فرنٹیئر کی اذان میں اشھد ان امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھتے ہیں۔ جو مولوی قاضی سعید الرحمٰن نے سنا ہے اور اس نے اپنی کتاب میں لکھا بھی ہے۔

اب اذان کا مسئلہ حل ہو گیا اس لئے کہ حکم ہے جب نص مل جائے تو اجتہاد حرام ہے۔

جب مولا علیؑ کو ماننا واجب ہے اور فرض ہے۔ اور اذان مستحب ہے اگر پڑھو تو صحیح اگر نہیں

پڑھو اذان میں تو نماز ہو گی مگر نام علیؑ ہے واجب فرض۔ مستحب پر واجب و فرض کو قربان نہیں کیا جاتا۔

نوٹ: حضرات ناظرین مستحب اس کو کہتے ہیں کہ وہ کام کرو تو ثواب نہ کرو تو کوئی گناہ بھی نہیں۔ کیا علیؑ کا نام لینا ثواب اور اگر نہ لیا جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اطاعت میں علیؑ واجب ہے یا مستحب؟

اس لئے بغیر اقامت نماز ہو جائے گی مگر کوئی مولوی اذان و اقامت دے اور شہادت ولایت علیؑ اس میں نہ دے اس کے لئے توضیح المسائل بمطابق فتاوی استاذ المحققین رئیس المفسرین فقیہ اہلبیت علیہم السلام آغا بصوب الدین رستگاری جویباری جلد صفحہ ۲۷۸ مسئلہ نمبر ۱۳۵۰ فرماتے ہیں۔

اذان و اقامت مستحب مؤکد است که اگر گفته نمی شود نماز صحیح است ولی اگر اذان و اقامت گفته شود أما شهادة ثالثة گفته نشوء نماز باطل است و کسی که شهادة ثالثه را در آذان و اقامت نه گوید اقتداء جردن باجائز نیست و اگر اقتداء کند نماز باطل است وباید اعاده نماید.

اذان و اقامت مستحب موکدہ ہے اگر نہ کہے تو نماز ہو جائے گی۔ دیگر صورت اگر اذان و اقامت کہے اور اس میں ولایت علیؑ کی تیسری گواہی نہ دے تو نماز باطل ہے اور کسی نے شہادت ولایت علیؑ نہ کہی نماز شروع کر دی جائز نہیں، اگر کسی کے اقتداء میں (جس نے شہادت ولایت علیؑ کی گواہی نہیں دی اذان و اقامت میں) اور نماز پڑھے تو نماز باطل ہے تو پھر وہ نماز دھرا لے۔

پوری روایت پڑھنے سے پتا چلا کہ ولایت علیؑ کی گواہی اذان میں خم غدیر سے واجب ہو گئی لہٰذا اس دن سے مؤذنوں کو امر ملا کہ اذان میں حی علیٰ خیر العمل کہا کریں۔

اس میں تھی ولایت علی مضمر: چھپی ہوئی

اصول کافی ج ۱ صفحہ ۴۲۳ باب النوادر نمبر ۴ عن ابی عبد اللّٰہ علیہ السلام فی

قول اللّٰہ عزوجل وَلِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اچھے اچھے حسین ترنام ہیں مجھے ان کی معرفت سے پکارو۔

قال امام جعفر صادق علیه السلام: نحن و اللّٰہ الاسماء الحسنیٰ.

ترجمہ: امام معصوم حضرت جعفر صادقؑ نے فرمایا: خدا کی قسم ہم ہی وہ اسماء حسنیٰ ہیں ہماری معرفت سے اللہ تعالیٰ کو پکارو۔ مولا علیؑ فرماتے ہیں: أنا الذی لا تقبل الاعمال الا بولایتی. میں ہی ہوں جس کی ولایت کے بغیر اعمال قبول نہیں کئے جائیں گے۔

دیکھو مشارق الانوار الیقین صفحہ ۱۷۱ آغا رجب البرسی

الّتی لا تُقبل اللّٰہ من العباد عملا الا بمعرفتنا. قول معصومؑ

ترجمہ: جن سے نہیں قبول کرے گا اللہ اپنے بندوں کے اعمال سوائے وہ جو ہماری معرفت سے ہوں گے۔

[تشہد کے لئے نص قرآنی]

آقائے خامنہ ای کی کتاب نماز کی گہرائیاں صفحہ ۹۸۔ قرآن کی یہ آیت اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ معلوم ہوا آپ لکھتے ہیں تشہد کے لئے یہ آیت دلیل ہے۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ نص قرآن کے تحت تشہد میں تین گواہیاں ہیں۔ (جب نص مل جائے تو اجتہاد مردود ہے)۔ یہ اصول علماء ہے۔

آیت: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُو اَطِیْعُوْا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُم الخ.

ترجمہ: اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کی اطاعت کرو، اور صاحبان امر کی جو تم میں سے ہیں۔

حدیث نمبر ۷ اصول کافی ج ۱ صفحہ ۱۸۷ ابی عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا ھم الذین قال اللّٰہ. (وہی تو ہیں) اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ آمَنُو الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ

الصَّلاۃ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ. (المائدہ)

ترجمہ: ایک تمہارا ولی اللہ ہے اور وہ بھی جو ایمان لائے نماز قائم کی اور دے دی زکواۃ حالت رکوع میں۔ تمام اکثریت سے تفاسیر اہلسنت والجماعت لکھتے ہیں یہ حالت رکوع میں زکواۃ علیؑ نے دی یہ آیت ان کی شان میں نازل ہوئی۔ معلوم ہوا ایک ولی اللہ ہے دوسرا رسول ولی ہے تیسرا علیؑ بھی ولی ہے۔ اور تینوں کو ولی ماننا واجب ہے۔

حدیث نمبر ۱۱ اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۱۸۷ انحن الذین فرض اللّٰہ طاعتنا وَمن عرفنا کان مومن ومن انکرنا کان کافراً.

ترجمہ: جس نے نہیں پہچانا یا انکار کیا وہ کافر ہے، ہم تو وہ ہیں جن کی اطاعت تم پر فرض کی گئی ہے جس نے ہم کو پہچانا مؤمن جس نے انکار کیا وہ کافر تھا ہے اور رہے گا۔

حدیث نمبر ۱۲ اقال افضل تالیت قرب به العباد الی اللّٰہ طاعت اللّٰہ وطاعت رسول اولی الامر منکم.

ترجمہ: فرمایا افضل ہے وہ عبادت کرنے والا اللہ کے لئے جس نے کی اطاعت اللہ کی اور رسول کی اور اطاعت کی اولی الامر کی۔

قال ابو جعفر (محمد باقرؑ) حُبنَا اِیْمَانٌ وَبُغْضِنَا کُفْرٌ.

ترجمہ: ہماری محبت ایمان ہے اور ہمارے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے۔ فرمایا امام محمد باقرؑ نے:

اصول کافی ج ۱ صفحہ ۱۸۸ حدیث نمبر ۱۳..... اسماعیل بن جعفر قال: قلت ابی جعفر علیه السلام (محمد باقرؑ) أعرض علیک دینی الّذی أدین اللّٰہ عزوجل به؟ قال: فقال هات قال: فقلت اشهد ان لا اله الا اللّٰہ وحدهٗ لا شریک لهٗ وان محمدً عبده ورسوله والاقرار بنا جاء به من عند اللّٰہ وان علیاً کان اماماً فرض اللّٰہ طاعته ثم کان بعده الحسن

اماما فرض اللّٰہ طاعتهٗ ثم کان بعد الحسینؑ اماما فرض اللّٰہ طاعته ثم کابعد علی بن الحسین اماما فرض اللّٰہ طاعتهٗ حتی انتهی الامر الیه ثم قلت یرحمک اللّٰہ قال فقال هذا دین اللّٰہ ودین ملائکة.

ترجمہ: فرمایا امام محمد باقرؑ نے کہ اشهد ان لا اله الا اللّٰہ وحدهٗ لا شریک لهٗ اور کہ تحقیق ان محمدً عبده ورسوله، اور اقرار کر جو اللہ کی طرف سے ہے اور تحقیق علیؑ کی امامت (کان. امام تھا، امام ہے، امام رہے گا) اللہ نے فرض کی ہے اطاعت اس کی نمبر وار ان کے اولاد تا امام زمانہؑ تک گیارہ سب کا ذکر کیا کہ ان کی اطاعت فرض ہے پھر فرمایا اللہ تم پر رحم کرے پھر آپؑ نے فرمایا یہ ہے دین اللہ کا۔ یعنی اللہ کا قانون اور دین ملائکہ۔ یعنی ملائکہ کا قانون یہی ہے۔

اہلسنت والجماعت کے مندرجہ ذیل تفاسیر تشہد کے لئے آیت بتاتے ہیں ساتھ شیعہ تفسیر بھی گواہی دے رہے ہیں۔

(۱) تفسیر ابن کثیر دمشقی ج ۴ صفحہ ۶۹	سواد اعظم اہلسنت والجماعت
(۲) تفسیر فتح القدیر شوکانی ج ۳ صفحہ ۲۶۷	سواد اعظم اہلسنت والجماعت
(۳) تفسیر در منثور علامہ جلال الدین سیوطی ج ۴ صفحہ ۳۰۷	سواد اعظم اہلسنت والجماعت
(۴) تفسیر لباب النزول صفحہ ۲۴۶ مترجم اردو امام جلال الدین سیوطی	سواد اعظم اہلسنت والجماعت

سواد اعظم اہلسنت والجماعت ابن جریر و (۴) حاکم عن عائشہؓ قالت نزلت هذه الآیة فی تشهد ولا تجهر بصلاتک ولا تخافت بها. (فی الدعا)

ترجمہ: ام المومنین عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ آیت تشہد کے بارے میں نازل ہوئی اس سے سابقہ روایت (دعا) کے مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔

وَالَّذِیْنَ هُم بِشَهَادَاتِهِم قائمون. الخ.....سورہ معارج

[تین نوروں کی اطاعت کرو قرآن العظیم]

اس سے مراد علیؑ ہیں۔ دیکھو تفاسیر

ومن یطع اللّٰہ ورسولہٗ وتبعو نور الذی انزل معہٗ

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ علیٌ ولی اللّٰہ

[تین کا درود میں ذکر قرآن العظیم]

اس سے مراد علیؑ ہیں۔ دیکھو تفاسیر

(۱)اَللّٰھم (۲)صل علیٰ محمدٌ (۳)وّآل محمدٌ

[تین کلمے جنت الفردوس پر مکتوب علےٰ باب الجنۃ]

اس میں فرد اول علیؑ و فاطمہ حسن و حسین تا مہدی

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ علیٌ ولی اللّٰہ الخ

(۱) کتاب اہلسنت والجماعت (فرائد المسلمین) ج ۲ صفحہ ۱۴۸

(۲) مدینۃ المعاجز صفحہ ۳۸۵ تا ۳۶۰ ج ۲ تالیف مفسر قرآن سید ہاشم بحرانی (تفسیر برہان)

[تین کا خدا نے وعدہ میثاق انبیاء میں سے لیا]

[(۱)میثاق توحید:]

وَاِذْ اَخَذَ ربک من بنی آدم من طھورھم ذریتھم واشھدھم علیٰ انفسھم الست بربکم قالو بلیٰ شھدنا ان تقولو یوم القیامۃ انا کنا ھٰذا الغافلنی. سورۃ اعراف۔

[(۲)میثاق رسالت:]

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَا آتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتَابٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآئَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ اَقْرَرْتُ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذَالِکُمْ اِصْرِیْ قَالُو اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْھَدُوْ وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ. پ۳ آل عمران

[(۳)میثاق ولایت:]

فَمَنْ تَوَلیٰ بَعْدَ ذَالِکَ فَاُولَائِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْن.

واذ اخذنا من النبین میثاقھم ومنک ومن نوح و ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ بن مریم واذ اخذنا منھم میثاقاً غلیظا. پ۳۔۲۵ آیت

اَنَارَبَّکُم محمد نبیکم وعلی امیرکم

(دیکھو ینابیع المودۃ صفحہ ۲۳۸۔۲۴۸)

[تینوں نے اپنی ولایت بتلائی از قرآن العظیم]

قال اللّٰہ انی ان اللّٰہ انی رسول اللّٰہ علیکم جمیعا نحن اولیائکم

[تین ہی حصے کلمہ طیب کے ہیں۔]

(۱)لا الہ الا اللّٰہ (۲)محمد رسول اللّٰہ (۳)علیٌ ولی اللّٰہ وصی رسول اللّٰہ وخلیفتہٗ بلا فصل

فی الدنیا والآخرۃ قال الصادقؑ نحن اولیائکم اللّٰہ ولی الّذین آمنو. (سورہ طٰہٰ)

دیکھو یہ فرمان امام جعفر صادقؑ کا تفاسیر اہلبیتؑ

وَذْكُرُوْ نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِىْ وَاثَمَنَكُمْ بِهٖٓ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ. سورہ مائدہ پ ۶ آیت ۷

[توحید، نبوت، ولایت]

کلمہ(۱) لا اله الا الله کلمہ(۲) محمدرسول الله

کلمہ(۳) علی "ولی الله ووصی رسول الله وخلیفتهٗ بلا فصل

توحید اللہ کی ہے۔ نبوت مصطفیٰؐ کی ہے۔

ولایت وخلافت وصایت بلافصل علیؑ مرتضیٰ کی ہے۔

شہادات میں بھی تین یا تین سے زیادہ ہیں۔

شہادت اللہ کی ہے جس کا کلمہ شہادت رسالت مآب کی ہے جس کا کلمہ

(۱) اشهد ان لا اله الا الله. (۲) واشهد ان محمدرسول الله

شہادت ولایت علیؑ وآئمہ معصومینؑ کی ہے جس کا کلمہ

(۳) اشهد ان امیرالمومنین علیؑ ولی الله واولاده المعصومین حجج الله صلواة الله علیهم اجمعین. اللّٰهم صلی علیٰ محمدٍ وآلِ محمد.

قرآن وللّٰه الاسماء الحسنیٰ فادعوه بها

لہٰذا تشہد اس طرح پڑھ سکتے ہیں۔ پہلے مگر یاد رکھیئے اہلسنت والجماعت تشہد میں جوتے کا تسمہ اور ہنڈیا کا نمک مانگ سکتے ہیں ان کی نماز ہوگی۔

دیکھو صحیح البخاری کا ترجمہ تفسیر الباری ج ۱ صفحہ ۵۲۴

آپ پڑھیں:

بسم الله وبا الله والحمدلله خیر الاسماء کلها لله

اشهد ان لا اله الا الله وحدهٗ لا شریک لهٗ

وَاشهدُ اَنَّ مُحَمَّدًعَبْدهٗ رسولهٗ وارسلهٗ بالحق بشیراً ونذیرا بین یدی الساعة.

واشهدان امیرالمومنین علی ولی الله وصی رسول الله وخلیفتهٗ بلافصل.

وَاَحَدَ عَشَرَ آئِمَّةً وَاَوْلَادِهِ الْمَعْصُوْمِيْنَ حُجَجُ اللّٰهِ صَلَوَاةُ اللّٰهِ وَسَلامهٗ عَلَيْهِم.

مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْكُمْ لَا صَلَاةَ لَهٗ.

ترجمہ: جو تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔ الصوائق المحرقہ صفحہ ۱۸۴

لہٰذا تم پڑھو: اللّٰهم صل علیٰ محمدٍ وّآل مُحمّد.....قال الشافعی.

بخاری شریف ج ۱ صفحہ ۴۷۶ حدیث ۷۱۴ بی بی عائشہ فرماتی ہیں نماز میں ادھر ادھر دیکھنا شیطانی چپٹ ہے۔ اے آل محمد جو نماز میں آپ پر درود نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔

آنکھ کی پتلی سامنے سے اشارہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتهٗ.

گردن نہ ہلائے دائیں طرف آنکھ کی پتلی کے بجائے ہاتھ کی انگلی سے اشارہ کرے اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ.

گردن نہ ہلائے بائیں طرف اشارہ آنکھ کی پتلی کے بجائے انگلی سے اشارہ کرے اَلسَّلَامُ عليكم وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتهٗ.

نوٹ: آنکھ عمدہ چلانے سے نماز تکبیرات سے پہلے ضائع ہو جاتی ہے۔ اس لئے دونوں ہاتھوں کی (انگشت سبابہ) نچلی انگلی سے اشارہ ہر ہاتھ سے ہر ایک طرف کر کے سلام پورا کرے اور تین بار مع رفع یدین اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر کہہ کر نماز تمام کرے۔

[حضورؐ کی نماز کا اختتام]

(۱) مرفاۃ شرح مشکواۃ ج ۲ صفحہ ۳۵۷ (۲) حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ ج ۲ صفحہ ۱۲

(۳) تفسیر الباری شرح صحیح بخاری شریف ج ۱ صفحہ ۵۲۷

قال كُنتُ اَعرِفُ انقِضَآءَ الصَلاةَ النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم بِالتَكبِيرِ. یعنی (اللّٰہ اکبر. اللّٰہ اکبر. اللّٰہ اکبر). (آج کل اہلحدیث ایک مرتبہ تکبیر کہتے ہیں۔) حضرت ابن عباس کہتے ہیں ہمیں حضورؐ کے نماز ختم کرنے کا علم یا پتہ ان کے تکبیرات مارنے سے ہو جاتا تھا کہ اب نماز ختم ہوئی۔

دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۵۲۷ حاشیہ احبیب بن واصحہ نے نقل کیا ہے کہ صحابہ کرام صبح اور عشاء کی نماز کے بعد لشکروں میں تین بار تکبیر بلند آواز کے ساتھ کہنا مستحب جانتے تھے۔ (صحیح البخاری ج ا مترجم تفسیر الباری)۔

ہم جانتے تھے اختتام نماز رسول ساتھ تکبیر کے۔ حجۃ البالغہ اوپر گذر چکا۔

قارئین حضرات نوٹ: تینوں مرتبہ رفع یدین کانوں تک ہاتھ لیجانا ورنہ نماز نہ ہوگی۔ معلوم ہوا تین (۳) بار تکبیر حضورؐ فرماتے تھے۔ ورنہ قیام، دعائے قنوت، رکوع، سجود بعد جلسہ استراحت ایک تکبیر مع رفع یدین پڑھی جاتی ہے۔

اصول کافی جلد اول کتاب التوحید باب النوادر صفحہ ۱۴۳۔۱۴۴

حدیث نمبر ۴ عن ابی عبد اللّٰہ فی قول اللّٰہ عزوجل وللّٰہ الأسماء الحسنیٰ فادعوہ بها، قال: نحن واللّٰہ الأسماء الحسنیٰ الّتی لا یقبل اللّٰہ من العباد عملاً الا بمعرفتنا.

ترجمہ: فرمایا امام معصومؑ نے خدا کی قسم ہم ہی وہ اسمائے حسنیٰ ہیں جن کی معرفت سے پکارنے کا حکم ہے کیونکہ ہماری معرفت کے بغیر اللہ بندوں کی عبادت قبول نہیں کرتا۔

صفحہ ۱۴۴، حدیث نمبر ۵ قال ابو عبد اللّٰہؑ ان اللّٰہ خلقاً فاحسن صورنا وجعلنا عینه فی عباده ولسانه الناطق وفی خلقه ویده المبسوطة علی العباده بالرأفة والرحمة ووجهه الّذی یؤتی منه بابه الّذی یدلّ علیه وخزّانه فی سمائه وأرضه بنا أثمرة الاشجار وأینعت الثمار وجرت الانهار وبنا ینزل غیث السماء ونبیت عشب الأرض وبعبادتنا عبدُ اللّٰہ ولولا نحن ما عبد اللّٰہ.

ترجمہ: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا خدا نے ہمیں بہترین صورت میں پیدا کیا ہمیں عین اللہ، لسان اللہ، اور ایسا ید اللہ بنایا جو شفقت و مہربانی میں تمام بندوں پر کشادہ ہے اور ایسا وجہ اللہ بنایا جس کے ذریعے معرفت ہوتی ہے اور ایسا دروازہ بنایا جس کے ذریعے خدا تک پہنچا جاتا ہے اور ایسا خازن بنایا کہ زمین و آسمان ان کے قبضہ قورت میں ہے اس لئے درخت ہمارے سبب سے پھل دیتے ہیں اور پختہ ہوتے ہیں اور ہمارے سبب سے نہریں جاری اور بارشیں ہوتی ہیں اور سبزہ اگتا ہے اور ہماری وجہ سے عبادت خدا ہوئی اگر ہم نہ ہوتے تو کوئی عبادت خدا نہ کرتا۔

اصول کافی ج ا صفحہ ۱۸۷ کتاب الحجۃ حدیث نمبر ۱۰، "فرض طاعت الائمة". قال رضاً ولکنی أقول: الناس عبید لنا فی الطاعته موال لنا فی الدین فلیبلغ الشاهد الغائب.

[اقسام عبد]

(قارئین حضرات عبد دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) عبد عبادۃ، دوسرے عبد اطاعت) ہم لوگ عبد عبادت خدا کے ہیں اور عبد اطاعت محمدؐ و آل محمدؐ ہیں۔ اس لحاظ سے امام رضاؑ فرماتے ہیں۔

دیکھو ترجمہ: امام رضاؑ نے فرمایا تم پر آئمہ کی اطاعت فرض ہے۔ تم لوگ ہماری اطاعت کے بندے بنو (عبد اطاعت) اور ہمارے محب بن جاؤ دین میں۔ ان میں یہ بات جو حاضر ہیں وہ

دیوان علی صفحہ ۱۶۵ وَفِی الْقُرآنِ اَلْزَمَهتم وَلآنِیْ. وَاَوْجَبَ طَاعَتِی فَرْضاً بَعْزم.

اور قرآن میں میری ولایت تم پر لازم کی گئی۔ اور واجب کی گئی میری اطاعت فرض کیا گیا عزم کے ساتھ۔

کما هارون من موسیٰ اخوه. وَکَذٰلِکَ اَنَا اُخُوْهُ وَراکَ اِلسمِی.

جس طرح ہارون کے موسےٰ بھائی تھے۔ اسی طرح میں بھی بھائی ہوں وہی میرا نام ہے۔

لِنَاکَ اَقَامِتی لَهُمْ اماماً. وَ اَخْبِرْهُم بِهِ بِغَدِیْرِ خُمّ.

اس لئے مجھ کو ان کا امام بنایا ہے۔ اور اس کی خبر ان کو دی غدیر خم میں۔

حضرات جب قرآن کی آیات اور حدیث پیغمبر سے (سے علی کی امامت اور ولایت کی اطاعت واجب وفرض ہو چکی) علی امام اور ولی ہو چکے ہیں ان کی اطاعت واجب اور فرض بن چکی تو پھر ان کی ولایت مستحب کیسے ہو گئی؟

تفسیر برہان ج اصفحہ ۱۳۳۔۱۳۵ آیت نمبر ۴۵

سورہ زخرف. وسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا اجعلنا من دون الرحمٰن ء الهة یعبدون. جبرائیل نے کہا: فقال یا محمدؐ ربک یُقرئک السلام ویقول لک تسلِ الرُسُلِ: علی ماذا ارسلتم من قبلی؟ جبرائیل امین نے عرض کیا۔ اے محمدؐ تیرا رب بعد سلام فرماتا ہے کہ تجھ کو کہ سوال کر رسولوں سے کس بات پر بھیجا تم کو میں نے پہلے؟ فقلت: پھر کہا سب انبیاء اور رسولوں کو معاشر الانبیاء والرسل. علی ماذا بعثکم ربی قَبلی کس بات پر آپ لوگوں کو مبعوث کیا میرے رب نے مجھ سے پہلے قالو: سب نے کہا علی ولایت علی بن ابیطالب تیری ولایت اور علی بن ابیطالبؑ کی ولایت پر۔ وذالک اور یہی تھا سوال جو حضورؐ نے کیا انبیاء پر۔ وسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا.

حضرات جب انبیاء ومرسلین ولایت علی اور نبی کے بغیر مبعوث نہیں ہوتے تو میری اور آپ کی نماز علیؑ کی ولایت کے بغیر کیسے قبول ہوتی ہے۔

امالی شیخ صدوق صفحہ ۴۸۵ قال علی طاعتی طاعته اللّٰه ولایتی ولایت اللّٰه

ترجمہ: فرمایا علیؑ نے میری اطاعت اللہ کی اطاعت اور میری ولایت اللہ کی ولایت ہے۔

دیکھو امالی شیخ صدوق صفحہ ۴۸۵ قال رسول اللّٰه ولایتهٗ فریضة.

ترجمہ: حضورؐ نے فرمایا علیؑ کی ولایت تم پر فرض ہے۔

تفسیر برہان ج ۵ صفحہ ۱۳۵ عن ابی عبد اللّٰه علیهم السلام قال ولایتنا ولایت اللّٰه التی لم یبعث اللّٰه نَبیاً قط الا بها.

ترجمہ: فرماتے ہیں ہماری ولایت اللہ کی ولایت ہے اور ہرگز اللہ نے مبعوث نہیں کیا کسی نبی کو جب تک ہماری ولایت کو قبول نہیں کیا اُس نے۔

(۷) عن محمد بن الفضیل عن أبی الحسنؑ قال ولایت علیؑ مکتوب فی جمیع صحف الانبیاء ولن یبعث ورسولة النبوت محمد ووصیته علیؑ.

ترجمہ: فرمایا امام علی نقیؑ نے کہ علیؑ کی ولایت لکھی ہے بیچ تمام انبیاء کے صحیفوں میں اور ہرگز مبعوث نہ کیا کوئی رسول جبؑ تک اس نے نبوت محمد مصطفےٰؐ اور وصی یعنی ولایت علیؑ کی قبول نہ کی جب اس سے نبی نہیں بچے تو تیری اور میری نماز کیسے ولایت علیؑ کے بغیر قبولیت کی منزل پر ہو سکتی ہے۔

تفسیر برہان صفحہ ۱۳۶ ج ۷ قال النبی لیلة اُسری به جمع اللّٰه بینه وبین الأنبیاء قال سلْهُم یا محمّد علی ماذا بُعِثْتُم؟ قالو بُعِثْنَا علی الشَهَادةِ أن لا اِلٰهَ اِلاّ اللّٰه واقرارِ بِنبوّتک والولایة لعلیؑ بن أبیطالب.

ترجمہ: فرمایا حضورؐ نے شب معراج خدا نے سارے انبیاء کو جمع کیا پھر مجھے حکم کیا کہ ان

اللّٰہ تعالیٰ به.

المختصر عرض ہے ورنہ روایت بہت بڑی ہے۔ ترجمہ: زید بن عبداللہ بن مسعود نے اپنے باپ سے سنا اور کہا ایک دن حضور کی خدمت میں گئے اور کہا مجھے دکھاؤ حق یہاں تک کہ میں اس کی پیروی کروں فرمایا حضورؐ نے فرمایا: اے ابن مسعود اس طرف اندر چلے جاؤ، پھر میں چلا گیا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ امیر المومنین علی علیہ السلام رکوع اور سجود میں فرما رہے ہیں بیچ نماز اے میرے اللہ اپنے محمد عبد اور اپنے رسولؐ کے صدقے بخش دے میرے شیعوں میں خطا کاروں کو ابن مسعود کہتا ہے کہ میں یہ بات بتلانے کو واپس باہر آیا دیکھتا ہوں کہ وہی طریقہ رکوع اور سجود میں رسول خدا کہہ رہے ہیں اے میرے اللہ صدقے اپنے عبد علی کے میری امت کے گناہ گاروں کو بخش دے کہتا ہے ابن مسعود کہ مجھ پر غشی طاری ہوئی دماغ حیران و پریشان تھا کہ رسول پاک نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا اے ابن مسعود کیا کافر بن رہا ہے بعد ایمان لانے کے میں نے عرض کیا اللہ کی پناہ چاہتا ہوں لیکن میں نے دیکھا علی کو سوال کرتے اللہ کو آپؐ واسطہ دیتے ہیں اور دیکھا آپ کو سوال کرتے علی کا آپ واسطہ دیتے ہوئے اللہ کو۔ آپ نے فرمایا قرآن میں نہیں پڑھا اَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ. تم دونوں کو اجازت ہے اپنے کل انکار کرنے والوں اور دشمنی رکھنے والوں کو جہنم میں ڈال دو کافروں کو میں عناد و بغض علیؑ و اہل بیتؑ اور ان کے شیعوں سے بغض رکھنے والوں کو اور علیؑ اپنے دشمنوں کو جہنم میں ڈال دیں گے۔

تفسیر برہان مقدمہ صفحہ ۵۳۸ بحوالہ کشف الغمہ عن الباقرؑ

هنا لک الولايت اللّٰه الحق قال ان ولايت علی عليه السلام هی الولايت اللّٰه.

ترجمہ: الختصر علیؑ کی ولایت حقیقت میں اللہ کی ولایت ہے۔

صفحہ ۵۳۸ پر لکھا ہے۔ فلا صدق ولا صلی ولکن کذب وتولی: پھر نہ تو تصدیق کی اور نہ نماز ولایت علیؑ والی پڑھی لیکن انکار کیا منہ پھیر لیا بلکہ اس کے حکم کی تکذیب کی

اس نے۔

تفسیر برہان مقدمہ صفحہ ۵۳۸ وفی تفسیر المقی فلا صدق ولا صلی ولکن کذب وتولیٰ آیة.

(۱) قال لمادعی رسول اللّٰه لناس الی البعية علیؑ يوم الغدير وأخبر فی علی ما أراد ان يخبر ورجع الناس فاتکا معاويه علی المغيره بن شعبة وَأَبُو موسیٰ الاشعری ثم اَقبل يتمطیٰ نحو اَهلهٗ وهو يقول ما نقر لعلی بالولايت أبداً ولا محمداً مقالته فانزل اللّٰه الآية.

صاف تفاسر شیعہ میں لکھا ہے ہے جب رسولؐ خدا نے بلایا لوگوں کو علیؑ کی بیعت کے لئے غدیر خم کے دن جب یہ خبر پھیلی کچھ پڑ گئے پیچھے لوگ یعنی انکار ولایت کیا ان میں معاویہ نے مغیرہ بن شعبہ اور ابوموسیٰ اَشعَری کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنے گھر کو بڑبڑاتا ہوا چل دیا نہ تو علیؑ کی ولایت کی تصدیق کی نہ ہی (نماز ولایت) علیؑ والی نماز جامعہ پڑھی۔ اور کہا کہ میں محمدؐ کی اِس (ولایت علیؑ) بات کی تصدیق ہرگز نہ کروں گا۔

(۲) بیعت کا ثبوت۔ ینابیع المودۃ صفحہ ۲۴۸۔ عتبه بن عامر الجهنی قال بايعنا رسولَ اللّٰه علی قول لا اله الا اللّٰه وحدهٗ لا شريک لهٗ وان محمدا نبيهٗ وعلياً وصيه فای من الثلثة ترکناه کفرنا وقال لنا النبیؐ احبو هٰذا يعنی عليا فان اللّٰه يحبه وستحيوا منه فان اللّٰه يستحی منه.

ترجمہ: عتبہ بن عامر کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا کے اس قول پر بیعت کی۔ توحید، نبوت، علیؑ کی ولایت اگر ان تین شہادتوں میں سے کسی کو ترک کیا تو کفر کیا۔ اور فرمایا نبی اکرمؐ نے محبت کرو علیؑ سے۔

حضرات بیعت کا انکاری تو کافر ہی رہا ہے تیسری شہادت کا منکر اس کا حشر ہوگا روایت سے واضح ہے۔

ارجح المطالب سیرت امیر المومنین صفحہ ۳۰۲ حضرت عمرؓ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں

عن عمر رضی اللّٰہ عنہ قال انہٗ لا یکون الصلاۃ الا بقرائۃ ویشتھد وصلوۃ علی النبی و آلہ. (نقلہ حافظ بن حجرنی عمل الیوم واللیلۃ) جناب عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز ہرگز نہیں ہوتی مگر ساتھ قرأت اور تشہد کے اور آنحضرت کی آل پر درود پڑھنے کے۔

مذکورہ بالا حوالہ سے ثابت ہوا کہ نماز کے ہونے یعنی (قبولیت نماز) کے لئے شرط ہے درود شریف آل محمد پر اور اب آپ فرمائیں آل محمدؐ میں کون کون شامل ہیں کیا یہ آل محمدؐ پھر کسی کی بیعت کر سکتے ہیں یا کسی کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں جب تک کہ ان پر درود نہ پڑھا جائے نماز نہیں ہوتی۔ وہ ہیں کون؟ حضرات تمام کتب تفاسیر اہلسنت سے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ والحسینؑ باقی ان کی نو اولاد آئمہ معصومین مہدیؑ تک مراد ہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ ان کا تصور کرنا ان کا ماننا واجب ہوگیا، تو ان کا نام لینا کیا دشواری ہوتی ہے۔

اہم نوٹ: تصور سے مراد ان کی تصویر نہیں بلکہ جب کہے محمدؐ و آل محمدؐ تو آل محمدؐ علیؑ سے لے کر آخر الزمان ﷺ مع سیدہؑ ماننا پڑے گا۔

[مقصر علیؑ کو درود میں نہیں مانتا اب اُس کا اِس طرح ثبوت لو!]

مقصر کے سامنے جب درود پڑھو گے لامحالہ اس کا بس چلتا نہیں اور وہ انکار کر سکتا ہی نہیں کہ اس میں آل محمدؐ شامل ہیں۔ مگر اس کا بھانڈا منافقت کا تب ٹوٹ جاتا ہے کہ یہ علیؑ کو آل محمدؐ میں نہیں مانتا جب آپ تشہد میں نام علیؑ کی شہادت ثالثہ = تیسری گواہی دو گے اور گیارہ اماموں کی۔ اب مقصر کھل کر کہتا ہے کہ آپ کی نماز نہیں ہوگی۔

یہ کوئی عقل کی بات ہے درود محمدؐ و آل محمدؐ پر اور آل محمدؐ میں مولا علیؑ سے لے کر مہدیؑ سرکار تک ۱۲، امام ہیں۔ درود پڑھتے اور سنتے وقت خاموش ہے۔ بس نام علیؑ آپ نے لیا نہیں۔ مقصر جلا نہیں کہے گا آپ نے نماز ضائع کر دی ثابت ہوا گویا یہ آل محمدؐ میں علیؑ کو مانتا ہی نہیں۔

[اصحاب اور آل کا فرق یہ ہے]

اَنَّ صَدُقَۃَ حَلَالٌ عَلٰی اصحاب محمدٍ وَاَنَّ صَدُقَۃَ حَرَامٌ عَلٰی آل محمدٍ.

تحقیق جن پر صدقہ حلال ہے وہ اصحاب محمدؐ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے، وہ آل محمدؐ ہیں ثابت ہوا نماز میں ان کے نام لینے سے نماز ضائع نہ ہوگی۔ جن پر صدقہ حرام ہے وہ آل محمد ہیں، ثابت ہوا کہ ان کے نام لینے سے نماز قابل قبول ہوگی، بلکہ ان کا نام نہ لینے سے نماز نہیں ہوگی۔ حضرات نماز جمعہ نعم البدل ہے ظہر کی ۴ رکعت کا جس کی دو رکعت کا ثواب دو رکعت جمعہ کی نماز میں اور باقی دو رکعت کا ثواب خطبہ میں مل جاتا ہے کیونکہ بارہ آئمہ کے اسماء لئے جاتے ہیں، تو مولوی مقصر صاحب ہوش کے ناخن لو ۱۲ آئمہ کے نام لینے سے دو رکعت نماز جمعہ جو افضل ہے ثواب لیتا ہے باقی وقتی نمازوں میں تشہد میں آئمہ کے اسماء خاص علیؑ "ولی اللہ واولاد ہ المعصومین حجج اللہ کی گواہی دینے سے تیری نماز نہیں ہوتی، یہ تیری اپنی رائے ہے یا آیات قرآن میں سے یا حدیث پیغمبر سے ثابت کر دیں گے تا کہ لوگوں کو علم ہو جائے باقی تیرا یہ کہنا کیونکہ تجھے اس زمانے میں رسالہ توضیح المسائل کا ورد لگا ہوا ہے اگر توضیح المسائل میں ان کو مجتہد کا لکھا ہوا فتویٰ دکھاتے ہیں اور یہ لوگ اس مجتہد کے منکر ہیں تو اُس کو گالیاں دیتے ہیں۔ جس طرح کافی پہلے دور میں جو لوگ تحفۃ العوام جانتے تھے اس کو وہ لوگ بڑا مولوی صاحب سمجھتے تھے اور ہر وقت وہ بھی کہتے تھے تحفہ میں دکھاؤ تحفۃ العوام میں دکھاؤ۔ اور اِس وقت توضیح المسائل تیرے لئے آخری کتاب ہے یا باقی مجتہد کی کتابوں کا مطالعہ کرنا نہ تجھے آتا ہے اور نہ تو نے دیکھے ہیں۔ اور نہ تو تُو مانتا ہے۔

[معاف کرنا کسی مجتہد کے خلاف بے لگام زبان چلانا مناسب نہیں جب تک اس کے تمام کُتب کا مطالعہ نہ کرو]

(میں رئیس المقصرین محمد حسین ڈھکو کی کتاب پڑھ کر ثبوت ساتھ رکھ کر پھر ان کو مقصر ثابت کر رہا

جب نام علیؑ لینے یا اس کے واسطہ دینے سے (نام علیؑ لے کر) رسول خداؐ کی نماز ضائع ہونے کی فتویٰ کوئی نہیں دے سکتا تو تشہد میں یا قیام میں یا دعائے قنوت میں آئمہ ھدیٰؑ کے امامت کی گواہی نام لے کر اگر دی جائے تو پھر یہ مقصر حضرات کس آیت یا کس فرمان رسولؐ خدا کی بنیاد پر فتویٰ لگاتے ہیں کہ آپ کی نماز نہیں ہوئی۔ کیا مبطلات نماز میں علیؑ "ولی اللہ کی گواہی و آئمہ ھدیٰ گیارہ (۱۱) اماموں کی گواہی دینے سے نماز ضائع ہوگی شرائط میں داخل ہے اگر یہ شرط ہے تو ہم معافی مانگنے کو اور استغفار پڑھنے کو تیار ہیں اگر ایسا کوئی شرط مبطلات نماز میں نہیں ہے تو پھر یہ بغض علیؑ نہیں تو اور کیا ہے؟

تفسیر برہان مقدمہ صفحہ ۵۰۹ عن ابو سعید خدری قال کنا معرف المنافقین ببغض علیؑ بن ابیطالبؑ. ہم جانتے تھے منافقین کو ساتھ بغض علیؑ سے۔ نام علیؑ جب منافقین کے سامنے آتا تھا تو منافقین جل جاتے تھے۔

ولایت علی کی اہمیت امام شافعی بتاتا ہے جو کہ اہلسنت والجماعت کے فقہ شافعی کا چوتھا امام ہے۔

ان کی ۲۰۴ھ وفات ہوئی ہے ان کا نام محمد بن ادریس شافعی فقہ شافعی کا (موجد) بانی ہے وہ سواد اعظم کی کتاب الصوائق محرقہ صفحہ ۱۴۸ علامہ ابن الحجر الہیتمی المکی (شیعوں کو جلانے کی بجلی) میں لکھتا ہے: "برق سوزان"

یااھل البیت رسول اللّٰہ حبکم فرض من اللّٰہ فی القرآن أنزلہ
کفاکم من عظیم القدر أنکم من لم یصل علیکم لاصلاۃ لہٗ

ترجمہ: اے اہلبیت رسول اللہ آپ کی محبت اللہ نے قرآن میں فرض کہہ کر نازل کی ہے۔
کافی ہے آپ کی شان بلند میں کہ جو آپ پر درود نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہے۔
محبان اہلبیت رسول۔ آپ کو سرور دو جہانؐ بتا کے گئے ہیں علی و فاطمہ حسن والحسین واولادہ الحسینؑ باقی آئمہ درود میں ہیں۔

تو جب تک علیؑ کی ولایت اور ان کی اولاد کی ولایت کا اقرار نہ کیا جائے اور ان پر درود نہ پڑھا جائے گا تو نماز نہیں ہوگی یاد رکھیں درود پڑھتے ہوئے علیؑ ذہن میں ہوگا یا نہیں، ذہن میں اگر علیؑ موا نہیں تو پھر آپ کی نماز نہیں تو پھر تشہد میں نام لینے سے کون سی چیز آپ کو مانع ہوتی ہے۔

کیا خوب کہا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

عن ابن المسیب قال: قال عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا تحبو الی الاشرف وتودّودا واتقو علی اعراضکم من السفلۃ واعلموا انہ لا یتم شرف الا بولایت علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ. الصوائق محرقہ صفحہ ۱۷۸ علامہ بن حجر الہیتمی المکی. ۹۷۴-۸۹۹ھ مترجم برق سوزان صفحہ ۵۹۵

ترجمہ: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں محبت کرو شریفوں سے اور دور رہو کمینوں سے جان لو تحقیق کوئی شریف ہو نہیں سکتا جب تک کہ ولایت علیؑ کو قبول نہیں کرے۔ دیکھو الصوائق المحرقہ۔

جب ولایت علی کے بغیر شریف یعنی حلالی نہیں ثابت ہوتا تو نماز میں بغیر ولایت علی کی گواہی دیئے بغیر نماز کیسے قبول ہوتی ہے۔

دیکھو (۱) ینابیع المودۃ علامہ سلمان قندوزی حنفی صفحہ ۱۱۲۔ الدیلمی فی کتابہ الفردوس اخرجہ سند عن ابی سعید الخُدْرِیؓ عن النبیؐ قال ھٰذا الآیۃ انھم مسئولون (قرآن) عن ولایت علی بن ابیطالب.

(۲) الصوائق المحرقہ صفحہ ۱۴۹ (۳) منصب امامت صفحہ ۱۱۰ انثنا عشری اسماعیل شاہ شہید دیوبندی

ترجمہ: قیامت کے دن جنت میں جانے والوں سے سوال کیا جائے گا در جنت پر انھم مسئولون ان سے ایک سوال پوچھا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا وہ علیؑ کی ولایت کے متعلق ہوگا۔ اگر ولایت علیؑ کا دنیا میں اقراری تھا پڑھتا تھا اور اس پر عمل کرتا تھا تو جنت میں جائے گا ورنہ واپس جہنم میں۔

دیکھو ینابیع المودۃ صفحہ ۱۱۲۔ الحموینی سندہ عن ذالک بن انس عن جعفر الصادقؑ عن ابآئہ عن علی بن ابیطالبؑ عن النبیؐ قال اذا جمع اللّٰہ الاولین والآخرین یوم القیٰمۃ بغیر الصراط علی جھنم لم یجز منھا احد الا من کانۃ معہٗ براۃ بولایۃ علی بن ابیطالب.

ترجمہ: حضرت حموینیؒ حضرت مالک بن انسؓ سے انہوں نے امام جعفر صادقؑ سے انہوں نے اپنے آباء سے انہوں نے علیؑ سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے فرماتے سنا جب اللہ تعالیٰ تمام مخلوق اول وآخر کو قیامت کے دن جمع کرے گا پھر صراط کو جہنم پر قائم کرے گا کوئی ایک بھی پار جنت کی طرف نہ جاسکے گا جس کے پاس چھٹکارے کی راہ داری ولایت علی بن ابیطالب نہ ہوگی۔

[پلِ صراط سے گذرنے کی راہداری دے گا کون؟]

دیکھو الصوائق المحرقہ صفحہ ۱۲۶ حضرت ابوبکر بن ابی قحافہؓ فرماتے ہیں: قال ابو بکرؓ سمعت رسول اللّٰہ یقول لا یجوز احد الصراط الا من کتب لہٗ علی الجواز.

ترجمہ: کہا ابوبکرؓ نے، میں نے حضورؐ کو فرماتے سنا: کوئی ایک بھی فرد ہرگز گزر نہ سکے گا جب تک ان کو حیدر کرار علی بن ابیطالب پروانہ ولایت لکھ کر نہ دیں گے۔

قارئین حضرات ہم آپ سب اپنے پرائے نماز اس لئے پڑھتے ہیں کہ اللہ راضی ہو اور جنت ملے اور جنت ملتی ہے ان احادیث کے اثبات سے ولایت علیؑ پر جب جنت ہی ولایت کے بغیر نہیں ملتی تو ولایت علیؑ کی گواہی نماز کے تشہد میں جہاں توحید کی گواہی اور نبوت کی گواہی دیتے ہیں وہاں علیؑ کی گواہی نہ دیئے بغیر نماز کیسے قبول ہوگی۔

دیکھو ینابیع المودۃ صفحہ ۲۳۸ عن ابی ھریرہ رضی اللّٰہ عنہ قال: رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم لما اسری فی لیلۃ المعراج فاجتمع علی

الانبیاء فی السماء فَاَوْحی اللّٰہ تعالیٰ الی سلھم یا محمد بما ذا بعثتم. فقالو بعثنا علی الشھادۃ ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہٗ وعلی الاقرار بنوتک والولایت لعلی بن ابیطالب. "رواہ الحافظ ابو نعیم"

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں فرمایا رسول خداؐ نے جب میں نے سفر کیا معراج کی شب سارے انبیاء آسمان میں جمع تھے پھر اللہ نے مجھے وحی کی کہ سوال کہ ان (انبیاء سے) سے کہ کس وجہ سے یا کس شرط پر یا کس بنیاد پر تم کو نبی بنا کر بھیجا گیا (انہوں نے مل کر ایک ہی) جواب دیا توحید کی گواہی تیری نبوت کے اقرار اور علی کی ولایت ماننے پر ہمیں نبوت ملی ہے۔

قارئین کرام جب انبیاء ماسلف معصوم نبی ولایت علی کی گواہی دیئے بغیر نبی بنا کر بھیجے نہیں جاتے تو آپ کی اور میری دور کعتی خیالی وغیر یقینی بمقابل انبیاء تشہد میں بغیر ولایت علی کی گواہی دیئے بغیر نماز کیسے قبولیت حاصل کرتی ہے۔

[مندرجہ بالا حدیث کے ثبوت میں آیت عرض کرتا ہوں]

پ ۳ سورہ آل عمران آیت نمبر ۸۱۔۸۲

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَا اٰتَیْتُکُمْ مِنْ کِتَابٍ وَحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَائَکُمْ رَسُوْلٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ اَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِنَ الشّٰھِدِیْنَ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ.

اور جب اللہ نے انبیاء سے وعدہ لیا کی جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی اور (وعدہ لینے کے بعد) پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا (خدا نے) فرمایا کہ تم (اس عہد و

پیمان کے) گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ پس جو اس سے پھرے گا (وعدہ کرنے کے بعد) بس وہی ہے (فاسقوں سے) یعنی بے دینوں میں سے۔ اور فاسق کون ہے؟

فاسقون الّذین ینقضون عهد اللّٰه من بعد میثاقه ویقطعون ما امر اللّٰه به ان یوصل یفسدون فی الارض اولائک هم الخاسرون. پ۲ بقرة

ترجمہ: فاسق وہی تو ہیں جو توڑتے ہیں وعدہ جو یوم میثاق کیا تھا انہوں نے اور قطع کرتے ہیں یعنی کاٹتے ہیں اس حکم یعنی اس امر کو جس کے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد کرتے ہیں یہی ہیں خسارہ پانے والے نقصان اٹھانے والے۔ (درود میں کھانچا دے کر آلِ محمدؐ کو کاٹتے ہیں۔ توحید، رسالت کے ساتھ شہادت ثالثہ حضرت علیؑ کی ولایت وہ متصل ہے رسولؐ سے اس کو تشہد میں کاٹتے ہیں، اذان میں اقامت میں کلمے میں جدا کرتے ہیں) بلکہ ہر مقام پر اللہ، رسولؐ اور علیؑ اکٹھے ہیں ان کو جدا کرنا جرم ہے۔

دیکھو تفسیر شیعہ۔ ولایت علیؑ کو کاٹتے ہیں یعنی علیؑ کی ولایت کی گواہی نہیں دیتے جس کے ملانے کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرات قارئین سورہ زخرف میں حضور کا انبیاء سے دریافت کرنا کہ تم کو نبوت کن شرائط پر تم کو ملی ان کا بیان آپ نے سن لیا، پ۳ سورہ آل عمران میں خدا نے پختہ عہد لیا انبیاء سے اس کا منکر یعنی (انکار کرنے) والا بے دین ہو جائے گا۔

کچھ غور فرمائیں اگر انبیاء ولایت علی کی گواہی نہ دیں تو بے دین فاسقوں سے ہو جائیں یہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے تو میری تیری نماز کی کیا بات ہوگی۔ اس لئے ماننا پڑے گا کہ حضرت امام شافعیؒ ''اہلسنت والجماعت'' فقہ شافعی کے موجد نے ٹھیک فتویٰ دیا۔ مگر یہ مقصر نامراد نہیں جانتا۔

[فتویٰ امام شافعی]

مَنْ لَا یُوَالِی فِی بَرِیْتُ حَیْدَرًا سِیَانِ عِنْدَ اللّٰهِ صَلٰی وَزِنَا.

جو علیؑ کی ولایت کی گواہی کا انکار کرتا ہے یعنی جو حیدر کرار مولا علیؑ کو ولی اللہ نہیں مانتا اللہ

کے نزدیک چاہے وہ نماز پڑھے یا زنا کرے برابر ہے۔

آیئے دیکھئے کتاب مدینۃ المعاجز ج۲ صفحہ ۷۔۸ العلامۃ المحدث السید ہاشم البحرانی لکھتے ہیں فرمایا حضورؐ نے یا ابن عباس، لو انّ الملائکة المقربین و الانبیاء المرسلین اجتمعو علیٰ بغضهم. ولن یفعلو. لیعذبهم اللّٰه بالنار.

اے ابن عباس اگر تحقیق خاص ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین جمع ہو جائیں اس کے (علی کے) بغض پر (یہ ہے ہی تو ناممکن، یہ ہو ہی نہیں سکتا) اگر ایسا ہو بھی جائے تو اللہ تعالیٰ ان کو بھی آگ سے عذاب دے گا۔

[لفظ اگر سمجھنا چاہئے کہ اس کا کیا مطلب ہے]

حضرات قارئین معاف فرمائیں لفظ اگر کو سمجھ لیجئے گا اتنی گستاخی بندہ نہیں کر سکتا۔

آپ کو یاد ہوگا کسی تقریر میں علماء سے یا کسی کتاب میں آپ کی نظروں سے یہ بات ضرور گذری ہوگی میں نے بھی پڑھا ہے جو عرض کر رہا ہوں۔

واقعہ: ایک مرتبہ ایک عورت چوری کے الزام میں حضورؐ کے دربار میں گرفتار ہو کر آئی اس نے چوری کا جرم قبول کر لیا آپؐ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم جاری کیا جب کسی نے دست بستہ گذارش کی یا رسولؐ اللہ یہ عورت ہے اس کا ہاتھ نہ کٹوائیں عادل خدا کے عادل نبیؐ نے فرمایا اگر میری بیٹی فاطمہؑ بھی چور ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم جاری فرماتا۔ جب آپ گھر میں تشریف لائے تو جناب سیدہؑ مایوسی کے عالم میں صورت مایوس بنائے ہوئے (اپنے بابا خاتم الانبیاءؐ عادل خدا کے عادل نبیؐ کی بارگاہ میں) ایک سوال کیا بابا جان کیا میں چور ہو سکتی ہوں؟ (جس کے لئے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا. کی سند معصومیت موجود ہے) تو پھر آپؐ نے فرمایا نہیں بیٹی کیوں؟ تو بی بی نے کہا بابا آپؐ نے میری مثال دی کیوں؟ آپؐ خاموش رہے یا وحی الٰہی کا ظہور ہوا۔

وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ. پ۲۴ سورہ زمر آیت ۶۴

ترجمہ: اے محمدؐ اگر تو نے شرک کیا تو تیرے سارے اعمال ضرور ضائع ہو جائیں گے اور تم ہو گے خسارہ پانے والے۔ (حضرات شرک کے معنیٰ ہیں اپنی رائے کو داخل کرنا)

جب کیفیت وحی ختم ہو چکی آپ حضورؐ نے اپنی دختر جناب فاطمہ زہراؑ کو دیکھ کر پوچھا بیٹی کیا میں مشرک ہو سکتا ہوں؟ بی بی نے کہا نہیں بابا آپ تو سرتاج الانبیاء لولاک لما خلقت الافلاک. آپ نہ ہوتے تو اللہ افلاک نہ بناتا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین آپ کی غرض وغایت میں یہی ہے بھیجا جانا آپ تو مشکل کشائے جہاں میں آپ کیسے مشرک ہو سکتے ہیں، حضورؐ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے کیوں کہا؟ اتنے میں نزول وحی کے پھر آثار نمودار ہوئے۔ آیت نازل ہوئی۔ لو الاھا لفسدتھا. اگر اللہ زیادہ ہوتے تو فساد ہو جاتا۔ آپؐ نے فرمایا بیٹی اللہ بہت ہو سکتے ہیں؟ جناب فاطمہ زہراؑ بنت رسولؐ نے فرمایا: نعوذ باللہ نہیں بابا ہرگز نہیں۔ آپ حضورؐ نے فرمایا بیٹی اب بتاؤ پھر اللہ نے کہا کیوں؟ آپ حضورؐ نے فرمایا: بیٹی دنیا کو سمجھانے کے لئے مثال تیری دینی پڑی نہ تیری مثال دی جاتی نہ مجھے مشرک کی دھمکی ملتی نہ خدا کو کثرت کی مثال میں آنا پڑتا۔ زہرا یہ صرف تیری رضامندی کے لئے توحید نے اپنے آپ کی کثرت کی مثال دی ہے۔ اے زہراؑ صرف تیری رضامندی کے لئے۔ اللہ نے مجھے مشرک کی دھمکی دے دی۔

حاضرین وقارئین گذارش ہے کہ لفظ اگر کوئی حقیقت نہیں ہوتی یہ شرطیہ جملہ ہے اگر ایسا ہوتا (ہے نہیں)۔ یعنی یہ حقیقت میں ہے نہیں۔

مناظرانہ بات عرض کروں۔

کتب شیعہ سے یہ بات عیاں ہے۔ جب بیٹیوں کا مسئلہ آتا ہے تو ہمارے معتبر علماء حق نے بیان کر دیا ہے۔ جو پہلے میں عرض کر چکا ہوں یاد دہانی کراتا ہوں تا کہ اس کو لفظ اگر سمجھ میں آجائے

تا کہ مقصر آپ کو دھوکا نہ دے سکے دوبارہ آپ کو زحمت دے رہا ہوں۔

اگر رسول خدا دختر ان داد بعثمان علی داد بعمر.

ترجمہ: اگر رسول خدا نے بیٹیاں عثمان کو دے دی ہیں تو علیؑ نے بھی عمر کو دے دی۔

پہلے تو لفظ اگر سے ثابت ہی نہیں ہوتیں، تو بیٹیاں دینے کا سوال کس کونے سے پیدا ہوتا ہے ٹھیک اسی طرح یہاں بھی حضورؐ نے ہم جیسے ذلیل ترین ذہن رکھنے والوں کو ولایت علیؑ کی اہمیت سمجھانے کے لئے ملائکہ مقربین وانبیاء مرسلین کی لفظ اگر سے مثال دی تا کہ لوگ ولایت علیؑ کی اہمیت وحقیقت کو سمجھ سکیں کہ اس کے بغیر جب ملائکہ وانبیاء ومرسلین عذاب الٰہی سے بچ نہیں سکتے تو باقیوں کی کیا حقیقت۔ اب تو سمجھ میں آجانا چاہیئے کہ ایمان انبیاء عبادت انبیاء ولایت علیؑ کے نہ ماننے سے نار جہنم میں تبدیلی کا سبب مثلاً بن سکتا ہے تو تیری میری نماز میں ولایت علی کے بغیر قبولیت کا تو تصور بھی نہیں ہو سکتا۔

[جناب یونسؑ نے کیوں کہا: انی کنت من الظالمین]

مثال عرض ہے:۔ فی ھذا القرآن من کل مثلاً. قرآن میں مثال بیان ہیں۔

شیعہ سنی بھائی سب پڑھتے ہیں: لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. مگر آج تک علماء اس پر خامہ فرسائی نہیں کر سکے ناچیز عرض گذار ہے۔

بحوالہ مدینۃ المعاجز جلد۲ صفحہ ۳۰ سید ہاشم بحرانی مفسر تفسیر برہان بروایت امام علی زین العابدین علیہ السلام رقم طراز ہیں۔ فَاَوْحَی اللّٰہِ اِلَیْہِ اَن یا یونس قولُ أمیر المؤمنین علیاً والآئمۃ الراشدین من صلبیہ فی کلام اللّٰہ. قال (یونس) کیف أتولّی مَنْ لَمْ اَرہ وَلَمْ أعْرَفْہُ وذھب مغا رضیاً.

ترجمہ: وحی کی اللہ نے یونسؑ کو کہ "تولا" محبت رکھ علی امیر المومنینؑ کی اور جو ہدایت یافتہ اولاد امام ہیں اُن کی نسل علیؑ میں سے اُن کی۔ یونسؑ نے کہا کیسے محبت کروں میں ان کو ہرگز دیکھا ہی

نہیں نہ میں ان کو جانتا ہوں۔

فاوحی اللّٰہ ان التقمی یونس ولا توھنی لہ عظماً فمکث فی بطنی اربعین صباحاً یطوف معی البحار فی ظلمات ثلاثہ ینادی (أنہٗ) لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین قد قبلت ولایت علیؑ بن ابیطالب والآئمۃ الراشدین من ولدہ فلما (أن) آمن بولایتکم أمرنی ربی فقذفتہ علی ساحل البحر.

ترجمہ: انکار یونس پر اس پر مچھلی بھیجی جس نے ۴۰ صبوح شکم حوت میں رکھا تب ندا دی فریاد کی جب تین اندھاریوں میں پھنس گیا تب پڑھی یونسؑ نے آیت لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین. جب قبول کی ولایت علیؑ واولادِ معصومینؑ کی پھر جب ایمان لایا علیؑ وآئمہؑ پر اللہ نے امر کیا مچھلی کو یونسؑ کو ساحل پر پھینک دے۔

پڑھو تفسیر برہان مقدمہ صفحہ ۱۲۶

ھو من انبیاء بنی اسرائیل ان یونس انکر ولایت علیؑ فحسبہ اللّٰہ فی بطن الحوت حتیٰ أقربھا. انہٗ قال لما کلف بالولایۃ (سورہ صافات): کیف اتولی من لم أرہ. ولم أعرفہ ..... انہٗ توسل فی بطن الحوت بمحمد وعلی وآئمھا الائمۃ علیھا السلام فأنجاہ اللّٰہ تعالیٰ.

ترجمہ: یونسؑ تھا بنی اسرائیل انبیاء میں سے۔ جناب یونسؑ نے انکار کیا ولایت علیؑ سے۔ اللہ نے اسے بند کر دیا بیچ بطن حوت (مچھلی) کے اس نے کہا تھا کیسے مکلف بنوں اس کو مانوں اس کی ولایت یعنی علیؑ کی ولایت اور کیسے محبت کروں اس سے نہیں دیکھا جس کو میں نے، نہ اسے میں جانتا ہوں۔ تحقیق پھر توسل کیا حوت (مچھلی) کے بدن میں جب واسطہ محمد وعلی تمام آل کا اور آئمہ علیہم السلام کا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو نجات دی۔

اہم نوٹ: جب یونسؑ نبی کو محمد وآلِ محمد کے واسطے کے بغیر، نام علیؑ لئے بغیر نجات نہیں ملتی تو نماز راہِ نجات ہے۔ اگر نماز میں نام علیؑ نہ لیا جائے گا تو کیسے نجات ہوگی۔ جب یونسؑ نبی نہیں بچتا تو ہماری کیا حقیقت اب ذرا حضورؐ کا فرمان اپنے بارے میں سن لیجئے۔

[حضورؐ کا فرمان حضورؐ کی رسالت کو خطرہ]

اب پڑھو امالی شیخ صدوق علیہ رحمہ صفحہ ۴۰۰ میں فرماتے ہیں ولقد أنزل اللّٰہ عزوجل الی جب اللہ عزوجل نے مجھ پر نازل کیا یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یعنی فی ولایتک یا علی. ترجمہ: اے علی تیری ولایت جس کے لئے حکم ہوا، اے پیغام پہنچانے والے پہنچا دو تجھ پر نازل ہو چکا ہے پہلے سے (وہ تیری ولایت تھی یا علی) ولو لم ابلغ ما امرت بہ من ولایتک لحبط عملی، ترجمہ: اور اگر نہیں پہنچاتا یہ امر تیری ولایت کے بارے میں (یا علی) تو میرے اعمال: یعنی سارا کام، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، نیکیاں، کفار سے تکالیف اٹھانا وغیرہ جو کچھ مجھ پر ظلم وستم توحید کے احکام پہنچانے کے وجہ سے ہوئے تھے جو میں نے سرانجام دیئے تھے) وہ میرے سب کے سب ضبط نہیں بلکہ حبط ہو رہے تھے (حضرات ضبط وہ چیز ہے جس کسی سے کوئی چیز چھین کر دوسرے کے کام میں یا دوسری جگہ پر استعمال میں لائی جا سکے اسے ضبط کہتے ہیں۔ مگر لفظ حَبِطَ اس کو کہتے ہیں کہ کسی سے کوئی چیز چھین کر جلا کر راکھ کر کے ہوا میں اڑا دی جائے جو کسی کے کام بھی نہ آ سکے) گویا حضور فرماتے ہیں میری ساری رسالت تیری ولایت اگر نہ پہنچاتا تو خاک بنا کر اڑا دی جاتی حَبِطَ ہو رہی تھی۔ یعنی کسی کام کی نہ تھی۔ میرے ناقص عقل کے مطابق۔

قارئین حضرات اس سے بڑھ کر نہ کوئی مثال ہو سکتی ہے نہ کوئی دے سکتا ہے جو حضورؐ نے مثال دے دی جب حضورؐ کے اعمال ختمی مرتبت کے اعمال (نبوت) بغیر ولایت علی پہنچائے حَبِطَ ہو

سکتے ہیں (مثال خود جس کی حضورؐ نے دے دی ہے اور حوالہ حضرت شیخ صدوق علیہ رحمہ نے اپنی امالی شریف میں صفحہ ۴۰۰ پر لکھ کر دے رہے ہیں بندہ اپنی کتاب کو زینت دے کر ولایت علیؑ سے آپ مومنین سے التماس از محبّ حیدر کرار کی حیثیت سے عرض گذار ہے کہ کیا تیری میری نماز نعوذ باللہ ختمی مرتبت کے اعمال (نبوت) سے افضل ہے جو شہادت ولایت علی بغیر تشہد میں ادا کئے قبولیت حاصل کرے ناممکن ہے۔ نہ اس میں غلو ہے نہ میری اپنی رائے ہے بلکہ فرمانِ رسول ہے۔

حضورؐ نے فرمایا: علی " منی اَنَا مِنهُ.

ترجمہ: علی مجھ سے اور میں علی سے ہوں۔ یا اس حکم کو بیکار سمجھو۔

حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ فرماتے ہیں:

هِنَ هُن وِچمِ کونھے پھیر فَرقُ هَلَتِ چَلَتِ هَیکڑی جَینَ

وَهَے قَلَم قَطُ هُنَا حَقِیقَتَ مِ هِکُ پَرُبِیَائِی ءَ وارِن بَه کَیا

ترجمہ: اس میں یعنی رسولؐ خدا میں اور اُس میں یعنی علیؑ میں کوئی فرق نہیں دونوں کا چلنا پھرنا، کردار گفتار، عمل وغیرہ ایک ہے جیسے قلم کی قط (نب) جس سے لکھتے ہیں ایک جیسی ہے حقیقت میں تو یہ دونوں ایک تھے بغض رکھنے والوں نے دو بنائے یعنی جدا کیئے ہیں۔ اس سے مراد یہ لینا کہ محمد مصطفیٰؐ کی گواہی دیتے تو اُس میں علیؑ بھی آ گئے ہرگز نہیں محمدؐ نبی ہیں علیؑ ولی ہیں۔

ثبوت: حضورؐ نے خود فرمایا ہے: انا و علیٌ من نور واحد. میں اور علی ایک ہی نور سے ہیں۔ تو کیا میں ایک نور کی گواہی تو دوں اور دوسرے نور کی گواہی نہ دوں۔ یا علی انت منی بمنزلت راس من بدنی. اے علیؑ تو میری اس منزل پر ہے، جیسے سر بدن کے ساتھ۔ اب بدن کی یا سر کی گواہی دوں باقی دوسرے حصے کی گواہی نہ دوں۔ کیا نبوت کو میں نے مان لیا، فرمایا آپؐ نے یا علیؑ انت منی بمنزلت روح والجسد. اے علی میری اس منزل پر ہے جیسے جسم کے ساتھ روح، کیا جسم کی گواہی (جان کی) دوں اور روح کی نہ دوں تو میں

نے نبوت کو مان لیا۔

اسد الغابہ فی معرفت صحابہ جلد ۴ صفحہ ۳۱ میں لکھا ہے۔ انت بمنزلت کعبة.

ترجمہ: اے علیؑ تو کعبہ کی طرح ہے میری امت کے درمیان۔

میں نے طوالت کی وجہ سے اور احادیث نہیں لکھی ہیں۔

ویسے یہ لوگ مقصرین حضرات بھی زبانی کلامی کچھری میں مان لیتے ہیں کہ حی علیٰ خیر العمل مقصرین بھی کلمہ میں اذان میں اقامت میں دے دیتے ہیں اور خیر العمل اس سے علیؑ کی ولایت مراد ہے پھر کیوں انکار کرتے ہیں، ویسے ہم لوگ نماز میں جب بھی بلاتے ہیں حی علیٰ خیر العمل (ولایت علی کے لئے) تو پھر منافقت اور کسے کہتے ہیں کہ بندوں کو ولایت علی کے لئے بلا کر تیسری گواہی نہ تو پڑھائی جاتی ہے نہ سنائی جاتی ہے نہ ہی بتائی جاتی ہے اور جس کو سمجھ میں آ گئی ہے پڑھتے ہیں اور ہم کسی کو مجبور بھی نہیں کرتے یہ لوگ صرف بتانے اور پڑھنے پر کفر کا فتویٰ دیتے ہیں اس سے بولنا، اٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا بند کر دیتے ہیں ایسے مولویوں کو مجالس پڑھانے سے بانیان کو خط لکھ کر روکتے ہیں کہ اس مولوی کو مت پڑھاؤ اُس کو مت بلاؤ وہ اس لئے کہ اُن کی مقصری ظاہر ہو جائے گی یہ مولوی ہماری منافقت کا بھانڈا پھوڑ دے گا ان مقصرین کی قاتلانِ امام حسینؑ سے عزاداروں کے خلاف گٹھ جوڑ اور سودے بازی ہے یہ مولوی عیاں کر دیں گے کیونکہ ایسی تحریریں ان (مقصرین) کی ہیں اور یہ مقصر ایک جھوٹ بولتے ہیں لعنت اللہ علی الکاذبین کہتے ہیں یہ تشہد میں علیؑ ولی اللہ پڑھنے کو جو کہتے ہیں یہ امریکا کے ایجنٹ ہیں اور امریکا نے ان کو کہا ہے کہ یہ تشہد پڑھواؤ۔ شرم کرنا چاہئے ان کو کیا زمانہ شیخ صدوق میں بھی امریکہ نے کہا تھا یا رسولؐ خدا نے اور خدا نے ولایت واجب کر دی ہے۔ جو مولوی مقصر ہیں اُن کو پتا ہے کہ اس مولوی کے پاس ثبوت موجود ہیں جو دنیا کو دکھا دیں گے اور ہمارا بھانڈا پھوٹ جائے گا۔ اور ان پر لوگ لعنت یا نفرین یا دوری اختیار کریں گے دوسری طرف دشمنان حیدر کرار سے الحاق و اتحاد بین المسلمین تو کرتے ہیں اور سودے بازی در زہرا پر آگ لگانے والوں اور علیؑ کے گلے میں رسیاں ڈالنے

والوں، آل محمد کے گھرانے کو گالیاں دینے والوں سے محبت بھی کرتے ہیں رشتے داری بھی کرتے ہیں، پیار و محبت بھی کرتے ہیں، ان کے ساتھ حکومت میں شریک بھی ہوتے ہیں۔ ۲۸، صفر المظفر کو یوم شہادت امام حسن مجتبیٰ و رسولؐ خدا کی شہادت کے دن اپنی بیٹیوں کا نکاح سپاہِ صحابہ سے کرتے ہیں۔ قارئین کرام مؤمنین سے گذارش ہے کہ کوئی مومن شیعہ اثنا عشریہ حیدر کرار غیرت مند مولائی اپنے بیٹے یا بیٹی کی شادی یا نکاح یا ولیمہ یا ختنہ یا کوئی اور خوشی اس دن نہیں کرتا مگر مقصر ایسا کام کرتے ہیں۔ میرے پاس کراچی میں بھی اس کا ثبوت موجود ہے۔ بڑا گھر مولوی کا بھرم ہے ۲۸، رجب المرجب ہو یا ۲۱ رمضان یا کسی امام کے یوم غم کو) خوشی منانے والا یا تو خارجی کہلاتا ہے یا ملعون مقصر کہلاتا ہے۔

یہ مقصرین دشمنِ آلِ محمدؐ سے تو اتحاد کریں گے اگر اتحاد و اتفاق نہیں کرتے تو ان سے جو ولایت علیؑ کی گواہی تشہد میں، قیام میں، دعائے قنوت میں، سجدہ شکر میں، نماز جنازہ میں اور جو (خروج) قبر سے باہر نکلتے وقت ولایت علی کا کلمہ پڑھیں گے ان سے یہ نہیں بنتے نہ ان سے اتحاد کرتے ہیں کیونکہ حقیقت بھی یہی ہے کبوتر با کبوتر باز، باباز کند جنس جنس کے ساتھ مل کر اڑتی ہے۔

دیکھو قرآن مجید پ۴ سورہ آل عمران۔ یہ لوگ کہیں گے۔ قیامت کے دن بارگاہِ خدا میں۔

ربنا آتنا سمعنا منادیاً ینادی الایمان الخ.

ترجمہ: اے رب ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا وہ ایمان کی طرف بلاتا تھا۔ آیت ۱۹۳۔

اور قرآن کہتا ہے۔ ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملة وهو فی الآخره من الخاسرین. نمبر۵ پ۶ سورۃ مائدہ

ترجمہ: اور جو شخص ایمان کے ساتھ کفر کرے پس اس کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں خسارے والوں میں سے ہوگا۔

جنگ خندق ۵ھ میں حضورؐ نے علیؑ کو اشارہ کر کے فرمایا تھا: برزل ایمان کُلهُ الی الشرک کلی یا الی الکفر کله.

تفاسیر اہلبیت سے ثابت ہے ایمان نام علیؑ کا ہے، جس نے علی سے منہ پھیر لیا گویا علی سے انکار کرنے والے کے تمام اعمال حبط ہو جائیں گے۔ ان الّذین کفرو وینادون .....

قرآن پ۲۴ سورہ المؤمن۔ ومقت اللّٰه اکبر اذ تدعون الی الایمان فتکفرون

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنے سخت لہجے میں قیامت میں کہے گا جب ہم تمہیں ایمان کی طرف بلاتے تھے پھر تم انکار کرتے تھے۔

حضرات اب تو سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ علیؑ کی ولایت کی گواہی کا جب کہا جاتا ہے تو جو انکار کرتے ہیں اس کے اعمال حبط ہو جائیں گے۔

نوٹ: یہ کتاب پیسے کمانے کے لئے نہیں لکھی گئی یہ اپنا عقیدہ بھی دکھانا ہے کیونکہ حکم خدا ہے

أتا مرون الناس بالبر ولا تنسون انفسکم.

ترجمہ: دوسروں کو جو حکم دیتے ہیں خود اس پر کاربند کیوں نہیں ہوتے۔

دعائے قنوت جو میں پڑھتا ہوں۔ (۲) المختصر بھی ہے آسان بھی ہے۔

از مؤلف قاضی غلام شبیر تلمیذ مبلغ اعظم احقر العباد

یہ میں پڑھتا ہوں:

اَللّٰهُم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّد رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَباً وَّبِالسَّلَامِ دِیْناً وَّبِالْقُرآنِ کِتَاباً وَالبِکعُه قِبْلَةً و مُحَمَّدٌ خَاتِمَ الْاَنْبِیاءُ نَبِیاً وَبَعْدهُ عَلِیٌّ وَلِیاً وَاِمَاماً وَهَادِیاً وَاَوْلَادِهِ الْمَعْصُوْمِیْن اَحَدَ عَشَرَ آئِمةً وَسَیِّدَةِ النِّسَاءِ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی حُجَّتِهِمْ بِهِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرُّ الخ. (۱) یا اولاده المعصومین احد عشر آئمة حجج اللّٰه صلواة اللّٰه علیهم ومن اعدائهم اَتبرُّ اللّٰهم صل علٰی محمدٍ و آل محمّد وتقبل شفاعته فی امتهٖ وارفع درجتهٗ والحمد اللّٰه رب العالمین بهم اتولیٰ ومن اعدائهم

اَتبرأُ خُصُوصاً اول من ظلم آل محمد وَاَتْبَاعه واشیائه وانصارهٗ واَعْوانهٗ ومقصرین من یوم العداوة الا یوم الدین اللّٰھم بحق محمد و آل محمد بمعرفت محمد و آل محمد اللّٰھم بتصدق محمد و آل محمد ارزقنی رزقاً واسعاً حلالاً طیباً واغفر لنا ورحمنا وعافنا وعن عنا فی الدنیا والآخرة انک علیٰ کل شیءٍ قدیر.

اللّٰھم صَلِّ علیٰ محمدٍ وَّ آلِ محمد.

اہم نوٹ: کوئی معترض اگر اس دعائے قنوت پر اعتراض کرے تو علماء کا قول، آئمہ کا فرمان جو بہتر سمجھتے ہو دعائے قنوت میں ذکر کرو فرمان ہے۔ اب خود معترض حضرات سجدے میں پڑھتے ہیں۔ یا خیر المسئولین ویا خیر المعین وَرزُقنی وَرزُقنی عِیالی من فَضلِک؟ فَاِنکَ ذُوالفَضلِ الْعَظِیم. یہ امام محمد باقرؑ نے دعائے رزق فرضی نماز کے سجدے میں پڑھنے کا حکم دیا ہے کہ سجدہ میں اپنی مانگ شروع کرو یہ سید محمد مجتہد نے بھی دعا بتائی ہے خدا سے بھیک مانگنے والے لوگ دعا میں اپنے اہل وعیال بال بچوں کے شفا اور ہر ضروریات سجدے کی حالت نماز میں مانگو۔ تو پھر تشہد میں ولایت علیؑ پر کیوں اعتراض ہے جب کہ تشہد رکن نماز نہیں۔

تیسری یا چوتھی رکعت میں سورہ الحمد کے بجائے تسبیح اربعہ تین بار پڑھے۔ تو پڑھ سکتا ہے ورنہ دوسری سورۃ انا انزلنا الخ یا قل ھو اللّٰہ احد الخ یا سورۃ کوثر الخ۔

یا سبحٰن اللّٰہ والحمد اللّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر. ۳ بار

پھر رکوع بجالائے پہلے کی طرح دو سجدوں کے بعد بیٹھے اور تشہد پڑھ کر سلام پڑھے تین (۳) تکبیریں کانوں سے زانو تک ہاتھ تین (۳) بار مع تکبیر (رفع یدین) کر کے نماز ختم کرے۔

ورنہ قیامت میں نمازیں سر پر رکھے پھرو گے۔ تو لی نہیں جائیں گی۔

اب نماز تمام ہوئی۔

اب بغیر وقفہ سجدہ شکر بجالائے اور وہ یہ ہے۔

سجدہ شکر۔

تہذیب الاحکام ج ۲ صفحہ ۱۱۰۔۱۱۱

اللّٰھم انی أشھد واشھد الملائکة انبیائک ورسلک وجمیع خلقک انک انت اللّٰہ ربی والاسلام دینی و محمد نبیّ و علیٌّ امامی والحسنؑ امامی والحسینؑ امامی وعلی زین العابدینؑ امامی و محمد باقرؑ امامی و جعفر صادقؑ امامی و موسیٰ کاظمؑ امامی و علی الرضاؑ امامی و محمد تقیؑ امامی و علی النقیؑ امامی و الحسنؑ امامی وقائم المنتظر محمد مھدیؑ امامی أئمتی بھم أتولیٰ ومن اعدائھم أتبرءُ.

یا حنان یا حنان یا حنان الکربُ العظام تین (۳) بار کہے۔

سو بار کہے شکراً شکراً. ثم تسئل اللّٰہ حاجتک. انشاء اللّٰہ وانشاء محمد وانشاء علیؑ (بحوالہ تفسیر امام حسن عسکری)

یعنی پھر سوال کرو اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت: ضرورت کا انشاء اللہ بر آئے گی۔

بعد نماز تسبیح فاطمۃ الزہراؑ نہ پڑھنے والا فاسق ہے۔ ہمارے امر سے واجب ہے نماز کی طرح یہ تسبیح جناب فاطمہ زہراؑ۔ جو ادا نہ کرے شقی ازلی ہے۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

پڑھو امالی شیخ صدوق صفحہ ۴۶۴۔ قال عبد اللّٰہ الصادقؑ یا أبا ھارون انا نأمر صبیا لنا بتسبیح فاطمةؑ کماناً مرھم بالصلوة فالزمة فانه لم یلزمه عبد فشقی.

اللہ اکبر۔ ۳۴ بار الحمد اللہ۔ ۳۳ بار سبحان اللہ۔ ۳۳ بار

۱ مرتبہ لا الہ الا اللہ۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الَّذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدیٰ من بعد ما بیناہ للناس فی الکتاب اولائک یلعنھم اللّٰعنون.

ترجمہ: تحقیق جولوگ چھپاتے ہیں جونازل کیا ہے ہم نے اپنی نشانیوں اور ہدایت (ہادیوں کو) سے اس کے باوجود کہ بیان کیا ہے ہم نے انسانوں کے لئے بیچ کتاب کے (پھر بھی چھپاتے ہیں) ایسے لوگوں پر لعنت (بیزاری) کرتا ہے اللہ ان سے اور لعنت (بیزاری) کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے۔

حضرات ناظرین مذکورہ بالا آیت کلام مجید کی دلالت کرتی ہے کہ قیامت تک دو گروہ رہیں گے ایک گروہ وہ ہے جو البینات یعنی اللہ کی نشانیوں اور ہدایت کرنے والے ہادیوں اور ان کے ہدایت کی باتوں، احکامات وفروعات کو چھپائیں گے۔ دوسرا گروہ ان پر بفضل اللہ لعنت کرتا رہے گا

آپ جب تشہد میں پہنچیں تو

اخباری حضرات اس وقت یہ پڑھیں مومنین کو اجازت ہے جو بھی تشہد آسان لگتا ہے پڑھیں شرط ہے توحید، نبوت اور امامت کی گواہی دینی ہے ساتھ میں درود شریف ضرور پڑھیں ورنہ نماز نہیں ہوگی۔ ہوسکتا ہے کوئی امام کا تصور عقیدے میں آپ سے رہ جائے کیا معلوم پیش نماز یا مقصر ہے۔ دیگر صورت انسان خطا کار ہے۔ نماز میں بھول چوک ہوسکتی ہے اس لئے درود ضرور پڑھے تا کہ سب آل محمد شامل کئے جاسکیں۔ نام علیؑ صریحاً اس لئے اس دور میں واضح ہو چکا ہے کہ کافی مقصر آل محمدؐ میں مولا علیؑ کو شامل نہیں کرتے اس لئے نام علیؑ لے کر گواہی دے کر پھر درود بھی پڑھنا چاہئے تا کہ تین بار توحید، نبوت اور آئمہ کی امامت کی گواہی ہو جائے۔

[تشہد اس طرح پڑھو۔]

نمبرا بسم اللّٰہ وباللّٰہ والحمد اللّٰہ خیر الاسماء کلھا للّٰہ

اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و

اشھد ان محمدً عبدہٗ ورسولہٗ ارسلہٗ بالحق (۱) بشیرً و نذیرا.

(بالحق میں تقیۃً الحق مع علیؑ وعلیؑ مع الحق ہے) اس سے مولا علیؑ مراد ہے۔

بین یدی ساعتہ. (اشھد ان رَبی نعم الرب وان محمدً نعم الرسول وان علیاً نعم الولی ونعم الامام. اور کہے وتقبل شفاعۃ فی امتہ وارفع درجتہٗ). اب درود شریف پڑھے۔

نوٹ: یہاں کوئی معترض یہ نہ کہے تو پھر آل میں سب آگئے تشہد کی کیا ضرورت ہے ان کی خدمت میں عرض ہے اگر درود میں اللّٰھم خدا آگیا اور صل علی محمدٍ میں حضورؐ وآل محمدؐ میں سب آل آگئی تو پھر اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ واشھد ان محمد رسول اللّٰہ. کی کیا ضرورت ہے معاف کرنا تینوں گواہیاں دے کر پھر درود پڑھیں اور ضرور پڑھیں۔ ورنہ نماز نہیں ہوگی حکم اوپر گذر چکا۔

پھر سلام مع تکبیرات ساتھ رفع یدین کہے اور نماز تمام کرے۔

یہ ہے شہادت ثالثہ: اشھد انَّ امیر المؤمنین علیؑ ولی اللّٰہ وصی. رسول اللّٰہ وخلیفتہٗ

بلافصل

واولادہ المعصومین حجج اللّٰہ صلواۃ اللّٰہ علیھم.

اللّٰھم صَلِّ عَلی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ.

اس طرح میں خود پڑھتا ہوں۔ از مؤلف احقر العباد از قلم قاضی غلام شبیر تلمیذ مبلغ اعظم) اوپر گذر چکا۔

پھر تین سلام پھر تکبیرات مع رفع یدین کرے۔

پھر سلام مع تکبیرات کہے

یا اس طرح تشہد پڑھو۔ یہ بھی اجازت ہے مجتہدین کی۔

نمبر۲ اشهد ان لا اله الا الله وحدهٗ لا شريک لهٗ

واشهد ان محمدً عبدهٗ ورسولهٗ

واشهد ان امير المومنين وامام المتقين علی" ولی الله وصی

رسول الله وخليفتهٗ بلافصل واحد عشر آئمةً (حجج الله) يا

واولاده المعصومين حجج الله (دونوں جملے درست ہیں)

اللّٰهم صل علیٰ محمدٍ وّآل محمد

پھر سلام مع تکبیرات مع رفع یدین کے کہے۔

یا اس طرح تشہد پڑھو

نمبر۳ اشهد ان لا اله الا الله وحدهٗ لا شريک لهٗ

واشهد ان محمدً عبدهٗ ورسولهٗ ارسلهٗ بالحق بشيرً ونذيرا بين

يدی ساعته

واشهد ان علياً امير المومنين واولاده المعصومين حجج الله

اللّٰهم صل علیٰ محمدٍ وّآل محمد

نوٹ: پھر ۳ سلام پڑھے اور ادھر ادھر نہ دیکھے بلکہ تین (۳) بار رفع یدین کرتے ہوئے تکبیرات الله اکبر. الله اکبر. الله اکبر. ہر دفع ہاتھ کانوں تک اُٹھائے اور پھر زانوں تک لے جائے۔ قارئین حضرات یہ جائز نہیں کہ صرف زانوں پر تین بار ہاتھ مارے اور دونوں کانوں تک ہر بار ہاتھ نہ لے جائے۔ یہ نماز میں تقصیر ہے یعنی (مقصری) کاٹ کرتا ہے یہ سنت کے خلاف ہے۔ رفع یدین کرنا ضروری ہے ورنہ نماز اَدھوری ہے۔

[جو حضرات تقلید کرتے ہیں آغا یعصوب الدین کی وہ یہ پڑھیں]

نمبر۴ آغا یعصوب الدین رَسْتَگَارَی گُویبَارَی رسالہ توضیح المسائل جلد ا صفحہ ۳۱۴

یا اس طرح تشہد پڑھو

اشهد ان لا اله الا الله وحدهٗ لا شريک لهٗ

واشهدان محمدً عبدهٗ ورسولهٗ اللّٰهم صل علیٰ محمد وّآل محمد

واشهد ان امير المومنين علياً واولاده المعصومين حجج الله

صلواة الله عليهم اجمعين.

[حضورؐ کی نماز کا اختتام کا علم کیسے ہوتا تھا۔]

کتب اہلسنت والجماعت (۱) حجۃ اللہ البالغہ ج ۲ صفحہ ۳۲۱۔

(۲) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۳۵۷

قال ابن عباس كنت اعرف انقضاء الصلاة رسول الله با تكبير.

فرمایا ابن عباس نے ہم جانتے تھے حضور کی نماز ختم ہونے کو، جب حضورؐ تکبیر (اللہ اکبر) کہتے تھے اس لئے سلام پہلے تینوں پڑھنے کے بعد (یاد رکھیں سلاموں میں بھی ادھر ادھر نہیں دیکھنا صرف دل کا ارادہ کافی ہے)۔ یا انگلی کا اشارہ کافی ہے۔

اسلام عليک ايها النبی ورحمة الله وبركاته

اسلام علينا وعلیٰ عباد الله الصالحين

اسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

الله اكبر الله اكبر الله اكبر

جب بھی اللہ اکبر کہیں ساتھ میں رفع یدین (ہاتھوں کو اٹھا کر کانوں تک لے جائیں پھر

زانوں تک لے آئیں ورنہ نماز نہ ہوگی ہر عمل نماز کا واضح طور پر کرو۔ محمدؐ و آل محمدؐ کی صحیح پیروی ہوگی اور نماز بھی قبول ہوگی۔ یہ بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ وہ حضرات جو غلطیاں کرتے ہیں زانوں پر ہاتھ چیڑوں کی طرح مارتے ہیں ان کو اس کا پتا نہیں کہ ہم نماز میں وہ تقصیر کر کے مقصروں کی شبیہ بنتے ہیں۔ خداوند عالم ان کو معاف فرمائے۔

نام لے کر واسطہ دو۔ محمدؐ و آل محمدؐ کے ناموں کو لئے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔

مقدمہ البرہان صفحہ ۳۸ عن جابر عن الباقر علیہ السلام أنه قال فی حدیث له. نحن اسماء الحسنیٰ التی لا یُقبل اللّٰه من العباد عملاً الا بمعرفتنا.

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث جابر نے بیان کی ہے کہ امامؑ فرماتے ہیں ہم ہیں اللہ کے نام حسنیٰ نہیں قبول کرے گا اللہ کسی عبادت گذار کا عمل سوائے ہماری معرفت کے یعنی ہمارے بغیر کسی کی عبادت قبول نہ کی جائے گی۔

[مودۃ لازم ہے، واجب ہے۔]

قل لا اسئلکم علیه امرٍ. نص قرآنی ہے

مقدمہ البرہان صفحہ ۳۸ عن حسنؑ بن علیؑ قال: قال رسول اللّٰهؐ الزموا مودتنا اهلبیت والّذی نفسی بیده لا ینتفع عبد بعمله الا بمعرفة حقنا.

ترجمہ: لازم ہے ہمارے اہلبیتؑ کی مودۃ اس کی قسم جس کے قبضے میں میرا نفس ہے کسی بندے کو اس کا عمل نفع نہیں دے گا سوائے ہمارے حق کی معرفت کے۔

دیوبندی عالم حضرت شاہ اسماعیل شہید (۱) منصب امامت صفحہ ۱۱۰

وقفوهم انهم مسئولون عن ولایت علی. (قرآن)

ترجمہ آیت قرآن: ٹھہراؤ ان کو ہم ان سے ایک سوال کریں گے۔ شاہ اسماعیل شہید۔

دیوبندی فرماتے ہیں ترجمہ: ان سے حضرت علی کی ولایت کا سوال ہوگا۔

مزید دیکھو (۲) الصوائق عرقہ صفحہ ۱۴۹۔ (۳) ینابع المودۃ صفحہ ۲۹۶۔

(۴) ارجح المطالب صفحہ ۶۱۔ (۵) تفسیر صافی ج ۴ صفحہ ۲۶۶۔

(۶) تفسیر قمی جلد ۲ صفحہ ۲۲۲۔

[پہلا سوال محبت اہلبیتؑ کا ہوگا]

مقدمہ البرہان صفحہ ۳۹ فی العیون عن الرضاؑ قال: قال النبیؐ أول ما یسأل عنه العبد حبنا اهلبیت.

ترجمہ: امام رضاؑ نے فرماتے ہیں حضورؐ نے فرمایا بندے پر جو پہلا سوال ہوگا وہ ہمارے اہلبیتؑ کی مودۃ کا ہوگا؟

مقدمہ البرہان صفحہ ۳۹ قال الصادقؑ لکل شیء أساس واساس الاسلام حبنا اهلبیت.

ترجمہ: امام صادقؑ نے فرمایا ہر شئے کی بنیاد ہوتی ہے اور دین اسلام کی بنیاد ہمارے اہلبیتؑ کی محبت ہے۔

تفسیر صافی ج ۲ صفحہ ۵۳-۵۲ فیلسوف الفقهاء وفقیه الفلاسفه استاذ عصره ووحید دهره المولی محسن الملقّب الفَیض الکاشانی التوفی ۱۰۹۱ھ

توثیق نمبر ۴۷۔ احسن الفوائد شرح العقائد صفحہ ۳۱۔ محمد حسین ڈھکو آف پنجاب مقصر نے کی ہے

اب دیکھئے تفسیر صافی صفحہ ۵۳۔ فاخذ رسول اللّٰهؐ بید علی علیه السلام فقال ایها الناس ..... یا معشر المسلمین هذا ولیکم من بعدی امر اللّٰه عزوجل رسولهٗ بولایت علیؑ انزل علیکم انما ولیکم اللّٰه ورسولهٗ الایة وفرض ولایت واولی الامر ان یفسر لهم الولایت کما فسر لهم الصلاة

والزكاة والصوام والحج فاوحى الله يا ايها الرسول وصدع بأمر الله ذكره فقام بولايت علیؑ يوم غدير خم فنادى الصلاة جامعه وامر الناس ان يبلغ الشاهد الغائب. قالؑ وكانت الفريضة تنزل بعد الفريضة الاخرى وكانت الولايت آخر الفرامن فانزل الله اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا.

ترجمہ: پکڑا رسولؐ خدا نے ہاتھ علیؑ کا فرمایا اے گروہ! مسلمانوں یہ ہے تمہارا ولی میرے بعد خدا کے امر سے۔ رسولؐ اللہ نے ولایت علیؑ جو نازل ہوئی پہنچائی انما وليكم الله کے تحت فرض ہے ولایت۔ اس ولایت کا تفسیر ہو چکا ہے جیسے نماز، زکواۃ، روزہ، حج کا اور وحی کی خدا نے پہنچادے اے میرے رسولؐ ولایت علیؑ غدیر خم کے دن اس دن نماز جامع بلانے کا حکم دیا (اب بھی ہم اس لئے یادگار خم غدیر ظہر وعصر ملا کر پڑھتے ہیں) حضورؐ نے فرمایا جو موجود ہیں ان کو خبر دینا جو لوگ اس وقت حاضر نہیں ہیں فرمایا یہ ولایت آخری فریضہ فرمان خدا سے تھا جو پہنچانے کے بعد یہ امر ہوا۔ اليوم اكملت لكم دينكم الخ. آج کے دن میں نے تیرا دین حد کمال پر پہنچا دیا اور واتممت عليكم نعمتي اپنی آخری نعمت علیؑ تم کو دے دی۔ یعنی علیؑ آخری نعمت ہے ورضيت لكم الاسلام دينا. اور مرتضیٰ جیسا رہبر دے کر اب میں تمہارے دین اسلام سے راضی ہوا۔

[پانچوں فرائض میں ولایت کی کیا حیثیت ہے؟]

دیکھو تفاسیر شیعہ اثنا عشریہ خیر البریہ

(۱) تفسیر برہان ج ۴ صفحہ ۹۶ العلامۃ المحدث السید ہاشم بحرانی

(۲) تفسیر عیاشی ج ۱ صفحہ ۲۹۳ المحدث الجلیل، بے نظیر محمد بن مسعود بن عیاش السلمی سمرقندی المعرف بالعیاشی رضوان اللہ

دیکھو معتبر کتب شیعہ

(۳) امالی شیخ صدوق صفحہ ۵۱ للشیخ الجلیل القدر ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی علیہ الرحمہ (شیخ صدوق دعائے امام زمانہؑ سے پیدا ہونے والا ہے)۔ المتوفی ۳۸۱ھ

(۴) اصول کافی ج ۲ صفحہ ۱۸۔۲۱ ثقۃ الاسلام ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی الداری المتوفی ۳۲۸۔۳۲۹ھ

[ولایت علیؑ واجب]

وعن النبيؐ ان الله تعالىٰ فرض على الخلق خمسة فاخذو اربعة وتركو واحداً فسألو عن الاربعة قال الصلاة والزكواة والحج والصوم قالو فما الواحد الذى تركوا؟ قال ولايت على بن ابيطالب قالو هى واجبة من الله تعالىٰ قال نعم قال الله ومن اظلم ممن افترى على الله كذباً.

ترجمہ: نبیؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے خلق پر پانچ چیزیں فرض کی تھی انہوں نے چار کو پکڑا اور ایک کو ترک کر دیا۔ سوال کیا گیا۔ چار کون سی چیزیں ہیں۔ فرمایا حضورؐ نے: نماز، روزہ، حج اور زکواۃ اور ایک جس کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ نص قرآن سے علیؑ کی ولایت واجب ہوگئی۔ فرمایا ہے وہ ہے ولایت علی ابن ابیطالبؑ یہ واجب ہے۔

اصول کافی ج ۲ صفحہ ۱۸ عن ابى جعفر عليه السلام قال نبى الاسلام على خمس، على الصلاة والزكواة والصوم والحج والولايت ولم يناد بشىء كما نودى بالولايت.

ترجمہ: فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ پر ہے۔ نماز، روزہ، حج اور زکواۃ اور ولایت علیؑ اور کسی شئے کے لئے اتنی ندا نہیں دی گئی جیسی ولایت علیؑ کے لئے دی گئی

ہے۔(بلایا گیا ہے)

لوگوں نے فرائض میں کون سی شئے چھوڑ دی ہے؟

[لوگوں نے ولایت علیؑ چھوڑ دی]

اصول کافی ج ۲ صفحہ ۱۸ حدیث ۳ باب دعائم الاسلام

ابو علی الاشعری عن الحسن بن علی الکوفی عن عباس بن عامر عن أبان بن عثمان عن فضیل بن یسار عن ابی جعفر علیه السلام قال نبی الاسلام علی خمس علی الصلاة وزکواة وانه کان والصوم والحج والولایت ینادشیء کما نودی بالولایت فأخذ الناس بأربع وترکوا هذه هي الولایة. اور چھوڑ دی یہ۔ یہ ہے ولایت علیؑ کی۔

باقی ترجمہ اوپر گذر چکا۔ نماز، روزہ، حج، زکواۃ کو پکڑا۔ ولایت علیؑ ترک کر دی گئی ہے۔

[ولایت کسی بھی حال میں چھوڑ نہیں سکتے باقی چھوڑ سکتے ہو]

حضرات کوئی بیمار ہو یا سفر پر یا غربت میں ہو ہر حال میں کون سے شئے واجب چھوڑی نہیں جا سکتی وہ ہے ولایت علی و آئمہ علیہم السلام

ثبوت دیکھو مقدمہ تفسیر البرہان المساۃ بمراۃ الانوار مشکواۃ الاسرار صفحہ ۳۸

تألیف العام الجلیل ابی الحسن بن محمد طاہر العاملی

عن سلمان قال قال النبیؐ آتانی جبرائیلؑ وقال یا محمد ربک یقرئک السلام ویقول فرضت الصلاة ووضعتها عن المریض وفرضت الصوم ووضعته عن المریض والمسافر وفرضت الحج ووضعته عن المقل والمدقع وفرضت الزکاة ووضعتها عمن لا

یملک النصاب وجعلت حب علی ابن ابیطالبؑ لیس فیه رخصة.

ترجمہ: فرمایا نبیؐ نے آیا جبرئیل اور کہا محمدؐ رب تیرا اسلام کہتا ہے۔ فرض کیا نماز اور چھوڑ سکتا ہے مریض اور روزہ فرض کیا ہے وہ چھوڑ سکتا ہے مریض اور مسافر اور حج فرض کیا ہے مگر جس کو حیثیت نہیں یا خرچ اخراجات کے نہیں جس کے پاس وہ چھوڑ سکتا ہے اور زکواۃ فرض کی گئی ہے مگر جن کے پاس نصاب مال زکواۃ دینے کی حالت میں نہیں وہ چھوڑ سکتا ہے۔ (یہ سب قضا نماز وغیرہ بڑا بیٹا خود یا مولوی سے پڑھوا کر پورے کر سکتا ہے ان کی قضا واجب ہے) مگر علیؑ کی محبت کبھی بھی کسی حالت میں بھی معاف نہیں ہے۔ یہ ایسے واجب ہے اگر ولایت علیؑ کا منکر ہے تو وہ رسالت کا بھی منکر ہے اور توحید کا بھی منکر ہے۔ فرمانِ رسولؐ ہے ولایته ولایتی وولایتی ولایت اللّٰہ.

ترجمہ: علیؑ کی ولایت میری ولایت ہے اور میری ولایت اللہ کی ولایت ہے اس لئے ولایتہٗ ولایت اللّٰہ علیؑ کی ولایت اللہ کی ولایت ہے یعنی علیؑ کا منکر، منکرِ خدا ہے۔

اس کے لئے میں عبارت عرض رکھتا ہوں۔

[تمہاری مرضی آہستہ یا با آواز بلند رکوع، سجود، قنوت و تشہد پڑھو]

جواب تہذیب الاحکام ج ۲ صفحہ ۱۰۲۔۱۰۳ میں دیکھو امامؑ کیا فرماتے ہیں؟

(۳۸۵)۱۵۳۔ وعنه عن محمد بن عسی العبیدی عن الحسن بن علی عن الحسین بن أبیه علی بن یقطین قال: سألت أبالحسن الماضی علیه السلام عن الرجل هل یصلح لهٗ ان یجهر بالتشهد والقول فی الرکوع والسجود والقنوت؟ قال ان شاء جهر وان شاء لم یجهر.

ترجمہ: امام معصومؑ سے دریافت کیا مولا کیا با آواز بلند تشہد کا بولنا اور رکوع اور سجدہ میں اور قنوت میں ذکر کریں۔ امام معصومؑ نے فرمایا اگر چاہو با آواز بلند پڑھو اگر چاہو تو آہستہ پڑھو (گویا امام علیہ السلام نے حالات کے تحت فرمایا ہے کہ جس طرح چاہو تم پڑھو چاہے زور سے با آواز بلند پڑھو

چاہے آہستہ سے پڑھو۔ (یہ امام معصومؑ نے مومنین کو تقیتاً کی اجازت دے دی ہے جو تقیہ کرے اس کی مرضی جو نہ کرے اس کی مرضی مطلب یہ ہوا کہ حالات دیکھ کر پڑھ سکتے ہو۔

اس روایت سے واضح ہو رہا ہے کہ اُس دور کے مجتہدین جو گذر گئے اور انہوں نے اعلان نہ کیا تو ان کی مجبوری تھی باقی کچھ نہیں (مجتہدوں میں کچھ منکر بھی تھے) چونکہ خطرہ ٹل گیا ہے آزادی کے ساتھ بلند آواز سے ولایت کی گواہی پڑھ سکتے ہو۔

مجھے یاد ہے کہ علامہ محمد بشیر قبلہ مرحوم نے فرمایا تھا کہ بھائی میں تشہد میں ولایت کی گواہی پڑھتا ہوں۔ حالات کے تحت اعلانیہ دوسروں کو نہیں کہہ سکتا میری مخالفت ہو جائے گی۔

مقدمہ البرہان صفحہ ۴۳۷ وفی تفسیر العیاشی عن الصادقؑ نحن قبلة الله ونحن كعبة الله.

ترجمہ: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہم تمہارا قبلہ اللہ ہیں، ہم ہی تمہارے کعبہ اللہ ہیں، غیر اللہ نہیں، نہ ہم اللہ ہیں، نہ اللہ سے جدا ہیں۔ یعنی ہم اللہ کا نور ہیں۔

نمازی قبلہ کو رخ کر کے کعبہ کو مرکز سمجھ کر نماز ادا کرتا ہے امام جعفر صادقؑ اس کی تاویل بتا رہے ہیں کہ محمد و آل محمد سے تمسک کرنا یعنی توسل ان کو وسیلہ ماننا ہے اور ان کی اتباع کرنے کا مطلب کعبہ اللہ اور قبلہ اللہ سمجھنا ہے ہم کو کیوں کہ ہم اللہ کے طرف سے وسیلہ ہیں اور صحیفہ کاملہ زبور آل محمدؐ میں صفحہ ۳۵۵، میں امام زین العابدینؑ ہم کو (آل محمد وسیلہ ہیں) دعا میں سمجھاتے ہیں۔

رَبِّ صَلِّ عَلٰى اَطَائِبِ اَهْلِبَيْتِهِ الَّذِيْنَ اَخْتَرتهم لِاَ مْرِكَ وَجَعَلْتَهُمْ خَزَنَةَ عِلْمِكَ وَحَفَظَةَ دِيْنِكَ وَخُلَفَآئِكَ فِيْ اَرْضِكَ وَحُجَجَكَ عَلٰى عِبَادِكَ وَطَهَّرْتَهُمْ مِنَ الرِّجْسِ وَالدَّنَسِ وَتَطْهِيْراً بِاَرَادَتِكَ وَجَعَلْتَهُمُ الْوَسِيْلَةَ اِلَيْكَ وَالْمَسْلَكَ اِلٰى جَنَّتِكَ.

پروردگار ان کے اہلبیت اطہار پر رحمت نازل فرما جنہیں تو نے امر (دین شریعت) کے لئے منتخب فرمایا ہے اپنے علم کا خزینہ دار اور اپنے دین کا محافظ اور دین میں اپنا خلیفہ اور جانشین اور

بندوں پر اپنی حجت بنایا ہے اور جنہیں اپنے ارادہ (ازلی) سے ہر قسم کی نجاست و آلودگی سے پاک وصاف رکھا اور جنہیں اپنے تک پہنچنے کا وسلیہ اور جنت تک آنے کا راستہ قرار دیا ہے۔

منصب امامت صفحہ ۱۰۷۔ پر دیوبندی عالم حضرت شاہ اسماعیل شہید لکھتے ہیں جلی حروف سے کہ امام حجۃ اللہ ہے۔

ان کی تلاش اور معرفت میں بندگان خدا مامور ہیں چنانچہ ارشاد ہے۔

يا ايها الذين آمنو اتقو الله وابتغو اليه الوسيلة. (سورہ مائدہ)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلے کی تلاش کرو۔

وسیلہ سے کیا مراد ہے۔ اور وسیلہ سے مراد وہ شخص ہے جسے منزلت میں تقرب خدا حاصل ہو۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

اولائک الذين يدعون يبتغون الى ربهُمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ.

(سورہ بنی اسرائیل)

وہ لوگ جو پکارتے ہیں اور اپنے پروردگار کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ کوئی ان میں سب سے زیادہ مقرب بارگاہ ہے۔

(۱) منصب امامت صفحہ ۱۱۱۔ دیوبندی حضرت شاہ اسماعیل شہید۔

(۲) ارجح المطالب صفحہ ۴۶۱ علامہ وحید اللہ امرتسری۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا حُبِ علیؑ حسنة لا تضر معها سَيِّئَةٌ وبغض علي سَيِّئَةٌ لا تنفع معها حسنة".

علی کی دوستی (محبت) نیکی ہے جس کے ساتھ گناہ نقصان نہیں کرتا اور علی کی دشمنی ایک گناہ ہے جس کے ساتھ کوئی نیکی فائدہ مند نہیں۔

دیکھئے منصب امامت صفحہ ۱۰۵۔ دیوبندی حضرت شاہ اسماعیل شہید لکھتے ہیں۔

وہ کلمات جو فخر کے اقسام سے آئمہ ھدیٰ سے ظاہر ہوئے جیسا کہ حضرت امیر المومنین

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

انا الصدیق الاکبر لا یقولها بعدی الا کذاب وانا قرآنِ ناطقٌ.

دیکھو خصائص مرتضوی صفحہ ۳ حافظ ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب امام نسائیؒ

ترجمہ: میں صدیق اکبر ہوں میرے بعد کوئی دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے اور میں بولتا ہوا قرآن ہوں۔

مولا علیؑ کا یہ فرمان اس وقت جاری ہوا کہ میں بولتا ہوا قرآن ہوں کہ جب فوج معاویہ نے شکست کے قریب اپنے آپ کو سمجھا اس وقت مروان بن حکم کے مشورے سے فوج معاویہ نے قرآن مجید کو نیزوں پر بلند کیا جس کی وجہ سے فوج امیر المومنین علی علیہ السلام کے اندر کھلبلی مچ گئی کہ قرآن وہ لوگ نیزوں پر اٹھائے ہوئے ہیں ہم ان سے کیسے جنگ کریں اس پر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ هو القرآن صامتٌ وانا قرآن ناطقٌ.

فرمایا دیکھو وہ جو شامی لوگ قرآن اٹھائے ہوئے ہیں وہ چپ قرآن ہے اور میں بولتا ہوا قرآن ہوں۔

اب میں اپنے قارئین سے اجازت چاہوں گا اور ایک جملہ عرض کر دوں کیا یہ فرمان علیؑ امیر المومنینؑ کو آپ حضرات مانتے ہو؟ اگر مانتے ہو تو جو چپ قرآن ہے وہ نماز میں پڑھا جا رہا ہے اگر اس کے اندر (نماز میں) علی ناطق قرآن کا ذکر کیا جائے جو قرآنی نص کے ساتھ واجب ہے نماز کی طرح اس کی ولایت تو پھر کیسے فتویٰ دیا جاتا ہے کہ نماز نہیں ہوتی اگر ولایتِ علیؑ کی گواہی دی جائے گی۔ تو کیا نماز نام علیؑ و آئمہ سے ضائع ہو جائے گی؟ حضرات قارئین غور فرمائیں۔ جیسی سزا منکرِ ولایت علیؑ کو ملی ایسی کون سے عمل کے نہ ادا کرنے کی سزا ہے۔

خم غدیر سے قبل نماز، روزہ، حج، زکواۃ، خمس، جہاد وغیرہ تمام اعمال کا حکم دیا گیا۔

خدارا انصاف کریں جیسی سزا ولایت علی کے منکر کو ملی ہے ایسی سزا نماز، روزہ، حج، زکواۃ، جہاد کے ادا نہ کرنے والے کی آپ کہیں پر نہیں دکھا سکتے ہو ہرگز نہیں دکھا سکتے۔ یہ میرا دعویٰ ہے۔

حضرات مومنین کیا نظر بن حارث بن نعمان بن فہری نماز کا منکر تھا؟ نماز نہیں پڑھتا تھا؟ یا حاجی نہ تھا، یا زکواۃ نہیں دیتا تھا، یا جہاد کا منکر تھا انہوں کی گردن پر اس نے تلوار نہیں چلائی تھی؟ سب کچھ کیا تھا۔ اور کہہ بھی رہا تھا اے محمدؐ تو نے کہا تمام غلط خداؤں کو چھوڑ دو ہم نے چھوڑ دیا، تم نے کہا نماز پڑھو ہم نے پڑھی، تم نے کہا ماہِ رمضان کے روزے رکھو ہم نے رکھے، تم نے کہا زکواۃ دو ہم نے دی، تم نے کہا حج کرو ہم نے حج کے ارکان ادا کیئے، تم نے کہا خدا کے منکروں چاہے آپ کے عزیز ہوں تلواروں سے ان کی گردنیں جدا کر دو ہم نے ان کی گردنیں جدا کیں اتنے ہوتے ہوئے تو نہ بھرا کہ اب اپنے بھائی علیؑ کو ہم پر فضیلت یعنی اس کی (ولایت) مقرر کر رہا ہے یہ تو نے خود کیا ہے یا امر من اللّٰہ ہے، اللہ کی طرف سے اَمرٌ ہے۔ حضورؐ نے ایک جملہ کہا یا نظر لا واللّٰہ اے نظر میری طرف سے نہیں یہ اللہ کی طرف سے "ولایت علی" تم سب پر فضیلت ہے علیؑ کو اُس منکرِ ولایتِ علی نے جواباً سر اپنا آسمان کی طرف بلند کیا اور مسجد نبوی میں بارگاہِ خداوندی سے عذاب مانگا اور کہا اللّٰھم اِنَّ کَانَ ھُوَ الْحَق فَامْطَرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً. دیکھو تفسیر قرطبی ج ۱۸ صفحہ ۲۷۸ (کان تینوں زمانوں کے لئے کہا جاتا ہے۔ یہ نشانی ہے منافق منکر علیؑ کی)

ترجمہ: اے اللہ اگر اس بات میں یہ محمدؐ سچا ہے، محمدؐ سچا تھا، محمدؐ سچا ہوگا تو مجھ پر پتھر نازل کر۔

مسجد نبوی امن کا گھر تھا حضور قریب تھے لَو تَزَیَّلُو عَذَابَ نِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْ. اگر تو ان کے بیچ میں نہ ہوتا تو میں ان پر ابھی عذاب کرتا جو کفر کرتے ہیں۔ بس جیسے ہی مسجد سے باہر نکلا اپنی اونٹنی کی مہار کھولی سیدھا ہوا ہی تھا الحجر دَاخِلَ فِی دِمَاغِہٖ خَرَجَ مِنْ دُبُرِہٖ نظر بن حارث کو دماغ میں پتھر لگا مقعد سے نکل گیا۔ فَقَتَلَہٗ اور قتل ہو گیا۔

قارئین کرام گذارش ہے رسولؐ خدا نے کیوں نہ فرمایا کہ اے نظر میاں، اے ابن حارث میاں، ناراض کیوں ہوتا ہے، تاؤ اور پیچ کیوں کھاتا ہے۔ علیؑ ولی اللہ مستحب ہے مان لے تیری مرضی نہ مان کوئی واجب تو نہیں اتنی سخت کلامی کی کیا بات ہے۔ اللہ سے عذاب مانگنے کی کیا بات

ہے۔ آپ حضرات کیا مستحب نہیں سمجھتے؟ ایسا کام اگر کرو تو فائدہ نہ کرو تو کوئی گناہ نہیں۔ علیؑ ضروری نہیں۔ بھلا کبھی ماننا کبھی نہیں ماننا۔

مقصر میاں اب سوچ لے حضورؐ کو مستحب لفظ کہنا نہیں آیا، یا علیؑ واجب تھا اور کیا سزا پائی منکر ولایت علیؑ نے کیا کوئی عمل مثلاً نماز، روزہ، حج، زکواۃ، جہاد منکر ولایت علیؑ کو بچا نہ سکا۔ توحید کا کلمہ لا الہ الا اللہ بچا نہ سکا، رسالت کا کلمہ محمد رسول اللہ پڑھتا تھا اسے وہ بچا نہ سکا، ماننا پڑے گا انکار ولایت علیؑ نظر بن حارث بن نعمانی فہری کا اگر پیروکار بننا ہے اور اس سزا کے لئے تیار ہونا چاہتے ہیں۔ یہ بات رئیس المقصرین محمد حسین ڈھکو صاحب اینڈ کمپنی کو سمجھنی چاہئے۔ اور آخرت کے عذاب کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

لوگوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھنے کو حضورؐ کو کہا آپ خاموش رہے آیت نازل ہوئی سَئَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ لِلْكَافِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ. (سورہ معارج)

ترجمہ: سائل نے وہ سوال کیا ہے جو واقع ہوتا ہے کافروں پر جس کو کوئی ٹال نہیں سکتا یعنی یہ کافر ہو کر مرا۔ اب تو ثابت ہوا کہ منکر ولایت علیؑ کی نماز نہ پڑھنا سنت رسولؐ ہے۔

پہلے لکھ چکا ہوں بحوالہ ارجح المطالب، تفسیر فرات، تفسیر برہان، مدینۃ المعاجز، ینابیع المودۃ کے حوالوں سے کہ

اے محمدؐ جس نے تیری اور علیؑ کی ولایت قبول کی وہ میرے نزدیک مومن ہے جس نے انکار کیا وہ کافر ہے۔

لَا تُصَلِّ عَلَيْهِمْ مَاتَ اَبَدًا كَافِرًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ. (قرآن)

ترجمہ: نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو جو مر گئے کافر ہو کے نہ ان کے قبروں کے قریب جاؤ۔

اب فرماؤ۔ ولایت علی کا انکاری تھا یا دوسرے اعمال کا ہر اعمال جو بھی اس وقت تک نازل ہو چکا تھا اس کا عامل تھا یعنی کرتا تھا۔ ایک نمازی، روزے دار، حاجی، زکاتی، جہادی وہ بھی ان تمام اعمالوں میں حضورؐ کے ساتھ ساتھ بیعت رسول کئے ہوئے تھا کوئی چیز اس کی کارگر نہ ہوئی کوئی چیز

کوئی عمل اس کا قبول نہ ہوا چونکہ ولایت علیؑ کا منکر تھا۔ اس نے تو کئی نمازیں حضور کے ساتھ پڑھی تھیں، تو آپ کی نماز اور میری نماز (جو نہ کسی امام کے پیچھے آپ نے یا میں نے پڑھی ہے نہ رسولؐ اللہ کے پیچھے پڑھی ہے نہ حضور کے ساتھ مل کر پیچھے مقتدی بن کر کوئی عمل کیا ہے اور میری اور آپ کی نماز میں ہزاروں خیالات داخل ہوتے ہیں ان سب خیالوں کے باوجود نماز قبول ہوتی ہے یا صحیح ہوتی ہے؟

مولوی کہتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی نماز قبول کرے گا اگر خیال آیا ہے تو خدا معاف کرے گا ہمیں گھر والوں کا خیال، روزگار، نوکری، پیسے وغیرہ برادری، دنیاداری، لین دین کا خیال غرضیکہ ہزاروں خیالات نماز میں آتے ہیں ہم کوئی معصوم تو ہیں نہیں مگر مقصر مولوی صاحب علی کی ولایت کی گواہی تشہد میں سننے کے بعد کہتا ہے تیری نماز نہیں ہوئی کیوں کہ تو نے علی ولی اللہ اور (گیارہ اماموں) احد عشر آئمہ کی گواہی دی ہے اشھد ان امیر المومنین وامام المتقین علی ولی اللہ واولادہ المعصومین حجج اللہ کہہ کر گواہی دی ہے لہٰذا تیری نماز نہیں ہوگی۔

مقصر صاحب یہ مرنے والے کے لئے جو تو کہتا ہے۔ اللھم لا نعلم منہ الا خیرا. یہ کونسی چیز ہے ولایت علیؑ تو نہیں؟ تو تیری نماز جنازہ پر کون یہ لفظ کہے گا تو تو انکاری ہے۔ تیری نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے گا۔ مہربانی فرما کر واضح کر دو۔

افسوس مولوی صاحب تو ایک طرف کہتا ہے کہ علی ولی اللہ ایک شوشا ہے۔ یہ تیری زبان سے نجی محفلوں اور تقریر کے میدان میں شاید تیرے نظریہ سے پتا چلتا ہے کہ اب تو تو تقلید سے بھی نکل گیا کہ کبھی کہتا ہے میں آقائے خمینیؒ کا مقلد ہوں اور آقائے خمینیؒ کی کتاب آئین سعادت صفحہ ۲۶۴ پر لکھا ہے کہ کسی عالم اہلسنت والجماعت کے پیچھے نماز پڑھو تو نماز ہو جائے گی دھرانے کی ضرورت نہیں ہے اور اہلسنت والجماعت کے عقیدے کے مطابق صحیح البخاری اصح بعد کتاب اللہ یہ قرآن مجید کے بعد یہ کتاب صحیح ہے اس میں لکھا ہے اوپر گذر چکا ہے کہ اگر تشہد میں ہنڈیا کا نمک

اور جوتے کا تسمہ مانگا جائے تو نماز ہو جائے گی۔ افسوس بقول آقائے خمینیؒ کے ایسے مولوی عقیدہ رکھنے والے، نظریہ والے کے پیچھے نماز پڑھے تو نماز ضائع نہیں ہوتی اور دُھرانے کی ضرورت نہیں مگر نام علیؑ و آئمہؑ اولادِ علیؑ کا نام لینے سے تشہد میں تیری نماز ضائع ہو جاتی ہے تو مجھے اور کچھ کہنے کا حق نہیں مگر اتنا جانتا ہوں کہ تیرے نصیب میں علی ولی نہیں بلکہ جوتا تسمہ سمیت تیرے گلے کی زینت ہے۔

بروز جمعہ۔ نماز جمعہ پڑھاتے ہو۔ ظہر کی نماز چار رکعت کا۔ دو رکعت کا ثواب نماز جمعہ ادا کر کے حاصل کرتے ہو اور دو رکعت کا ثواب خطبہ جمعہ سننے سے حاصل کرتے ہو۔ اگر یہ حقیقت ہے کہ آپ کو دو رکعت کا ثواب جمعے کے دو خطبوں سے ملتا ہے۔ تو محمد و آل محمدؐ کی ولایت کا واسطہ خود فیصلہ کروان دو خطبوں میں بارہ اماموں کے نام لے کر دو رکعت کا ثواب (لوگوں کو) بتاتے ہو اور آپ کو مل جاتا ہے۔

باقی تشہد میں آپ کا فتویٰ ذاتی ہے کہ اگر ایک امام اول معصوم و مظلوم علیؑ امیر المومنین اور باقی تشہد میں اس کی اولاد کی اجمالی گواہی دی گئی تو نماز نہیں ہوگی۔ یہ کس کتاب یا کس آیت قرآنی سے بتاتے ہو اور فتویٰ دیتے ہو۔ مولا علیؑ کا قول دکھاؤ، یا رسولؐ خدا کا قول دکھاؤ یا کسی امام معصومؑ (۱۲) بارہ اماموں میں سے کسی کا حکم دکھاؤ کہ خبردار ولایت علیؑ و اولادہٖ المعصومینؑ کی گواہی دو گے تو تمہاری نماز نہ ہوگی یا یہ کہو کہ آئمہ کو پتا نہ تھا بھلا کسی مجتہد جامع الشرائط مراجع کے شرائط المبطلات نماز میں ان کا حکم دکھاؤ۔ اگر کچھ بھی نہیں دکھا سکتے تو مہربانی فرما کر اپنی زبان کو بند رکھو۔ اور اپنے اعمالوں کی خیر مناؤ۔

سبحان اللہ کیا کہنا تیرے علم کا مولوی صاحب۔ مفت فتویٰ لگاتا پھرتا ہے۔

مشارق الانوار الیقین صفحہ ۱۷۱۔ میں امیر المومنین علیؑ فرماتے ہیں انا الواجب لہٗ من اللہ الطاعتہ۔

میں ہی وہ ہوں واجب جس کی اطاعت اللہ نے تم پر کر دی۔ فرمان علیؑ

جب مولا امیر المومنینؑ کے قول کے مطابق آپ کا ماننا اطاعت سب پر واجب ہے تو اس کو تشہد میں کیوں ادا نہیں کیا جائے اور ادا کرنے والوں پر پھر فتوے کیوں دیئے جاتے ہیں کہ آپ کی نماز نہ ہوگی۔ حد یہ ہے کہ خود مولوی کہتے ہیں کہ تشہد رکن نماز نہیں۔ جب قیام رکن نماز میں دعائے توجہ وجہت وجہی تو پڑھی ہے امامؑ نے اور مجتہدین نے تحفۃ العوام میں اس میں لکھا ہے دین محمدؐ و منہاج علی علیہ السلام تو کہتے ہیں کہ نماز نہیں گئی جب کہ رکن میں ہے اب پتا لگا لکھی تو ہے مگر مولوی صاحبان میں سے کوئی ایک بھی نہیں پڑھتا۔ یا انہیں یاد نہیں ہوتی۔

اس کے لئے کیا فتویٰ ہے حضور آپ کی مولوی مقصر صاحب جو لکھے کچھ پڑھے کچھ۔ یعنی منافقت، دھوکا، فریب، مطلب پرستی۔ سبحان اللہ

خدا ایسے عالم ہونے یا کہلانے والے پر لعنت کرتا ہے جو شیطان کی طرح جان بوجھ کر پھر لوگوں کو نہ بتلاتا ہے۔ خود سمجھتا ہے۔ شاید یہ خود کو اولی الامر یعنی ولایت کا مالک بننا چاہتا ہے اب پتا لگا یہ مقصر علیؑ کی ولایت کا منکر ہے شاید اپنی ولایت منوانے کا خواب دیکھ رہا ہے۔

[نماز جنازہ میں شہادت ولایت علی دینا ہم نے دیکھا]

آقائے خمینیؒ (امام انقلاب ایران) کے وفات حسرت آیات پر ان کی نماز جنازہ آقائے مجتہد گلپا یگانی نے پڑھائی جس کو ٹیلی ویژن پر نشر کیا گیا جس کو (میڈیا پر) دنیا نے دیکھا اس کی وڈیو کیسٹ ناچیز عرض گذار (میں تلمیذ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل مرحومؒ، مولوی قاضی غلام شبیر بن زوار مولوی قاضی محمد مقیم مؤلف کتاب اقول المعصومین ی رد المقصرین) کے پاس موجود ہے۔ آپ کو دکھا سکتا ہوں۔

کتاب اکمال الدین میں قبلہ نثار حسین نجفی صاحب نے صاف حروف میں لکھدی ہے۔

اس سے ہم نے اندازہ لگایا کہ شاید صرف تیسری گواہی مجتہد کی نماز جنازہ میں پڑھنی ہوتی ہے۔ اگر مولوی کے کہنے پر جو کہتے ہیں شہادت ولایت علیؑ دینے سے نماز نہیں ہوتی تو کیا آقائے خمینی علی اللہ مقامہٗ کی نماز جنازہ میں آپ لوگوں کو شک ہے کہ نہیں ہوئی تو پھر آپ دوبارہ پڑھیں،

اگر نماز جنازہ اس کی ہوگئی ہے تم مانتے ہو تو آج سے یہ تو فیصلہ ہوگیا کہ نماز جنازہ میں شہادت ولایت علی پڑھی جاتی ہے اور جائز ہے، نماز جنازہ میں ویسے بھی نہ تو کسی کے اعمال وخدمات ونیکی کا ذکر ہوتا ہے صرف یہی ہم آپ سب چھوٹے سے بڑے تک عام آدمی سے مراجع اعلی تک کی نماز جنازہ میں ان کے اس نیکی (کہ وہ زندگی میں علیؑ کی ولایت مانتا تھا) کی گواہی دیتے ہیں۔ اس کے اور کسی عمل کی گواہی نہیں دی جاتی صرف کہا جاتا ہے۔

اللّٰھم لا نعلم منه الا خیرا. خداوندا ہمیں اس مجتہد اعلم کے اعمال کا کچھ پتا نہیں چاہے اس کے فتوئ پر ہم عمل کرتے رہے اور ہوتا رہا ہے۔ چاہے یہ عالم زمانہ گزرا ہے چاہے انقلاب کا امام ہوگیا چاہے یہ نائب امام کہلایا۔ مگر ہم اس کی کوئی گواہی نہیں دیتے صرف اور صرف یہ گواہی تیری بارگاہ میں دیتے ہیں یہ کہ خَیر خَیر کرتا تھا یعنی علی علی کرتا تھا۔

تو میرے محترم قارئین حضرات جب مرنے کے بعد لوگوں کی گواہی ہی اس مرنے والے کے لئے اگر علیؑ کی ولایت کا اقراری تھا تو دی جائے گی اور قبول ہوگی تو اس مقصر مولوی صاحب کو فکر کرنی چاہیئے جو تشہد میں خود تو گواہی ولایت امیر المومنینؑ نہیں پڑھتا بجائے اس کے پڑھنے والے دوسرے لوگوں کو روکتا ہے۔ تو تیری نماز جنازہ پر کوئی بیوقوف نمازی یا مولوی ہوگا جو یہ کہے گا اللّٰھم انی لا نعلم منه الا خیرا. یا اللہ تحقیق میں جانتا ہوں اس کے بارے میں جو مرگیا ہے کہ یہ علی علی کرتا تھا کیونکہ عربی میں عبارت کا ترجمہ تو وہ جانتے نہیں تو کیسے پڑھی گا اپنے جملے بنائے گا یا یہ کہے گا کہ یہ خود تو ولایت علی کا منکر تھا۔ خَیر خَیر. علی" ولی اللّٰہ نہیں کہتا تھا بلکہ دوسروں کو بھی روکتا تھا۔ وَھّي نھی عنه خیرا. یعنی یہ منع کرتا تھا خیر سے یعنی ولایت علیؑ سے۔ مومنین سوچ کر خود فیصلہ فرمائیں۔ جب چالیس مومنین مل کر نمازِ جنازہ میں گواہی دیں گے کہ علی" ولی اللّٰہ کی گواہی دینے سے روکتا تھا تو فرمایئے اس مقصر مولوی صاحب کا کیا حشر ہوگا بارگاہِ خداوندی میں اور کیا آؤ بھگت کریں گے فرشتے اس مقصر ملاں کے قبر میں کیا حالت

بنادیں گے دیکھنے کا منظر ہوگا۔ یا یہ کہ وہ پڑھتا بھی نہ تھا اور علی" ولی اللہ دوسروں کو پڑھنے بھی نہیں دیتا تھا تو پھر بھی جو نماز جنازہ اس کی پڑھنے والا کوئی مولوی پڑھے گا اور غلط گواہی دے گا تو اس کا حال کیا ہوگا۔

اور قبر میں جب وہاں پر امیر المومنینؑ بنفس نفیس موجود ہوں گے اور اس پر یہ سوال کہ تیرا امام کون ہے؟ یا اس مرد کو تو کیا جانتا ہے؟ کیا جواب دے گا مقصر صاحب۔ مومنین خود فیصلہ فرمائیں۔

دیکھو تفسیر صافی جلد ۵ صفحہ ۱۸۰، وفی الکافی عن الکاظم علیه السلام قال ان اللّٰه تبارک و تعالیٰ سمی من لم یتبع رسولهٗ فی ولایة وصیة منافقین وجعل فی جَحَد وصیته امامة کمن جحد محمداً وانزل بذلک قرآناً فقال یا محمد اذ جاءک المنافقون بولایته وصیک قالو اشهد انک لرسول اللّٰه واللّٰه تعلم انک لرسولهٗ واللّٰه یشهد ان المنافقین بولایة علی علیه السلام الکاذبون.

ترجمہ: فرمایا امام موسیٰ کاظمؑ نے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سن کر جس نے نہیں پیروی کی رسول کی منافقین نے علی کی ولایت کی جس کی وصیت کی تھی رسولؐ خدا نے اور انکار کیا وصیت امامت شکنی کی جس نے انکار کیا محمد مصطفیٰ کا جو اس پر قرآن نازل ہوا اور فرمایا اے محمد مصطفیٰ جب تیرے پاس منافق آتے ہیں بولایت تیرے وصی کے بارے میں کہتے ہیں تو اللہ کا رسول ہے اللہ جانتا ہے تحقیق تو اس کا رسول ہے مگر یہ کہ منافقین ولایت علی کے بارے میں جھوٹے ہیں۔

یہ ہے علامات منافقین کی۔ آج کل مقصرین مُلاں جو دشمن سیدہ فاطمہ زہراؑ کے ہیں وہ بعد نماز تسبیح فاطمۃ الزہراؑ نہیں پڑھتے۔ ایک دم بعد نماز دعا مانگنا شروع کردیتے ہیں۔

اس لئے علامہ شیخ صدوقؒ امالی صفحہ ۵۱۲ میں فرماتے ہیں وینبغی المصلی أن یسبح بتسبیح فاطمة الزهراً فی دبر کل صلاة فریضة وهی أربع وثلاثون تکبیرة وثلاث وثلاثون تسبیحهٗ وثلاث و ثلاثون تحمیده من فعل

ذالک بعد الفریضة قبل أن یثني رجلیه غفر اللّٰه له ثم یصلی علی النبی والأئمة ویدعو لنفسهٗ بما أحب ویسجد بعد فراغه من الدعا سجدة الشکر فیها ثلاث مرات شکراً الخ.

ترجمہ: ہرنمازی پرواجب ہے ہرنماز کے پیچھے لازم ہے تسبیح فاطمہ زہراؑ پڑھے۔۳۴ مرتبہ اللہ اکبر۔۳۳ مرتبہ الحمداللہ۔۳۳ مرتبہ سبحان اللہ۔ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ۔ جو یہ فعل بعد نماز فریضہ ادا کرے پاؤں نہ بدلے گا اللہ اس کی مغفرت کرے گا پھر درود پڑھے نبیؐ وآئمہؑ ان کو اپنے نفس کے ساتھ پکارے جو محبت کرتا ہے اور پھر بعد نماز ودعا کے فارغ ہو کر سجدہ شکر بجالائے۔تین بار کہے شکراً الخ۔

[یہ تسبیح فاطمہ زہراؑ پڑھنے کی وضاحت۔]

المختصر حضرات جناب رسولؐ خدا سے لوگوں نے سوال کیا آپ کی خلافت کے بارے میں اور جناب زہراؑ کا رشتہ طلب کیا۔فلاں فلاں نے یعنی (حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے) حضورؐ نے فرمایا میرا منصب خلافت اور جناب زہراؑ آسمانی چیزیں ہیں اس لئے اس کا فیصلہ آسمانی ہوگا۔ جس کے گھر میں تارا اترا وہ میرا داماد اور جانشین ہوگا۔بی بی نے سنا چونکہ مقدر کا فیصلہ تھا۔آسمان پر نگاہ کی دیکھا ستارا چلا۔بی بی نے پڑھا۔۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہا،تب تک ستارے نے شہر مدینہ کا چکر کاٹا آکر ۳۴ مرتبہ ختم ہوا۔مولا علیؑ کے گھر میں ستارہ گرا تو بی بی نے فرمایا الحمداللہ ۳۳ مرتبہ بی بی پڑھتی رہی تب تک علیؑ کے گھر میں رہا۔جب روانہ ہو کر آسمان کی طرف جانے لگا بی بی نے فرمایا سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ پڑھتی رہی۔ستارہ جب اپنے مقام پر جا کر ٹھہرا تو بی بی نے لا الہ الا اللہ ایک مرتبہ پڑھا۔لوگوں نے کہا حضور محمدؐ علیؑ کی محبت میں گمراہ ہو گیا ہے۔خدا نے ستارا اتارا قسم اٹھائی وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی مَاضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی. قسم ہے ستارے کی جب وہ چلا نہیں ہے گمراہ تمہارا صاحب محمدؐ۔وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحیٌ یُّوْحٰی. اور لب ہی

تب تک نہیں ہلاتا جب تک میری وحی نہ آجائے اس پر۔

امالی شیخ صدوق صفحہ۴۵۳ (۲) الکوکب داره فهو وصیتی خلیفتی والامام بعدی. (۱) فلما طلع الفجر فیقط فی دار أحدکم فمن یسقط ذالک. (۳) فلما طلع الفجر انقض الکوکب من الهوی فسقط فی دار علی بن ابیطالبؑ.

حضورؐ نے فرمایا: جب صبح کو تارا جس گھر میں بھی اترے گا یا گرے گا وہ میرا وصی،خلیفہ میرے بعد امت کا امام ہوگا اور وہ علیؑ کے گھر میں اترا یا گرا جب علیؑ کے گھر میں ستارہ گرا۔تو خدا نے قسم اٹھائی والنجم مجھے اس ستارے کی قسم الخ۔

[اسی لئے تسبیح فاطمہ زہراؑ واجب ہوگئی جیسے نماز واجب ہے۔]

یہ یادگار رہے۔شادی علیؑ وزہراؑ کی۔امالی شیخ صدوق صفحہ۴۶۴۔ عن ابی عبد اللّٰه الصادق علیه السلام قال یا أبا هارون انا نأمر صبیاننا بتسبیح فاطمهؑ کما نأمرهم بالصلاة فالزمه فانه لم یلزمه عبد فشقی.

لکھتے ہیں حضرت شیخ صدوق علیہ رحمہ کہ

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: اے ہارون ہم نے تسبیح فاطمہ زہراؑ کا امر تم کو ایسے کیا ہے جیسے نماز لازم ہے جو نہیں لازم سمجھتا تسبیح زہراؑ کو وہ عبد شقی یعنی ملعون ہے۔

مقصر تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بھی نہیں پڑھتا۔

امالی شیخ صدوق علیہ رحمہ صفحہ۴۵۳۔ثم قال أما انه سینقض کوکب من السماء مع طلوع الفجر فیسقط فی دارکم أحدکم فمن سقط ذالک الکوکب فی داره فهو وصیتی وخلیفتی وامام بعدی. فلما طلع الفجر انقض الکوکب من الهواء فسقط فی دار علی بن ابیطالب علیه السلام

فقال رسول اللّٰہ لعلی علیہ السلام یا علی والذی بعثنی بالنبوۃ لقد وجبت لک الوصیۃ والخلافۃ والامامۃ بعدی فقال المنافقون عبد اللّٰہ بن ابی وأصحابہ لقد ضل محمدٌ فی محبۃ ابن عَمِّہٖ وغوی وما ینطق فی شانہ الا بالھویٰ ما نزل اللّٰہ تبارک و تعالیٰ والنجم اذا ھویٰ.

ترجمہ پہلے ذکر کر چکا ہوں۔

حضرات اس سے بڑھ کر کیا ثبوت عرض کیا جائے یا کیسے سمجھایا جائے کہ حضورؐ قسم اُٹھا کر اس ذات واحد کا فرماتا ہے جس ذات نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے یا علیؑ آپ کا وصی ہونا، خلیفہ ہونا، امام ہونا میرے بعد واجب ہے ماننا پڑے گا ولایت علیؑ واجب ہے۔ مستحب نہیں کیونکہ مستحب کام نہ کرنے والا سزا کا مستحق نہیں ہوتا بلکہ واجب کا منکر سزا کا مستحق ہوتا ہے۔

دیکھو تفاسیر اہلسنت والجماعت جیسے (۱) تفسیر ابن کثیر ج ۴ صفحہ ۴۱۸

(۲) تفسیر خازن ج ۴ صفحہ ۳۰۷ (۳) تفسیر انوار التنزیل بیضاوی ج ۲ صفحہ ۵۰۳

(۴) تفسیر مظہری جلد ا صفحہ ۶۰ دیوبندی (۵) تفسیر اسباب النزول صفحہ ۲۵۰

(۶) تفسیر قرطبی ج ۸ صفحہ ۲۷۸۔۲۷۹ (۷) نور الابصار علامہ شبلنجی صفحہ ۸۷

(۸) سیرت حلبیہ ج ۳ صفحہ ۳۳۷۔ اس کو الامین والمامون بھی کہتے ہیں۔

تفسیر شیعہ خیر البریہ (۱) البرہان فی تفسیر القرآن سید ہاشم البحرانی جلد ۸ صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۸

(۲) تفسیر سورۃ المعارج بہ تفسیر صافی ج ۵ صفحہ ۲۲۴ علامہ فیض الکاشانی فی الکافی مقطوعاً انہا نزلت للکافرین بولایت علی علیہ السلام.

ولایت علیؑ کے منکروں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

یہ واقعہ مسجد نبویؐ جو تمام مسجدوں کی سردار مسجد ہے اور منافق کی گفتگو بھی سرتاج الانبیاء، خاتم النبین محمد مصطفیٰ ﷺ سے بندہ خود صحابی (صحابی کہتے ہیں جس نے رسولؐ کی سامنے زیارت کی ہو) وہ بھی نمازی، حاجی، روزے دار، زکاتی اور جہاد کرنے والا، اپنوں کو جو منکرِ خدا اور رسولؐ تھے ان

کو قتل کرنے والا۔ مگر ولایت علیؑ کا صرف انکاری ہوا۔ بغضِ علیؑ کی وجہ سے پتھر اوپر سے خدا نے مارا جس اس نے ولایت علیؑ کے انکار کی وجہ سے خود مرنا گوارا کیا اور خود مانگا سر میں لگا مقعد سے نکلا نہ اس کو اسلام کا کوئی عمل بچا سکا اس سے ثابت ہوا سارے اعمال ہوں اگر ولایت علیؑ کا منکر ہے کیونکہ ولایت علیؑ مستحب نہیں بلکہ واجب ہے جس کی اتنی بڑی سزا کہ رسولؐ نے بحکمِ خدا اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا جو قیامت تک ثبوت منکرِ ولایت علیؑ کے لئے ہے۔ اب تشہد میں ولایت علیؑ جو نہیں پڑھتے منکر دوسروں کو روکتے ہیں ان کا اس ملعون کے ساتھ حشر ہوگا یا نہیں۔

حضرات قارئین کرام! عربی عبارت پڑھ کر شک دور کریں۔ بحوالہ قرطبی ج ۱۸ صفحہ ۲۷۸۔

وھو النضر بن حارث حیث قال ھو الحارث بن النعمان الفھری ذالک انہ لما بلغہ قول النبیؐ فی علی من کنت مولاہ فعلی مولاہ رکن فاقلۃ فجاہ حتی أناخ راحلتہ بالا بطح ثم قال یا محمد أمرتنا عن اللّٰہ أن تشھد أن لا الہ الا اللّٰہ وأنک رسول اللّٰہ فقبلنا منک وان نصلی خمسا فقبلنا منک وترکی اموالنا فقبلنا منک وأن تصوم شھر رمضان فی کل عام فقبلنا منک وأن نحج فقبلنا منک ثم لم ترض بھذا حتیٰ فَضَلْتُ ابن عَمِّکَ علینا! أو ھذا شیءٍ منک أم من اللّٰہ فقال النبیؐ واللّٰہ الَّذی لا الہ الا ھوا الا من اللّٰہ فولّی الحارث وھو یقول: اللّٰھم اِن کان ما یقول محمد حقاً فأمطر علینا حجارۃ من السماء أوائتنا بعذاب أَلیم. فواللّٰہ ما وصل ألی الغاقۃ حتیٰ رماء اللّٰہ بحجر فوقع علی دماغہ فنخرج من دبرہ فقتلہ فنزلت مسائل سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہٗ دافعٌ.

ترجمہ: نظر بن حارث بن نعمان فہری کے بارے میں نازل ہوئی ہے جیسا کہ اس کو یہ خبر پہنچی

کہ رسولؐ خدا نے علیؑ کے بارے میں یہ فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے یہ اپنی ناقہ پہ سوار ہوا اور ضحورؔ کے دربار میں پہنچا۔ بغیر سلام کئے ہوئے مسجد النبوی میں حضورؐ سے یوں مخاطب ہوا (نقل کفر کفر نا باشد۔ کافر کے جملے بتانا کفر نہیں ہے) اے محمدؐ تو نے امر کیا کہ گواہی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تحقیق تو اس کا رسولؐ ہے ہم نے قبول کیا پھر تو نے پانچ نمازوں کا حکم دیا ہم نے قبول کیا اپنے مال کی زکواۃ کے لئے امر کیا ہم نے قبول کیا اور پھر ہر سال کے لئے روزے بتائے ہم نے قبول کیا اور ہم پر حج کا حکم کیا ہم نے قبول کیا تو اب تک نہ بھرا یہاں تک کہ تو نے اپنے بھائی کو ہم پر فضیلت دے دی یہ تیری طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے۔ حضورؐ نے فرمایا: خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہی ہے جس کے سوا کوئی اللہ نہیں۔ پس حارث مڑا سر بلند کیا اور یوں کہا اے میرے اللہ اس بات میں اگر محمدؐ سچا (ہے، تھا، رہے گا) ہے تو مجھ پر آسمان کی طرف سے پتھر بھیج جو تیری طرف سے بہت بڑا عذاب ہو۔ بس خدا کی قسم ابھی ناقہ تک پہنچا اور اس کی مہار کھولی سیدھا ہوا آسمان سے پتھر گرا اس کے دماغ پر لگا اس کی دبر سے خارج ہوا۔ قتل ہو گیا۔ پس نازل ہوئی سورۃ معارج۔ سائل نے سوال وہ کیا ہے عذاب کا جو واقع ہوتا ہے کافروں پے۔

ولایت علیؑ وہ واجب سمجھ چکا تھا کیونکہ حضورؐ نے فرمایا اللہ کی طرف سے ہے جیسے توحید، نبوت، ایسے ہی ولایت واجب ہے۔ لا الہ الا اللہ پڑھ رہا تھا گویا نماز میں بھی اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ کہہ رہا تھا و اشھد ان محمدٌ عبدہ و رسولہٗ ارسلہٗ بالحق بشیراً و نذیراً بین یدی الساعۃ بھی تشہد میں پڑھ رہا تھا۔ اس لئے وہ کافر ہو کر مرا کیونکہ اشھد ان امیر المؤمنین علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہٗ بلا فصل و اولادہ المعصومین حجج اللہ۔ نہیں پڑھ رہا تھا اور اس لئے رسولؐ نے اس کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھی۔ کیونکہ ولایت علیؑ منکر کافر تھا۔ (کفر کے معنیٰ انکار کرنا ہے)۔ پھر سمجھاتا ہوں اپنے لفظوں میں دست بدستہ گذارش کرتا ہوں مومنین حضرات گذارش ہے کہ رسولؐ خدا نے اسے کیوں نہ کہا اے نظریہ کوئی بات نہیں علیؑ کی ولایت مستحب ہے

مانتا ہے مان نہیں مانتا تو نہ مان کوئی ضروری تو نہیں ہے۔ مستحب کے معنیٰ بھی یہی ہے اس کام کو کرو یا نہ کرو فرق نہیں پڑتا مگر رسولؐ خدا نے تو فرمایا اللہ کی طرف سے ہے۔ گویا توحید، نبوت اور امامت تینوں اطاعتیں واجب ہیں۔ تینوں گواہیاں دینی ہیں۔

سورہ قیامت بتاتی ہے لا صدق و لا صلی نہ تصدیق کی نہ وہ صلاۃ الجامعہ جو ولایت علیؑ والی نماز تھی اُس نے وہ نہ پڑھی۔ جس نے نہ پڑھی اس کا حشر پہلے جو ہو چکا نظر بن حارث بن نعمان فہری۔ ''اور یہ لا صدق ولا صلی کے مطابق معاویہ ابن ابوسفیان نے انکار کیا اور کہا نہ نماز جامع پڑھوں گا (علیؑ والی) نہ ہی علیؑ کی ولایت کی قول رسولؐ سے تصدیق کروں گا''۔ اگر کلمے میں کہنے کی بات ہوتی۔ یعنی بات واضح کرتی ہے اور آیت نص ثابت کرتی ہے کہ نماز کی ادائیگی نہ کرنا خم غدیر میں حالانکہ ساری زندگی نماز پڑھتا رہا علیؑ کا نام بسم اللہ کی ب میں نقطہ چھپا ہوا ہے یعنی مضمر ہے۔ اس لئے شام میں تو اس نے بسم اللہ پڑھنا بند کروا دی تھی آج مدینے والی مسجد نبوی میں آ کر بھی نماز پڑھائی مگر وہ 'ب' بسم اللہ والی کو (ولایت علیؑ) نام علیؑ سمجھ کر اس نے چھوڑا تب لوگوں نے کہا: یا سرقت بسم اللہ اے بسم اللہ کے چور۔ یہ مقصر بسم اللہ بھی نہیں پڑھتا دیکھو کتاب دراسات البیت صفحہ ۲۵۳ دوسرا مقصر ملاں دین محمدؐ و منہاج علیاًؑ دعا توجہ سورہ فاتحہ سے پہلے جب رسولؐ خدا بقول کتب اہلسنت والجماعت کے اور کتب شیعہ خیر البریہ کے امام جعفر صادقؑ نے بھی پڑھا ہے مگر شیعہ مقصر یا غیر شیعہ نہیں پڑھتے۔ اور مقصر تشہد میں ولایت علیؑ کی گواہی نہیں دیتا۔ مقصر درود میں علیؑ کو شامل نہیں کرتا بجائے سیدھے درود کے کھانچے والا درود اس طرح پڑھتا ہے اللھم صل علی محمد چپ ہو جاتا ہے سانس لیتا ہے پھر و آلِ محمد کہتا ہے۔ اور زور سے پھر کہتا ہے اور عجیب سا لہجہ اختیار کرتا ہے اس مقصر صاحب سے گذارش ہے کہ اگر اس طرح صحیح پڑھتا ہے تو نماز میں کیوں نہیں اس طرح کھانچا مار کر لہجہ بنا کر بیان کرتا ہے مگر مجلس میں ضرور کھانچا مارے گا۔ پھر اہلسنت برادران کو اس مقصر کو کہنے کا کیا حق ہے کہ سنی بھائی نماز میں درود ابراہیمی پڑھتے ہیں اور واعظ میں وآلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ وعلماء دینہٖ

اجمعین پتا نہیں کیا کیا داخل کرتے ہیں۔ یہ اس مقصر کو جو نماز میں اللّٰھم صل علٰی محمدٍ وّآلِ محمد پڑھتا ہے اور مجلس میں کھانچے والا درود پڑھتا ہے یہ منافقت ہے۔

[دین کیا ہے]

انَّ الّدین عند اللّٰہ الاسلام. تحقیق اللہ کو پسندیدہ دین ہے تو اسلام۔

دین کے معنیٰ از روئے قرآن کہ جب بھی کسی آیت کی یا لفظ کی تفسیر کرنی ہو تو القرآنُ یَفسِرُ بَعضَہٗ بَعضًا. قرآن ہی خود بعض آیات کی تفسیر خود قرآن کرتا ہے۔

اس لئے اللہ کا پسندیدہ دین اسلام ہے کا کیا مطلب؟ دین کے معنیٰ دیکھنے کے لئے۔

قرآن مجید پ۱۲ سورہ یوسف آیت ۷۶

کَذٰلِکَ کِدْنَا لِیُوْسِفَ مَا کَانَ لِیَاخِذُ اَخَاہُ دِیْنُ الْمَلِکِ الخ.

ترجمہ: اس طرح یوسف کے لئے ہم نے تدبیر کی وہ ایسا نہ تھا پکڑ رکھتا ماسوائے ملکی قانون کے تحت ہی اپنے بھائی کو اپنے پاس جناب یوسفؑ نے (اپنے بھائی نیامین کو اپنے) پاس رکھا تھا۔ معلوم ہوا دین کے معنیٰ قانون ہے۔

اور اسلام لفظ سلم سے نکلا ہے جس کی معنیٰ ہے سلامتی۔ سب کی خیریت والا، سب کی بھلائی والا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو تحقیق اگر قانون پسند ہے تو سب کی خیریت یا سب کی سلامتی والا قانون۔ اس لئے حضور اکرم ﷺ نے قرآنی آیات کے تحت معترضین (اعتراض کرنے والے) کفار سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ الدِّیْنِ. تمہارا قانون تمہارے لئے، ہمارا قانون ہمارے لئے اسی طرح ہیں۔ مالک یوم الدین کا مطلب ہوا قانون کے دن کا مالک یا مالک فیصلے ہونے والے دن کا جس میں کسی سے ذرہ برابر زیادتی نہیں کی جائے گی بلکہ عدل کیا جائے گا۔ اور عدل کہتے ہیں العدل وضع شی فی محلہٖ. یعنی کسی چیز کو اپنے مقام پر رکھنے کا نام عدل ہے اور ظلم اس کی ضد ہے وضع شیءٍ فی غیر محلہٖ. اصل

مقام سے ہٹا کر رکھنے کا نام ظلم ہے۔ ثابت ہوا دین کا اصولی نام اسلام ہوا۔ خداوند عالم نے اعلان فرمایا ہے: وَمَنْ یَبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ. جو بھی پکڑے گا سلامتی کے علاوہ کسی اور قانون کو پھر ہرگز نہیں قبول کیا جائے گا اس میں سے اور وہ ہوگا آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے اسلام کی شریعت کا بانی نوحؑ ہے۔ شَرَعَ لَکُمْ مِنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِہٖ نُوْحًا. اور اس شریعت کا بانی جناب نوحؑ ہیں جس کی انہوں نے وصیت کی اس پر عمل پیرا ابراہیمؑ تھے۔

[اسلام کا فروعی نام ہے شیعہ]

یہ لقب حضرت ابراہیمؑ سے شروع ہوا ہے وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ لَاِبْرٰھِیْمَ. پ۲۳ سورہ الصّٰفّٰت آیت ۸۳۔ اور تحقیق ابراہیمؑ نوحؑ کے پیروکاروں، تابعداروں، مددگاروں میں سے تھا یعنی اسکی شریعت کے تحت پیروکار، تابعدار اس کا گروہ مددگار ثابت ہونے کے لئے خداوند عالم نے جناب موسیٰ علیہ السلام کے پیروکار گروہ والے کو تابعدار کو بھی مددگار کو شیعہ کہا ہے۔ سورہ القصص پ۲۰ آیت ۱۵

وَدَخَلَ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی حِیْنِ غَفْلَۃٍ مِّنْ اَھْلِھَا فَوَجَدَ فِیْھَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلَانِ ھٰذَا مِنْ شِیْعَتِہٖ وَھٰذَا مِنْ عَدُوِّہٖ فَاسْتَغَاثَہُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِہٖ عَلَی الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّہٖ فَوَکَزَ مُوْسٰی فَقَضٰی عَلَیْہِ. (قرآن). معلوم ہوا قرآنی رو سے مذہب شیعہ کا بانی امام الناس ابراہیمؑ ہے۔

ترجمہ: اور اس وقت مدینہ میں داخل ہوئے جب لوگ غفلت کی نیند سوئے ہوئے تھے دو مرد آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر رہے تھے پھر پکارا شیعہ موسیٰ نے فریاد کی اپنے غوث (فریاد سننے والے) نبی کو (موسیٰ کو) موسیٰ آئے اور اپنے فریادی کے مخالفین کو مار ڈالا اور فرمایا یہ تمہاری جنگ شیطانی عمل تھا اور کہا یہ (جس کی میں نے مدد کی) ہے میرا شیعہ (پیروکار) اور جو مر گیا وہ ہے میرا

عدو (دشمن)۔ اور حضورؐ کو حکم ہوا قل بل ملت ابراھیم. اے میرے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کہہ دے کہ میں ابراہیم کی ملت = طریقے کا، پیروکار مددگار ہوں۔

[فرمان رسولؐ خدا، شیعہ کہاں جائیں گے]

عن ابی عباس بما نزلت هذا آیت قالؐ لعلیؑ انت وشیعتک تاتی انت وشیعتک یوم القیامت راضیین ومرضیین ان الّذین آمنو وعملو الصلحت اولائک هُمُ الْخَیْرُ الْبَرِیَة.

اور کتب تفاسیر اہلسنت والجماعت (۱) تفسیر درمنثور ج ۶ صفحہ ۳۷۹۔ (۲) تفسیر فتح الودیر علامہ شوکانی ج ۲ صفحہ ۴۷۷۔ (۳) تفسیر فتح البیان صفحہ ۴۶۔ (۴) الصوائق محرقہ صفحہ ۱۶۱۔ (۵) نور الابصار میں علامہ شبلی نعمانی صفحہ ۳۸۷۔ میں علامہ ابن الحجر الہیتمی شبلنجی المکی لکھتے ہیں کہ حضورؐ کی دربار میں سج رہی تھی صحابہ کرام پروانو کے مانند بیٹھے ہوتے تھے۔ اچانک حیدر کرارؑ کی آمد ہوئی حضورؐ اٹھ کھڑے ہوئے اپنے بھائی علیؑ کو سینے سے لگایا بوسہ دیا صحابہ کرام کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ و آلذی نفس محمدٍ بیدهِ ان هذا عَلِیٌ وَشِیْعَتِهِ لَهُمُ الْفَائِزُوْنَ فِیُ الْجنَّةِ. مجھے قسم ہے ذات واحد کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے یہ علیؑ اور اس کے شیعہ جنت میں بڑے درجے پر فائز ہوں گے (مطلب یہ ہوا جو لوگ جنت میں جائیں گے مذہب ان کا شیعہ ہوگا امام ان کا حیدر کرار ہوگا۔ از مؤلف قاضی۔

تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۶ .....

وافتراق شیعه بچهار فرقه که یک فرقه از آنها ملت اهلسنت و الجماعت وهم شیعة الاولیٰ او المخلصون من الصحابة وتابعین لهم الاحسان. شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ۔

ترجمہ: شیعہ کے چار فرقے ہیں ان میں سے اہلسنت والجماعت کے لقب سے ملقب ہو چکا

ہے اور وہی شیعہ اولیٰ اور مخلصین صحابہ اور تابعین بھی شیعہ اولیٰ تھے۔

تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۱۔ فارسی میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ لکھتے ہیں مترجم تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۴۰ پر دیکھو باید دانست کہ شیعۂ اولیٰ کہ فرقہ سنیہ وتفضیلیه انددر زمان سابق بشیعۂ ملقب بودند چون غلاۃ و روافض و زیدیان واسماعیلیه ایں لقب خودار ملقب کردند مصدر قبائح وشرور اعتقادی وعملی گردیدند (خوفاعن التباس الحق بالباطل) فرقه سنیه وتفضیلیه ایں لقب رابر خود نه پسندید وخودار بِاَهْلِ سُنَّتْ وَالْجَماعَت ملقب کردند.

ترجمہ: یہ سچ ہے کہ شیعہ اولیٰ سابق (گذشتہ) زمانے میں سنی اور تفضیلہ اس لقب سے ملقب تھے یعنی شیعہ اولیٰ تھے۔ فرقہ سنیہ اور تفضیلہ نے یہ لقب خود پسند نہیں کیا اس لئے کہ رافضی غالی اور زیدی اور اسماعیلیوں نے اس لقب کو خود اپنے آپ پر ملقب یعنی لقب لیا ہوا تھا (اس میں وضاحت نہیں ہو رہی تھی) اس لئے فرقہ سنیہ اور تفضیلیوں نے اپنے آپ کو اہلسنت والجماعت لقب سے کہلانا شروع ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ اہلسنت والجماعت بعد کی پیدائش ہے۔ (از مؤلف)

وضاحت: قرآن مجید نے اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ شیعو ہوں یا سنی یا کسی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہوں خدا کی نظر میں سب لوگ شیعہ ہی ہیں یعنی جس کے بھی پیروکار ہیں وہ اس کے شیعہ خواہ شیعہ کہلائیں یا اہلسنت کہلائیں۔ اس لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اعلان کر دیا ہے کہ: ثم لننزعن من کل مقعنه اَیُّهُم اشد علی الرَّحمٰن عتیا. ہم پھر چنیں گے نافرمان شیعہ جو اپنے رب کے نافرمان ہوں گے یعنی من کل امةٍ. ہر امت یا ہر فرقہ شیعہ ہے ان سے نافرمان چنے جائیں گے۔

تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۸۔ فارسی

اول کسیکه بشیعه لقب شد جماعته از مهاجرین و انصار و تابعین اند که مشایعت ومتابعت حضرت مرتضیٰ نمودند دروقتیکه جناب ایشان خلیفهٔ شدند و ملازمت صحبت ایشان اختیار کردند وبا محاربین ایسان جنگ نمودند مطیع او امرونواهی ایشان اندند اینها راشیعهٔ مخلصین گویند واتبدای این لقب در ۳۷ سی وهنت بوداز هبرت پاز بعد از دوسته سال شیعه تفضیله ظاهر شدند.

ترجمہ: سب سے پہلے شیعہ لقب اس جماعت مہاجرین انصاروں اور تابعین میں سے ان حضرات کا ہوا جنہوں نے پیروی وتابعداری کی حضرت علی مرتضیٰؓ کی اس وقت جب آنجناب علیؓ خلیفہ ہوئے اس کی صحبت جنہوں نے اختیار کی ان کا گروہ بن گئے۔ اور جنگ میں اس کے فرمانبردار ہوئے اس کے حکم کے تحت امر میں رہے وہ شیعہ مخلصین کہلائے۔ باقاعدگی سے اس لقب کی ابتداء ۳۷ھ سے ہوئی۔ دوتین سال بعد شیعہ تفضیلہ ظاہر ہوئے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ قرآن نے کون سا مذہب واضح فرمایا ہے اور حضورؐ نے جنت میں جانے والے گروہ کا کیا نام رکھا ہے اور ان کا امام کس کو مقرر کیا فرمایا ہے کیونکہ خداوند کریم نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ وَجَعَلْنَاهُمْ آئِمَّةً يَدْعُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ. (قرآن) جعل بروزن فعل ہے اس کا فاعل خدا ہے۔ ترجمہ: اور بنائے ہیں وہ امام ہم نے وہ بلاتے ہیں جنت کی طرف۔

وجعلناهم آئمة يدعون الى النار. (قرآن) وہ امام بھی ہم نے بنائے ہیں جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔

امامت کے لئے عقیدہ شیعہ

الملل والنحل تالیف ابوالفتح محمد بن عبدالکریم بن أبی بکر أحمد شہرستانی جلد ا صفحہ ۱۴۶ طبع بیروت۔ الشیعة هم الّذين شايعو عليا رضى الله عنه على الخصوص.

وقالوا بامامة وخلافة نصاً ووصية اما جلياً وَاِمَّا خفيا. واعتقدو أن الامامة لاتخرج من أولاده، وان خرجت فبظلم يكون من غيره، او بتقيه من عنده

ترجمہ: شیعہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے پیروی کی علیؓ کی بالخصوص اور وہ آپ کی امامت اور ولایت کے قائل ہوئے نص اور وصیت کی رو سے خواہ وہ نص جلی ہو یا خفی اور انہوں نے یہ اعتقاد کیا ہے کہ امامت اولاد علیؓ سے باہر نہ نکلے گی اگر نکلی تو وہ غیر کے ظلم کی وجہ سے ان میں تقیہ ہے۔ یہی عبادت شرح واقف کی ہے۔

[بزرگانِ دین شیعہ تھے۔]

(۱) جب حضرت بہاؤالدین ذکریا ملتانی کو کہا گیا کہ آپ کا بھتیجا شاہ رکن عالمؒ رافضی ہو گیا ہے علی علی کرتا ہے اس کو چچا نے بلایا تو بھتیجے نے (شاہ رکن عالم نے) کہا:

گرمرا گویند از حبِ علی هم رافضی

ایزدی بیچون احمد خدا جبرئیل باشد رافضی

ترجمہ: چچا اگر علیؓ کی محبت کی وجہ سے لوگ مجھے رافضی کہتے ہیں تو چونکہ علیؓ سے محبت اللہ، رسولؐ اور جبرئیل کرتے ہیں تو وہ بھی رافضی ہیں۔

بقول حضرت حسین عرف عثمان مروندی قلندر شہباز سیہون شریف۔

ہرکس کہ اولیاء باشد — پیروئے دین مصطفیٰ باشد

وردا وَنام مرتضیٰ باشد — بیشک اوشخص اولیاء باشد

[امام شافعیؒ کا مذہب]

(۲) امام اہلسنت فقہ شافعی کے امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں

لو كان رفض حب آلِ محمدٌ

فلیشهد ثقلان اِنّی رافضی

اگر اہلبیت محمدؐ کی (آلِ محمدؐ) کی محبت رفض ہے تو دونوں جہاں مجھ پر گواہ ہوں تحقیق میں رافضی ہوں۔

[کربلا میں امام حسینؑ کے ساتھی شیعہ تھے۔]

امام حسین علیہ السلام کے آخری دم وقت شہادت حضرت نافع بن ہلال کا رجز پڑھنا

دیکھو تاریخ طبری ج ۳ صفحہ ۳۲۴۔ ان نافع بن هلال كان يقاتل يؤمئذٍ وهو يقول أنا الجَمَلي أنا على دين عليٍّ.

ترجمہ: یوم عاشورہ کو جناب نافع بن ہلال قتل ہوا اس دن اور فرما رہا تھا میں جَملی ہوں میں دینِ علیؑ پر ہوں۔ یعنی قانونِ علی امیر المومنینؑ پر چلنے والا ہوں یعنی شیعہ علیؑ ہوں۔

دیکھو تاریخ کامل ج ۳ صفحہ ۲۹۸ میں لکھا ہے جب اہلبیت رسولؐ قید ہو کے دربار یزید میں پہنچے اور داخل دربار یزید ہوئے۔ کمانڈر

دیکھو تاریخ طبری عربی تالیف ابی جعفر محمد بن جریر طبری ۲۲۴ ـ ۳۱۰ھ جلد ۳ صفحہ ۳۳۸۔

قال هشام كمانڈر یزید نے اس طرح یزید کو مخاطب ہو کر کہا: اذ أقبل زَحر بن قيس حتى دخل يزيد بن معاوية فقال لهُ يزيد: ويلك اما ورائك؟ وما عندك؟ فقال: أبشر يا امير المومنين بفتح اللّٰه ونصره، وَرَدَ علينا الحسينُ بن على فى ثمانية عشر من أهل بيته وستين من شيعته فسرنا اليهم ..... فهاتيك اجسادُهم مجرَّدة وثيابهم مرمَّلة وخدودهم معفَّرة تسهرَّهم الشمس، وتسفى عليهم الريح زُوَّارهم العِقبان والرخم بقى سَبُبَ.

ترجمہ: زجر بن قیس ملعون نے کہا اے امیر المومنین یزید خدا کے فضل سے فتح و نصرت تجھے

مبارک ہو حسینؑ بن علیؑ ہمارے مقابلے میں ۱۸ شخص اپنے اہلبیت میں سے اور ساٹھ آدمی اپنے شیعوں میں سے لے کر وارد ہوئے۔ ہم لوگ ان کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ یا تو اطاعت اختیار کریں اور امیر ابن زیاد کے حکم پر گردن جھکا دیں یا قتال پر آمادہ ہو جائیں۔ انہوں نے اطاعت کرنے سے جنگ کرنے کو بہتر خیال کیا۔ ہم نے سورج نکلتے ہی ان پر حملہ کر دیا اور ہر طرف سے انہیں گھیر لیا یہاں تک کہ جب ہماری تلواریں ان کے سروں تک پہنچ گئیں تو بھاگنے لگے اور انہیں پناہ نہ ملتی تھی ٹیلوں اور غاروں پر ہم سے اس طرح جان بچاتے پھرتے تھے جیسے کبوتر شاہین سے چھپے۔ خدا کی قسم جتنی دیر اونٹھ صاف کرتے ہیں یا قیلولہ میں جتنی دیر آنکھ جھپک جاتی ہے بس اتنی دیر میں سب سے آخری شخص کو ان میں سے ہم قتل کر چکے۔ اب ان کی لاشیں برہنہ پڑی ہیں اور ان کے پیراہن خون آلودہ ہیں ان کے رخسار گرد و غبار میں اَٹے ہوئے ہیں۔ سورج کی دھوپ انہیں پگھلا رہی ہے۔ ہوا انہیں گرد آلود کر رہی ہے۔ ایک سنسان بیابان میں گدھ اور شاہین ان پر اتر رہے ہیں۔

جلد اول ختم ہونے کو ہے۔

قارئین کرام! جناب نافع بن ہلال شہید کربلا کا جملہ مقصرین کے منہ پر طمانچہ ہے کہ اس نے دو ثبوت دے دیئے ہیں کہ (۱) سودے بازی نہیں کی اتحاد نہیں کیا بس (۲) اصل بات واضح کر دی کہ جنگ کربلا ولایت علیؑ کے منکروں سے لڑی گئی ہے۔ امام حسین علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں نے علیؑ ولی اللہ پر جنگ کی ہے۔ ان کا واضح جملہ ہے۔ اَنَا علیٰ دین علی.

ایک سورۃ فاتحہ برائے ایصال ثواب میرے والدین اور ایک سورہ فاتحہ میرے اساتذہ قبلہ مبلغ اعظم مولوی محمد اسماعیل مناظرہ ثانی، قبلہ مولوی محمد بشیر مناظر، مولوی حسنین ساقی محقق و چیئرمین تحفظ حقوق شیعہ، قبلہ سید اظہر حسن زیدی، قبلہ مرزا یوسف حسین مناظر، قبلہ سید محمد دہلوی اول قائد تحریک نفاذ فقہ جعفریہ۔

جلد دوئم میں انشاء اللہ العزیز رئیس المقصرین محمد حسین ڈھکو کی کتاب اصول شریعہ اور

اصلاح المجالس، اصلاح شیعہ مولوی محمد حسین فاضل مقصر کی، اصلاح شیعہ ڈاکٹر موسیٰ موسوی ایرانی، تحریفات عاشورہ مرتضیٰ مطہری وغیرہ کا مدلل جواب باثبوت دینے کی کوشش کروں گا۔ اگر زندگی نے ساتھ دیا اور مومنین کا تعاون رہا تو جلد ہی منظر عام پر جو اس کتاب کا دوسرا جلد ہوگا اور کافی نئی معلومات اور ساتھ میں کئی مسائل پیش کر دیئے جائیں گے۔ ساتھ میں آقائے خمینی کے عقائد جو ہمارے عقائد بھی ہیں وہی پیش کروں گا۔

خاکپائے سادات ومومنین وکیل سادات مناظر شیعہ
مؤلف کتاب۔ قاضی غلام شبیر تلمیذ مبلغ اعظمؒ

[بقول معصومؑ۔ شیعہ کس کو کہتے ہیں]

تفسیر صافی جلد۴ صفحہ۲۷۲۔ عن الباقرؑ لیھنکم الاسم قبل وماھو قال الشیعة قیل ان الناس یعیرونا بذالک قال اما تسمع قول اللّٰہ عزوجل ان من شیعةِ لابراھیمؑ وقولہٗ فاستغاثہ الّذی من شیعتہ. تفسیر قمی تفسیر مجمع البیان۔

ترجمہ: امام محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو یہ نام مبارک ہو عرض کیا گیا۔ حضورؑ کون سا؟ آپؑ نے یعنی امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: شیعہ۔ عرض کیا حضورؑ لوگ تو ہمیں اس نام سے عار یا نفرت دلاتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا "قول باری تعالیٰ" ابراہیمؑ نوحؑ کے تابعداروں میں سے تھا تم نے نہیں پڑھا، تم نے (قرآن) میں نہیں پڑھا دوسرا جب فریاد کی فریادی نے فریاد سننے والے کو یعنی اپنے غوث (نبی یا امام) کو جو اس کا شیعہ تھا یہ بھی تم نے قرآن میں نہیں پڑھا۔

حضرات آپ نے سمجھا کہ یہ وہی نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل ابراہیمؑ اور شیعہ موسیٰؑ کے ذات پر اطلاق کیا ہے۔

اصلاحی معنیٰ لفظ شیعہ۔ (۱) نہایہ ابن اثیر جذری جلد۲ صفحہ ۵۱۹۔۵۲۰ (۲) قاموس جلد۳ صفحہ ۴۷۔ (۳) لغت المنجد صفحہ ۴۲۳۔ (۴) تفسیر مدارک جلد۱ صفحہ ۴ حاشیہ ۷

قَدْ غُلِبَ هٰذَا الْاِسْمِ عَلٰی کُلِّ مَنْ یَتولیٰ عَلِیٌّ وَاَهْلِبَیْتِهِ حَتیٰ صَارَ لَهُمْ اِسْماً خَاصًا. یعنی لفظ شیعہ غلبہ پاچکا ہے ہر اس شخص پر جو بحث کرتا ہے۔ حضرت علیؑ اور آپؑ کے اہلبیت سے حتیٰ کہ ان کا خاص نام ہو چکا ہے۔ ارجح المطالب صفحہ ۳۹ فرمایا رسولؐ خدا نے یَا علیؑ اَنْتَ قَسِیْمُ النَّارِ وَالْجَنَّةِ وَاَنْتَ تَقْرَعُ الْبَابُ الْجَنَّتِ وَتَدْخُلُهَا اَحِبَّائِکَ بِغَیْرِ حِسَاب.

ترجمہ: حضورؐ فرماتے ہیں یا علیؑ آپ کھڑے ہوں گے در جنت پر اور داخل کریں گے اپنے محبوں کو بغیر حساب کے جافری۔ جافری۔ جافری۔

[شیعہ از روئے لغت [JAFRI.....جعفری] جافری جعفری]

لغوی اعتبار سے المجند صفحہ ۴۲۳ شیعہ الرجل اتباعہ و انصارہٗ. کسی مرد کا تابعدار ہو مددگار لغت منتھی العرب جلد۱۔۲ صفحہ ۶۶۶ شیعۃ الرجل پیروان ویاراہ مرد۔ کسی مرد کا پیروکار یا ساتھی یا حامی۔ کو کہتے ہیں شیعہ۔ جس کسی کا بھی پیروکار ہوگا جیسے شیعہ فرعون کے اور شیعہ موسیٰؑ، شیعہ ابوجہل کے، شیعہ محمدؐ کے مگر خاص اب لقب شیعان علیؑ کا ہے باقی لوگ چاہے کسی کے شیعہ ہیں پھر بھی خود نہیں کہلاتے وہ ان کی مرضی ہے۔

[ہمارے دشمنوں کا ہمیں رافضی کہنے کا سبب]

روضہ کافی صفحہ ۱۶۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: الرافضة قال قلت نعم قال لاَ وَاللّٰہ مَا هُوَ سَمُوکُم بَلِ اللّٰہِ سَمَاکُم اَمَّا عَلِمْتَ یَا اَبَا مُحَمَّد اِنَّ سَبْعِیْنَ رَجُلاً مِنْ بَنِی اِسْرَائِیل رَفَضُو فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ اِسْتِبَانُ لَهُم ضَلَالِهِمْ فَاحَقُو بِمُوسیٰؑ فَسَمُو فِی عَسْکر مُوسیٰؑ الرَافِضَه لِاَنَّهُم وَرَفَضُو فِرْعَوْنَ وقَوْمِهِ.

ترجمہ: وہ لفظ رافضہ ہے جس کی وجہ سے لوگ ہمیں چڑاتے ہیں میں نے عرض کی۔ حضورؑ نے فرمایا: خدا کی قسم یہ نام انہوں نے تمہارا نہیں رکھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ تمہارا نام ان کی زبان سے نکلوایا ہے کیا تجھ کو پتہ نہیں (اے ابوبصیر) اے ابومحمد تحقیق ستر آدمی جب فرعون کی گمراہی دیکھ کر چھوڑ گئے تو لوگوں نے ان کو رافضی کہا۔

تفسیر امام میں امام جعفر صادقؑ کہ مجھے یہ حدیث نقل فرمائی گئی ہے۔ اِنَّ اَوَّلِ مَنْ سَمّی الرَّافِضَةَ السَّحَرَةُ الَّذِیْنَ لَمَا شَاهِدُوْ وَ آیَةِ مُوْسیٰ فِی عَصَا آمَنُو بِهٖ وَابْتَغُو وَرَفَضُو اَمْرِ فِرْعَوْنَ وَاَسْلَمُو لِکُلِّ مَا نَزَلَ بِهِمْ فَسَمَاهُمْ فِرْعَوْنَ الرَّافِضَه لَمَّا رَفِضُوا دِیْنِهٖ فَالرَّافِضِی مِنْ رَفِضَ کُلِّ مَاکِرَهُ اللّٰهِ وَفَعَلَ کُلِّ بِاَمْرِهِ اللّٰه.

ترجمہ: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: پہلے جن کا نام رافضہ رکھا گیا وہ ساحران فرعون یعنی جو موسیٰ کے معجزات دیکھ کر ایمان لائے۔ انہوں نے موسیٰؑ کی تابعداری کی اور فرعون کو چھوڑ دیا۔ ہر مصیبت فرعون کی طرف سے ان پر نازل ہوئی اس کو برداشت کر گئے۔ پس ان کا نام فرعون نے رافضہ رکھا تھا۔ جب انہوں نے فرعون کے دین کو چھوڑ دیا اس حساب سے رافضی وہ ہے جو دشمن خدا کو چھوڑ کر اللہ کے ماموروں مقررشدہ معصوم بندوں کو مان لے دنیا ان کو رافضی کہتی ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: ان کان رفض حب آلِ محمدؐ فلیشهد ثقلان انی رافضی. ینابیع المودۃ صفحہ ۴۷۴۔ ترجمہ: اگر آلِ محمدؐ کی محبت کی وجہ سے مجھے رافضی کہتے ہو تو دونوں جہاں گواہ ہوں میں رافضی ہوں۔ حضرت غوث بہاالحق ذکریا ملتانی فرماتے ہیں:

من علی را دوست دارم خلق گوید رافضی
پس خدا و مصطفی جبرئیل باشد رافضی

اہم واقعات

ماہِ محرم الحرام

چاند دیکھتے ہی فوراً بعد سورہ کہف (پ۔۱۵) یا سبزہ یا سونا چاندی دیکھئے)

تاریخ	واقعہ
۱۔	حضرت ذکریاؑ نے اپنے فرزند یحییٰؑ کے لئے دعا مانگی۔
۲۔	حضرت امام حسینؑ کربلا معلیٰ میں وارد ہوئے۔ یہ شہر عراق میں ہے کربلا کے کئی نام ہیں غاضریہ، نینوا، شط الفرات، ماریہ، تھل۔
۳۔	عمر بن سعد ابی وقاص (لعین) کمانڈر فوج یزید کربلا میں آیا۔
۵۔	حضرت موسیٰؑ فرعون پر کامیاب ہوئے اور فرعون غرق ہوا۔
۶۔	لشکر یزید ابن معاویہ لعین کثیر تعداد میں کربلا میں وارد ہوا۔
۷۔	امام حسینؑ کا پانی بند کر دیا گیا۔
۹۔	جناب یونسؑ شکم ماہی سے آزاد ہوئے۔
۱۰۔	یوم جمعہ ۶۱ھ بمطابق ۱۰ جون بحکم یزید ابن معاویہ امام حسینؑ نماز میں شہید کر دیئے گئے۔ اس شام کو شامِ غریباں بھی کہتے ہیں۔ جس میں سادات کے خیمے جلائے گئے۔
۱۱۔	سادات اہل حرم کو قید کر کے فوج یزید کوفے کی طرف روانہ ہوئی۔
۱۲۔	(۱) دفنِ امام حسینؑ پر نصرانیوں کا قبیلہ بنی اسد سے نزاع ہوا۔ بالآخر قبیلہ بنی اسد نے بحکم امام سجادؑ (معجزہ سے کربلا آئے) شہدائے کربلا کے لاشے دفن کر دیئے۔
۱۵۔	یوم جمعہ انتقال حضرت آدمؑ۔

۱۶۔ قبلہ اول بیت المقدس منسوخ ہوا۔

۱۷۔ اصحاب الفیل (محمود ہاتھی کے ذریعہ) والے کعبہ گرانے آئے جنہیں ابابیلوں نے غرق کیا۔

۱۹۔ سادات اہلبیت، مخدرات عصمت وطہارت شہر کوفہ میں دربار ابن زیاد میں داخل ہوئے۔

۲۵۔ (۱) یوم شہادت حضرت امام علیؑ زین العابدینؑ ۔۹۵ھ۔ ولید بن عبدالملک نے زہر دلوا کر شہید کیا۔ (۲) یوم وفات حضرت فضہؑ میمونہ بنت عشکبوس دختر بادشاہ حبش کنیز زہراؑ نے شام میں وفات پائی۔

۲۸۔ انتقال حضرت خدیجہ یمانی راز دار رسولؐ ۳۶ھ

ماہِ صفر المظفر

چاند دیکھتے ہی فوراً سورہ تحمقسق (پ۔۲۵) آئینہ یا پانی یا انگوٹھی دیکھئے)

تاریخ	واقعہ

۱۔ (۱) شہادت حضرت زید بن علیؑ بن الحسینؑ بن علیؑ بن ابیطالبؑ ۱۲۰ھ جن کی والدہ سندھی تھیں ان کا نام حوربی بی تھا۔ (۲) شہادت حضرت عمار بن یاسر ۳۷ھ۔

۳۔ (۱) مسلم بن عقبہ نے کعبۃ اللہ کا دروازہ جلایا۔ (۲) وفات علامہ مجلسی پنجشنبہ ۱۱۰۹ھ م۔

۷۔ ولادت حضرت امام موسیٰ کاظمؑ ۱۲۸ھ۔

۸۔ شب لیلۃ الہریر ۳۷ھ منافقوں اور خارجیوں سے جنگ جناب امیر المومنین علیؑ کی ہوئی۔

۱۰۔ جنگ صفین میں حضرت اویسؓ قرنی طرفدار علیؑ کی حیثیت سے فوج معاویہ سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ ۳۷ھ

۱۳۔ نزاع معاویہ وحضرت علیؑ ۳۷ھ

۱۷۔ شہادت امام علی الرضاؑ ۲۰۳ھ قاتل مامون رشید عباسی (روایت)۔

۱۸۔ وفات حضرت فاطمہ صغراؑ بنت امام حسینؑ در مدینہ منورہ۔

۱۹۔ روانگی سادات کوفے سے شام براستہ کربلا معلیٰ۔

۲۰۔ اربعین (چالیسواں) چہلم حضرت امام حسینؑ علیہ السلام۔

۲۱۔ کربلا معلیٰ سے شام روانگی سادات بحراثت لشکر یزید۔

۲۶۔ لشکر اسامہ کے تحت ایام مرض الموت رسولؐ خدا نے حکم دیا کہ جاؤ، نہ جانے والوں پر حضورؐ نے لعنت کی۔

۲۷۔ واقعہ قرطاس حضورؐ کا سیاہی و کاغذ قلم مانگنا تا کہ وصیت لکھیں شور ہوا۔ حضرت عمر نے کہا یہ مرد بکواس کر رہا ہے (بہکی باتیں کر رہا ہے) دیکھو صحیح بخاری ج ا۔ حضورؐ کے روکنے کے باوجود حضور کو دوا پلائی گئی، حضورؐ ناراض ہوئے۔ فرمایا: عباس اور علی کے سوا سب پیو مگر کسی نے دوا نہیں پی۔ دیکھو صحیح بخاری

۲۸۔ (۱) تمام مسلمانوں کا یوم غم حضور اکرمؐ درجہ شہادت پر فائز ہوئے، شمس نبوت غروب ہوا ۱۱ھ بسبب زہر، بروز پیر۔ (۲) شہادت حضرت امام حسنؑ المجتبیٰؑ ۵۰ھ۔ معاویہ بن ابوسفیان کے اشارے سے، امام کی زوجہ کے ذریعے زہر دلوایا گیا کہ تجھے ملکہ بنا دوں گا، تیری شادی یزید سے کرونگا۔ امام کی زوجہ جعدہ بنت اشعث بن قیس نے زہر دیا یہ حضرت ابوبکر کی بھانجی تھی۔

ماہِ ربیع الاول

چاند دیکھتے ہی فوراً سورہ مُجادلہ (پ۔۲۸) یا آئینہ یا جاری پانی یا اچھی صورت دیکھئے)

تاریخ	واقعہ

۱۔ ہجرت ۱ھ، رسولؐ خدا مکے سے مدینے علی مرتضیٰ شب ہجرت بستر رسول پر سوئے۔

۲۔ سادات (قیدیوں) کو شام سے باہر تین دن ٹھہرا کر شہر شام سجایا گیا۔

۴۔ حضورؐ کی غارِ ثور سے واپسی۔

۵۔ قیدی سادات شام شہر میں داخل ہوئے۔

۶۔ بحکم یزید حصین ابن نمیر جو قاتل علی اکبرؑ تھا اس نے خانہ کعبہ کا پردہ جلایا۔

۸۔ شہادت امام حسن عسکریؑ ۲۶۰ھ ۸۸۴ع قاتل معتمد باللہ تھا۔ رہائی قید سے مع شرائط (سادات قیدِ شام سے رہا ہو کر آٹھ یوم شام شہر ہی میں رہے)۔ امامیہ روایت

۹۔ عمر بن سعد ابی وقاص کمانڈر فوج یزید امیر مختار ثقفی کے ہاتھوں قتل ہوا۔

۱۰۔ وفات حضرت عبدالمطلب بن ہاشم ۴۹۷ع

۱۱۔ عقد جناب رسولؐ خدا و بی بی خدیجۃ الکبریٰؑ۔ آپ کا نکاح حضرت عمران یعنی (جن کی کنیت ابو طالب ہے) والد گرامی علی مرتضیٰؑ اور ورقہ بن نوفل نے ۱۳ سال قبل ہجرت پڑھا۔

۱۲۔ (۱) مرگ یزید بن معاویہ ۶۴ھ عمر ۲۸ سال بروایت اہلسنت ولادت رسولؐ خدا۔
(۲) کعب بن اشرف یہودی قتل ہوا ۳ھ۔

۱۶۔ قافلہ سادات بعد رہائی قید شام سے واپسی حراست میں مدینہ النبی براستہ کربلا معلیٰ (روایت)

۱۷ (۱) ولادت رسولؐ خدا، ۵۷۱ع ۲۰ اپریل۔ (۲) ولادت امام جعفر صادقؑ ۷۰۲ع ۸۳ھ۔

۱۸ جنگ حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ و نمرود ملعون۔

۲۵۔ (۱) معاویہ نے امام حسنؑ سے صلح کیا ۴۱ھ۔ (۲) وفات سید علم الہدیٰ سید مرتضیٰ ۴۳۶ھ۔

۲۶۔ (۱) وفات حضرت عمران (کنیت ابو طالبؑ) والد گرامی حضرت علیؑ۔ (۲) قافلہ سادات کربلا سے شام پہنچا۔ روایت دوسری

ماہِ ربیع الثانی

چاند دیکھتے ہی فوراً سورہ ملک (پ۔۲۹) یا جواہر یا گھوڑا یا گوسفند دیکھئے)

تاریخ	واقعہ
۱۰۔	ولادت امام حسن عسکریؑ ۲۳۲ھ، ۸۴۶ع روز جمعہ۔

ماہِ جمادی الاول

چاند دیکھتے ہی فوراً سورہ مزمل (پ۔۲۲) بیٹے کا چہرہ یا روپیہ یا چاندی دیکھئے)

تاریخ	واقعہ
۳۔	ہلاکت ہارون رشید عباسی ۱۹۶ھ۔
۱۴۔	قتل عبداللہ بن زبیر ۷۳ھ حضرت ابوبکر کا بھانجا تھا اس کی والدہ اسماء بنت ابوبکر تھیں جنہوں نے حضرت زبیر بن عوام سے متعہ کیا تھا عبداللہ بن زبیر نکاح متعہ سے پیدا ہوا تھا۔
۱۵۔	فتح بصرہ۔ ولادت امام علیؑ زین العابدینؑ ۳۸ھ۔
۲۲۔	قبیلہ بنی تمیم کا تھا۔ وفات حضرت ابوبکرؓ بن ابوقحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تمیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب الخ ۱۳ھ (روایت)۔ حکومت ۱۱ھ سے ۱۳ھ تک کی۔

ماہِ جمادی الثانی

چاند دیکھتے ہی فوراً سورہ مدثر (پ۔۲۹) فرزند کا چہرہ یا بوڑھا آدمی دیکھئے)

تاریخ	واقعہ
۱۔	نزول وحی طرف رسولؐ خدا۔ اول وحی۔
۳۔	شہادت فاطمہ زہراؑ ۱۱ھ پہلو زخمی کیا۔ ان عمر ضرب بطن فاطمۃ حضرت عمر حتی القت جنین من بطنها. حضرت عمر نے دروازہ گرایا۔ جس کی وجہ بچہ محسن ساقط ہوا۔

۱۰۔ طلحہ و زبیر مخالفت علیؑ میں مارے گئے یوم فتح جنگ جمل ۳۶ھ۔

۱۵۔ عبداللہ بن زبیر نے کعبہ مسمار کیا تھا۔

۱۶۔ سادات اہل حرم شام کی قید سے رہا ہو کر شہر مدینۃ النبی میں داخل ہوئے۔

۱۹۔ نورِ محمدیؐ سے جناب آمنہ بنت وہب مادرِ گرامی سرکارِ دو عالمؐ حاملہ ہوئیں۔ صلب حضرت عبداللہ سے نورِ محمدی منتقل ہوا۔

۲۰۔ ولادت حضرت فاطمۃ الزہراؑ بنتِ رسولؐ۔

۲۷۔ شہادت حضرت سلطان بن علی بن امام محمد باقر علیہ السلام ۱۱۶ھ۔

ماہِ رجب المرجب

چاند دیکھتے ہی فوراً سورہ یٰسٓ (پ۔۲۲) یا پھول یا ہتھیلی یا قرآن مجید دیکھئے

تاریخ	واقعہ
۱۔	(۱) ولادت امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ھ۔
	(۲) کشتی نوحؑ میں شیعانِ نوح علیہ السلام سوار ہوئے۔
۲۔	کشتی نوحؑ روانہ ہوئی۔
۳۔	شہادت امام علی النقیؑ ۲۵۴ھ/۸۶۸ع قاتل معتز باللہ۔
۵۔	ولادت امام علی النقیؑ ۲۱۴ھ/۸۲۹ع۔
۷۔	ولادت حضرت عباس علمدار بن علیؑ بن ابیطالبؑ ۲۷ھ روایت۔
۱۰۔	ولادت امام محمد تقیؑ ۱۹۵ھ/۸۱۱ع۔
۱۲۔	ولادت علی اصغرؑ بن امام حسینؑ مدت عمر ۶ ماہ، ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ کو ہوئی۔
۱۳۔	ولادت امام علیؑ بن عمران (ابوطالبؑ) ۱۱، اکتوبر ۵۹۹ع ۳۰ عام الفیل۔
۱۵۔	نکاح جناب فاطمہ زہراؑ بنت رسولؐ ۲ھ/۶۲۳ع۔

عمل ام داؤد۔ زُہرہ ستارہ کا نزول در شانِ علی سورۂ والنجم اذا ہوئی کا نزول۔ (ستارا

اترا)۔ تسبیح فاطمۃ الزہراؑ کا راز۔

۱۸۔ (۱) وفات حضرت ابراہیمؑ بن رسولؐ خدا۔ (۲) مامون عباسی ۲۱۸ھ میں مرگیا۔

۱۹۔ شب رخصتی جناب سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا ۲ھ۔

۲۲۔ نذر امام جعفر صادقؑ (کونڈے) معجزہ۔

وفات معاویہ بن ابوسفیان بن حرب بن امیہ۔

۲۳۔ حضرت امام حسن مجتبیٰؑ مجروح ہوئے۔

۲۴۔ روز فتح خیبر موت مرحب وانتر ۷ھ۔

۲۵۔ شہادت امام موسیٰ کاظمؑ ۱۸۳ھ قاتل ہارون رشید۔

۲۷۔ شب معراج مبعوث حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر سالت ۶۲۲ع۔

۲۸۔ روانگی ہجرت امام حسینؑ مدینہ سے از طرف مکہ بعد انکار بیعت یزید۔

۲۹۔ وفات بی بی عائشہ بنت ابوبکر ام المومنین بحوالہ حبیب السیر معاویہ نے کنواں کھدوا کر اس میں چونا ڈال کر آبنوس کی کرسی پر بی بی کو بٹھا کر اس میں پانی ڈال کر زندہ درگور کر دیا۔

ماہِ شعبان المبارک

چاند دیکھتے ہی فوراً سورہ جن (پانچواں قل) (پ۔۲۹) سبزہ یا رنگین کپڑا یا صورت بزرگ دیکھئے

تاریخ	واقعہ
۱۔	ولادت حضرت زینب عالیہ بنت امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ زوجہ عبداللہ بن جعفر طیار ۶ھ۔
۳۔	ولادت امام حسین علیہ السلام ۴ھ۔ داخلہ امام حسینؑ مکے میں سفر کربلا وقت ہجرت۔
۴۔	ولادت حضرت عباس علمدار ابن علیؑ ۲۷ھ۔
۶۔	ولادت حضرت قاسمؑ بن امام حسن مجتبیٰؑ مدت عمر ۱۳، سال یوم عاشورہ ۶۱ھ میدان کربلا میں شہید ہوئے۔

۱۳۔ واقعہ شق القمر قبل ہجرت مکہ معظمہ میں ہوا۔

۱۵۔ ولادت امام آخرالزمان امام مہدی علیہ السلام عجل اللہ فرجہ ۲۵۶ تا ۲۵۵ھ یوم عید نیم شعبان رزق وموت مقرر ہوتا ہے۔

۱۷۔ ولادت علی اکبرؑ بن امام حسینؑ مدت عمر ۱۸، سال یوم عاشورہ ۶۱ھ میدان کربلا میں شہید ہوئے۔

۲۰۔ نزول آیت اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

ماہِ رمضان المبارک

چاند دیکھتے ہی فوراً سورہ محمد (پ۔۲۶) یا تلوار یا اہل وعیال یا بوڑھا آدمی دیکھئے

تاریخ	واقعہ
۳۔	نزول صحیفہ حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ۔
۴۔	نزول توریت حضرت موسیٰؑ کلیم اللہ۔
۶۔	تخت نشین ہوئے امام علی الرضاؑ اسرار مامون رشید عباسی۔
۱۰۔	وفات حضرت خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد سال ۱۰ بعثت۔
۱۲۔	نزول انجیل حضرت عیسیٰؑ روح اللہ۔
۱۵۔	ولادت امام حسن المجتبیٰؑ ۳ھ۔
۱۷۔	فتح بدر ۲ھ۔
۱۸۔	نزول زبور حضرت داؤدؑ خلیفۃ اللہ۔
۱۹۔	زخمی جناب امیر المومنینؑ (وار کیا عبدالرحمٰن ابن ملجم مرادی نے) جب امام حالتِ نماز میں تھے۔
۲۰۔	فتح مکہ ۸ھ۔ علیؑ نے بر دوشِ رسولؐ خدا سوار ہو کر کعبہ کے بت توڑے نزول ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات الیٰ اھلھا الخ۔

۲۱۔ شہادت حضرت علیؑ ۴۰ھ بروز جمعہ۔ وصی رسولؐ خدا ظاہرہ حکومت ۳۵ تا ۴۰ھ تک
شہادت حضرت یوشع بن نون۔۔ وصی موسیٰؑ۔
حضرت عیسیٰؑ آسمان پر اٹھالئے گئے۔

۲۲۔ شب قدر۔

۲۳۔ نزول قرآن مجید بر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آدم جنت سے زمین پر آئے۔ یوم ولادت حضرت ابراہیم خلیل اللہ۔
یوم ولادت حضرت عیسیٰؑ روح اللہ۔ یوم ولادت حضرت ہودؑ علیہ السلام

ماہِ شوال المبارک

چاند دیکھتے ہی فوراً سورہ فتح (پ۔۲۶) یا ہتھیلی یا پانی یا فیروزہ یا سبزہ دیکھئے

تاریخ	واقعہ
۱۔	یوم عید الفطر۔
۲۔	مرگ عمرو بن عاص بن وائل۔
۳۔	وفات امام بخاریؒ۔
۶۔	فتح جنگ حنین ۸ھ۔
۷۔	جنگ احد شروع ۳ھ۔
۸۔	مزارات مقدسہ جنت البقیع میں مسمار کر دیئے ابن سعود نجدی ملعون کے حکم سے تمام اہلبیت رسولؐ یعنی جنت البقیع میں روضہ دختر رسولؐ، روضہ عم رسولؐ، روضہ صحابہ رسولؐ حضرت عثمان بن عفان، امام حسنؑ، امام سجادؑ، امام محمد باقرؑ، امام جعفر صادقؑ کو بھی مسمار کر دیا گیا۔
۱۰۔	غیبت کبریٰ امام محمد مہدی صاحب العصر الزمان عجل اللہ فرجہ ۲۶۵ھ۔
۱۵۔	شہادت امام جعفر صادقؑ ۱۴۸ھ قاتل منصور دوانقی عباسی تھا۔
	یوم شہادت امیر حمزہ ۳ھ۔

۱۷۔ فتح جنگ احد بردست امیر المومنینؑ ۳ھ۔

۲۵۔ امام موسیٰ کاظمؑ قیدی بنائے گئے تھے روضہ رسولؐ میں قرآن پڑھتے ہوئے۔

ماہِ ذی القعد

چاند دیکھتے ہی فوراً سورہ نساء (پ۔۴) یا خوبصورت چہرہ یا آئینہ یا جنگل یا پہاڑ دیکھئے)

تاریخ واقعہ

۱۔ حضرت موسیٰؑ کلیم اللہ کوہِ طور پر گئے حضرت ہارونؑ کو خلیفہ بنا کر۔

۵۔ کعبۃ اللہ ابراہیمؑ و اسماعیلؑ نے بنایا جبرئیل نے گارا بنانے میں مدد کی۔

۱۰۔ حضرت جعفر طیارؑ بن عمران یعنی فرزند حضرت ابوطالبؑ جنگ تستر ۸ھ میں درجہ شہادت پر فائز ہوئے ان کو قدرت نے پر عطا کئے اس لئے ان کو طیار کہتے ہیں۔

۱۱۔ ولادت امام علی رضاؑ ۱۵۳ھ/۷۷۰ء۔

۲۳۔ شہادت امام علی رضاؑ ۲۰۳ھ قاتل مامون رشید عباسی تھا۔ (روایت صحیحہ)۔

۲۵۔ خداوند عالم نے کعبۃ اللہ کی بنیاد رکھی۔ زمین بچھائی گئی ہے۔
حضرت آدمؑ ابوالبشر سلوں میں آئے۔

۳۰،۲۹۔ شہادت حضرت امام محمد تقیؑ ۲۲۰ھ/۸۳۵ء قاتل معتصم باللہ عباسی تھا۔

ماہِ ذی الحجہ

چاند دیکھتے ہی فوراً سورہ حجر (پ۔۱۳) یا اچھی صورت یا آب رواں دیکھئے)

تاریخ واقعہ

۳۔ (۱) بحق بالواسطہ محمدؐ و آل محمدؐ توبہ حضرت آدمؑ قبول ہوئی۔
(۲) روانگی امام حسینؑ مکے سے عراق۔
(۳) شہادت امیر مسلم بن عقیل ۶۰ھ کوفے میں پہلی وصیت لا الہ الا اللہ

محمدؐ رسول اللہ علیؑ ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہٗ فی امتی. پڑھی پھر اس کے بعد قتل کر دیئے گئے، دیکھو ینابیع المودۃ۔

۷۔ شہادت امام محمد باقرؑ ۱۱۴ھ/۷۳۲ء قاتل ہشام بن عبدالملک بن مروان۔

۸۔ جنگ خندق ۵ھ قتل عمرو بن عبدود (جنگ احزاب) بروایت امام حسینؑ مکے سے عراق روانہ ہوئے۔

۹۔ حج کرنے کی مقررہ تاریخ ۹ھ کو حج فرض ہوا۔

۱۰۔ عید الاضحیٰ یادگار قربانی حضرت اسماعیلؑ ذبیح اللہ۔

۱۵۔۱۶۔ شہادت حضرت زینب عالیہ بنت امیر المومنین علیؑ۔ زوجہ حضرت عبداللہ بن جعفر طیارؑ در شام۔

۱۸۔ قبیلہ بنی امیہ یوم قتل حضرت عثمان بن عفان بن ابوالعاص بن حرب بن امیہ حکومت ۲۳ھ تا ۳۵ھ تک۔

۱۸۔ عید غدیر۔ ۲۱ مارچ نوروز عالم افروز جشن تاج پوشی امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ خم غدیر میں "من کنت مولاہٗ فعلیؑ مولاہٗ" بفرمان رسولؐ مقرر ہوئے حضرت عمرؓ نے مبارک باد دی۔ یا ایھا الرسول بلغ الخ. کا نزول

۱۹۔ بروایت شب رخصتی جناب زہراؑ۔
قتل عبیداللہ ابن زیاد گورنر کوفہ (حامی یزید) کو امیر مختار ثقفی نے قتل کیا۔
شہادت محمد و ابرہیم بن مسلم بن عقیل بن عمرانؑ بروایت۔

۲۴۔ عید مباہلہ نزول آیت فقل تعالو ندع ابناء نا وانباء کم .... الخ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ کے حق میں یوم عید نزول شان علیؑ میں آیت مندرجہ خیرات دی۔ انما ولیکم اللہ (مائدہ پ۶) علیؑ کے حق میں۔

۲۵۔ اہلبیت کی شان میں سورہ ھل اتیٰ۔ سورہ الانسان (سورہ دھر) روٹی خیرات

دینے کے بدلے آیت نازل ہوئی۔

۲۶۔ ہلاکت مروان بن حکم (بنی امیہ)۔

۲۴ یا ۲۶۔ یوم وفات حضرت عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن قرطہ بن ذریح بن عدی بن کعب بن لوئی بن غالب الخ قبیلہ بنی عدی۔ حکومت ۱۳ھ تا ۲۳ھ تک۔

۲۹۔ قبیلہ بنی تمیم بروایت وفات بی بی عائشہ بنت ابوبکر بن ابوقحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کلاب بن سعد بن تمیم بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب الخ۔

آئمہ اربعہ اہلسنت والجماعت = چار امام فقہی

لقب امام اعظم نام نعمان بن ثابت کنیت ابو حنیفہ ساکن کوفہ ولادت ۸۰ھ وفات ۱۵۰ھ۔ (ان کے پیروکار کو حنفی یا نعمانی کہتے ہیں)

امام مالک بن انس اصبحی مدنی ولادت ۹۵ھ وفات ۱۷۹ھ۔ (ان کے پیروکار کو مالکی کہتے ہیں)

امام شافعی بن ادریس ولادت ۱۵۰ھ وفات ۲۰۴ھ۔ (ان کے پیروکار کو شافعی کہتے ہیں)۔

امام احمد بن حنبل نیشاپوری ولادت ۱۶۰ھ وفات ۲۴۱ھ۔ (ان کے پیروکار کو حنبلی کہتے ہیں)

[اہلسنت والجماعت کے اجماعی ۱۲، امام]

بحوالہ (۱) شرح فقہ اکبر صفحہ ۸۳۔ (۲) الصوائق محرقہ ۱۲۱۔ (۳) سیرت شبلی نعمانی جلد ۳ صفحہ ۲۰۷۔ (۴) تاریخ خلفاء سیوطی صفحہ ۱۶۔ (۵) النبراس صفحہ ۵۰۵۔ (۶) توثیق یزید چھٹا امام بحوالہ صحیح البخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۵۳۔ (۱) حضرت ابوبکرؓ۔ (۲) حضرت عمرؓ۔ (۳) حضرت عثمانؓ۔ (۴) حضرت علیؑ۔ (۵) معاویہ۔ (۶) یزید بن معاویہ۔ (۷) عبدالملک بن مروان۔ (۸) ھشام۔ (۹) ولید۔ (۱۰) عمر بن عبدالعزیز۔ (۱۱) سلیمان۔ (۱۲) یزید ثانی۔

شجرہ طیبہ چہاردہ معصومینؑ

امام مہدیؑ ابن امام حسن عسکریؑ بن امام علی النقیؑ بن امام محمد تقیؑ بن امام علی الرضاؑ بن امام موسیٰ کاظمؑ بن امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ بن امام علیؑ زین العابدینؑ بن امام حسینؑ بن امام علی علیہ السلام، وامام حسنؑ بن امام علیؑ بن ابیطالبؑ بنام حضرت عمرانؑ بن عبدالمطلبؑ وفاطمۃ الزہراؑ بنت رسول اللہؐ بن عبداللہؐ بن عبدالمطلبؑ بن ہاشمؑ بن عبدالمنافؑ بن قصیٰؑ بن کلابؑ بن مرہؑ بن کعبؑ بن لوئیؑ بن غالبؑ بن فہرؑ بن مالکؑ بن نظرؑ ابن کنانہؑ بن خزیمہؑ بن مدرکہؑ بن الیاسؑ بن مضرؑ بن نزارؑ بن معدؑ بن عدنانؑ بن ادبنؑ ادو بن الیسعؑ بن الہمیسعؑ بن سلامانؑ بن جملؑ بن مبتؑ بن قیدارؑ بن اسماعیلؑ بن ابراہیمؑ بن تارخؑ بن ناخورؑ بن ساروغؑ بن ارغوؑ بن فالغؑ بن ھود یعنی عابد بن شالغؑ بن قینانؑ بن ارفخدؑ بن سامؑ بن نوحؑ بن لامکؑ بن متوشلخؑ بن ادریسؑ یعنی اخنوج بن یرد بن یاردؑ بن مہلائلؑ بن قینانؑ بن انوشؑ بن شیثؑ بن آدم علیہم السلام۔

سات (۷) دنوں کا ذکر

اتوار: مکان بنانا، درخت لگانا، شادی کرنا درست ہے۔ نیا کپڑا قطع نہ کرے وہ لباس مبارک نہیں ہوتا

پیر: بیحد منحوس دن ہے کسے بھی نئے کام کے لئے مناسب نہیں۔ البتہ کپڑا قطع کے لئے بہتر ہے۔

منگل: سفر کرنا، کسی حاجت کے لئے جانا بہتر ہے۔ اس روز کا قطع کیا ہوا کپڑا چوری ہو جائے گا۔ یا وہ شخص ڈوب جاتا ہے یا جل جاتا ہے۔

بدھ: نیا لباس قطع کرنے، کام کی ابتداء کرنے، دوا شروع کرنے، شاخ لگوانے، جلاب لینے کے لئے بہتر ہے۔

جمعرات: جو نئے کپڑے قطع کرے ان میں علم حاصل کرے گا۔ لوگوں کی نگاہوں میں مکرم ہوگا۔ اس روز بال کٹوانا، ناخن تراشنا خوب ہے مگر ایک ناخن روز جمعہ کے لئے رہنے دیجئے تا کہ یوم جمعہ

بھی قطع کرے۔

جمعہ: غسل کرنا چاہئے، حجامت بنوانا چاہئے، ناخن تراشنا چاہئے، خوشبو لگانا چاہئے، نیا کپڑا پہننا بہتر ہے بلکہ افضل دن ہے۔ نکاح کے لئے خاص دن ہے۔

(نوٹ) مگر خیال رکھئے گا اگر اہلبیت علیہم السلام کے غم کا دن ہو تو خوشبو اور نیا لباس، غسل، حجامت وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہئے یہ حیا کرنے میں شامل ہے۔ ورنہ بے حیائی ہوگی۔ کیونکہ نبی آخر الزمان ختم المرسلین کے گھر میں کوئی غم ہو اور اس کے امتی خوشی کریں ایمان والوں کو یہ بات زیب نہیں دیتی۔ کوئی بھی دن ہو جس دن آل محمدؐ کے گھر میں غم ہے غم کرو، خوشی ہے خوشی کرو۔

ہفتہ: اس شب غذا ترک نہ کرے ورنہ ایسی قوت زائل ہوتی ہے جو چالیس یوم تک واپس نہیں آ سکتی۔ خاص طور پر سفر کرنے کے لئے بہتر ہے۔ اگر ایک پتھر بھی اپنے مقام سے ہٹے گا خداوند عالم اسے اپنی جگہ واپس لائے گا۔

محمد ھادی، علی رھبر

مرگ بر منافقین، مرگ بر مقصرین، مرگ بر دشمن ولایت علی

یا علی یا علی یا علی

سلام علیکم وتحفہ یا علیؑ مدد

وما علینا الی البلاغ

ختم جلد اول۔

بقیہ دوم کا انتظار فرمائے

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

WWW.SHIABOOKSPDF.COM
SHIA BOOKS
PDF
MANZAR AELIYA
WWW.SHIABOOKSPDF.COM

علی اِمامِ مَن اَستُ مَنم غلامِ علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نَامِ علی